بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یونیورسٹی لائف تک پہنچنا ہر سٹوڈنٹ کی خواہش ہوتی ہے جو وقت کے ساتھ جنون اختیار کر کے اسان کو اپنے سحر میں جکڑ لیتی ہے اور پھر اس خواہش کی تکمیل کے لیئے لاتعداد طلباء ریس میں لگے اپنے حصے کی بازی کھیلتے ہیں، جو جیت گئے وہ آگے ایک چارمنگ زندگی کو ہیلو کہنے کے لیئے خود کو تیار کرتے ہیں اور پھر پورے استحقاق سے اسے بھرپور اینجوئے کرتے ہوئے کامیابی کی منزلیں طے کرتے چلے جاتے ہیں۔

فضا میں بکھرتی مہک، ہر طرف سے آتی پرجوش آوازیں اس بات کا پتہ دے رہی تھیں کہ لاہور کے اس اونچے تعلیمی ادارے میں اس سال کے نئے طلباء تشریف لا چکے ہیں کچھ دھڑکتے دل کے ساتھ، کچھ آنکھوں میں ڈھیروں خواب سجائے اور کچھ صرف موج مستی کی خاطر پہلا قدم رکھ چکے ہیں ہر طرف مانو جیسے رنگ برنگے پھولوں کا سیلاب امڈ آیا۔

نئے طلباء حسرت سے پرانے طلباء کو گراونڈ یا کلاسسز کے کوریڈور میں بے فکری سے بیٹھے دیکھ رہے تھے تو ایک طرف کوئی لڑکا اپنی سہیلی کو منانے کے چکروں میں تھا، کچھ طلباء ٹیچرز کے پیچھے لپک کر انہیں اپنے دلائل سے امپریس کر کے نمبرز کی جدوجہد میں نظر آرہے تھے۔

بے تکلفیاں، خوش گپیاں یونیورسٹی کی درودیوار میں زندگی کی رمق سے بھرپور قہقہے بڑی آب وتاب سے گھونجتے سنائی دے رہے تھے لیکن ایسے میں کچھ بیچارے نئے طلباء ریگنگ سے بچتے بچاتے اپنی منزل مقصود یعنی کلاس تک پہنچ چکے تھے اور اگر کوئی بدقسمتی سے کسی سنیئر سے گائیڈ لائن لیتا تو پوری یونیورسٹی کا چکر لگانے کے بعد وہ خود کو مین گیٹ یا پھر واشروم کے

سامنے پاتا۔۔۔

یونیورسٹی میں پہلے دن کی ریگنگ بھی ایک اچھی یاد گری ہوتی ہے، خود کو سینئیرز سے بچانا یا انکے ہتھے چڑھ جانے کے بعد بری طرح سے پاگل بننے کے بعد خود پر خود ہی ہنسنا۔۔۔

"مے آئی کم ان سر۔۔۔؟" کلاس شروع ہوئے تقریباً پندرہ منٹ گزرے تھے ایسے میں کلاس ڈور پر ابھرنے والی بلند آواز نے اندر بیٹھے طلباء کو اپنی طرف متوجہ کروایا، تمام نفوس ان دو لڑکوں کا جائزہ لینے لگے جو پہلی نظر میں بالکل ایک دوسرے کی کاربن کاپی لگے بالوں کے کٹ سے، ڈریسنگ سے، شوز سے، بیگز حتی کہ کلائی پر باندھی گھڑیاں بھی خوبخوا ایک سی تھیں۔

"یس کم ان۔۔۔" اجازت ملتے ہی باآواز بلند پوری کلاس کو سلام کیا اور آخر میں دو خالی کرسیوں پر جا بیٹھے۔

"جی تو پھر سے بتاتا چلوں میں آپ کی کلاس کو انفارمیشن ٹیکنالوجی پڑھاوں گا اور انشااللہ آپ اس سارے عرصے میں اس سبجیکٹ کو اینجوائے کرتے ہوئے فرسٹ سمسٹر آسانی پار کر جائیں گے کیونکہ یہ حلوہ ہے۔۔۔" سر کی بات پر کلاس میں یکدم قہقہے گونجے۔

"لیکن ان ویری نیکسٹ سمسٹرز یہی فیلڈ آپکو جلوے بھی دیکھائے گی، نہ دن کا ہوش ہو گا نہ رات کا اندازہ، بس پھر پتری پڑھتے جانا۔۔۔" ایک بار پھر کلاس میں سب کے چہروں پر مسکراہٹ امڈ آئی تھی۔

"لاسٹ ٹو سٹوڈنٹس اپنا انٹرو کروائیں۔۔۔" سر احسن انہیں لاپرواہ سا دیکھ کر اپنی بات ختم کر کے انکی طرف متوجہ ہوئے تو وہ دونوں بھی قدرے سیدھے ہو کر سر کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"My name is Hammad & I got 69% in ICS from Punjab College."

کہنیوں تک سویٹر موڑے، بائیں ہاتھ سے اپنے بالوں کو درست کرتا ہوا وہ روانگی میں بولا۔

"اچھا تو آپ ADP-CS کی فیلڈ میں کس سے انسپائر ہو کر آئے۔۔۔؟"

"اس سے۔۔۔" حماد نے اپنے ساتھ بیٹھے وجود کی طرف سیکنڈ سے پہلے اشارہ کیا تو پوری کلاس میں یکدم دبی دبی ہنسی گونجنے لگی۔

"سر سچ بتاؤں تو مجھے یہ تک نہیں پتہ کہ ADP-CS کی ابریویشن کیا ہے۔۔۔" وہ مزید راز افشانی کرتے ہوئے گویا ہوا تو اس بار دبی دبی ہنسی بلند قہقہوں میں تبدیل ہوئی۔

"شاباش بیٹا بہت آگے جاؤ گے۔۔۔" سر احسن کی طنزیہ بات پر ایک بار پھر ہنسی گونجی۔

"انشاءاللہ سر۔۔" وہ بغیر شرمندہ ہوئے اپنی نشست پر واپس بیٹھ چکا تھا۔

"My name is Haziq & I got 78% in ICS from Punjab College."

سویٹر کہنیوں تک موڑے، بالوں کو کافی حد تک چہرے کے بائیں سائیڈ پر پھیلائے وہ گلا کھنکار کر ایک ادا سے روانگی میں بول کر اپنے بالوں کے ساتھ چھیڑ خانی کرنے لگا۔

"اچھاتوجناب آپ نے کس سے انسپائر ہو کر اس فیلڈ میں قدم رکھا۔۔۔؟"

"سر انسپیریشن کچھ خاص نہیں بس رینڈ ملی یہ ڈسپلن چوز کیا۔" وہ مسلسل اپنے بالوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے بات کر رہا تھا۔

"پھر تو آپ نے یہ بھی نہیں سوچا ہو گا کہ آپ نے آگے جا کر کیا کرنا۔" پھر سے سوال کیا گیا تھا۔

"بالکل سر۔۔۔!وقت آنے سے پہلے سوچ کر خود کو ہلکان کرنے سے بہتر نہیں وقت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر منزلیں طے کرتے جاو۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے ہاتھوں کو ہلا ہلا کر جواب دیتا ہوا دوبارہ اپنے بالوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔اس کا انداز بہت عجیب تھا جسے کلاس میں بیٹھے تمام لڑکے اور لڑکیوں نے نوٹ کیا پر بولا کوئی بھی نہیں۔

"That's also good..."

سر احسن نے کچھ سوچ کر سر ہلاتے ہوئے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ شکریہ کرتا ہوا واپس حماد کے ساتھ بیٹھ چکا تھا۔

اس کے بعد باقاعدہ لیکچر شروع ہوا تو وقتاً فوقتاً کوئی نا کوئی کلاس فیلو ان دونوں کی طرف عجیب نظروں سے دیکھتا پایا جاتا،وہ لوگ بخوبی سب کا تجسس سمجھ رہے تھے لیکن وہ ارد گرد سے بے نیاز سارا ٹائم سر کی طرف متوجہ رہے۔

جو نہی لیکچر ختم ہوا تو سر کے نکلنے کے فورا بعد حماد اور خاذق بھی اپنے بیگز اٹھائے باہر کی طرف بڑھ گئے۔وہ جانتے تھے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی ان کے جانے کے بعد کلاس میں انہیں لے کر سو طرح کی باتیں کی جائیں گی لیکن وہاں پرواکسے۔

"حماد ایک بات تو بتاؤ کیا واقعی تم اپنے سبجیکٹ سے اتنے لاعلم ہو یا کلاس میں بن رہے تھے ۔۔۔؟"وہ اس وقت کیفے میں موجود تھے۔

"میں نے بس ایسے ہی جوک مار دیا سب کو ہنسانے کے لیئے ورنہ میں اتنا بھی گرا ہوا نہیں۔۔۔"وہ اپنے بالوں کو سیٹ کرتا ہوا بولا۔

"یعنی کہ تھوڑے سے گرے ہوئے ہو۔۔۔"

"ہاں لیکن بالکل اتنا سا۔۔۔"حماد نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کو ملا کر اشارہ کیا تو حاذق کا نزاکت سے لبریز قہقہہ گونجا۔

"آئی مسٹ سے۔۔۔!اگر تم میری زندگی کا ایک خاص حصہ نہ ہوتے تو میں شاید کبھی اس طرح کھل کر نہ مسکرا سکتا۔۔۔"

"You are the reason of my happiness."

حاذق اسکا ہاتھ تھامے رسانیت سے گویا ہوا۔

"پگلے اب رلائے گا کیا۔۔۔،چھوڑ میرا ہاتھ سب دیکھ رہے ہیں میری پوزیشن آکورڈ لگ رہی ہے،میں حماد ہوں حمیدہ نہیں جو تو محبوبہ سمجھ کر کچھ بھی کرتا پھرے۔۔۔"وہ ہاتھ چھڑا کر اپنے شوزوں کے لیسسز کی طرف دھیان کر کے ہنسی کنٹرول کرنے لگا۔

"تو۔۔۔؟ سریسلی کیا تمہیں لگتا مجھے ان سب کے دیکھنے سے فرق پڑتا ہو گا۔۔۔" حاذق ابرو اٹھا کر بولا تھا۔

"میں بہت سے حالات سے لڑ کر یہاں تک پہنچا ہوں کبھی نہیں کسی کے عجیب تاثر لے کر دیکھنے سے یا کسی کے دل کو چیر کر رکھ دینے والے رویے سے میری ہمت ٹوٹی، صرف ایک جگہ ہمت ٹوٹتی ہے۔۔۔، اور تمہیں پتہ یہاں۔۔۔" وہ بائیں سائیڈ پر اپنے دھڑکتے دل پر انگلی رکھ کر گویا ہوا۔

"یہاں تکلیف ہوتی ہے، اور وہ تکلیف اتنی شدت اختیار کرتی ہے کہ بے اختیار شکوے زبان تک آنے لگتے ہیں۔۔۔" وہ لمبی سانس کھینچ کر چائے کا آخری گھونٹ خلق میں اتار کر اپنی آنکھ کا نم کونا صاف کرنے لگا۔

"چلو چھوڑو اس سب کو آؤ گراونڈ میں چل کر سیلفی لیں۔" حاذق کا من پسند کام تصویریں بنانا اور بس حماد کے ساتھ بنوانا اور حماد سے بنوانا۔۔۔

حماد اسے رشک بھری نظروں سے دیکھنے لگا جو اب پھر سے خود پر ہول چڑھائے گراونڈ کی طرف بڑھ رہا تھا۔

اور پھر حاذق کا پکچرز بنوانے کا نا ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو چکا تھا، کبھی پاوٹ بنا کر تو کبھی دو انگلیوں سے وکٹری کا نشان بنائے گراونڈ کے بیچو بیچ کھڑا پوز دیتا۔

"زلیل انسان سیلفی کا کہہ کر تب سے مجھے اپنا ملازم بنالیا۔۔۔ لے بھائی پکڑ اپنا موبائل میں باز رہا تمہارے ساتھ سیلفی لینے سے۔۔۔" حاذق کی کوئی پچیس تصویریں بنانے کے بعد حماد کو

احساس ہوا کہ وہ لوگ تو سیلفی لینے گراونڈ میں آئے تھے۔

"بس ایک آخری بنادو انسٹا گرام پر پوسٹ لگانی ہے۔۔۔" وہ نزاکت سے بالوں کو چہرے سے ہٹاتے ہوئے فون اسے واپس تھما کر خود گراونڈ سے ہٹ کر سامنے بنے ایڈمن بلاک کی سیڑھیوں پر اپنے مخصوص کینڈ دسٹائیل میں بیٹھا سامنے آسمان کی طرف نظریں جمائے ایک ہاتھ ٹھوڑی پر رکھ کر پوز دے رہا تھا لیکن اس بار یہ تصویر حماد کے ساتھ ساتھ کئی دوسرے موبائل فونز میں بھی لی گئ، وہ دونوں خود میں اتنے مگن تھے کہ احساس ہی نہیں کر سکے کہ وہ مسلسل گراونڈ میں موجود تمام سٹوڈنٹس کی نظروں کے حصار میں ہیں۔۔۔

"کیا عجیب مصیبت ہے سر کیوں نہیں آرہے، اب تو میں کلاس کو ایک دوسرے سے فارمل دیکھ کر بور ہونے لگا ہوں۔۔" حاذق سامنے پڑی کرسی پر کک مارتے ہوئے بولا۔

"ہر چیز کو دیکھنا ضروری نہیں تم آنکھیں بند کر لو سمپل۔۔۔" حماد کا اتنا بولنا تھا اور اب اسکی گردن حاذق کے ہاتھ میں دبی تھی، حماد نے خود کو اس سے آزاد کروا کر زور سے کھانسنا شروع کر دیا۔

"Now it's my turn."

حماد اتنا کہہ کر فورا سے اس پر جھپٹا اور حاذق کے بائیں بازو کو پیچھے کی طرف موڑ کر اسکے گھٹنے پر اپنے دائیں گھٹنے سے وار کیا اس بار کلاس میں حاذق کی دل اندوز چیخ گونجی۔ تمام نفوس دونوں کی طرف متوجہ حیرانگی سے دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ گھتم گھتا ہوئے دیکھنے

لگے جو آج بھی ایک طرح کی ڈریسنگ میں تھے۔

"کیا ہو گیا آپ دونوں اس طرح سے کیوں جھگڑ رہے ہیں۔۔" دو سے تین لڑکوں نے انہیں علیحدہ کیا۔

"ہم جھگڑ نہیں رہے بس کلاس میں بوریت ختم کرنے کے لیئے خود کو انٹرٹین کر رہے ہیں۔۔۔" حاذق نے حماد کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"عجیب انٹرٹینمنٹ ہے خوبخوا اپنی طرح کی۔۔۔" ایک طرف سے نسوانی آواز ابھری جو کہ سرگوشی ہرگز نہ تھی، دونوں نے چونک کر اس طرف دیکھا جہاں کھڑکی کے پاس سر پر خوبصورتی سے سکارف سجائے اب وہ لڑکی کافی گہری نظروں سے انکا جائزہ لے رہی تھی۔

"ہم عجیب ہوں یا عجیب ترین یہ تمہارا مسئلہ نہیں۔۔۔" حماد نے دوٹوک جواب دیا۔

"یہ میرا مسئلہ ہے بھی نہیں، بس میں سوچ رہی تھی تم جیسے لوگوں کا یہاں کیا کام جو ایک دن کی پرفارمنس پر ہزاروں کما سکنے کی وسعت رکھتے ہوں۔۔۔" جو بات کل سے ابھی تک کلاس میں کوئی اپنی زبان پر نہ لا سکا تھا اس لڑکی نے بلا جھجک کہہ ڈالی۔

"یو۔۔۔!" حماد جارحانہ انداز لے کر اسکی طرف لپکا تو حاذق نے فوراً اسے بازو سے تھام لیا۔

"ایکسٹریملی سوری فار ڈسٹربنس۔۔۔" حاذق نے اپنے مخصوص انداز میں ہاتھوں کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے معذرت کی اور بیگ اٹھا کر حماد کو لیئے کلاس سے نکل گیا۔

"آپ کو اس طرح سے نہیں کہنا چاہیے تھا۔" انکے جانے کے بعد داود سفائر سے مخاطب ہوا۔

"میں نے کوئی غلط بات نہیں کی، حقیقت بیان کی ہے اب وہ کسی کو اچھی لگے یا بری، یہ میرا

مسئلہ نہیں۔ویسے میرا خیال ہے انسان کو اپنی طرح کے لوگوں میں سروئیو کرنا چاہیے، یہاں اس یونیورسٹی میں وہ دونوں مس فٹ ہیں یہ انکی اصل جگہ نہیں۔۔۔"وہ کراہت سے کہتی ہوئی اپنا بیگ اٹھائے کلاس سے باہر نکل گئ۔

"چھوڑو میرا بازو۔۔۔"حماد نے اپنا آپ اس سے چھڑوایا۔

"اسکی ہمت بھی کیسے ہوئی یہ سب بکواس کرنے کی میں جان لے لوں گا اسکی۔۔۔"وہ دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بند کیئے خود پر کنٹرول کر رہا تھا۔

"یار وہ ٹھیک کہہ رہی تھی تم اس طرح سے ری ایکٹ مت کرو، کیا تمہارے ایسا کرنے سے میری حقیقت بدل جائے گی۔۔۔؟ نہیں نا تو پھر خود کو پریشان مت کرو۔۔۔"حاذق ایک ہاتھ کمر پر ٹکائے دوسرے ہاتھ سے بالوں کو سیٹ کرتا ہوا لاپروائی سے گویا ہوا۔

"بلکہ میرا تو مشورہ ہے سب کو جلا کے جیو، اسی میں مزہ، بس تم ری ایکٹ مت کیا کرو۔۔۔"

اس نے جس ادا سے کہا تھا حماد زیادہ دیر منہ پھلائے نہیں رہ سکا اور پھر واپس دونوں کی وہی لاپرواسر گرمیاں، یونی کی ہر خوبصورتی سے ڈیزائن کی گئ جگہوں پر دونوں نے لاتعداد فوٹوز بنائیں۔یہ حاذق کا اپنے سٹریس سے خود کو کوپ کرنے کا انداز تھا اور حماد بخوبی جانتا تھا برا اسے بھی لگتا بس وہ پلٹ کر کسی کو جواب نہیں دے پاتا۔

کلاس میں سفائر اور حماد کے درمیان سرد مہر سی جنگ چھڑ گئ اور دنوں میں کلاس کی کافی بڑی

تعداد جن میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں اب سفائر کے ساتھ مل کر حاذق اور حماد کی ذات کو ہر انداز سے نشانہ بناتے۔

کبھی یونی کے کنفیشن پیج پر تو کبھی کلاس میں۔

یونیورسٹی میں ابھی انہیں آئے مشکل سے دو ہفتے ہی ہوئے تھے جب حاذق اور حماد کے لیئے یونی کے پیج پر کنفیشن کی گئ۔

دونوں کی تصویر کے ساتھ نازیبا کیپشن ٹیگ کی گئ۔

"یو-سی-پی کے برینڈ نیو کھسرے" اس کنفیشن کے بعد سے یونیورسٹی میں جس جگہ وہ دونوں پائے جاتے ارد گرد سے اپنے بارے میں طرح طرح کے فقرے سننے کو ملتے۔۔۔

دونوں اپنے ہی ہول میں سمٹے ہر کسی کو نظر انداز کیئے پورے اعتماد سے اپنے عجیب خلیے میں یونی میں دندناتے پھرتے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

کلاس میں اسائنمنٹ اور پریزینٹیشن کے لیئے گروپ بندی کی گئی جو کہ کلاس کی جی آر اور سی آر کی ذمے داری تھی سفائر نے گروپ بناتے ہوئے حماد اور حاذق کو سب سے علیحدہ رکھا۔

"سفائر یہ سب کیا ہے۔۔۔؟" داود نے ان دونوں کے نام الگ سے لکھے دیکھ کر استفسار کیا۔

"تم خود سوچو کلاس میں کوئی بھی ان کے ساتھ کام نہیں کرنا چاہے گا تو بس اسی کو مد نظر رکھتے ہوئے میں الگ ہی ان دونوں کا گروپ بنا دیا۔۔۔" وہ اطمینان سے جواب دے کر واپس نوٹ بک کی طرف متوجہ ہو گئ۔

"کیوں کوئی کام نہیں کرنا چاہے گا، جب گروپس بنیں گے تو سب کو کام کرنا پڑے گا ایسے ہی تو ہم سب ایک دوسرے کو جان سکیں گے۔۔۔"

"مجھے وقتاً فوقتاً کلاس آکر کہہ رہی ہے کہ ہمیں حماد اور حاذق کے گروپ میں نہ رکھا جائے تو ایسے میں یہی ٹھیک رہے گا کہ وہ الگ کام کریں۔"

"تم ایسے کرو اپنا اور میرا نام ان کے گروپ میں ایڈ کر دو ہم ان کے ساتھ کام کر لیں گے۔۔۔" داود نے تجویز پیش کی۔

"تم اپنی سینسز میں تو ہو۔؟ میں اور ان gays کے گروپ میں نیور ایور، تم اگر جانا چاہتے ہو تو شوق سے جاو آئی ہیو نو ایشو۔۔" وہ بغیر لگی لپٹی رکھے بولی۔

"خبردار جو ہمیں کسی کے ساتھ گروپ میں ایڈ کیا، یا ہمارے ساتھ کوئی گروپ میں ایڈ ہوا، ہم دونوں ہی ایک دوسرے کے لیئے کافی ہیں، اور تم اپنی زبان سنبھال کر بات کیا کرو ہم کچھ کہتے نہیں اسکا مطلب یہ نہیں کہ تم اس خاموشی کا ناجائز فائدہ اٹھاو۔۔" حماد آنکھوں میں غصہ لیئے سفائر کے سامنے کھڑا اسے وارن کر رہا تھا۔

"اب جیسا تم دونوں خود کو یونیورسٹی میں بنا کر آو گے تو سب لوگ اسی طرح سے تم دونوں کو پرسیو کریں گے اور پھر بات کرنے کا حق بھی رکھیں گے۔۔۔"

"سفائر ڈونٹ بی سو روڈ۔۔۔" داود نے اسے تنبیہہ کی۔

"مجھے ان دونوں کے ظاہری خلیے سے الجھن نہیں نفرت سی ہوتی ہے اللہ تعالی نے جب انسان بنایا تو انسانوں کی طرح رہیں۔۔۔"

"یونووٹ میں جاہلوں سے بحث نہیں کرتا اور آج مجھ پر یہ حقیقت آشکار ہوئی کہ تم ایک اعلی درجے کی جاہل لڑکی ہو۔"حماد افسوس سے کہتا ہوا کلاس سے نکل گیا۔

"تم کہاں رہ گئے تھے میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔۔"حاذق نے اپنے بالوں کو آج زیادہ ہی چہرے پر پھیلا رکھا تھا اور ہر دو منٹ کے بعد بہت نزاکت سے بالوں کو کانوں کے پیچھے اڑستا جو کہ ہر اگلے منٹ میں پھر ماتھے پر جھولنے لگتے۔

"وہ میں اپنا اور تمہارا ایک الگ گروپ میں نام لکھوا رہا تھا، میں سوچ رہا تھا ہم اکیلے ہی کام کریں حالانکہ داود اور سفائر نے ہمیں بھی سب کی طرح چھ سٹوڈنٹس پر مشتمل گروپ میں رکھا تھا۔۔"اس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"وہ انسان جسے ADP کی ابریویشن تک نہیں آتی اب وہ مجھ سے جھوٹ بولے گا یعنی کے مجھ سے، افسوس بے حد افسوس۔۔۔تمہارے چہرے سے پتہ چل رہا وہاں سفائر میڈم سے دو دو ہاتھ کر کے آئے ہو۔۔۔"حاذق ہنستے ہوئے گویا ہوا۔

"کوئی بات تم سے چھپی نہیں رہ سکتی۔"جس چہرے پر پہلے بارہ بجے تھے اب وہاں مسکراہٹ تھی۔

"یار اگر میرا بس چلے تو میں اس چڑیل کی یونیورسٹی سے رجسٹریشن ہی کینسل کروادوں۔۔۔، لیکن مسئلہ صرف ایک ہے۔۔۔"

"وہ کیا۔۔۔؟"حاذق نے رازداری سے پوچھا۔

"یہی۔۔۔کہ میں کچھ کر نہیں سکتا، میں بھلا کونسا یونیورسٹی کا ڈین ہوں۔"وہ دکھی سا منہ بنا کر گویا ہوا۔

"ڈین بننے میں کونسا کوئی بڑا مسئلہ۔۔۔،یہی کوئی لگ بھگ پندرہ سال لگ جائیں گے۔۔۔"

حاذق نے دونوں ہاتھوں کو باقاعدہ ایک دوسرے سے بجا کر کہا۔

"تب تک وہ چڑیل کئی مرکھپ گئی ہو گی۔۔۔"حماد ناک چڑھاتے ہوئے بولا۔

"اگر میں اس چڑیل کو،میرا مطلب سفائر کو تمہارے ان نادر خیالات سے آگاہ کر دوں،تو سوچو تم وقت سے پہلے ٹکلے ہو جاو گے کیونکہ وہ تمہارے سر پر ایک بال نہیں چھوڑے گی۔۔۔"وہ آنکھیں پٹپٹا کے بولا۔

"یقین جانو مجھے ابھی سے سوچ کر مزہ آرہا تمہارے یہ حسین بال اور چڑیل ملی سفائر کے ہاتھ واللہ کیا منظر ہو گا۔۔۔"حاذق اسکے بالوں کو خراب کرتا ہوا اسے چڑا رہا تھا۔

"ویسے مجھے بھی کچھ سوچ کر مزہ آرہا تم ہو، سٹیج ہو،اور تمہاری پریزینٹیشن کے بعد سفائر کے ہاتھ میں سڑے ہوئے ٹماٹر ہوں واللہ کیا حیسن منظر ہو گا جو تمہارے ان حسین بالوں کا ستیاناس کر دیں گے۔۔۔اور پھر پتہ تم کیا کہوں گے۔۔۔!تم کہو گے "نی سفائر تو مر کیوں نئ جاندی۔۔۔"حماد جس انداز میں بولا حاذق بے اختیار قہقہہ لگا گیا۔

"یہ تو بعد کی بات ہے پہلے یہ بتاؤ پرسوں سبمٹ کروانے والی اسائنمنٹ کہاں بنانی تمہارے گھر یا میرے گھر۔۔۔؟"حاذق اب سنجیدگی سے کہنیوں تک جیکٹ کے بازو چڑھاتا ہوا سوال کرنے لگا۔

"میری طرف آجانا بلکہ آج ساتھ ہی چلو وہی رات رک جانا مل کے کام کرلیں گے اور پریزنٹیشن کی بھی تیاری کرلیں گے، اب ہم اپنی پڑھائی سے اپنے آپ کو منوائیں گے۔" حماد پرجوش ہو کر ہاتھ بلند کرتے ہوئے بولا۔

"الٰہی خیر۔۔۔!69 پرسنٹ والو۔۔، کیا اس بار 4 GPA لینے کا ارادہ ہے۔"

"ارادے جن کے پختہ ہوں، نظر جنکی خدا پر ہو

طلاطم خیز موجوں سے، وہ گھبرایا نہیں کرتے" حماد شاہانہ انداز میں شعر پڑھتے ہوئے مزید پرجوش دیکھائی دے رہا تھا۔

"ہائے نی میرے سونیا میں صدقے جاواں۔۔۔" حاذق نے باقاعدہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اسکے سر سے وار کر نظر اتارتے ہوئے اسکی سوچ سے اکتفا کیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

گھٹنوں سے پھٹی جینز، بالوں کا مخصوص سٹائل اور کندھے پر جھولتا بے پرواسا بیگ لیئے وہ دونوں کلاس میں داخل ہوئے تو پہلی نظر سفائر پر پڑتے ہی حماد نے بے اختیار لاحولا کا ورد کیا۔

"کیا کہا۔۔۔؟" حاذق نے اسکی بربڑاہٹ پر پوچھا۔

"کسی سیانے سے سنا، جب شیطان یا چڑیل دیکھو تو بلند آواز میں لاحولا پڑھ لو، بس وہی پڑھ رہا تھا۔۔" حماد نے قدرے جلانے والے انداز میں جتا کر کہا، سفائر کو تو گویا، جیسے آگ لگ گئ ہو لیکن خود پر ضبط کر کے وہ نظر انداز کر گئ کیونکہ کچھ وقت بعد کلاس میں اسکی پریزینٹیشن

تھی۔

"کچھ بعید نہیں کہ وہ تمہارے منہ کو اپنے بلیوں والے نحنوں سے زخمی کر دے اور یقین رکھو وہ ایسا کر سکتی ہے۔۔۔"حاذق اسے بیگ سے کھینچ کر اپنی مخصوص جگہ تک لے آیا۔

"تو جناب ہم بھی ہاتھ رکھتے ہیں۔۔۔،وقت آنے پر انہیں ہتھیار کی صورت استعمال کرنے میں ایک منٹ نہیں برباد کریں گے۔۔۔"حماد اپنے ہاتھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے گویا ہوا۔

"اور تمہیں بالکل شرم نہیں آئے گی کسی لڑکی پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے۔۔،یہ سننے سے پہلے میں مر کیوں نہیں گیا۔۔۔"حاذق اپنے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ کر ہذیانی انداز میں چیخا۔

"یہ کیا تھا۔۔۔؟"حماد نے اسے حیرانگی سے دیکھا۔

"اسے بے شک میں کچھ کہوں نہ کہوں،لیکن تم نہیں بچتے میرے ہاتھوں۔۔۔"حماد نے اتنا کہہ کر اس پر حملہ کیا لیکن حاذق اسکا ارادہ بھانپ کر فوراً سے روسٹرم کی طرف دوڑا تو حماد بھی اسی طرف لپکا۔۔۔،یکدم خاموشی میں ان دونوں کی آوازوں کے ساتھ ساتھ روسٹرم کو ادھر سے ادھر گھسیٹنے کی آواز بھی گونجنے لگی،کلاس میں کچھ چہرے ان کی طرف ناپسندیدگی سے دیکھ رہے تھے اور جبکہ کچھ اس ساری سچوئیشن سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔

"حاذق سر آرہے ہیں وہاں سے ہٹو۔۔۔"سی آر نے پاک سٹڈیز کے سر کو کلاس کی بڑھتے دیکھ کر فوراً سے کہا تو وہ دونوں اپنی لڑائی کو ملتوی کر کے اچھے سٹوڈنٹس کی طرف واپس اپنی کرسیوں پر جا بیٹھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"السلام علیکم سر۔۔۔!"کلاس کی طرف سے باآواز بلند سلام کیا گیا تو سر کے خم سے جواب دے کر وہ روسٹرم کی بڑھ کر پورٹل پر اٹینڈس لگانے لگے۔

"جی تو گروپ ون اپنی اسائنمنٹ لے آئے اور لیڈنگ پرسن سٹیج پر آکر اپنا ٹاپک پریزینٹ کرے۔۔"حاضری کا کام ختم کرنے کے بعد وہ باقاعدہ کلاس سے مخاطب ہوئے۔

گروپ ون کی مین لیڈر جو کہ سفائر تھی سٹیج پر آکر خود کو متعارف کروا کر فوراہی ٹاپک سے متعلق بولنا شروع ہو گئ،وہ دس منٹ میں سمجھا کر ایک طرف ہو کر اب کلاس سے اسکے متعلق پوچھ رہی تھی۔

اس ساری سچوئیشن کے دوران اسکا منہ لال ہوتا گیا اور آواز میں واضع کپکپاہٹ محسوس ہوتی رہی۔

زندگی میں پہلی بار سٹیج پر،ٹیچر کی جگہ پر،ٹیچر کے سامنے،اسی کے سبجیکٹ پر لیکچر دینا سب کے لیئے ہی ایک محاذ کے برابر تھا جو ڈر گیا تو وہ اچھے سیشنل مارکس سے گیا۔

"اینی کوئسچن۔۔۔؟سفائر کی آواز گونجی تو سب کے سر نا میں ہلے،کیونکہ کلاس شروع ہونے سے پہلے وہ سب سے خلف لے چکی تھی کہ کوئی بھی سوال نہیں کرے گا۔

"آئی ہیو آ کوئسچن۔۔۔"آخری رو سے ہاتھ اوپر اٹھا۔

"یس پلیز۔۔۔"اس نے گھورتے ہوئے کہا،اسے یقین تھا کوئی اور پوچھے گا نہیں،اور یہ شخص

پوچھنے سے باز نہیں رہے گا۔

"الٰہی خیر۔۔۔"

"سوال یہ ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آرہی سوال کیا پوچھوں۔" وہ اپنے بالوں کو آنکھوں سے ہٹاتا ہوا بے نیازی سے بولا اس کی بات پر حاذق کی دبی دبی ہنسی گونجی جس سے سفائر کو اور پتنگے لگ گئے۔

"کیا مطلب۔۔۔؟" وہ ایک ابرو اٹھا کر بولی۔

"جی مطلب تو بالکل صاف ہے جی آر صاحبہ۔۔۔، آپ سارا وقت اتنی سپیڈ سے زبان چلا رہی تھیں، اوہ آئی مین بول رہی تھیں تو میں سہی سے ٹاپک سمجھ نہیں سکا، اور اب یہ نہیں سمجھ آرہی کہ سوال کیا کروں۔۔۔" وہ چہرے پر زمانے بھر کی معصومیت سجائے گویا ہوا۔

"تو جناب آپ اپنے کان کھول کر بیٹھتے، اس میں میرا کوئی فالٹ نہیں کہ آپکو سمجھ نہیں آئی۔۔۔" وہ بورڈ مار کر رکھتے ہوئے بولی۔

"آپ کیسے کہہ سکتی ہیں کہ آپکا فالٹ نہیں۔۔۔، جو ٹاپک سمجھانے پر تیس منٹ سے زیادہ وقت لگتا ہو، آپ اسے دس منٹ میں کروا کر کہہ رہی ہیں آپ کا فالٹ نہیں۔۔۔، اور یہ ہمارا رائٹ ہے کہ ہم کوئی غلطی نکالیں یا سوال اٹھائیں، کیونکہ آپ اس وقت ایک ٹیچر کی حثیت سے پوری کلاس کے سامنے سٹیج پر موجود ہیں۔۔۔" اب کی بار حماد کی بجائے حاذق نے جواب دیا، پوری کلاس حیرانگی سے بلکہ خود سفائر کو بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ حاذق بولا، پہلے وہ ہمیشہ اسے اگنور کرتا گیا تھا لیکن آج اسکی زبان بھی فراٹے بھر رہی تھی۔

حماد کی بتیسی نے سفائر کو مزید چڑایا، وہ شرمندہ سی نظر آنے لگی اپنی اس قدر عزت افزائی پر۔ بول لینے کے بعد حاذق کو احساس ہوا کہ اسنے غلط کیا لیکن پھر سوچا اگر وہ نہ بولتا تو سفائر حماد کی انسلٹ کرتی جو اسے برداشت نہیں۔

"آئیم ایگری۔۔۔! سفائر بیٹا آپ پوری پریزینٹیشن میں گھبرائی ہوئی لگیں جس کی وجہ سے آپ نے ٹاپک کو بھی تیزی میں ختم کیا۔۔ لیکن کوئی بات نہیں آپ نیکسٹ ٹائم اپنی ان غلطیوں کو دہرانے سے پرہیز کیجیئے گا۔۔۔" سر نے قدرے لچکدار لہجے میں کہا، صاف ظاہر ہو رہا تھا جی آر ہونے کے ناطے اسے پریزینٹیشن ٹھیک نہ ہونے پر مارجن دے دیا گیا انہوں نے اتنا کہہ کر معاملہ ختم کیا۔

"انشاءاللہ سر میں نیکسٹ ٹائم اپنا بیسٹ دوں گی۔۔۔" وہ تشکر بھرے لہجے میں کہہ کر حماد اور حاذق کو گھورتی ہوئی سٹیج سے اتر گئی۔

اسکے بعد مزید دو گروپس نے اپنے ٹاپک پریزینٹ کیے لیکن تب کی بار حماد اور حاذق سارا ٹائم خاموش رہے یہ بات سفائر کو اور زیادہ چبھ رہی تھی۔

"باقی گروپس کی پریزینٹیشن کل ہو گی ابھی لیکچر کا ٹائم ختم ہو چکا ہے۔۔۔" سر تصور اتنا کہہ کر کلاس سے نکل گئے تو حماد اپنا بیگ اٹھائے، گنگناتا ہوا، تھوڑا سا جھوم کر کلاس سے باہر نکلتا چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"او ایم جی۔۔۔، مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔، رکو میں سہی سے دیکھ لوں تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے۔۔۔" حماد اسے چاروں طرف گھوم کر دیکھ رہا تھا۔

"کیا ہے زچ نہیں کرو، پہلے ہی مجھے اتنا برا لگ رہا۔۔۔" حاذق نے خود کو کرسی پر گراتے ہوئے کہا۔

"جب تم بول رہے تھے تب اس چڑیل کی شکل دیکھنے لائق تھی میرے تو دانت ہی اندر نہیں جا رہے تھے۔۔۔"

"اگر تمہارے دانت ضرورت سے زیادہ مجھے باہر نظر آئے، تو میں انہیں توڑنے میں ایک منٹ نہیں لگاؤں گا۔۔۔" حاذق نے گھورتے ہوئے کہا۔

"اور اس سب کو چھوڑو کل کا سوچو۔۔۔ آج جو بلنڈر کلاس میں کیا ظاہر سی بات ہے کل جوابی کاروائی ہو گی تو کیا سب سنبھال لو گے۔۔۔؟" حاذق نے ایک ابرو اٹھا کر پوچھا۔

"تم ہو نہ ہمیشہ کی طرح سب سنبھالنے کے لیئے۔۔۔، میں تو بس تمہاری وجہ سے اتنا پڑھ کر یونیورسٹی تک پہنچ گیا، اگر تم نہ ہوتے تو میں اس وقت کسی دکان پر کالے کپڑے اور کالا منہ لیئے سائیکلیں ٹھیک کر رہا ہوتا۔۔۔، اور یقین جانو اس میں کوئی شک نہیں کہ سائیکلیں ٹھیک کرنا پڑھائی سے بہتر ہے۔۔۔" حماد نے چہرے پر سنجیدگی طاری کیئے ہوئے کہا۔

"کچھ دن پہلے کون اتنے بڑے بڑے عہد کر رہا تھا" حاذق نے دونوں کانوں کو ہاتھ لگا کر حماد پر افسوس کیا۔

"یقیناوہ میں ہی تھا، لیکن تب جوش میں ہوش کھو بیٹھا تھا۔۔۔"

"انتہائی کوئی گرے ہوئے انسان ہو۔" حاذق نے اسے کندھے پر مکا مارتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں تو کرسی پر بیٹھا ہوں۔۔۔" جواب معصومیت سے ملا۔

"حماد اب مجھے غصہ آرہا خاموش ہو جاو۔۔۔ "

"اوکے باس میں چپ۔" وہ حاذق کے تاثرات دیکھ کر فوراہونٹوں پر انگلی رکھ چکا تھا اس بات سے وہ بخوبی واقف تھا کہ زیادہ تر تو اسے غصہ آتا نہیں لیکن جب آئے تو پھر وہ لحاظ رکھتا نہیں تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کوئسچن تیار کیئے۔۔۔؟ سفائر کلاس کی طرف جاتے ہوئے مسلسل ایمان اور سمائرہ سے باتیں کر رہی تھی۔

"ہاں کیئے تو ہیں لیکن مجھے پتہ نہیں کیوں لگتا کہ وہ دونوں اچھی پریزینٹیشن دیں گے۔۔۔" سمائرہ نے خدشہ بیان کیا۔

"یہ تو وقت ہی بتائے گا کل انہوں نے مجھے نیچا دکھایا اب میری ٹرن ہے۔۔۔" اس نے مسکرا کے کہا۔

"سفائر مجھے لگتا تم زیادہ پرسنل ہو رہی ہو، وہ دونوں کسی کو کچھ نہیں کہتے بلکہ اپنے آپ میں مگن رہتے ہیں، تم بھی اگنور کرو یار۔۔۔، اتنا ٹائم ساتھ گزارنا کیا ہر بار ایسے ہی ہو گا اور ہمارے نمبر کم ہوا کریں گے۔۔"

"کل بھی تم نے اگر نوٹ کیا ہو، تو وہ دونوں باقی کسی کی پریزینٹیشن میں نہیں بولے بلکہ سارا ٹائم سرسری سا سنتے رہے۔۔۔" سمائرہ تو کل سے بیس میں سے آٹھ نمبرز دماغ سے نہیں نکال پائی تھی۔

"یار ڈونٹ وری ہم اگلی بار اچھی دے کر وہ مارکس سیشنل میں شامل کروالیں لیکن اس بار پے بیک کرنا ضروری ہے۔۔۔" وہ انہیں مطمئن کر کے کلاس کے اندر داخل ہوئی اور بیگ رکھ کر پاک انڈیا ریلیشن کے ٹاپک سے متعلق مزید سوالات سوچنے لگی جو پوچھے جا سکیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تم شرط لگالو۔۔۔، وہ چڑیل جلے پیر کی بلی بنی کلاس میں ادھر سے ادھر چکر لگا کر ہمیں نیچا دکھانے کے پلین بنا رہی ہو گی۔۔۔" حماد یونیورسٹی کے گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہی شروع ہو چکا تھا۔

"تمہارا پتہ کیا حساب ہے۔۔؟ لڑنا بھی ضروری ہے، اور پھر لڑنے کے بعد ڈرنا تو بہت ہی ضروری ہے خیر تم فکر نہیں کرو میں ہوں نا۔۔۔" حاذق اپنے مخصوص انداز میں دونوں ہاتھوں کو قدرے آپس میں بجا کر ہلکا سا گنگنایا۔

"تم کتنے پیارے ہو نا۔۔۔" حماد نے اسکے اس انداز پر حاذق کے گال پر چٹکی بھری۔

"چل جھوٹے۔۔۔، میرے گھر والوں سے پوچھنا کہ کتنا پیارا ہوں میں۔۔۔" وہ اسکا ہاتھ ہٹاتے ہوئے گویا ہوا۔

"اگر تمہیں یہ اختیار ہوتا اور تم میری نظر سے خود کو دیکھ سکتے، تو تمہیں اندازہ ہوتا کہ میرے لیئے، تم اللہ تعالی کے بنائے گئے شاہکاروں میں سب سے زیادہ خوبصورت ہو۔۔۔" وہ یکدم حاذق کے گلے لگا بغیر لوگوں کی فکر کیئے کہ کوئی انہیں دیکھ کر کس انداز میں کیا بات کرتا، اگر فکر تھی کسی کی تو بس وہ ذات حاذق کی تھی کہ وہ خود کو اس وقت تنہا نہ سمجھے۔

"تم نے مجھے ایمو شنل کر دیا، اب میں رو دوں گا۔۔۔" حاذق نے علیحدہ ہوتے کہا۔

"میں نے تو سچ کہا، اب تم امو شنل ہو گئے تو میرا کیا قصور۔۔۔" وہ اپنا کوٹ ٹھیک کرتا ہوا بولا۔

"تمہارا کبھی قصور نہیں ہوتا۔۔۔، جلدی چلو کلاس میں، ابھی اس سفائر بی بی کو بھی فیس کرنا۔۔۔" حاذق اپنی سپیڈ بڑھاتے ہوئے بولا، جونہی وہ تیز چلا تو واضع طور پر اسکی کمر مٹک رہی تھی۔

"یو نو وٹ۔۔۔، میں تو ابھی سے اسکی اتری شکل سوچ کر ایکسائیٹڈ ہو رہا ہوں جذبات کنٹرول میں نہیں آرہے۔۔۔" حماد پر جوش ہو کر فضا میں اچھلا۔

"کنٹرول بے بی کنٹرول جذبات کو فی الحال سنبھال کے رکھو پریزینٹیشن کے بعد مل کر اپنی پہلی فتح کا پر جوش جشن منائیں گے۔۔۔" وہ حماد کو کھینچتے ہوئے بولا۔

"اوہو آج تو ہماری یونیورسٹی کے کھسرے اوہ آئی مین سٹوڈنٹس بڑی ڈریسنگ کر کے آئے ہیں۔۔۔ لیکن یار فائدہ کوئی نہیں کونسا کسی لڑکی نے انہیں پسند کر لینا۔۔۔" وہ دونوں سائنس بلاک سے گزر رہے تھے جب پیچھے کھڑے گروپ کی واضع آواز دونوں کے کانوں میں

پڑی۔۔۔حماد مڑ کر جواب دینے ہی والا تھا جب ہی حاذق اسے بازو سے پکڑ کر آگے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم مجھے ہر جگہ سے کیوں کھینچ کر لے آتے ہو، اگر تم نہ روکتے تو میں انکا منہ توڑ دیتا۔۔۔" وہ اپنا آپ اس سے چھڑا کر گویا ہوا۔

"تم کہاں کہ باڈی بلڈر ہو۔۔۔جو منہ توڑ دیتے، انکو دیکھا تھا کتنے ہٹے کٹے تھے، اگر وہ تم پر جھپٹتے تو یقین جانو تم نظر ہی نہ آتے۔۔۔، اور یو نو وٹ مجھے ابھی اپنے سکے سڑے سے حماد کی بہت ضرورت ہے۔۔۔" وہ بات کو ہمیشہ کی طرح مزاح کا رخ دے گیا تھا۔

"دس از رئیلی ناٹ فیئر۔۔۔"

"حماد یہ دنیا ایسی ہی ہے۔۔۔، کسی کو آرام سے جینے نہیں دیتی، ہماری تو پھر بات الگ ہے اس لیئے کہتا خاموشی میں زیادہ راحت ہے، کیوں ہم بلاوجہ بحث برائے بحث کریں۔۔۔" وہ بے نیازی سے بولا تو حماد محض سر ہلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اگر تمہیں یہ اختیار ہوتا اور تم میری نظر سے خود کو دیکھ سکتے، تو تمہیں اندازہ ہوتا کہ میرے لیئے، تم اللہ تعالی کے بنائے گئے شاہکاروں میں سب سے زیادہ خوبصورت ہو۔۔۔" وہ یکدم حاذق کے گلے لگا بغیر لوگوں کی فکر کیئے کہ کوئی انہیں دیکھ کر کس انداز میں کیا بات کرتا، اگر فکر تھی کسی کی تو بس وہ ذات حاذق کی تھی کہ وہ خود کو اس وقت تنہا نہ سمجھے۔

"تم نے مجھے ایموشنل کر دیا، اب میں رو دوں گا۔۔۔" حاذق نے علیحدہ ہوتے کہا۔

"میں نے تو سچ کہا، اب تم امو شنل ہو گئے تو میرا کیا قصور۔۔۔" وہ اپنا کوٹ ٹھیک کرتا ہوا بولا۔

"تمہارا کبھی قصور نہیں ہوتا۔۔۔، جلدی چلو کلاس میں، ابھی اس سفائر بی بی کو بھی فیس کرنا۔۔۔" حاذق اپنی سپیڈ بڑھاتے ہوئے بولا، جونہی وہ تیز چلا تو واضع طور پر اسکی کمر مٹک رہی تھی۔

"یو نو وٹ۔۔۔، میں تو ابھی سے اسکی اتری شکل سوچ کر ایکسائیٹڈ ہو رہا ہوں جذبات کنٹرول میں نہیں آرہے۔۔۔" حماد پرجوش ہو کر فضا میں اچھلا۔

"کنٹرول بے بی کنٹرول جذبات کو فی الحال سنبھال کے رکھو پریزینٹیشن کے بعد مل کر اپنی پہلی فتح کا پرجوش جشن منائیں گے۔۔۔" وہ حماد کو کھینچتے ہوئے بولا۔

"اوہو آج تو ہماری یونیورسٹی کے کھسرے اوہ آئی مین سٹوڈنٹس بڑی ڈریسنگ کر کے آئے ہیں۔۔۔ لیکن یار فائدہ کوئی نہیں کونسا کسی لڑکی نے انہیں پسند کر لینا۔۔۔" وہ دونوں سائنس بلاک سے گزر رہے تھے جب پیچھے کھڑے گروپ کی واضع آواز دونوں کے کانوں میں پڑی۔۔۔ حماد مڑ کر جواب دینے ہی والا تھا جب ہی حاذق اسے بازو سے پکڑ کر آگے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم مجھے ہر جگہ سے کیوں کھینچ کر لے آتے ہو، اگر تم نہ روکتے تو میں انکا منہ توڑ دیتا۔۔۔" وہ اپنا آپ اس سے چھڑا کر گویا ہوا۔

"تم کہاں کہ باڈی بلڈر ہو۔۔۔ جو منہ توڑ دیتے، انکو دیکھا تھا کتنے ہٹے کٹے تھے، اگر وہ تم پر

جھپٹتے تو یقین جانو تم نظر ہی نہ آتے۔۔۔،اور یو نو وٹ مجھے ابھی اپنے سکے سڑے سے حماد کی بہت ضرورت ہے۔۔۔"وہ بات کو ہمیشہ کی طرح مزاح کا رخ دے گیا تھا۔

"دس از رئیلی ناٹ فیئر۔۔۔ "

"حماد یہ دنیا ایسی ہی ہے۔۔۔،کسی کو آرام سے جینے نہیں دیتی،ہماری تو پھر بات الگ ہے اس لیئے کہتا خاموشی میں زیادہ راحت ہے،کیوں ہم بلاوجہ بحث برائے بحث کریں۔۔۔"وہ بے نیازی سے بولا تو حماد محض سر ہلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کلاس شروع ہونے میں ابھی کچھ وقت تھا تو وہ دونوں اندر داخل ہوئے،انہیں دیکھ کر پتہ چل رہا تھا کہ آج انکی پریزینٹیشن ہے،پیور کالے ڈریس سوٹ پہنے ساتھ سفید شرٹ پر کالی ٹائی لگائے مخالف پارٹی کو چاروں شانے چت کروانے کے لیئے وہ دونوں بڑے ٹھاٹ باٹ سے تیار ہو کر میدان میں اترے تھے۔وہ غیر معمولی خوبصورت نہیں تھے،لیکن دیکھنے والوں کو مسمرائز کرنے کی صلاحیت بخوبی رکھتے تھے۔

عادتاً کلاس میں داخل ہو کر سب کو سلام کرنے کے بعد اپنی مخصوص نشست پر ٹک گئے۔

"کیسی تیاری ہے پریزینٹیشن کی۔۔۔؟"داود انہیں دیکھ کر اسی طرف آ گیا۔

"اپنی طرف سے تیاری تو بہت اچھی کی لیکن اب آگے دیکھو کیا بنتا۔۔۔"حاذق نے دو انگلیوں سے اپنی آنکھوں پر پھیلے بالوں کو پیچھے ہٹا کر جواب دیا۔

"ویسے تم دونوں کی ظاہری تیاری دیکھ کر پتہ چل رہا ہے کہ میدان گرم ہونے والا ہے بائے دا وے، بیسٹ آف لک۔۔۔" وہ دونوں سے ہاتھ ملانے لگا۔

"تھینک یو۔۔۔"

"داود وہاں کے حالات کیسے ہیں، بن بادل برسات کا چانس ہے یا نہیں۔۔۔؟" حماد شکریہ ادا کرنے کے بعد سفائر کی طرف اشارہ کر کے استفسار کرنے لگا۔

"کوئی ایسی ویسی برسات۔۔۔ اپنی خیر مناو، کل تم دونوں نے ہماری پریزینٹیشن کا ستیاناس کر دیا آج ہماری ٹرن۔۔۔ یہ میرے نہیں سفائر کے الفاظ ہیں۔۔۔" داود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے مجھے افسوس ہے کہ تم اس گروپ کا حصہ ہو اور سفائر کے ساتھ ساتھ تم سب کے نمبرز کو بھی چونا لگ گیا۔۔۔" حماد فرضی آنسو صاف کرتا گویا ہوا۔

"نظر آرہا کہ کتنا افسوس ہے، یہ بہت ہی کوئی ڈرامے باز انسان ہے اس کی باتوں میں ہرگز نہ آنا۔۔۔" حاذق نے حماد کے بازو پر چٹکی بھری۔

"کیا ہے۔۔۔! اتنی تو تمہاری ڈھانچے جیسی پتلی انگلیاں۔۔، بالکل ایسے محسوس ہوا جیسے کوئی ہڈی چبھائی جا رہی ہو۔۔۔" وہ اپنا بازو سہلاتے ہوئے بولا۔

"حاذق لگتا حماد کو اپنے بارے میں غلط فہمی ہے، خود کو یہ پہلوان سمجھ بیٹھا۔۔۔" داود فورا بولا۔

"ہاں بالکل ککی پہلوان۔۔۔، جو اتنا سا، بالکل اتنا سا چوہے جیسا ہوتا۔۔۔" حاذق انگوٹھے اور

شہادت کی انگلی کو ملائے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولا۔

"باقی باتیں چھوڑو، حازق تم ایسے کرتے ہوئے بہت کیوٹ لگ رہے ہو۔۔۔"حماد اپنا دائیاں ہاتھ گال پر رکھے مسمرائز سا ہو کر اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"یہ سچ تھا، یا میرا منہ بند کروانے کے لیئے کہا۔۔۔؟"وہ فوراً سے بالوں کو سیٹ کرتا ہوا بولا۔

"سو فیصد سچ ہے۔۔۔"حماد دوبدو بولا داود ان دونوں کی باتوں سے محظوظ ہو رہا تھا۔

"میں پھر سے ویسا ایکسپریشن دیتا ہوں، تم میری تصویر بنانا۔۔۔"حازق نے فوراً اپنی جیب سے موبائل نکال کر حماد کو تھما دیا۔

"بیڑا غرق ہو میرا۔۔۔"حماد بڑبڑایا، اسے اندازہ تھا کہ اب حازق کا ناختم ہونے والا تصویروں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا، جبکہ داود ان کے پاس کھڑا ہنستا ہی چلا جا رہا تھا۔

"کیا تم فری ٹکٹ کا شو دیکھنے آئے ہو۔۔۔؟"حماد اسے گھورتا ہوا بولا۔

"یہ لو موبائیل پکڑو، اور ہم دونوں بھائیوں کی تصویر بناو۔۔۔"اس نے گویا دامن چھڑا کر حازق کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ رکھے سیٹ ہو کر بیٹھ گیا۔

"میں نے تصویر نہیں بنوانی۔۔۔"حازق نروٹھے پن سے بولا

"پھر کیا بنوانا۔۔۔؟"حماد ایک ابرو اٹھائے پوچھ رہا تھا۔

"میں نے زیادہ ساری تصویریں بنوانی ہیں۔۔۔"وہ دونوں ہاتھوں کو قدرے فاصلے پر رکھ کر اشارہ دے رہا تھا۔ اور بس پھر پریزینٹیشن بھول بھال وہ دونوں ہی کلاس میں تصویریں بنانے میں مست ہو گئے، کبھی روسٹرم کے پاس پوز بناتے، تو کبھی وائٹ بورڈ کے پاس ہاتھ میں مار کر

لیئے کھڑے ایسے پوز کرتے جیسے لیکچر دے رہے ہوں۔

"میں نے ٹک ٹاک بھی بنانا۔" بہت ساری تصویریں بنوانے کے بعد حازق یکدم پر جوش ہو کر بولا۔

"اسی میں صبر شکر کرو کیوں بچے کا سانس سکھا رہے ہو، ہر کوئی حماد نہیں ہوتا، جو تین تین گھنٹے بے مقصد ہی تمہارا فوٹو شوٹ کرتا رہے۔" حماد اسے گھوری سے نواز کر منہ دوسری طرف کر چکا تھا۔

"اوہیلو، اپنا یہ چاند سہ مکھڑا ذرا اس طرف کرنا۔۔۔" وہ حماد کا منہ پکڑ کر اپنی طرف کرتے ہوئے بولا کم چلایا زیادہ تھا۔

"کب بنائی تم نے تین گھنٹے میری تصویریں۔؟" وہ ہاتھوں کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے بولا۔

"اور دوسری بات پچیس سے تیس تصویریں بنانے کے بعد تم جو اچھے سے، اور مہنگے والے ریسٹورنٹ میں مجھ سے کھانا کھلانے کی ڈیل کرتے ہو وہ کس زمرے میں آئے گی، افسوس حماد ملک افسوس۔!" وہ سر کو ہلاتا ہوا پیچھے کی طرف جانے لگا۔

"اب اتنا بھی ڈرامہ نہ کرو۔۔۔، کم سے کم پچاس تصویریں بنانے کے بعد ڈیل کرتا ہوں۔" حماد اپنا کوٹ سیٹ کر کے داود کو شکریہ کہتا ہوا سٹیج سے اتر گیا۔

"حماد میں تمہیں بائٹس کا شیک پلاوں گا۔۔۔ اگر تو تم میرا ایک اچھا سا ٹک ٹاک بنا دو۔۔۔" حازق کی بات پر حماد کے قدم یکدم رکے۔

"کیا تم مجھے رشوت دے رہے ہو۔؟" وہ ایک ابرو اٹھا کر بولا۔

"پہلے تو جیسے تم نے کبھی لی نہیں۔"

"میں اتنی چھوٹی سی آفر پر نہیں مانتا، تو خوش رہ بھائی اور مجھے بھی رہنے دے" وہ ہاتھ ہلاتا ہوا واپس اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ کلاس ہے یا کوئی اینرٹینمنٹ کلب، سمجھ نہیں آتی ہر وقت جاہلوں کی طرح یہاں ادھم مچا رہتا۔۔۔" سفائر جو کب سے دروازے پر کھڑی ان دونوں کی حرکتیں دیکھ رہی تھی عادت سے مجبور بول اٹھی، بظاہر وہ سمائرہ اور ایمان سے بات کر رہی تھی لیکن سنائی اس نے ان دونوں کو ہی تھی۔

حماد اسکی آواز پر فوراً سے مڑا اور دوبارہ حازق کے ساتھ سٹیج پر جا کھڑا ہوا اور سفائر کو گھورنے لگا۔

"تو جی آر صاحبہ آپ بتا دیں کلاس کے کیا آداب ہیں کیونکہ ہم تو ویلے نکمے بس یہی جانتے ہیں، کہ یہ سٹیج ہے اور یہاں ڈانس کیا جاتا۔۔۔" وہ اتنا کہہ کر حازق کا ہاتھ پکڑے باقاعدہ سٹیپ کے ساتھ جھومنے لگا۔ سفائر کے ساتھ ساتھ تقریباً پوری کلاس ہی منہ کھولے دونوں کو دیکھنے لگی جو اب ہر چیز سے لاپرواسب کو جلانے میں مگن نظر آ رہے تھے۔ لڑکوں نے فوراً سے ہوٹنگ شروع کر دی تو یکدم کلاس میں شور اٹھا۔

"سٹاپ اٹ۔۔۔"

"یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔؟ یہ کلاس ہے جہاں ہم پڑھتے ہیں، اور آپ سب ان دونوں کو منع

کرنے کی بجائے انکا ساتھ دے رہے ہیں۔"وہ آگ بگولہ ہوئی شیرنی کی طرح دھاڑی۔

"سفائر ڈونٹ بی سریس، کلاس میں اتنا تو فن بنتا ہے، ہم لوگوں نے ایک لمبا عرصہ ایک دوسرے کے ساتھ گزارنا، یہ آئے دن کی تو تو، میں میں، سے کچھ حاصل نہیں ہونا۔۔۔"علی فوراسے بولا تو تقریبا باقی کلاس بھی اسکی ہاں میں ہاں ملانے لگے۔

"فن اگر ڈیسینٹ ہو تو قابل قبول ہوتا، لیکن یہ دونوں ہماری کلاس کا ماحول خراب کر رہے ہیں، ہم ان لوگوں کی ٹائپ کے نہیں ہیں۔۔۔"لڑکیاں تقریبا ساری سفائر سے سہمت نظر آرہی تھیں۔

"ٹائپ سے کیا مطلب تمہارا۔۔۔؟"کیا ہمارے سر پر سینگ ہیں، یا تمہارے پاوں الٹے ہیں۔۔۔"حماد بغیر لگی لپٹی رکھ کر بولا۔

"تم کسی تیسری۔۔۔"

"کیا ہو رہا یہاں۔۔۔؟سب ٹھیک تو ہے۔۔۔؟"سر تصور کی آواز سن کر سفائر کا جواب منہ میں ہی رہ گیا۔

"یس سر سب ٹھیک ہے، بس پریزینٹیشن کے بارے میں ڈسکشن کر رہے تھے"داود فوراسے بولا کہ کہیں سفائر کچھ الٹا سیدھا نہ بول دے۔داود کی بات پر انہوں نے محض سر ہلایا اور روسٹرم کی طرف آکر پریزینٹیشن کا سلسلہ شروع کرنے کے لیئے کہہ دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"گروپ سکس۔۔۔"سر لاسٹ رو میں بیٹھے کلاس کی پریزینٹیشن دیکھ رہے تھے، جونہی

گروپ فائیو سٹیج سے اترا تو اگلا گروپ نام اناونس کیا گیا۔

اپنا نام سن کر وہ دونوں کھڑے ہو گئے، ٹائی سیٹ کر کے اپنے کوٹ کا بٹن بند کرتے ہوئے حازق نے ہاتھ میں پکڑی اسائنمنٹ سر کو سبمٹ کروائی اور دونوں سٹیج کی طرف بڑھ گئے۔

"باقی گروپ ممبرز کدھر ہیں۔۔۔؟" سر نے اسائنمنٹ دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"ہمارے گروپ میں بس ہم دو لوگ ہیں۔۔۔" حماد نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"کیا آپ دونوں اکیلے کام مینج کر لو گے۔۔۔؟ "

"انشاءاللہ سر۔۔۔! ہم اپنی پوری کوشش کریں گے۔" دونوں ایک ساتھ بولے تو سر نے پریزینٹیشن شروع کرنے کا اشارہ دیا۔

"سر ہم نے پی-پی-ٹی فائل کمپوز کی ہے، تو اس لحاظ سے ہمیں پروجیکٹر کا استعمال کرنا کائنڈلی پلیز آپ ملٹی میڈیا کا پاسورڈ لگا دیں تاکہ ہم پریزینٹیشن شروع کر سکیں۔" حازق اپنے بالوں کو درست کرتا ہوا روانگی میں ایک ادا سے گویا ہوا۔

یونیورسٹی کی ہر کلاس میں ملٹی میڈیا تھا لیکن اسکا کورڈ صرف لیکچرار کے پاس ہوتا ابھی بھی سر اپنی جگہ سے آگے آ کر ان کے لیئے ملٹی میڈیا کا کورڈ لگا گئے، ملٹی میڈیا آن ہوتے ہی حازق نے فلیش ڈرائیو لگائی اور اپنی متوقع فائل کھول دی۔

پوری کلاس کے سامنے، سکرین پر بڑے سے فونٹ میں حازق اور حماد کے نام کے ساتھ ساتھ، ان کے رولنمبرز بھی جگمگا رہے تھے۔

"My name is Haziq Malik from ADP-CS1 and my roll# is 44.

Today's my presentation topic is Pak-India relationship..."

حازق خود کو پر اعتماد طریقے سے متعارف کروا کر اپنے ٹاپک کا باقاعدہ آغاز کر چکا تھا۔

سب سے پہلی بات وہ بر صغیر کی پاسٹ ہسٹری سے لے کر چلا، جب 1857 کی جنگ کے بعد مسلمان زوال پذیر ہوئے تو انہیں کن حالات کا سامنا کرنا پڑا، اس دوران حماد ملٹی میڈیا پر وقتاً فوقتاً سلائیڈز بدل رہا تھا۔

1857 کی جنگ سے لے کر 1947 کی جنگ آزادی تک پیش آنے والے تمام حالات کی کافی حد تک مختصر سی تفصیل تصویروں کے ساتھ سکرین پر جگمگا رہی تھی۔ حازق کی آواز نے، اسکے انداز نے، جس طرح سے وہ پورے سٹیج کو کور کیئے ادھر سے ادھر گھوم کر لیکچر دے رہا تھا پوری کلاس کو اپنے سحر میں جکڑ لیا۔ اس دوران کئی بار اسکے لمبے بال اسکی آنکھوں کے سامنے آئے تو وہ یکدم سر کو اوپر کی طرف اٹھا کر بالوں کو پیچھے دھکیلتا اور دوبارہ روانگی سے بولتا چلا جاتا۔۔۔

جب تک وہ بولتا رہا پوری کلاس، سمیت سر مسمرائز ہوئے اسے سن رہے تھے، اسکے بولنے کا انداز اتنا پر اثر تھا کہ کسی نے اس کے ہاتھوں کا بے جا استعمال، ٹانگوں کو آپس میں لاک کرنا، یا کمر پر ہاتھ رکھ کر بولنا محسوس ہی نہیں کیا تھا۔۔۔

"Now it's Hammad's turn..."

اپنا حصہ پریزینٹ کرنے کے بعد وہ حماد کو موقع دے کر خود ملٹی میڈیا پر سلائیڈز تبدیل کرنے لگا۔

حماد نے پہلے خود کو متعارف کروایا پھر ٹاپک کے مین تھیم کو روانگی میں قدرے ٹھہراو کے ساتھ بتانے لگا، اس دوران بھی سکرین پر سرحدوں کی تقسیم، نہروں اور دریاؤں کی تصویریں بدل رہی تھیں ساتھ میں حماد کی زبان روانگی سے فراٹے بھر رہی تھی۔

پریزینٹیشن کو وائنڈ اپ حازق نے کرنا تھا، حماد نے اپنا پارٹ پریزینٹ کرنے کے بعد اسے سٹیج پر بلا لیا۔ ایک بار پھر وہ اپنے مخصوص انداز میں بولنا شروع ہو چکا تھا، وہ اس طرح سے چیزوں کو گہرائی میں جا کر بیان کر رہا تھا کہ کسی پر سوال پوچھنے کی نوبت ہی نہ آئے، جونہی حازق نے ٹاپک کو اینڈ کیا حماد بھی سٹیج پر آ گیا دونوں نے اپنی آنکھوں کے آگے پھیلے بالوں کو پھونک مار کر اڑایا اور جھک کر مخصوص انداز میں شکریا ادا کیا۔

جب ماحول پر چھایا سحر ٹوٹا تو تقریبا سب لڑکوں نے انہیں داد دینے کے لیئے کھڑے ہو کر تالیاں بجائی۔

حازق اور حماد کے چہرے پر ایک پر سکون سی مسکراہٹ تھی انہیں یقین ہو چلا تھا کہ وہ اپنی خوبیوں کے بل بوتے پر یہاں کے لوگوں کے لیئے قابل نفرت نہیں رہیں گے کیونکہ وہ انکی خوبی پر داد دینا جانتے ہیں۔

"Young men you both nailed it..."

سر تصور اپنی جگہ پر کھڑے انہیں تھمز اپ کا اشارہ دے رہے تھے۔

"کلاس میں کسی کو کوئی مسئلہ تو نہیں، کوئی سوال کرنا ہو تو آپ بتا سکتے ہیں۔۔۔" انہوں نے کلاس کو مخاطب کیا۔

"سر ان لوگوں نے بتایا ہی اتنا اچھا کہ جو بھی سوال ذہن میں آتا اگلے منٹ میں وہ کلئیر ہو جاتا۔۔۔" داود کی آواز ابھری تھی۔

"سر میں بھی داود سے پوری طرح متفق ہوں۔۔" علی بھی اسکے ساتھ بول پڑا، کلاس کے تقریبا سارے ہی سٹوڈنٹس نے یہی الفاظ دہرائے تو سر نے انکی اسائنمنٹ پر پورے مارکس لگا کر اپنے سائن کیئے اور سٹیمپ لگا دی۔

سفائر اس سب کے دوران بس ناخن چبانے پر رہی کیوں کہ جو سوال اس نے تیار کیئے تھے ان سب کا جواب وہ دونوں پہلے ہی بتا چکے تھے حماد نے ایک جتاتی نظر سفائر پر ڈالی اور حازق کے ساتھ سٹیج سے نیچے اتر گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سر تصور کا لیکچر ختم ہونے کے بعد کلاس کے تقریبا تمام طلباء وقتا فوقتا ان دونوں کو مبارک دینے آئے جسے وہ دونوں بھرپور مسکراہٹ سے وصول کرتے رہے۔

"چڑیل کو دیکھا تھا، کیسے منہ کھولے دیکھ رہی تھی جیسے ابھی ہمیں نگل جائے گی۔" وہ دونوں کلاس ختم ہونے کے بعد گراؤنڈ میں جا بیٹھے۔

"پلیز یار یہ ہر وقت چڑیل نامہ مت کھولے رکھا کرو، مجھے اچھا نہیں لگتا، اتنا اچھا اسکا نام ہے جسے تم نے بیگار کے رکھ دیا۔" حازق نے قدرے چڑ کر جواب دیا، حماد کا تو منہ ہی کھل گیا۔

"یہ کیا تھا۔۔۔؟" وہ ابرو اٹھائے پوچھ رہا تھا۔

"تمہاری سوچ ہی گندی ہے، میں نے بس نارمل بات کی، کہ ہم کیوں ہر وقت سفائر کو زیر بحث رکھتے ہیں اور بھی بہت سے موضوعات ہیں بات کرنے کے لیئے۔" وہ اپنا کوٹ اتار کر شرٹ کے بازو کہنیوں تک موڑتے ہوئے گویا ہوا۔

"جیسے کہ۔۔۔؟" حماد نے بھی اسکی دیکھا دیکھی کوٹ اتار کر شرٹ کے بازو کہنیوں تک موڑ لیئے۔

"میں اگر کنویں میں چھلانگ لگاؤں، تو تم ہر گز پیچھے مت رہنا۔" اس نے گھورتے ہوئے کہا۔

"تمہاری اتنی عادت ہو گئی ہے، کہ اب مجھے خود اپنی پہچان بولنے لگی ہے، اور یقین جانو مجھے ایسے جینے میں مزہ آتا۔" حماد جھٹ سے بولا تھا تو حازق بس اسے دیکھتا ہی رہ گیا، اسے اس بات کا یقین ہو چلا تھا، کہ اللہ تعالی جب انسان کے لیئے مشکلات پیدا کرتا تو ان حالات سے لڑنے کے، ان سے کوپ کرنے کے طریقے بھی نکالتا اور بے شک حازق کے لیئے حماد ایک مضبوط سہارا تھا جہاں ہمت ٹوٹتی، حماد کی ذات وہیں اسے سنبھالنے کے لیئے سب سے آگے پائی جاتی۔

"تم نے ٹاپک نہیں بتایا ابھی تک، خاموش رہ رہ کر میرا منہ دکھنے لگا۔" حماد اسے گہری سوچ میں دیکھ کر واپس اپنی زبان چلانے لگ گیا۔

"یار اس وقت موڈ نہیں ہو رہا، پریزینٹیشن نے تھکا دیا، اور سر میں بھی درد ہے، میں بس جلدی سے گھر جا کر اپنے بیڈ پر گر کر سونا چاہتا ہوں۔" حازق ناک چڑھاتا ہوا بولا اور فورا سے کھڑا ہو گیا۔

"لیکن ابھی تو کلاسسز ہیں۔۔۔"

"ہاں تو میں نے کونسا کہا کہ نہیں ہیں اور ویسے بھی تم کس مرض کی دوا ہو چپ چاپ کلاسسز لو میں گھر چلتا ہوں۔" وہ واپس کوٹ پہن کر آگے بڑھ گیا۔

"اوہ بھائی یہ ظلم نہ کرو۔۔ میں بھی ساتھ ہی چلوں گا ہم داود سے لیکچر لے لیں گے۔" حماد دوڑ کر اسکے پیچھے لپکا۔

"مرضی تمہاری۔" وہ بحث کیئے بغیر کندھے اچکا کر پارکنگ ایریا کی طرف بڑھ گیا۔ حماد نے گاڑی سٹارٹ ہی کی تو کہ تو تب ہی حازق کے فون پر بیل ہوئی۔

"ممی کی کال آ رہی ہے۔" اس نے حماد کے سامنے موبائل لہرایا اور یس کا بٹن دبا کر فون کان کو لگا لیا۔

جب جب وہ دوسری طرف کی بات سنتا گیا حازق کے چہرے کے تاثرات میں واضع کھنچاؤ پیدا ہوتا گیا۔

"اوکے جیسا آپ کہیں۔" وہ اپنے بائیں ہاتھ کی مٹھی بند کیئے خود پر ضبط کرتا ہوا ایک لمبی

سانس کھینچ صرف یہ چند الفاظ بول کر اپنا بیگ اٹھائے گاڑی سے اتر گیا۔

"کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے۔" حماد اسے غصے میں دیکھ کر استفسار کرنے لگا، لیکن حازق نے جن نظروں سے اسکی طرف دیکھا وہ سمجھ گیا تھا کہ کچھ غیر معمولی بات ہوئی ہے، اس نے فی الحال خاموش رہنا ضروری سمجھا اور گاڑی لاک کر کے اپنا بیگ اٹھائے حازق کے پیچھے چل پڑا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ تقریباً ہر پانچ سکینڈ کے بعد دوڑ کر حازق کے برابر پہنچتا، کیونکہ وہ کافی تیز تیز قدم اٹھا رہا تھا، اس کے چہرے اور آنکھوں کا رنگ خطرناک حد تک سرخ تھا ایسے، جیسے کسی نے منہ پر طمانچے مار کر لال کیا ہو۔

جب وہ کلاس میں داخل ہوا تو وہاں چند سٹوڈنٹس کے بیگز کے سوا کوئی بھی نہ تھا وہ اپنی مخصوص جگہ پر بیگ پھینک کر تقریباً ڈھے سہ گیا اور دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بند کیئے خود پر ضبط کرنے لگا، لیکن ضبط کا مرحلہ مشکل تھا، جب برداشت نہ ہو سکا تو اپنے چہرے، بازوؤں، اور ٹانگوں کو نوچنے لگا، اپنے آپ کو پیٹنے لگا۔ حماد ہانپتا ہوا کلاس میں داخل ہوا تو حازق کا ہذیانی انداز دیکھ کر ششدر رہ گیا، فوراً سے بیگ پھینک کر وہ حازق کی طرف لپکا۔

"حازق ریلیکس۔۔۔" وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کرتے ہوئے بولا۔

"مجھے بتاؤ کیا ہوا۔؟" حماد اسکا دھیان ہٹا رہا تھا تاکہ وہ خود کو نقصان نہ پہنچائے۔

"میری ذات میرے گھر والوں کے لیئے باعث شرمندگی ہے، میں ایک حو مخواہ ہوں جو ممی

کے لیئے باقی گھر والوں کے لیئے اذیت کا باعث ہوں۔"

"ممی نے مجھے کہا کہ میں گھر نہ آوں۔"رونے کی وجہ سے اسکا سانس اکھڑنے لگا۔

"کیونکہ عالیہ کو دیکھنے لڑکے والے آرہے ہیں،اور اگر انہوں نے مجھے دیکھ لیا تو وہ لوگ رشتہ نہیں کریں گے،حماد وہ میری بھی بہن ہے،مجھے بھی اسکی خوشی عزیز ہے لیکن اس سب میں میرا کیا قصور۔۔۔"وہ اتنا کہہ کر اپنے ہاتھ حماد سے چھڑوا کر دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے نیچے جھکتا چلا گیا۔

"حازق میں ہوں تمہارے ساتھ،تمہاری یہ حالت مجھے تکلیف دے رہی ہے،پلیز خود کو سنبھالو۔"حماد اسکا آنسوؤں سے تر چہرہ صاف کر کے،اپنے ساتھ لگائے اسکی کمر سہلا کر اسے دلاسہ دینے لگا۔

"حماد مجھے کبھی لوگوں کا میرے لیئے غلط انداز میں بات کرنا برا نہیں لگا،کیونکہ اب عادت ہو گئی ہے،لیکن میں کیا کروں اپنے رشتوں کی بے حسی پر میری ہمت ٹوٹ جاتی ہے،چاہ کر بھی برداشت نہیں ہوتا مجھ سے۔"وہ پھر سے ہذیانی انداز میں چیخا تھا۔

حازق ادھر دیکھو میری طرف۔"وہ اسے دونوں کندھوں سے تھامے اپنی طرف متوجہ کروانے میں کچھ حد تک کامیاب ہو گیا۔

"میں نہیں جانتا تمہارے یہ آنسو،کسی کو تکلیف دیتے ہیں یا نہیں لیکن میرے لیئے یہ بہت قیمتی ہیں،انہیں بے حس لوگوں کے لیئے مت بہاو،تمہیں پتہ تم میری انسپیریشن ہو،میں نے صرف تمہاری وجہ سے حقیقی طور پر خوش رہنا سیکھا،زندگی کو بھرپور طریقے سے جینا سیکھا۔"

وہ ایک بار پھر حازق کا چہرہ صاف کر کے اسکا ہاتھ تھام کر تھپتھپانے لگا، یہ ہمت بندھانے کا ایک طریقہ تھا۔

"تمہیں پتہ میں کیوں سارے خاندان کی مخالفت کے باوجود بھی تمہارے ساتھ ڈھٹ کے کھڑا ہوں۔" وہ سانس لینے لے لیئے رکا تھا۔

"کیوں کہ میں اپنے آئیڈیل کے فریم میں فٹ انسان کو یوں لوگوں کے ہاتھوں ٹوٹتے، بکھرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا۔" وہ مسلسل اسکا ہاتھ سہلا رہا تھا۔ وہ حازق کو پوری طرح تو نہیں، لیکن کافی حد تک ریلیکس کر چکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کچھ لوگ پورے مارکس لے کر سمجھ رہے ہیں، جیسے کوئی بڑا معرکہ سر کیا ہو۔" سفائر اپنے گروپ کے ہمراہ کلاس میں داخل ہوئی تو اسکی نظر بے اختیار ان دونوں پر گئی جو پہلے لیکچر کی نسبت اس وقت قدرے سنجیدہ دکھائی دے رہے تھے۔ حازق کرسی کے سائیڈ آرم پر سر رکھے سفائر کو اگنور کر گیا، جبکہ حماد نے گھورنے پر اکتفا کیا۔

"ویسے لوگوں میں شرم نام کی کوئی چیز ہی نہیں، ساری پریزینٹیشن کے دوران لٹکے جھٹکے ہی ختم نہیں ہو رہے تھے۔۔۔" اتنا کہہ کر وہ باقاعدہ کمر پر ہاتھ رکھے مٹک مٹک کر چلنے لگی اور پھر ہاتھوں کا ضرورت سے زیادہ استعمال کرتے ہوئے حازق کی باقاعدہ نقل اتارنے لگی۔

سفائر کی اس حرکت پر کلاس میں موجود کافی چہروں پر مسکراہٹ ابھر آئی، تو دوسری طرف حازق کے کانوں میں سفائر کی آواز کے ساتھ ساتھ ہنسنے کی آوازیں گونجی، تو اس نے سر اٹھا

کر، سرخ آنکھیں لیئے اسے دیکھا، جو اسکا انداز اپنائے کلاس کو انٹرٹین کر رہی تھی۔ حماد کے تاثرات بھی خطرناک حد تک سنجیدہ دیکھائی دے رہے تھے۔

ابھی حماد اسے جواب دینے ہی والا تھا، جب حازق نے اپنے آگے پڑی کرسی کو یکدم اتنی زور سے پاؤں مارا، کہ اس سے آگے رکھی مزید تین کرسیاں زوردار آواز سے زمین بوس ہو گئیں، کلاس میں یکدم سناٹا چھا گیا۔ حماد حیرانگی سے حازق کو دیکھنے لگا جو اتنا سخت قسم کا ری ایکشن دے رہا تھا، لیکن یہ ری ایکشن یقینی تھا کیونکہ کچھ وقت پہلے وہ شخص اپنے گھر والوں کی بے حسی پر رویا تھا۔

حازق سرخ آنکھیں لیئے فوراً اپنی کرسی سے اٹھ کر جارحانہ تیور لیئے سفائر کی طرف بڑھا۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی یہ سب بکواس کرنے کی، میں شروع دن سے تمہیں اگنور کر رہا ہوں لیکن تم میری شرافت کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو۔" وہ انگلی اٹھائے پھنکار رہا تھا۔

"تمہیں بھی تو شرم نہیں آتی جو اس طرح کا گھٹیا حلیہ بنا کر یونیورسٹی میں، منہ اٹھا کر آجاتے ہو اور پھر دندناتے پھرتے ہو۔" حازق کے احساسات کی پرواکیئے بغیر وہ دوٹوک انداز میں بولی۔

"ہاں نہیں آتی مجھے شرم، اور کیوں آئے گی مجھے شرم، مجھے بھی اسی ذات نے بنایا جس کی پیداوار تم جیسے کم ظرف لوگ ہیں۔" سامنے پڑی کرسی کو ہاتھ مار کر گراتے ہوئے وہ تقریباً دھاڑا تھا۔ وہ اپنی فریسٹریشن نکال رہا تھا، کرسی گرنے کی آواز کے ساتھ سفائر کی دبی دبی سی چیخ سنائی دی، کیونکہ کرسی اسکے پاؤں پر لگی تھی۔ پوری کلاس دم سادھے حازق کے جنونی

انداز کو دیکھ رہی تھی۔

"حازق ریلیکس۔" حماد فوراسے اس تک پہنچ کر اسے کندھوں سے تھام کر پر سکون کرنے لگا۔

"حماد پیچھے ہٹو۔" وہ ہذیانی انداز میں خود کو چھڑانے لگا تھا۔

"میرا دل چاہتا، میں ایسے لوگوں کو جان سے مار ڈالوں جو مجھے یا مجھ جیسے سینکڑوں لوگوں کی ذات کو طنز کا نشانہ بناتے ہیں۔" وہ اپنا آپ چھڑا کر سفائر پر جھپٹا، وہ حازق کے تیور دیکھ کر خوف سے دو قدم پیچھے کی طرف سرکی لیکن حازق اسے دونوں بازووں سے دبوچ چکا تھا، حازق کے اس طرح ہاتھ لگانے سے سفائر چیخی تھی، وہ اس سے خوفزدہ دیکھائی دینے لگی، بالکل ویسے جیسے خواجہ سرا کو دیکھ کر لڑکیاں خوف کا شکار ہوتی ہیں

"اگر تمہارے اندر انسانیت ہے تو کبھی ایک دن کے لیئے، ایک لمحے کے لیئے خود کو میری جگہ رکھ کر سوچنا، پھر اس تکلیف کا اندازہ لگانا جو تم جیسے کم طرف لوگوں کی باتیں مجھ جیسے انسانوں کی ذات کو مجروح کرتی ہیں۔" وہ اسے جھنجوڑ رہا تھا، حازق کے ہاتھوں کی انگلیاں اسے اپنی جلد میں پیوست ہوتی محسوس ہوئیں۔

"چھوڑو اسے۔" حماد نے سفائر کے تاثرات دیکھ کر اسے چھڑایا اور حازق کو اپنی طرف کھینچ کر باہر کی طرف بڑھنے لگا۔

"سفائر بی بی، میں کوئی اپنی مرضی یا اپنی خوشی سے اس طرح نہیں کرتا، تم لوگ کیا جانو میرا خود کی ذات پر اختیار نہیں، نا تو میں تم جیسا مکمل بن سکتا ہوں اور نا ہی تم لوگوں جیسا۔" وہ

سفائر اور کلاس کے لڑکوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بے بسی سے گویا ہوا۔

"جسے تم جیسے کم طرف لوگ عام لفظ میں کھسرا کہتے ہیں، میں وہ خواجہ سرا ہوں جو اپنے لیئے جینا چاہتا ہوں، کچھ کرنا چاہتا ہوں، کچھ بننا چاہتا ہوں، لیکن یو نو وٹ تم جیسے پڑھے لکھے جاہل لوگ مجھے میری ذات کے لیئے جینے بھی نہیں دے رہے۔" وہ آنکھوں میں آنسو لیئے چلاتا ہوا احماد کے ساتھ باہر نکل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کلاس سے نکل کر وہ یونیورسٹی میں مزید رکے بغیر حماد کے ساتھ گھر چلا گیا۔ شروع میں جب حماد اس کے ساتھ رہنے لگا، تو پورا خاندان، سمیت گھر والے سب طرح طرح کی باتیں کرنے لگے، لیکن یہاں پرواکسے تھی، وہ کسی کو بھی حازق کے خلاف ایک لفظ بھی بولنے کی اجازت نہ دیتا۔

وہ دونوں آٹھویں کلاس سے ساتھ تھے اور دیکھتے ہی دیکھتے حماد حازق کو کمپلیکس سے نکالنے کے چکر میں اسکی طرح کپڑے پہننے لگا، بالوں کا وہ، کٹ کرواتا جو حازق کو پسند ہوتا، وقت کے ساتھ دوستی مزید پروان چڑھنے لگی اور حماد، حازق سے کلوز ہوتے ہوتے اپنے گھر والوں سے دور ہوتا چلا گیا۔

وہ دونوں کزنز تھے، وہ ایک ہی کالونی میں رہتے تھے، اور دونوں کی محبت بھی بے مثالی تھی، اور اس بات کا حازق کو یقین تھا، چاہے کوئی اسکے ساتھ ہو یا نہ ہو لیکن حماد اسکے ساتھ ہمیشہ کھڑا رہے گا۔

"حازق آج کونسے کپڑے پہنیں۔۔۔؟" وہ صوفے پر بیٹھا اچانک بولا۔

"تم اپنی مرضی کرلو، میرا کوئی موڈ نہیں جانے کا۔" وہ بستر پہ لیٹا لاپرواہی سے بولا۔

"بیٹا تمہارے دن پورے ہوگئے، تم وقت سے پہلے بوڑھے دیکھائی دینے لگے ہو۔۔۔" وہ ٹھہر ٹھہر کر لفظ ادا کرتا حازق کو چڑا گیا۔

"میں سچ میں سوچ رہا ہوں آج آف کرلوں، کل کلاس میں اچھا نہیں ہوا، میں سفائر پر زیادہ شاوٹ کر گیا تھا۔" وہ نادم دیکھائی دیا۔

"خبر دار جو اس چڑیل کا نام بھی میرے سامنے لیا، تمہیں ہی اس کا نام اچھا لگا تھا، مجھے تو شروع دن سے ہی اسے دیکھ کر چڑیل کو دیکھنے کی حسرت ختم ہو گئ۔" وہ ہاتھ میں پکڑا گیند دیوار کر مارتا اور پھر کیچ کرتا ہوا گویا ہوا۔

"اور خبر دار جو تم نے چھٹی کا نام بھی لیا تو، مجھے سٹوڈنٹس کا بے جا چھٹیاں کرنا ہر گز نہیں پسند۔" وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا حازق کو حیران کر گیا۔

"منہ اپنا، روز یونیورسٹی کے لیئے میں تمہیں اٹھاتا ہوں۔" حازق نے گھورتے ہوئے کہا۔

"رات تک تو اپنا تھا، لیکن اس میں کچھ خرابی نکل آئی تو صبح صبح ہمسایوں کا مانگ لایا۔" حماد شیشے کے آگے کھڑے اپنے منہ کے ہر زاویے کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے گویا ہوا۔

"تم میری بات کو مذاق میں اڑا رہے ہو۔"

"کیا تمہیں واقعی لگتا، کل جو تماشہ کلاس میں ہوا اس کے بعد مجھے کلاس میں کوئی بلانا تو دور میری طرف دیکھنا بھی پسند کرے گا۔" وہ پھر سے کل کی طرح خود ترسی کا شکار ہونے لگا۔

"تو نہ دیکھے کوئی، نہ بلائے، کوئی ایک بار اگنور کرے گا میں اگلے چار سال اس پر تھوکنا بھی پسند نہیں کروں گا، ہمیں اس سب سے فرق نہیں پڑنا چاہیے، ہم ایک دوسرے کے لیئے کافی ہیں۔" حماد کے چہرے پر غصے کا تاثر نمایاں تھا۔

"اور ویسے بھی کسی کے باپ کی یونیورسٹی نہیں جو ڈرتے پھریں، یا لوگوں کے خوف سے گھر بیٹھ جائیں، جتنی فیس انہوں نے بھری اتنی ہم نے بھی دی، میں دیکھتا ہوں کوئی کیسے ہمت کرتا کچھ کہنے کی، منہ نا توڑ دوں تو میرا نام بدل کر، بے شک لچھو باندری رکھ دینا۔" وہ سنجیدگی سے بات کرتے ہوئے یکدم پٹڑی سے اترا، حازق نے، (جو قدرے دھیان سے اسکو سن رہا تھا آخر میں) قہقہ لگایا اور پھر ہنستا ہی چلا گیا۔ کل سے لے کر اب تک وہ پہلی بار ہنسا تھا صرف حماد کی وجہ سے۔

"لچھو باندری۔۔۔" حازق نے سرگوشی کی۔

"کیا کہا۔۔۔؟" حماد قدرے آگے کی طرف جھک کر پوچھنے لگا۔

"کچھ نہیں، بس پریکٹس کر رہا تھا تمہارے اس نئے نام کی۔۔" وہ شرارت سے حماد کے بالوں کو سیٹ کرتے ہوئے اسے احساس دلا گیا، کہ وہ ایک بار پھر جوش میں آکر ہوش کھو کر اپنے لیئے خود اس قدر خوبصورت نام تجویز کر گیا تھا۔

"کیونکہ لوگوں نے تو باتیں کرنی ہی کرنی ہیں، انکا تو کام ہی یہی ہے، لیکن لچھو باندری تم اب میرے ہاتھوں اپنی خیر مناو۔۔۔" اس بار وہ لوگوں کی باتوں کا سوچ کا نارمل ہی رویہ اختیار کیئے ہوئے حماد کو زچ کر رہا تھا۔

جو نہی حماد کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

"تم سر پکڑ کر بیٹھے اپنی غلطی پر پچھتاو، میں تب تک گھر سے تیار ہو کر آتا ہوں۔" وہ اسکے بال خراب کرتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔

"اور ہاں ایک اور بات۔۔۔، شکریہ اس قدر شاندار نام بتانے کے لیئے، کیونکہ دور دور تک میرے ذہن میں یہ خیال نہیں آسکتا تھا۔" حازق ایک بار پھر، بڑی اداوں سے کمرے کے دروازے سے جھانک کر حماد کو زچ کرنے لگا، حماد نے صوفے پر رکھا کشن حازق کی طرف اچھال دیا لیکن تب تک وہ دروازہ بند کر کے سیڑھیاں اتر گیا۔

اسکے جانے کے بعد وہ محض مسکرا دیا اور تیار ہونے چلا گیا۔ حازق واپس اپنے انداز میں آچکا تھا، کل وہ کسی کمزور لمحے کے زیر اثر اپنے احساسات بیان کر گیا تھا لیکن اب پھر ہمیشہ کی طرح حماد کی باتوں کے سحر میں جکڑ کر وہ خود پر ہول چڑھانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دونوں نے جمعہ کی مناسبت سے پلین بلیک شلوار قمیض پہن رکھی تھی، کہنیوں تک بازو موڑے، بالوں کو اپنے مخصوص انداز میں چہرے کے ایک طرف پھیلائے، آنکھوں پہ سن گلاسسز لگائے دیکھنے والوں کو، ایک بار رک کر دیکھنے پر ضرور مجبور کرتے، وہ خوبصورتی کی مثال نہیں تھے لیکن دونوں ساتھ میں، ایک طرح کا سٹائل اپنائے کسی مثال سے کم بھی نا تھے۔

"حماد مجھے بہت عجیب لگ رہا کلاس میں جانا، ایسے کرو تم آج کلاسسز لے لو میں گراؤنڈ یا کیفے

چلا جاتا ہوں۔" حازق اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مڑورتے ہوئے گویا ہوا۔

"حازق کیا یہ سب لوگ تمہیں مجھ سے زیادہ عزیز ہیں، ایک میں ہی پاگل ہوں جو تمہارے پیچھے پاگل ہوں، تم جہاں اپنی مرضی سے جانا چاہتے ہو جاو، جہاں ان لوگوں سے بھاگ کر چھپنا چاہتے ہو چھپ جاو، لیکن پھر غلطی سے مجھے اپنی شکل بھی مت دیکھانا، کیونکہ تم پر میری باتوں سے زیادہ لوگوں کی باتوں کا اثر ہوتا۔" حماد یکدم چلایا تھا۔

"حماد تم مجھے بلیک میل کر رہے ہو۔" حازق نے گورتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو تم کونسا ہو رہے ہو۔" وہ بھی دوبدو بولا۔

"میں نے محض ایک بات شئیر کی، لیکن تم تو مجھ سے رشتے توڑنے پر آ گئے، تم واقعی انتہائی گرے ہوئے انسان ہو اپنی بات منوانے کے لیئے میری کمزور کڑی پر وار کرتے ہو۔"

"لیکن ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا، کبھی مجھ سے حقیقت میں رشتہ ختم کرنے کا سوچنا بھی مت کیونکہ تمہاری یہ چھوٹی سی سوچ بھی میری جان لینے کے لیئے کافی ہو گی۔" وہ حماد کے بائیں بازو میں اپنا دائیاں بازو ڈالتے ہوئے بہت مان سے بولا۔

"حازق جس دن بھی یہ سوچ میرے ذہن میں آئی، تو یقین جانو میں خود کو ختم کرنے میں ایک منٹ نہیں لگاؤں گا، کیونکہ حماد کبھی حازق سے بے وفائی نہیں کر سکتا اور اس دوستی کو زمانہ دیکھے گا اور پھر سراہے گا۔" حماد نے اسکا ہاتھ تھپتھپایا تو حازق پر سکون سانس ہوا کے سپرد کر کے اسکے ساتھ مین گیٹ سے ہٹ کر یونیورسٹی کے اندر کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اوہ مائے گارڈ۔۔۔"داود اور علی تقریبا ان کے ساتھ ہی یونیورسٹی کے گیٹ سے اندر داخل ہوئے تو ان دونوں پر نظر پڑتے ہی داود چلایا، دونوں حیرانگی سے اس کی طرف دیکھنے لگے کہ آخر اسے کیا ہوا۔

"کیا ہوا۔"حماد ابرو اٹھائے بولا، جبکہ حازق نے منہ دوسری طرف کر لیا کہ اب سفائر کی طرح یہ لوگ بھی اسکی ذات کو نشانہ بنائیں گے۔

"بہت سے لوگوں کو کالی شلوار قمیض پہنے دیکھا، لیکن تم دونوں کی بات ہی الگ ہے، زبان بے اختیار ماشااللہ کی گردان کیئے جا رہی ہے۔"وہ مسکراتے ہوئے کہہ کر باقاعدہ دونوں سے ہاتھ ملا کر گلے ملنے لگا، علی نے بھی اسکی تائید کی۔ حازق تو منہ کھولے انہیں دیکھی جا رہا تھا کہ کل اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی وہ لوگ کوئی تاثر دیئے بغیر، کوئی کراہیت محسوس کیئے بغیر اس سے عام انسانوں کی طرح مل رہے ہیں، اس چیز نے اس کی ہمت مزید بندھائی اور وہ بلا جھجک، پر اعتماد انداز سے ان کے ساتھ کلاس کی طرف بڑھنے لگا۔

حماد حازق کے موڈ میں واضع تبدیلی نوٹ کر رہا تھا کہ کیسے داود اور علی کے اچھے طریقے سے ملنے پر اس کا اعتماد واپس بحال ہوا۔

حماد اسے مسکرا کر، محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے اپنا فون نکال کر ایک میسج لکھنے لگا اور پھر وہی میسج دو نمبرز پر سینڈ کر دیا، ایک ساتھ داود اور علی کے موبائیل پر وائبریشن ہوئی لیکن وہ دونوں بنا دیکھے بھی جانتے تھے کہ اس وقت میسج بھیجنے والا کون ہو سکتا، علی اور داود اپنے

سینے پر ہاتھ رکھ کر قدرے جھکے اور حماد کو اپنے اس انداز میں باور کروا گئے کہ اسکا یہ کام کرنا ان کے لیئے اعزاز کی بات تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ چاروں جونہی کلاس میں داخل ہوئے، تقریبا پوری کلاس ایک ساتھ سر جوڑے سٹیج پر، بورڈ کو کور کیئے کھڑی تھی، حازق اور حماد نے سب کو اگنور کیئے سنجیدگی سے سلام لی اور اپنی مخصوص نشست کی طرف بڑھ گئے۔

"Today, and ever after, Haziq we warmly welcome you in ADP-CS1 with the bottom of our heart."

کلاس میں یکدم ایک ساتھ ملی جلی آوازیں گونجی تو سفائر جو کلاس کے دروازے کے پاس کھڑی ان سب کو حیرانگی سے سٹیج پر کھڑے دیکھ رہی تھی اب اسکا مطلب سمجھی کہ وہ سب مل کر حازق کو کلاس میں خوش آمدید کہہ رہے تھے، اور اس سے کسی نے پوچھنا بھی گوارا نہ کیا، کہ کیا وہ بھی ان کے ساتھ شامل ہونا چاہے گی، کل سے لے کر اب تک کسی نے اس سے بات بھی نہیں کی تھی۔ یہ ساری چیزیں اب اسے تکلیف دے رہی تھی۔

حازق جو خود کو کلاس کی نظروں سے بچانے کے لیئے، سر جھکائے اپنے فون پر مصروف تھا

یکدم ابھرنے والی آوازوں پر اس نے سر اٹھایا تو سامنے دیکھتا ہی رہ گیا، وائٹ بورڈ پر فائل بالونز کے ساتھ بڑا سا ویلکم لکھا نظر آرہا تھا۔

اور اسکے ساتھ ہی پورے بورڈ کو مختلف رنگوں کے سٹکی نوٹس سے بھر دیا گیا جس پر تقریبا سب نے حازق کی پرسنالٹی کو لے کر اپنی سوچ بیان کی اور آخر میں مزید موٹیویٹ کیا کہ وہ سب اسکے ساتھ ہیں۔

حازق حیرانگی سے بورڈ کے دونوں طرف ایک خوبصورت انداز میں کھڑے اپنے کلاس فیلوز کو دیکھنے لگا جو انتہائی انوکھے انداز میں اسکی دلجوئی کر رہے تھے، اسکی آنکھ کا ایک گوشہ نم ہوا اور وہ حماد کو دیکھنے لگا جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو، کیا یہ سب جو مجھے نظر آرہا وہ سچ ہے یا صرف میرا وہم۔

"برخوردار کیا ایسے ہی بے شرموں کی طرح خاموشی سے بیٹھے دیکھتے رہنا، سٹیج پر جاو اور اپنی کلاس کی طرف سے یہ پرجوش ویلکم قبول کرو۔" حماد اسکی نظروں کا اخذ سمجھ کر فورا اسکے کندھے کو تھپتھپا کر کہنے لگا۔

حازق ہلکا سا مسکرایہ، جب کنٹرول نہ ہوا تو مسکراہٹ مزید گہری ہوئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہی مسکراہٹ قہقہوں میں بدلتی چلی گئ، وہ اتنے جاندار طریقے سے ہنسا کہ اسکی آنکھیں پانیوں سے بھر گئیں، اور پھر وہ پانی آنسوؤں کی شکل اختیار کر گیا۔ وہ خوش تھا، بلکہ بہت خوش، اس نے سوچا بھی نہ تھا کہ کبھی اسے بھی اتنے سارے لوگوں سے ایک ساتھ اتنا پیار ملے گا۔

حماد نے اسکے آنسو صاف کیئے اور اسے سٹیج کی طرف جانے کا اشارہ کرنے لگا لیکن وہ حماد کا ہاتھ تھامے اسے بھی سٹیج پر لے آیا کیونکہ حازق حماد ایک دوسرے کے بغیر نامکمل تھے۔

انکے سٹیج پر آتے ہی سفائر کلاس کے دروازے سے واپس پلٹ گئ، حازق اسے واپس مڑتے دیکھ چکا تھا، اس نے شدت سے سفائر کا یوں پلٹ جانا محسوس کیا لیکن پھر سر جھٹک کر دوبارہ باقی سب کی طرف متوجہ ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حازق وی آر لکی ٹو ہیو یو، ہم کل سے پہلے تمہاری حقیقت سے واقف نہ تھے، بس یہی سمجھتے رہے تمہارے چلنے کا، یا بولنے کا انداز شاید تمہاری عادت ہے، لیکن یہ تو ہمارے ذہن میں نہ آ سکا کہ تم جیسا انسان، نا کہ ہمارے درمیان رہ کر پڑھ سکتا بلکہ ہم سب کو پیچھے چھوڑ سکنے کی وسعت بھی رکھتا ہے۔" داود نے آگے بڑھ کر حازق سے مضائقہ کرتے ہوئے اپنے اور پوری کلاس کے احساسات بیان کیئے۔ کلاس میں موجود باقی لڑکوں نے بھی داود سے سہمتی واضع کی۔

"حازق بھائی، وی آر ود یو ان اینی کائنڈ آف سچویشن ویئر یو فیل ہارڈ ٹو فیس۔۔۔"(ہم ہر اس سچوئیشن میں آپ کے ساتھ ہیں جہاں آپکو اسکا سامنا کرنے میں مشکل پیش آئے۔) سمائرہ حازق کو دیکھتے ہوئے بغیر ہچکچائے بولی، وہاں کسی ایک چہرے پر بھی خوف یا، نفرت کی رمک تک نا تھی، کہ وہ سب ایک خواجہ سرا کے اتنے پاس کھڑے اس سے بات کر رہے ہیں۔

حازق کے لیئے یہ سب ایک خواب سی کیفیت تھی وہ ڈر کے مارے پلک نہیں جھپک پا رہا تھا کہ

کہیں وہ اس خوبصورت خواب کو کھونہ دے، اور جب آنکھ کھلے تو وہ اپنی آدھی ادھوری ذات کے ساتھ حماد کے ہمراہ خود کو اکیلے کھڑا پائے۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ میں کس انداز میں آپ سب کا شکریہ ادا کروں، مجھے آج اندازہ ہوا کہ لفظ زندگی بھی دیتے، اور نا صرف یہ زندگی دیتے ہیں بلکہ اس زندگی کو جینے کی جستجو بھی پیدا کرتے ہیں۔" حازق آنکھوں میں تشکر بھرے آنسو لیئے سب کے دل میں اتنی دیدہ دلیری سے اتر رہا تھا کہ کوئی چاہ کر بھی اسکی ذات کی منفی نہیں کر سکا تھا۔

"تم اس سب سے زیادہ کے مستحق ہو لیکن ابھی کے لیئے تم، ہماری طرف سے ایک چھوٹا سا تحفہ قبول کرو۔۔۔" علی اتنا کہہ کر اپنے رجسٹر پر ایک عدد کپڑا رکھے سامنے آیا۔

"یہ کیا ہے۔۔۔؟" وہ پرجوش ہوا نزاکت سے ہونٹوں پر ہاتھ رکھے اپنی خوشی کو دل سے محسوس کر رہا تھا، ان پلوں کو جی رہا تھا۔

"یہ ہم سب کی طرف سے تمہارے لیئے ایک عدد ٹائٹل ہے جو تم ڈیزرو کرتے ہو۔۔۔" علی اتنا کہہ کر وہ سیش داود کو تھما چکا جو پوری کلاس کا پریزینٹر ہونے کے ناطے حازق کو پہنانے لگا اس سب کے دوران مختلف سٹوڈنٹس اپنے موبائیل میں ان خوبصورت پلوں کو قید کرنے لگے۔ حماد مسکراتے ہوئے مسلسل حازق کو دیکھ رہا تھا جو ADP-CS1 کے آئیکون ہونے کا خطاب لیتے ہوئے بچوں کی طرح پرجوش دیکھائی دے رہا تھا۔ اسنے یکدم نظروں کا رخ پھیر لیا کہ کہیں حازق کو اسکی ہی نظر نہ لگ جائے۔

"حازق بھائی ایک اور سرپرائز بھی ہے۔" ایمان دونوں ہاتھوں میں ٹرے تھامے سامنے

آ گئ، ٹرے میں بارہ کپ کیک رکھے ان پر شاشلک سٹکس پر فومک شیٹ سے بنے انگلش کے حروف کو ایک ایک کر کے ترتیب کے ساتھ چھوٹے چھوٹے کپ کیک پر لگا رکھا تھا۔

"ICON OF ADP-CS1"

لفظوں کو اس قدر خوبصورتی سے سیٹ کیا گیا، تا کہ بآسانی پڑھا جا سکے، کہ اس کے اوپر لکھا کیا، حازق کو اپنی کلاس کا آئیکون قرار دے دیا گیا، جس کے ہونے یا ہونے سے کلاس کو بہت فرق پڑنے والا تھا۔

حازق نے آگے بڑھ کر ایک کپ کیک اٹھایا اور سب سے پہلے اسے حماد کی طرف بڑھا دیا، وہ اپنی اس خوشی میں حماد کو سب سے آگے رکھے ہوئے تھا، حماد نے چھوٹا سا ٹکڑا منہ میں ڈال کر کیک اس کے ہاتھ سے لے کر حازق کو کھلایا۔ اور پھر حازق ترتیب سے سب لڑکوں کو کیک کھلاتا چلا گیا۔

"سمائرہ آپ میری طرف سے سب لڑکیوں کو کیک کھلا دیں۔" اسنے التجائیہ نظروں سے کہا۔

وہ وہاں کھڑے ان تمام نفوس سے مختلف تھا لیکن اسکے باوجود بھی اسے اپنی حدود کا بخوبی اندازہ تھا۔

"حازق بھائی ہم آپ کے ساتھ ایک تصویر لینا چاہتی ہیں۔" سب کو کیک کھلانے کے بعد سمائرہ نے اپنی طرف سے تمام لڑکیوں کی خواہش کا اظہار کیا۔

"سمائرہ کس عذاب میں پھنس رہی ہو، حازق کو تصویروں کے لیئے شوخانہ کرو، ماشااللہ سے

پہلے ہی بہت ہے، حماد ہنستے ہوئے بولا۔

"تمہیں کیا مسئلہ، تم ویسے ہی ازل سے میری بیوٹی سے جلتے ہو، جل ککڑ نہ ہو تو۔" حازق نروٹھے پن سے بولا اور پھر درمیان میں کھڑا ہو گیا، وہ ٹائٹل سیشن لگائے اپنے مخصوص انداز میں کھڑا ہو گیا، اس کے ارد گرد تقریباً بارہ تیرہ لڑکیاں آ کھڑی ہوئیں، ایک ہاتھ کی مٹھی بند کیئے انگوٹھے سے اسکی طرف اشارہ کیئے پوز بنایا جیسے چلا چلا کر بتا رہی ہوں کہ۔۔۔!

"یس ہی از دی آئیکون آف اے-ڈے-پی-سی-ایس-ون۔۔۔ "

"تھینکیو فار میک مائے ڈے سپیشل، ایٹ دی سپاٹ مائے فیلنگ از لائک، آئیم نیولی بارن۔۔۔"

(آپ سب کا بہت شکریہ میرے لیئے یہ دن اتنا یادگار بنانے کا، مجھے ایسا محسوس ہو رہا جیسے میں آج پیدا ہوا۔) وہ سب کے سامنے چینیوں کے انداز میں قدرے جھک کر شکریہ ادا کرتا گیا، حازق کے اس انداز پر سارے لڑکے ایک ساتھ اسکے گلے تھے۔ تاریخ میں شاید پہلی بار ایک آدھی ادھوری شخصیت کو مکمل لوگوں نے معتبر کر دیا تھا۔

اگر تو وہ مکمل لوگ حماد ملک جیسے ہوں تو کبھی اس طرح کی ادھوری شخصیات سڑکوں، گلیوں، اور بازاروں میں ناچتی دیکھائی نہ دیں بلکہ محنت کر کے عزت سے خود کے لیئے کچھ کرنا سیکھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اب یہ سب ہٹاو، اگر سر آ گئے تو بینڈ بج جائے گی۔" علی نے احتشام اور سمائرہ کو اشارہ کیا، کیونکہ یونیورسٹی میں کلاسسز میں پارٹی کرنے کی اجازت نہ تھی ہاں گراونڈ میں جو مرضی کرو اس سے کسی قسم کی روک ٹوک نہ تھی۔

"ایک منٹ ایک منٹ۔۔۔" حازق یکدم بورڈ کے آگے دونوں ہاتھ پھیلائے کھڑا ہو گیا۔

"مجھے یہ پیپرز اتار لینے دو، میں انہیں ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں۔" وہ بورڈ پر لگے سٹکی نوٹس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہیں اختیاط سے اتارنے لگا جن پر حازق کے لیئے لکھا گیا تھا۔۔۔، سمائرہ اور علی بھی اسکا ساتھ دینے لگے۔ پانچ منٹ کے اندر وہ لوگ کلاس کو واپس اصلی شکل میں لے آئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آج لوگ بہت خوش دیکھائی دے رہے ہیں، اب ہماری کیا اہمیت ان کی نظر میں۔" حماد اسے کہنی مار کر تنگ کرتے ہوئے بولا۔ وہ دونوں انگلش کا لیکچر لینے کے بعد کلاس میں ہی بیٹھے رہے کیونکہ مزید پندرہ منٹ کے وقفے کے بعد اگلی کلاس تھی۔

"یہ کیسی بات کہی تم نے، میں اپنی خوشی میں کم از کم تمہیں کبھی نہیں بھول سکتا۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ آج وہ بات بہ بات مسکرائے جا رہا تھا،

"میں جانتا ہوں، بس میری دعا ہے تمہاری یہ مسکراہٹ دائمی رہے، کیونکہ اس پر سکون مسکراہٹ کے ساتھ تم مجھے آج، پہلے سے کئی گناہ زیادہ اچھے لگ رہے ہو۔" حماد ہاتھ میں

تھامے رجسٹر کے صفحے پر پہلے اپنا نام لکھتا پھر کچھ ہی فاصلے پر حازق کا نام لکھتا اور پھر بار بار اپنے اس عمل کو دہرائی جاتا۔

"حماد خواب دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک وہ جو بند آنکھوں سے دیکھے جائیں یعنی نیند کی وادیوں میں ڈوب کر، اور دوسرے وہ، جو کھلی آنکھوں سے دیکھے جائیں، میں نے تم سے اپنی ہر بات شئیر کی لیکن یہ ایک بات شئیر نہ کر سکا، کہ آج جو اونر مجھے ملا۔" وہ ہاتھ میں تھامے اس معمولی سے کپڑے پر اپنا دائیاں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا، (کیونکہ کوئی حازق سے پوچھے کہ وہ معمولی سا کپڑا اس کے لیئے کتنی اہمیت رکھتا ہے جو اسے زندگی کی نئی راہوں سے روشناس کروا رہا تھا۔)

"یا جس طرح سب نے مجھے میری ذات کی حقیقتوں سمیت کھلے دل سے قبول کیا میں ہر رات سونے سے پہلے ان لمہوں کو کھلی آنکھوں سے دیکھتا، اور محسوس کرتا تھا، پھر اندر کہیں دل کے ایک کونے میں یہ خواہش سانس لینے لگی، لیکن اب کوئی حسرت باقی نہیں رہی، میں خوش ہوں بلکہ بہت زیادہ خوش ہوں۔" وہ لمبا سانس کھینچ کر خود کو مزید پر سکون کر رہا تھا۔

حماد اسے دیکھ کر محض مسکرا دیا، وہ اسے کبھی نہیں بتانا چاہتا تھا کہ گزری رات وہ اپنی ذات کی اذیت میں مدہوش اپنے ان کھلی آنکھوں سے دیکھے خواب حماد کے سامنے بیان کر گیا، جنہیں اب کسی حد تک احسن طریقے سے پورا کرنا حماد کے کندھوں پر ذمے داری کے طور پر آ گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"السلام علیکم، کیسے ہو۔۔۔؟حماد نے داود کو کال ملائی، دوسری طرف سے جواب ملا۔

"اللہ کا شکر، میں بھی ٹھیک ہوں، مجھے تم سے ایک فیور چاہیے۔"وہ دوٹوک انداز میں بولا۔

"کیا تم اور کلاس میں باقی سب حازق کا اعتماد بحال کرنے میں میری مدد کروگے۔"حماد اپنے کمرے کی بالکونی میں کھڑے سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔داود کی طرف سے مثبت جواب ملنے پر حماد اسے کل کے لیئے مزید بتاتا چلا گیا۔

"داود ایک اور ضروری بات، میں سفائر کی موجودگی اس سب میں برداشت نہیں کروں گا، اسکے علاوہ بھی جو کوئی حازق کے لیئے غلط انداز میں سوچتا، ہے تو وہ شوق سے نہ آئے، آئی ڈونٹ کیئر۔۔۔"حماد کل کے بارے میں بریف کرتے ہوئے سفائر کو اس سب سے دور رکھنے کے لیئے باور کرواچکا تھا۔

لیکن کلاس نے جو کچھ حازق کے لیئے آج کیا وہ سراسر ان سب کا اپنا آئیڈیا تھا، اسکو ٹائٹل دینا، کیک کاٹنا انکی اپنی سوچ تھی حماد نے تو بس انہیں حازق کو خوشدلی سے ایک ساتھ ویلکم کرنے کے لیئے کہا، بدلے میں وہ انہیں کبھی فیور دینے کا وعدہ کرچکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حماد میں سوچ رہا ہوں، سفائر سے ایکسکیوز کرلوں مجھے اس کا سب کے درمیان موجود نہ ہونا

اچھا نہیں لگا، میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے کلاس اسے اگنور کرے۔" وہ سفائر کو آج ضرورت سے زیادہ خاموش اور سنجیدہ دیکھ کر اپنے بالوں کو ماتھے سے ہٹاتے ہوئے رسانیت سے گویا ہوا، اور حماد کو یکدم سوچوں کے بھنور سے نکال کر حقیقت میں لے آیا۔

"حازق سوری ٹو سے، لیکن میں اس لڑکی کا نام بھی سننا پسند نہیں کروں گا، اسکی وجہ سے تمہاری جو حالت ہوئی، تم پر جو اذیت گزری وہ شاید تم بھول سکتے ہیں کیونکہ تمہارا ظرف مجھ سے بڑا، لیکن میں ہرگز اس بات کو نہیں بھلا سکتا۔۔۔" حماد نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے اسے مزید بولنے سے منع کر دیا، وہ اسے مزید تکلیف سے بچانا چاہتا تھا۔

"حاذق چھ سالوں سے تمہاری ذات کو میں نے سمیٹے رکھا، لیکن اس چار فٹ کی لڑکی نے، دو منٹوں میں میری نظروں کے سامنے تمہیں بکھیر دیا اور میں چاہ کر بھی کچھ نہ کر سکا، اور جہاں تک رہی ایکسکیوز کی بات تو وہ صرف سفائر کو کرنا چاہئے کیونکہ اس نے کم ظرفی کا مظاہرہ کیا تھا۔" حماد دوٹوک بات کر کے خاموش ہو گیا تو حاذق بھی محض سر ہلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وقت کا کام ہے پر لگا کر اڑان بھرنا، اور موجودہ لمحوں کو ماضی کی حسین یا تکلیف دہ یادوں میں تبدیل کرتے جانا۔

یونیورسٹی میں مڈز کے ٹھیک دو ماہ بعد فائنل پیپرز کی ڈیٹ شیٹ اناوئنس کر دی گئی تھی۔ ان چار ماہ میں تمام نئے طلباء پڑھائی کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی لائف کے چارم کو محسوس کرتے رہے، آئے دن ہونے والے فنکشنز چاہے وہ انکے اعزاز میں رکھی گئی ویلکم پارٹی ہوتی، یا سٹڈی

کے نام پر ٹور، میوزک کنسرٹ ہوتا یا پھر ایگزیبیشن، وہ پڑھائی کے ساتھ ساتھ ان تمام سرگرمیوں کو بھرپور اینجوائے کرتے ہوئے اب پہلے سمسٹر کے آخری پڑاؤ کے لیئے ریس کا حصہ بن چکے تھے۔

ایسے میں ADP-CS1 والے بھی آج کل پڑھائی کے علاوہ کسی اور موضوع پر بات کرتے نظر نہ آتے، ان چار ماہ میں حازق نے اپنی پوری کلاس کو اپنی پر اثر شخصیت اور ذہانت سے اپنا گرویدہ بنالیا، ایک وقت تھا جب کوئی اس کے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتا تھا، لیکن اب ہر کوئی اس کے ساتھ کام کرنا چاہتا، ایسے میں اس نے سب کی ناراضگی سے بچنے کے لیئے یہ فیصلہ لیا کہ وہ کسی کو بھی اپنے اور حماد کے گروپ میں شامل نہیں کرے گا، لیکن وہ ہمہ وقت پڑھائی میں انکی مدد کے لیئے ہمیشہ تیار ملے گا۔ اور پھر پوری کلاس نے دیکھا کہ وہ اپنے کہے لفظوں کا پاس رکھتے ہوئے ہر کسی کی مدد کے لیئے ہمیشہ تیار نظر آتا، نہ کرنا اس نے سیکھا ہی نہیں تھا۔

صرف ایک سفائر تھی جو ان چار ماہ میں بھی نہیں بدلی، لیکن نہیں ہم کہہ سکتے ہیں وہ بھی بدل گئی تھی کیونکہ اب وہ پہلے کی طرح کانفیڈینٹ نہیں رہی تھی، بالکل خاموش رہنے لگی تھی، کسی سے کام ہوتا تو بلا لیتی ورنہ کلاسسز لے کر فوراً چلی جاتی۔

پوری کلاس نے اس کے رویے میں واضح تبدیلی نوٹ کی، کئی بار داود، علی، ایمان اور سمائرہ نے اس سے اسکی اتنی سنجیدگی کی وجہ پوچھی تو وہ ہر بار یہ کہہ کر ٹال دیتی کہ پڑھائی کا برڈن ہے، ایسے میں اسکے رویے کی وجہ سے سمائرہ اور ایمان بھی اس سے دور ہو گئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کیا تم شروع سے اتنے لائق تھے یا اب ہوئے۔۔۔؟" وہ حازق کو پڑھتے ہوئے دیکھ کر بولا۔

"نہ تو میں لائق ہوں، اور نہ ہی اللہ نے مجھے غیر معمولی ذہانت سے نوازا، بس میں اپنے معمولی ذہن سے بہت زیادہ محنت کر کے کچھ کرنا چاہتا ہوں، کیونکہ میری ذات کو جو مان، جو چاہت یہاں ملی، وہ مجھ میں کچھ کر گزرنے کی جستجو پیدا کر گئی۔" وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے گویا ہوا۔

"حازق دیکھنا ایک دن تمہارا بہت نام ہو گا، اور لوگ تم سے ملنے کے لیئے سپیشل اپائنمنٹ لیں گے اور پھر تم مجھے پہچاننے سے انکار کر دو گے۔"

"کوئی انسان بھلا اپنے اصل کو پہچاننے سے انکار کر سکتا، تم بھی پاگل ہی ہو اور ویسے بھی تم بھی یہاں اور میں بھی، پہلے پیپر دیں لے پھر کچھ اور سوچیں گے۔۔" وہ اسکے بازو پر ہلکا سا تھپڑ لگا کر دوبارہ اپنے نوٹس کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"کیا سارا ابھی یاد کر لو گے۔۔؟" حماد اسے گھورتے ہوئے بولا کیونکہ پیپر شروع ہونے میں کچھ ہی وقت باقی تھا۔

"مجھے عادت ہے پیپر سے پہلے پورے کورس پر ایک آخری نظر لگانے کی۔" وہ بینڈ سے باندھے بالوں کو ماتھے سے تو نہیں لیکن گردن کے پاس سے چھیڑتے ہوئے بولا۔

"اور یقین جانو، میں پیپر سے پہلے جو بھی پڑھتا ہوں وہی سوال کوئسچن پیپر کی زینت بنا ہوتا۔۔۔" حازق نے قدرے جتا کر کہا

"تم اس وقت کونسا ٹاپک پڑھ رہے۔۔؟" حماد نے توسنا ان سنا کر دیا لیکن احتشام حازق کی بات سن کر اب استفسار کرنے لگا۔

"ورلڈ ائیر یا نیٹورک۔۔۔" حازق عام سے انداز میں بولا لیکن حیران تب ہوا جب پوری کلاس اس کے سر پر سوار بس اسی ایک سوال کی گردان کیئے جا رہی تھی کہ، تم کونسا ٹاپک پڑھ رہے ہو جیسے اس بات پر سو فیصد یقین ہو کہ یہی سوال پیپر میں آنے والا۔

"میں کوئی ولی تو نہیں، جو یہی سوال پیپر میں آئے گا، میں نے تو بس حماد کو شرم دلانے کے کہا، لیکن آپ لوگ سریس ہو گئے۔ "

"حازق بھائی آپ پھر بھی ہمیں بتا دیں، کہ آپ نے کن ٹاپکس پر آخری نظر لگائی تا کہ ہم بھی اچھی طرح انہیں دیکھ لیں۔" ایمان اپنے نوٹس اسکے سامنے کیئے سراپا سوال بنے کھڑی تھی، اور پھر سب کی منتوں کے بعد وہ بتانے لگا لیکن آخر میں یہ باور ضرور کروایا کہ اگر اس سب میں سے پیپر نہ آیا تو ہر گز اسکا کوئی قصور نہ ہو گا، کیونکہ سب اپنی ذمے داری پر یہ رسک لے رہے تھے، اور پھر پوری کلاس، سمیت سفائر، لکیر کے فقیر بنے وہی ٹاپک دہرانے لگے۔

"حماد مجھے ہماری کلاس تھوڑی کھسکی ہوئی لگتی ہے۔" اس نے سرگوشی کی، لیکن پھر نظر حماد پر گئی جو اپنے نوٹس کھولے حازق کے ہی بتائے ٹاپکس پڑھ رہا تھا۔

"سریسلی تم بھی اسی بات پر یقین کر رہے ہو۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔

"ہاں تو پوری کلاس اتنی پر امید دیکھائی دی، میں نے سوچا پڑھ لے حماد یہ نہ ہو فیل ہو کر اس چڑیل کو اپنے پر ہنسنے کا موقع دے دوں۔" وہ ایک آنکھ دبا کر بولا تو حازق مسکرا دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

پیپر شروع ہونے سے تقریبا دس منٹ پہلے پوری کلاس سینٹر کی طرف بڑھ گئ، لیکن وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ پوری کلاس ایک ساتھ، ایک کمرے میں نہیں بیٹھے گی بلکہ کوئی بھی ترتیب رکھ کر سٹوڈنٹس کو چار کلاسسز میں تقسیم کرنا تھا اور ایک روا گر سائنس والوں کی ہو گی تو دوسری روبزنس والوں کی ہونی چاہیے تھی تاکہ کوئی چیٹنگ نہ کر سکے۔

ہر کسی کے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے کیونکہ بہت سے سٹوڈنٹس صرف دوستوں کے آسرے پر ہی تھے، بلکہ دور کیوں جائیں اپنے حماد صاحب بھی حازق کے آسرے پر تھے۔

"حازق اگر میں تم سے علیحدہ ہو گیا تو پھر کیا ہو گا۔" ٹینشن اسکے چہرے سے واضع ہو رہی تھی۔

"کچھ بھی نہیں بس پیپر ہو گا۔" وہ ہنسی دباتے ہوئے ادائے بے نیازی سے بولا۔

"یہ دیکھو، محسوس کرو، میرے دل کی دھڑکن بڑھتی جا رہی ہے، بلکہ تیز رفتار سے دوڑتی جا رہی ہے۔" وہ حازق کا دائیاں ہاتھ اپنے سینے پر رکھے، اپنے دل کی دھڑکن سنا رہا تھا۔

"ہائے ربا۔۔۔" وہ بے اختیار بولا پھر حماد کا ہاتھ تھام کر اسکی ہمت بندھانے لگا۔

"کچھ نہیں ہوتا، ہم ایک ساتھ ہی ہوں گے، کیونکہ ہمارے رولنمبرز آگے پیچھے ہیں، لیکن اگر ہم علیحدہ ہوئے تو میں بے ہوش ہو جاوں گا، اور کہوں گا مجھے آکسیجن نہیں آ رہی، کیونکہ

آپ لوگوں نے میری آکسیجن کو دوسری کلاس میں بیٹھا دیا، اور تمہیں پتہ پھر کیا ہو گا وہ میرا پیپر کھینچ کر مجھے کلاس سے باہر نکال دیں گے۔" حماد جو قدرے غور سے اسکی بات سن رہا تھا، آخر میں کھل کر مسکرایا۔

"پنتیس سے پنتالیس رولنمبرز، روم نمبر 16 میں آجائیں۔" جونہی سر کی آواز گونجی حماد نے یکدم پلکے جھپکائی، پھر کھولیں کہ کہیں خواب تو نہیں دیکھ رہا اور جب یہ سچ نکلا تو اپنا بیگ رکھ کر فورا کلاس میں چلا گیا۔

اب وہ قدرے پر سکون ہو کر کلاس میں لگی آخری کرسی پر جا بیٹھا کیونکہ اس سے آگے حازق کا رولنمبر تھا۔ جب تک وہ پیپر کے دوران حازق سے سوال ڈسکس نہ کر لے اسے سکون نہیں آتا تھا، یہاں تک کہ MCQs بھی اپنے اپنے مارک کرنے کے بعد میچ ضرور کرنے ہوتے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو گھنٹے بعد جو بھی سٹوڈنٹس کلاس سے نکلتا بر جوش ہی دیکھائی دیتا، ایک ایک کر کے سب حازق کی کلاس کے باہر جمع ہونا شروع ہو گئے اور جونہی وہ پیپر دے کر، اپنا بالوں پر لگا بینڈ ٹھیک کرتے ہوئے باہر نکلا پوری کلاس نے ہلا بول دیا، کیونکہ پیپر میں وہی سب آیا جس کے بارے میں حازق نے پیشن گوئی کی تھی۔

"ہائے مجھے نیچے اتارو، سب دیکھ رہے ہیں۔" لڑکوں نے جب اسے اٹھایا تو وہ ارد گرد سٹوڈنٹس کی بارات دیکھ کر شرمندہ ہو کر بلش کرنے لگا۔

تقریبا پوری یونیورسٹی میں ان چار مہینوں کے اندر اندر یہ بات مشہور ہو گئی تھی کہ ADP-

CS1میں بہت بانڈنگ ہے اور اب گراونڈ میں موجود تمام طلباء اسکا عملی نظارہ بھی کر رہے تھے۔

سفائر باقی سٹوڈنٹس کی طرح بس دور کھڑی انہیں مسکرا کر دیکھ ہی سکتی تھی، کیونکہ وہ خود کو خود کلاس میں سب سے علیحدہ کر گئی تھی۔

اس پیپر کے بعد باقی پانچ پیپر میں پوری کلاس کا یہ معمول بن گیا کہ جو ٹاپک گھر سے یاد نہ ہوا اسے حازق سے آکر سمجھ لینا، اور وہ بھی بغیر کسی کو منع کیئے بتاتا جاتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یونیورسٹی میں تمام فرسٹ سمسٹرز کا آخری پیپر انگلش کا تھا، پیپرز ختم ہونے کا سوچ سوچ کر زیادہ تر طلباء نے خوشی سے آج کا پیپر ہی یاد نہیں کیا تھا، شاید یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ وہ لوگ کسی گورے کی اولاد کی طرح، پٹر پٹر انگلش بولنا جانتے ہیں۔ لیکن پیپر والے دن جب سو کر اٹھے تو سب کی آنکھیں کھلیں کہ ہم تو پاکستان، یعنی پنجاب کے شہر بے مثال کے رہائشی ہیں کسی انگریز کی اولاد نہیں۔ اور پھر اس دن کی صبح زیادہ تر طلباء یونیورسٹی میں ہر جگہ کتابوں پر جھکے رٹے لگانے میں مصروف نظر آرہے تھے، ان میں سے ایک حماد بھی تھا۔

"حازق میں نے کبھی سوچا نہ تھا کہ یہ انگلش اتنی مشکل بھی ہو سکتی ہے۔" وہ اپنے کچھ نہ پڑھ کر آنے پر پچھتا رہا تھا۔

"ابھی پیپر شروع ہونے میں ٹائم ہے، تب تک میں تمہیں پارٹس آف سپیچ یاد کروا دیتا ہوں، کیونکہ یہی امپورٹنٹ ہے باقی لیرڈ، اور اپلیکیشن کا پیٹرن دیکھ لینا وہ آسان ہیں، اور ٹرانسلیشن

توسب کو ہی آتی ہے۔"اتنا کہہ کر وہ حماد کی کتاب بند کر کے، فنگر ٹپس پر سب پہلے پارٹس آف سپیچ گنوانے لگا اور تب تک گنواتا رہا جب تک آٹھ کے آٹھ نام حماد کو یاد نہ ہو گئے۔

سمجھانا شروع اس نے صرف حماد کو کیا، لیکن آہستہ آہستہ پوری کلاس ارد گرد جمع ہو کر سننے لگی، کیونکہ وہ لوگ جب بھی حازق سے سمجھنے کے بعد کتاب کھول کر دیکھتے تو بہت جلدی ٹاپک یاد کر لیتے۔

سب سے پہلے حازق ناؤن کی تعریف انگلش میں دہرانے لگا اور مثالیں واضع کی، بعد میں پروناؤن کو اسی طرح دہرا کر اب باقاعدہ ان دونوں پارٹس آف سپیچ کا موازنہ کرنے لگا، اس کی آواز، اور سمجھانے کا انداز اتنا پر اثر تھا کہ پندرہ سے بیس منٹ کے اندر اندر اس نے اتنی خوبصورتی سے اتنے لمبے ٹاپک کو سم اپ کر کے نا صرف سمجھایا بلکہ یاد بھی کروا دیا۔ اپنے سمجھانے کے دوران وہ بار بار حماد سے پوچھتا کہ میں نے پہلے کیا بتایا تھا، اسطرح کرنے سے وہ حماد کو ساتھ ساتھ یاد کروا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اتفاقاً آج سفائر کا رولنمبر اسی کمرے میں آیا جہاں حازق اور حماد تھے، وہاں تیس سے پینتالیس تک رولنمبرز نے بیٹھنا تھا، انکے ساتھ کلاس میں BBA ساتویں سمسٹر کے طلباء بیٹھے تھے۔

"اس چڑیل کا رولنمبر ہمارے ہی کمرے میں آنا تھا، جب کہ آج مجھے پیپر بھی نہیں آتا۔"حماد

قدرے آگے والی کرسی کی طرف جھک کر اپنے مخالف سمت بیٹھی سفائر کی طرف اشارہ کر کے حازق کو کہنے لگا۔

"کیا تم اس کے سامنے چیٹنگ کرنے سے ڈر رہے ہو۔۔۔؟" وہ اسے چڑا رہا تھا۔

"نہیں تو۔۔۔! بلکہ، ہاں تھوڑا تھوڑا سہ۔" وہ انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"تمہاری شکل دیکھ کر شدت سے دل چاہ رہا، سفائر سے کہوں، کہ دیکھو چیٹنگ کے میدان کا جانا مانا کھلاڑی تمہاری دہشت سے آج یہ عظیم کام کرنے سے گھبرا رہا۔" حازق ہاتھوں میں پکڑے پن کو گھماتے ہوئے لاپرواہی سے بولا۔

"گھبرا نہیں رہا، بس یہ سوچ رہا ہوں، جب وہ مجھے تمہارا پیپر چھاپتے ہوئے دیکھے گی، خود سوچو کیا عزت رہ جائے گی تمہارے بھائی کی۔"

"میرا بھائی کل گدھے گھوڑے بیچ کر نا سوتا، تو ابھی اس وقت میرے بھائی کو اپنی عزت خطرے میں جھولتی نظر نہ آرہی ہوتی" اس نے گھورا تھا، کیونکہ کل حازق نے جتنی بار بھی حماد کو پڑھنے کے لیئے کہا وہ یہی کہہ کر ٹالنا رہا کہ یار انگلش بھی بھلا یاد کرنے والا سبجیکٹ ہے۔

"حماد اب خاموش رہنا پیپر ملنے والا، یہ نا ہو سر ہمیں باتیں کرتے دیکھ کر ابھی سے علحیدہ کر دیں، اور پھر تم سارا وقت پیپر میں بیٹھ کر کریٹو رائٹنگ کرنے کی بجائے مجھے گالیوں سے نوازتے رہو۔" حازق سر کو کلاس میں داخل ہوتے دیکھ کر فورا سے بولا۔

"اب میں اتنا بھی گرا ہوا نہیں کہ پیپر چھوڑ کر تمہیں گالیوں سے نوازوں، جب سر پر پڑی ہو تب، یو نو وٹ میرے ہاتھ کسی سائنسدان کی طرح پیپر پر چلتے جاتے ہیں، چلتے جاتے ہیں، چاہ

کر پانچ صفحات سے پہلے بریک نہیں لگتی۔" وہ حازق کی کرسی کو پیچھے سے پاوں مارتے ہوئے بولا، تو وہ محض مسکرا دیا۔

کچھ وقت میں انہیں MCQs کا پیپر دے دیا گیا جو کہ خوش اسلوبی سے گزر گیا، حماد کو زیادہ پوچھنے کی زحمت نہ کرنا پڑی، کیونکہ وہ اپنی شیٹ پر جواب مارک کرنے کے بعد ترتیب سے اسے تمام سوالوں کے آپشن بتاتا چلا گیا، تاکہ اگر اسنے کوئی کیا تو وہ کنفرم کر لے اور جو نہیں کئے انکو مارک کرتا جائے۔

سبجیکٹو پیپر ملتے ہی حماد کو تھوڑا سکون ہوا کہ زیادہ نقل کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی، بس حازق سے تھوڑا آئیڈیا لینے کی ضرورت ہو گی، تمام سٹوڈنٹس اپنے پیپر پر جھکے دھڑا دھڑ پیپر کرنے لگے، لیکن ڈسٹربنس تب پیدا ہوئی جب سر نے آخری کالم میں سکینڈ لاسٹ نمبر پر بیٹھے حازق کا پیپر کھینچ لیا کیونکہ وہ پیچھے مڑے حماد کو ایکٹو پیسو کے بارے میں کچھ بتا رہا تھا۔ جونہی سر اسکا پیپر لے کر گئے اس کے ساتھ ساتھ حماد کا بھی منہ کھل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حازق پیپر واپس مانگو، ٹائم گزر رہا۔" جب سر کو پیپر لیئے پانچ منٹ سے زیادہ وقت ہوا تو حماد اسکی کرسی کو پیچھے سے پاوں مار کر سرگوشی میں کہنے لگا، لیکن حازق نے اس بار پیچھے مڑنے کی غلطی نہ کی صرف سر کو ہلکا سا نہ میں ہلا دیا جیسے کہہ رہا ہو کہ میرا کوئی موڈ نہیں سر کی منتیں کرنے کا۔ حماد نے غصے میں زور سے کرسی کو ہٹ کیا اور اپنا پن بند کر کے مزید پیپر لکھنے سے ہاتھ روک دیا۔

"اگر تم نے پیپر واپس نہ مانگا تو میں بھی ایک لفظ مزید نہیں لکھوں گا۔" وہ قدرے نیچے کو جھک سر گوشی کر کے واپس اپنی سیٹ پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"سر پلیز اسکا پیپر واپس کر دیں، پہلے ہی اتنا ٹائم گزر گیا اور ہمارا آج کا پیپر ہے بھی لمبا کیسے پورا ہو سکے گا۔" سفائر جو کب سے اپنا پیپر چھوڑے ان دونوں کی حرکتیں دیکھ رہی تھی آخر کار ایک لمبی سانس لینے کے بعد کلاس کی خاموشی میں بولنے کی جسارت کر چکی تھی۔ یہاں سفائر کی آواز گونجی وہاں ان دونوں کو بڑا جھٹکا لگا، کہ کیا واقعی آج سورج مشرق سے ہی نکلا جو سفائر میڈم حماد اور حازق کی جوڑی کا ساتھ دے رہی ہے۔

"یس سر پلیز آپ حازق کا پیپر واپس کر دیں، کیونکہ سوال میں نے پوچھا تھا وہ تو بس مجھے بتانے کے لیئے پیچھے دیکھ رہا تھا۔" سفائر کے یکدم بولنے پر حماد کو ہمت ملی تو بول اٹھا۔

"آپ بے شک میرا پیپر لے لیں، لیکن حازق کا پیپر واپس کر دیں۔ "

"بے وقوف انسان۔۔۔" حازق نے پیچھے مڑ کر باقاعدہ اسے آنکھیں دیکھائیں، کیونکہ وہ ایک بار پھر جوش میں ہوش کھو بیٹھا تھا، زیادہ ہی جذباتی تھا۔

"اوکے آئی ہیو نو ایشو۔۔۔" سر نے اتنا کہہ کر حماد کا پیپر بھی کھینچ لیا اور حازق کا بھی واپس نہ کیا۔

اب حازق کو حماد پر غصہ آنے لگا کہ آخر اس نے اپنا پیپر کیوں دیا، وہ غصے میں پن وغیرہ سمیٹ کر کرسی سے اٹھ گیا کیونکہ اب وہ مزید یہاں بیٹھ کر سر کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا تھا، اسے دیکھتے ہوئے حماد بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"دس از ناٹ فیئر، ہر کوئی ایک دوسرے سے پوچھ رہا، پھر آپ نے کسی اور کا پیپر کیوں نہیں کھینچا۔" سفائر ان دونوں کو اٹھتے دیکھ کر فورا بولی۔

"لگتا یہ پاگل ہو گئی ہے۔" حماد نے حیرانگی سے کہا۔

"میری بھی حالت تم سے علیحدہ نہیں، یہ ہماری حمایت کر رہی ہے، کچھ ناممکن سی بات معلوم ہو رہی ہے۔" وہ دونوں تمام طلباء کے درمیاں میں کھڑے نہ باہر جانے جوگے اور نا واپس کرسی تک۔

"سر اگر آپ نے ان کا پیپر واپس نہیں کرنا تو میرا بھی رکھ لیں۔" وہ اتنا کہہ کر اپنی چیزیں سمیٹ کر کرسی سے اٹھ گئی۔ جبکہ حازق اور حماد کا بے اختیار ہاتھ دل پر گیا کہ آخر اس لڑکی کو ہوا کیا، یا یہ صرف ایک حسین خواب ہے۔ باقی بھی کلاس منہ کھولے سفائر کا ردعمل دیکھ رہی تھی، اس کی دیکھا دیکھی سب سے پہلے داود نے ہمت کر کے اپنے پیپر سے ہاتھ اٹھائے اور پھر ایک ایک کر کے اس کلاس میں بیٹھے پچیس کے پچیس کلاس فیلوز پیپر اسی جگہ چھوڑ کر وہاں سے ہٹ کر دروازے کے پاس کھڑے ہو گئے۔ BBA والے تو حیرت کا مجسمہ بنے اپنے اس سال کے فریشرز کو دیکھ رہے تھے جو کسی پٹاخے سے کم نہ تھے۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔" سر ان کی اس حرکت پر غصے سے آگ بگولہ ہو گئے۔

"اگر آپ ہماری کلاس کے سٹوڈنٹس کا پیپر واپس کر دیتے تو ہم یہ بدتمیزی ہرگز نہ کرتے۔" سفائر بھی فورا بولی۔

"وہ دونوں چیٹنگ کر رہے تھے۔" ایگزیمینر غصے سے دھاڑا۔

"سر وہ تو میں بھی کر رہا تھا۔" جتنے غصے سے سر بولے اتنے ہی پر سکون انداز میں داود نے جواب دیا

"میں آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ تک یہ بات لے کر جاوں گا۔" سر انگلی اٹھائے سب کو وارن کرنے لگے۔

"اور ہم پرنسپل کو اپروچ کریں، کہ آپ کے ہوتے ہوئے، سٹوڈنٹس نا صرف نظروں سے چیٹنگ کر رہے تھے بلکہ موبائیل بھی زیر استعمال رہا۔" سفائر نے دوٹوک جواب دیا، وہ سر کو باور کروا گئ کہ آپکے BBA ڈیپارٹمنٹ کے طلباء موبائیل سے دیکھ کر پیپر کر رہے تھے۔ آج کافی عرصے بعد کلاس نے سفائر کو اسکے پہلے والے موڈ میں دیکھا، جہاں وہ چپ رہنا جانتی نہ تھی۔

"سر نظر ہمیں بھی آتا، وہ علیحدہ بات ہے کہ ہم خاموشی اختیار کیئے اپنے کام میں مصروف رہے، لیکن اگر آپ ہمیں اتنی سی فیور نہیں دے سکتے تو پھر خاموش ہم بھی نہیں رہیں گے۔" وہ سر کو باقاعدہ بلیک میل کر گئ تو پوری کلاس نے سفائر کا ساتھ دیا، سب سے آگے سفائر لگی اور اسکے ساتھ ہی پوری کلاس باہر کی طرف بڑھ گئ۔ ان سب کو باہر کی طرف جاتے دیکھ فوراً سر نے ٹوک دیا۔

"آپ سب اپنی یونیٹی کا ناجائز فائدہ اٹھا کر مجھے بلیک میل کر رہے ہیں، لیکن خیر اسکا فیصلہ بعد میں ہو گا فی الحال واپس بیٹھیں اور اپنا پیپر کریں۔" سفائر کے خطرناک ارادے جان کر ایگزیمینر کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھا اور حازق اور حماد کو گھورتے ہوئے انکا پیپر واپس کر دیا۔

"ایکسکیوزمی سر۔۔۔"

"جو پندرہ منٹ ہمارے ضائع ہوئے، آپ کو اسکے لیئے ہمیں ایکسٹرا ٹائم دینا ہو گا۔" حازق پیپر واپس لے کر آنکھیں پٹپٹا کر مزے سے بولا اور پھر ADP-CS والے سر کی دکھتی رگ پر پورے اعتماد سے پاؤں رکھے دھڑلے سے ایک دوسرے کا پیپر چھاپتے چلے گئے۔

"حماد سفائر تمہیں دیکھ رہی ہے۔" حازق ایکسٹرا ٹائم ختم ہونے سے پانچ منٹ پہلے اپنا پیپر ختم کر کے اب حماد کو زچ کرنے لگا جو فل ٹو فل اسکی لکھی ٹرانسلیشن کاپی کر رہا تھا۔

"میری عزت کا جو جنازہ نکلنا تھا وہ تو نکل گیا، اب ڈرنے کی کیا ضرورت، بس تم تھوڑا پیپر اس سائیڈ پر کرو، ٹائم ختم ہونے والا۔" وہ مسلسل لکھتے ہوئے بولا، اور اپنا چلتا ہوا ہاتھ تب روکا جب پیپر پورا کر لیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حماد ہمیں سفائر کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے اسی کے کانفیڈینس کی وجہ سے ہمارا پیپر واپس مل گیا۔" پیپر دینے کے بعد وہ حماد کو اتنا کہہ کر بازو سے پکڑے سفائر کی طرف بڑھنے لگا۔

"بریک پر پاؤں رکھو۔" وہ اپنا بازو چھڑاتے ہوئے بولا۔

"مجھ سے یہ امید ہرگز مت رکھنا کہ میں اسے شکریہ کہنے جاوں۔" وہ گھورتے ہوئے بولا اور مخالف سمت کو چل پڑا۔

"حماد یہ غلط بات ہے، اتنی سخت مخالفت کے باوجود بھی اسنے ہمارا ساتھ دیا، اب ہم پر فرض

ہے کہ ہم اسے چاکلیٹ دیں اور ساتھ شکریہ ادا کریں۔" حازق کندھے پر موجود بیگ ٹھیک کرتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے ہم اسے تھینکس کہیں گے، اور وہ بھی چاکلیٹ کے ساتھ لیکن آج نہیں۔"

"آج کیوں نہیں۔" وہ فورا بولا۔

"یار کچھ تو خیال کرو، تازہ تازہ اس چڑیل کے سامنے میری عزت کا فالودہ بنا، کم از کم اس سمسٹر کی ایک ہفتے کی چھٹیوں میں، میں خود کو اس سے جنگ کرنے کے لیئے تیار پاؤں گا۔" وہ چہرے پر حد درجے کی معصومیت سجائے گویا ہوا۔

"اب تو چڑیل نہیں کہو، آج مجھے وہ اتنی سویٹ لگی۔" حازق اسکے چڑیل کہنے پر برا مان گیا جبکہ حماد نے اسے باقاعدہ گردن موڑ کر دیکھا، لیکن کچھ کہے بغیر اسے وہاں سے کھینچتا ہوا پارکنگ ایریا میں لے آیا۔

"حماد اگر تھینکس نہیں کہنا تھا تو کم از کم باقی سب سے ایک بار مل تو لینے دیتے، میں کیسے اگلے سات دن سب کے بغیر گزاروں گا۔" حازق سنجیدگی سے اپنا بازو چھڑاتے ہوئے منہ بنا کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔

ایک طرف پوری یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس تھے جو ان چھٹیوں میں گھومنے کا ارادہ رکھتے تھے جبکہ دوسری طرف حازق تھا جو پیپر ختم ہونے کا سوچ کر ہی افسردہ دیکھائی دینے لگا۔

"تم پریشان نہیں ہو، ہم بھی اس بار ان چھٹیوں میں کہیں گھومنے چلیں گے۔" حماد نے اسکی اداسی کم کرنے کے لئے کہا۔

"ڈیڈ مجھے یونیورسٹی آنے دیتے ہیں، یہی انکا مجھ پر بہت احسان ہے، اس سے آگے کی نہ تو میں ان سے امید رکھتا ہوں اور نہ ہی رکھنا چاہتا ہوں۔" وہ طنزیہ کہہ کر سر جھٹک گیا۔

"حماد میں نے سنا ہے، اولاد جیسی بھی ہو، چاہے وہ اچھی ہو یا بد سے بدترین، والدین کا دل اس معاملے میں اتنا نرم ہوتا کہ وہ اسکی ہر خطا آسانی سے معاف کر دیتے ہیں۔۔۔" یکدم اسکا، خود کی ذات پر چڑھا ہول ہٹ گیا تو وہ پوری آب و تاب سے بکھرنے لگا۔

"لیکن میرے معاملے میں ایسا کیوں نہیں ہے حماد، وہ دونوں جو میرے وجود کا اصل ہیں وہ مجھے آج تک معاف نہیں کر سکے، حالانکہ میں نے تو کچھ کیا بھی نہیں۔" وہ لبوں پر مسکراہٹ سجائے گویا ہوا لیکن آنکھوں سے نکلنے والے چند گرم پانی کے قطرے اسے احساس دلا گئے کہ وہ پھر سے جذبات کی رو میں بہہ چکا۔

"حازق کچھ لوگوں کو اللہ نے یہ توفیق ہی نہیں دی، کہ وہ ہیرے کو پہچاننے کی وسعت رکھیں۔" وہ اپنے مخصوص انداز میں اسکی ہمت بندھانے لگا۔

"لیکن میری ایک بات یاد رکھنا، تم وہ قیمتی ہیرا ہو جسکی چمک سے ایک دن انکی آنکھیں چندھیانے لگیں گی لیکن وہ تمہارے اتنے قریب ہونے کے باوجود بھی تمہیں حاصل نہ کر سکیں گے۔" حماد اتنا کہہ کر گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ڈیڈ مجھے کچھ پیسے چاہیے۔" وہ شرمندہ سا سر جھکائے کہہ گیا۔

"کیوں تمہاری پاکٹ منی کدھر ہے۔"

"وہ میرے پاس ہی ہے، لیکن مزید پیسوں کی ضرورت ہے، ان چھٹیوں میں میری پوری کلاس کسی دوسرے شہر جانے کا ارادہ رکھتی ہے۔" حازق پیپرز ختم ہونے کے اگلے دن سب کے بار بار میسج کر کے منانے پر مان تو گیا لیکن اب گھر والوں سے پیسے مانگنا سب سے مشکل کام لگ رہا تھا، اس لیئے ایک ہی سانس میں اپنی بات بیان کر گیا۔

"میں تمہیں پیسے کمانے والی مشین نظر آتا ہوں، جو اب تمہاری ان شاہانہ سرگرمیوں کو بھی پورا کروں۔" وہ قدرے جتا کر بولے۔

"میرا فرض بس تمہیں تعلیم دلوانا اور تمہاری بنیادی ضروریات کو پوری کرنا، اس سے آگے کی مجھ سے امید مت رکھنا، کیونکہ کل کو میرے بڑھاپے میں تم میرے کسی کام کے نہیں، پھر میں کیوں موجودہ وقت میں اپنی خون پسینے کی کمائی تم پر ضائع کرتا پھروں۔۔" سامنے بیٹھا شخص سفاکی سے کہتا ہوا حازق کو بے دردی سے توڑ گیا۔

"آپ بے شک اپنے یہ فرائض پورے نہ کریں، مجھے تعلیم بھی نہ دلوائیں اور نہ ہی میری بنیادی ضروریات پوری کریں لیکن صرف ایک بار مجھ بسے حاشر اور عنائیہ کی طرح محبت تو کریں، مجھے بھی انکی طرح اپنی ذات کا مان دیں۔" وہ آنکھوں میں آنسو لیئے اپنے باپ کے قدموں میں بیٹھ گیا۔

"حازق تم میرے وجود کا وہ ناسور ہو، جسے نا تو میں کاٹ سکتا ہوں اور نہ ہی سینے سے لگا کر رکھ سکتا ہوں۔" وہ اپنے پاوں قدرے پیچھے کھینچتے ہوئے گویا ہوئے۔

"اگر کبھی وقت ملے تو اپنے وجود کے اس ناسور کو ٹٹول کر دیکھیئے گا، وہاں آپکو کبھی نہ بھرنے

والے زخم دیکھائی دیں گے، جو ایک دن اچانک اس ناسور کو بے مول کر کے موت کے گاٹ اتار دیں گے۔" وہ ہذیانی انداز میں چلایا۔

"مجھے بتائیں میں کیا کروں، کیا یہ میرا قصور ہے کہ میں ایسا ہوں۔" وہ وہاں سے اٹھ کر اپنا ہاتھ دیوار پر زور زور سے مارنے لگا۔

"یہ تمہارا قصور نہیں، بس کاش تم میرے گھر میں پیدا نہ ہوتے۔" حازق کی بگڑتی حالت دیکھ کر وہ اس بار کچھ نرمی سے گویا ہوئے۔

"کاش۔۔۔" اس نے حسرت بھری سانس لی۔

"کاش میں ایک امیر باپ کی بجائے کسی غریب والدین کی اولاد ہوتا، کم از کم ان کے محبت بھرے لمس سے محروم تو نہ رہتا۔" وہ دوبدو بولا۔

"کاش۔۔۔! تم ایسے ہی کسی گھر کی پیداوار ہوتے تو کم از کم میں اپنے سٹیٹس میں تمہیں کسی سے متعارف کروانے میں شرمندگی محسوس نہ کرتا۔ "

"کیا آپکو اپنی اولاد کے احساسات سے زیادہ اپنے سٹیٹس کی پرواہ ہے، کیا اگر میں بھی حاشر یا عنائیہ کی طرح ہوتا تو ہی آپ کی اور ماما کی محبت کا لیبل میرے ماتھے پر چمکتا، لیکن آپ دونوں، جو مجھے اس دنیا میں لانے کا سبب بنے وہی میری حقیقت کو قبول نہیں کرتے، تو میں کسی اور سے کیا امید لگاؤں۔" وہ اتنا کہہ کر مڑ گیا لیکن پیچھے ہال کے داخلی دروازے میں اپنی ماں کو کھڑے پایا، وہ آنکھوں میں شکوے سے بھری نمی لیئے تیزی سے دوڑا اور اگلا سانس اپنے کمرے کا دروازہ لاک کرنے کے بعد لیا، اور پھر اپنے وجود کی، کبھی نہ تھمنے والی چیخوں کا

گلا گھونٹنے لگا جب نہ کنٹرول ہوا تو کمرے کی چیزوں کو پھینکنے لگا، خود کو اذیت دینے لگا۔

اس ایک ہفتے میں حازق نے اپنا سیل آف کر کے صرف اپنے آپ کے ساتھ وقت گذارا اور اس وقت گزاری کے ہاتھوں وہ کئی بار ٹوٹا پھر خود ہی اپنی ذات کو جوڑتا، کئی بار رویا پھر خود ہی آنسو صاف کر لیتا، جتنی شدت سے اسکا وجود توٹتا وہ اتنی ہی شدت سے واپس پورے قد پہ کھڑا نظر آتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کیا مسئلہ تمہارے ساتھ، فون کیوں آف کر رکھا، وہاں سب نے میری جان کھائی ہے کہ تم کدھر غائب ہو۔" حماد نے تقریبا پچھلے چھ دنوں سے اسکی خاموشی پر ایک لفظ نہیں کہا، کیونکہ وہ اسے وقت دے رہا تھا لیکن اب برداشت نہیں ہوا تو گھر چلا آیا کیونکہ پرسوں دوبارہ کلاسسز شروع ہونے والی تھی اور حازق ابھی تک نارمل نہیں ہو پا رہا تھا۔

"بس موڈ نہیں تھا کسی سے کونٹکٹ رکھنے کا اس لیئے سیل آف کر دیا، لیکن تم بتاؤ ٹور کیسا رہا آپ لوگوں کا۔؟" وہ لہجے کو قدرے نارمل رکھ کر گویا ہوا لیکن اسکی سرخ سوجھی آنکھیں ساری کہانی بیان کر رہی تھی۔

"جب تم نے کال کر کے جانے سے منع کیا، تو میں نے بھی جانے سے انکار کر دیا، پھر سب نے مشترکہ فیصلہ لیا، کہ تمہارے بغیر کوئی نہیں جائے گا۔"

"تم میری وجہ سے اپنا گولڈن ٹائم پریڈ ضائع نہیں کرو، میری ذات ہمیشہ اندھیروں میں رہنے

والی ہے تو کیا ہر بار تم میری وجہ سے آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے اندھیرے کی طرف لپکو گے۔ "

"تم مجھے نہ سمجھاو تو بہتر ہے، بیکاز آئی ہیومائے اون سینس آف ویو۔" وہ حازق کی طرف دیکھ کر غصے سے بولا۔

"اور تم اپنی یہ غمزدہ شکل ٹھیک کرو، پرسوں کلاسسز سٹارٹ ہیں، تم میرے حصے کی بھی پڑھائی کر لینا اور میں پورا سمسٹر موجیں کر کے فائنل میں چیٹنگ کر لوں گا، کیسا آئیڈیا۔" حماد اسے ہنسانے کے لیئے ہاتھ پر ہاتھ مار کر بولا اور پھر بالآخر چھ دنوں بعد حازق کے چہرے پر مسکراہٹ واضح ہوئی۔

"تم انتہائی گرے ہوئے انسان ہو، لیکن یاد رکھنا اس بار مجھ سے یہ امید مت لگانا، کیونکہ ایسے تمہیں پکی پکائی کھیر کھانے کی عادت پڑ جائے گی۔ "

"تم عادت پڑ جانے کی بات کرتے ہو، جبکہ مجھے عادت پڑ چکی ہے، تمہارے بے جا لاڑ پیار نے مجھے کہیں کا نہ چھوڑا، یہاں تک کہ مجھے اس سفائر کو بھی منہ دیکھانے کے لائق نہیں چھوڑا۔" وہ بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے فرضی آنسو صاف کر رہا تھا۔

"تم انتہائی ڈرامے باز بھی ہو، میرا خیال ہے تمہیں شوبز جوائن کر لیتی چاہیے وہاں ایسے دو نمبر ٹیلینٹ کی ضرورت ہے۔" حازق خوامخواہ چڑچڑا ہو رہا تھا۔

"میری چھوڑو تم جوائن کر لو، اچھے خاصے، چلتے پھرتے ماڈل ہو، کسی بھی برینڈ کے کپڑوں کی مشہوری کر سکتے ہو۔" حماد کی غیر سنجیدگی سے کی گئی بات یکدم حازق کے دل کو لگی وہ پچھلے

دنوں میں شدت سے پارٹ ٹائم جاب کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ لیکن اب حماد کی بات نے سوچوں کے کئ درواہ کیئے لیکن حماد سے ابھی کوئی بات کیئے بغیر وہ موضوع بدل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حازق ٹھیک تو ہے نا۔۔؟" حماد فون کال سننے کی غرض سے کلاس سے باہر نکلا تو داود بھی اسکے پیچھے آگیا، اور کال بند ہونے پر استفسار کرنے لگا۔ کیونکہ نا صرف داود نے بلکہ باقی کلاس نے بھی حازق کی اس نئے سمسٹر میں غیر معمولی سنجیدگی نوٹ کی تھی، اور سب سے عجیب بات اسکی آنکھوں کی سرخی ابھی تک موجود تھی جسے وہ کالا چشمہ لگا کر چھپانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

"ہاں ٹھیک ہے، بس کبھی کبھی بہت اپ سیٹ ہو جاتا، پھر میں بھی اسے سپیس دیتا ہوں، کہ وہ اکیلا خود کے ساتھ وقت گزارے اپنے آپ کو سمجھے، لوگوں سے لڑنا سیکھے بلکہ نہیں لوگ تو پھر کچھ نہیں کہتے اپنے گھر والوں سے لڑنا سیکھے کیونکہ اصل تکلیف کی وجہ وہی اپنے ہیں۔"

حماد رنجیدہ ہوا۔

"لیکن تم لوگ پریشان نہیں ہو، کلاسسز سٹارٹ ہو گئ ہیں اب دوبارہ نارمل ہو جائے گا۔" حماد نے اسے مطمئن کیا، سفائر جو کہ کلاس سے باہر نکلنے کی غرض سے دروازہ کھول رہی تھی، حماد اور داود کی آواز سن کر بے اختیار انکی باتیں سننے لگی۔ اور پھر ایک فیصلہ پر پہنچی، جس کام کو کرنے کے لیئے وہ خود میں پچھلے چار مہینے سے ہمت نہ لا پا رہی تھی وہ کام ابھی دو منٹوں میں ہوا

تھا۔

سفائر دروازہ کھول کر ان دونوں کو اگنور کرتی ہوئی کیفے کی طرف بڑھ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"دنیا ادھر سے ادھر ہو سکتی ہے لیکن یہ عورت نہیں بدل سکتی۔" حماد کو اسکا اس طرح اگنور کرنا جلا ہی گیا تو حازق کے ساتھ ٹکتے ہوئے مسلسل بڑبڑا رہا تھا۔

"کونسی عورت۔" اسنے رخ موڑ کر پوچھا۔

"کلاس میں ایک ہی چڑیل ہے، انسان کم از کم اخلاقا سلام لے لیتا لیکن وہ تو خود کو پتہ نہیں کس ریاست کی شہزادی تصور کرتی ہے۔" وہ ناک چڑھاتے ہوئے بولا۔

"کیا چڑیل کسی ریاست کی شہزادی ہو سکتی ہے، اور کیا چڑیل انسان ہو سکتی ہے۔" آپنی طرف سے وہ پتے کی بات کر کے حماد کو زچ کر رہا تھا، لیکن جب حماد نے رکھ کر دو اسکے کان کے نیچے لگائیں تو جوابی کاروائی کے لیئے حازق بھی اس پر جھپٹا لیکن اسکا ارادہ بھانپ کر حماد وہاں سے اٹھ کر پوری کلاس میں اودھم مچانے لگا، حازق نے جونہی اپنا بدلا پورا کیا، کلاس اسے داد دینے لگی، اور حماد صاحب نے جوش میں آکر ایک بار پھر سے ہوش کھو دیے۔

"لسن ٹو می ویری کیئر فلی ADP-CS والو، میں ایک انتہائی شریف اور معصوم قسم کا انسان ہوں، اور مجھ جیسا انسان آپ کو موبائیل کی ٹارچ لے کر ڈھونڈنے پر بھی نہیں ملے گا۔" وہ پہلی لائن میں رکھی کرسیوں میں سے ایک پر چڑھ کر ہاتھ اٹھا کر پورے جوبن میں بولنا شروع

ہو گیا لیکن یہ بھول گیا کرسی پر رکھا بیگ اسکے پاوں لگنے سے مسلسل گندا ہو رہا۔

"ہمارا دماغ تو نہیں خراب جو ٹارچ لے کر ایک بار پھر سے تم جیسا پیس ہی ڈھونڈیں، تم کیا جانوں تمہیں برداشت کرنے پر ہمیں یونیورسٹی کی ہواؤں کے ساتھ ساتھ یہاں کی دیواریں اور فرنیچر تک بھی سلام کہتے ہیں۔" حازق نے اسکی کمر پر مکا مارتے ہوئے کہا اور فورا علی کے پیچھے ہو گیا، کیونکہ حماد اسکے بالوں پر ہاتھ ڈالنے میں ایک منٹ کی دیری نہ کرتا۔

"تم اپنی خیر۔۔۔" ابھی آدھی بات حماد کے منہ میں ہی تھی جب اسکے ناک پر کوئی چیز کافی زور سے لگی۔

"اوہ تیری۔۔۔" اسنے ناک پر ہاتھ رکھے فورا اس طرف نظریں کی جہاں سے مار کر مارا گیا، لیکن یہ کیا سامنے سفائر بیگم جارحانہ تیور لیئے اسے گھورنے میں مصروف تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"یہ کیا بدتمیزی تھی۔۔؟" وہ غصے سے دھاڑا۔

"یہ وہی تھا جسکے تم قابل ہو، کیونکہ انسانوں والی تو کوئی بات تم میں ہے نہیں۔" سفائر نے ہاتھ میں پکڑا شاپر ایمان کو تھمایا اور حماد کو سویٹر سے پکڑ کر نیچے کھینچا۔

"تم ہوتی کون ہو مجھے ہاتھ لگانے والی۔" حماد گرتے گرتے بچا تھا اب خود کو سنبھال کر اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔

"تم ہوتے کون ہو، میری چیئر پر کھڑے ہونے والے۔" وہ بھی اسی کے انداز میں بولی تو حماد اب اسکا اتنا سخت رد عمل سمجھ گیا۔

"لیکن یہ چیئر تو لکڑی کی ہے۔۔" وہ پر سوچ انداز میں بولا۔

"کیا تم ایک لکڑی ہو۔۔۔" وہ معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے گویا ہوا۔

"میں تمہارا منہ نوچ لوں گی بے وقوف انسان، تم نے میرا سارا بیگ گندا کر دیا۔" سفائر کی مجبوری کہ وہ اسے ہاتھ نہیں لگانا چاہتی تھی ورنہ کسر کبھی نہ چھوڑتی اور اپنے نئے بیگ کو اتنی بے دردی سے گندے کیئے جانے پر آٹھ آٹھ آنسو بہانا چاہتی تھی۔

"تم واقعی ایک چڑیل کی مثال ہو، جو خوبصورت لوگوں کی خوبصورتی سے جل کر انکے منہ پر وار کرتی ہو۔۔" حماد پوری کلاس کے سامنے اپنی عزت افزائی پر تڑپ ہی گیا اب جوابی کاروائی بھی اتنی شدید تھی۔

"حماد آج تو گیا کام سے۔" حازق نے سرگوشی کی، کیونکہ وہ سفائر کے منہ پر اسے چڑیل کہہ چکا تھا، کلاس میں دبی دبی سی ہنسی گونجنے لگی۔

"شٹ اپ، یو میڈ انسان، اپنے بارے میں تمہیں کچھ زیادہ ہی خوش فہمی ہے، پتہ مجھے کتنے پانی میں ہو تم۔" وہ تو اسکے چڑیل کہنے پر سلگ ہی گئ تھی۔

"اللہ کا شکر ہے خشکی پر موجود ہوں، میں کونسے تمہارے پیسے لے کر بھاگا ہوں جو ایسے تانے دے رہی ہو۔۔۔" حماد لاپرواہی سے بولا۔

"تم سے یہ امید بھی کی جاسکتی ہے، ایک نمبر کے نقل خور انسان، باتیں ایسے کرتے تھے جیسے کسی جنگیز خان کی اولاد ہو، پیچھے سے نکلے تم ایک معمولی پیپر چیٹنگ کرنے والے۔" سفائر نے دل میں دبایا بدلہ پورا کیا۔

"میں بتا رہا ہوں کوئی روک لے مجھے، ورنہ میرے ہاتھ آج ایک چڑیل کے خون سے رنگ جائیں گے۔" حماد اپنی کھلم کھلی بستی پر سکتے میں آ گیا اور جب سکتا ٹوٹا تو اپنا ہاتھ زبردستی حازق کے ہاتھوں میں تھما دیا جیسے وہ روک رہا ہو اسے۔

"پھر پتہ تم لوگ کیا کہو گے، تم لوگ کہو گے۔۔۔

"وے حماد تو کینے ثواب دا کم کیتا۔" (حماد تم نے بہت نیک کام کیا۔)

"میں مر ہی نہ جاوں تمہاری اس نیک نامی پر۔" سفائر جل کر بولی۔

"ذرا پڑے ہٹ کر مرو، میرے سر سے مت چڑھ جانا۔" حماد اسکو مزید جلاتے ہوئے قدرے پیچھے کو کھسکا۔

"سٹاپ اٹ حماد، مزاق اسی حد تک اچھا لگتا جب تک کسی کو برا نہ لگے، جب برا لگنے لگے تو وہ کسی شخص کی ذات پر دھڑلے سے وار کرنا کہلائے گا۔" حازق کو یہاں بولنا ضروری لگا کیونکہ ان کا جھگڑا طول پکڑ رہا تھا۔

"تم تو رہنے ہی دو، تمہاری وجہ سے یہ ہمارے سروں پر چڑھا ناچ رہا، ورنہ یہ ہے کیا ہماری کلاس کا ایک معمولی سا نالائق سٹوڈنٹ۔" سفائر اب کی بار حازق کو بھی لپیٹ میں لے گئی۔

"اگر تمہیں پڑھائی کرنی آتی ہے، تو مجھ میں یہ ہنر ہے، کیا تم میری طرح ڈانس کر سکتی ہو، اور دوسری بات تم ہو کیا، سٹیج پر جا کر بولنا تو تمہیں آتا نہیں۔" حماد کی زبان کہاں خاموش رہنے والی تھی۔

"جہنم میں جاو۔"

"اور تم چڑیلوں کی دنیا میں جاو، یہاں ہمارا جینا حرام کر کے رکھا ہے، ہنسو تو تمہیں تکلیف ہے، بولو تو تمہیں تکلیف ہوتی ہے، جاو بی بی معاف کرو، اور اپنے جیسی مخلوق میں زندگی گزارو۔" حماد لگے ہاتھوں حازق کا بدلہ بھی لے گیا، سفائر کو یکدم احساس ہوا کہ حماد اسے، اسی کے کہے الفاظ لٹا رہا۔

"حماد بی ان لمٹس، لڑکیوں سے بات کرنے کی تمیز کہاں گئی تمہاری۔" حازق نے اسکے بازو پر دباو ڈال کر اسے مزید بولنے سے روکا۔

"تو لڑکیوں کی تمیز کہاں گئی جو اتنے ہینڈسم غیر محرم کو مار کر مارتے ہوئے، چھیڑا جا رہا۔" اس نے جس لہجے میں کہا پوری کلاس گلا پھاڑ کے ہنسی اور سفائر تیوری چڑھائے سب کو دیکھنے لگی۔

"شکل دیکھی ہے اپنی۔۔۔" سفائر ہاتھ اٹھا کر کہنے لگی۔

"لو دیکھ لی اب کہو کیا کہنا ہے۔" حماد موبائل کا فرنٹ کیمرہ آن کر کے باقاعدہ سیلفی لے کر بولا۔

"تم سے بات کرنا ہی فضول کام ہے۔"

"اور مجھے کیوں لگتا، تمہارا من پسند فضول کام میرے سے بات کرنا ہی ہے۔" حماد اب باقاعدہ اسے چڑا رہا تھا اور سونے پر سہاگہ وہ اس کی یہ خواہش پوری بھی کر رہی تھی۔

"حازق اسے منع کرو، ورنہ اب میں بھی لحاظ نہیں رکھوں گی۔" جب کچھ نہ سمجھ میں آئی تو وہ پھر سے حازق کو درمیان میں گھسیٹ لائی۔

"میری کوئی سنتا ہی کب ہے جو میں منع کروں، اور ویسے بھی تم دونوں ہی کم نہیں، میں کسی کو

فیور نہیں کروں گا۔"وہ علیحدہ منہ بنا کر روٹھے پن سے گویا ہوا۔

"حماد انف، اب ایک اور لفظ بھی مزید نہ بولنا ورنہ سچ کہہ رہی ہوں میں اپنے اور تمہارے درمیان لحاظ بھول جاوں گی۔"وہ انگلی اٹھا کر تنبیہہ کرنے لگی۔

"جھگڑا پہلے تم نے شروع کیا، میں معصوم، تم جیسی چڑیل کے ہتھے۔۔۔۔"ابھی کچھ الفاظ حماد کے منہ میں ہی تھے جب سفائر اس پر جھپٹی۔

"جنگلی چڑیل، چھوڑو میرے بال۔"اسکے ایک بار پھر چڑیل کہنے پر، بال چھوڑنے کی بجائے سفائر کی پکڑ مزید مضبوط ہو گئی۔حازق سمیت سب منہ کھولے کلاس کا منظر دیکھ رہے تھے، جو چڑیا گھر سے کم نہ تھا۔

"سفائر کچھ خیال کرو، چھوڑو اسکے بال۔"سمائرہ نے پیچھے سے اسے کھینچ کر حماد کے بالوں سے الگ کروایا، سفائر اپنے ہاتھ، حماد کے لمبے بالوں سے علیحدہ کرنے سے پہلے ایک بار زور سے اسکے بال کھینچنا نہیں بھولی۔

"میں تمہارا قتل کر دوں گا۔"سفائر کے بال چھوڑنے کے بعد حماد اس پر جھپٹا۔

"حماد نو۔"حازق نے درمیان میں آ کر اسے سفائر کو ہاتھ لگانے سے روکا۔

"ایک لڑکی پر ہاتھ اٹھانا تمہیں سوٹ نہیں کرتا۔"وہ اسے پر سکون کرنے لگا جسکا رد عمل شدید ہونے والا تھا۔

"تم نے کہا تھا، کہ تم ہم دونوں میں سے کسی کو فیور نہیں کرو گے، لیکن یہاں تم فیور کر رہے ہو۔"وہ غصے سے اپنا آپ چھڑا کر بولا۔

"ایک لڑکی چاہے پوری کلاس کے سامنے میری انسلٹ کر دے اور میں بدلے میں ایک لفظ بھی نہ کہوں، بٹ سوری ٹو سے۔۔۔! مجھ میں اتنا ظرف نہیں۔" وہ اتنا کہہ کر اپنے بال ٹھیک کرتے ہوئے کلاس کا دروازہ زور سے بند کر کے باہر نکل گیا، حازق آوازیں دیتا رہ گیا لیکن وہ پلٹا نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تم یہاں چھپ کر بیٹھے ہو، اور میں پوری یونیورسٹی میں تمہیں ڈھونڈ چکا ہوں۔" وہ لائبریری میں رکھے ایک ٹیبل کے سامنے بیٹھے حماد سے مخاطب ہوا، اور پھر اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر لمبے لمبے سانس کھینچ کر خود کو نارمل کرنے لگا۔

"تم بھی اچھے انسان ہو چن کر وہ جگہ ڈھونڈ نکالی، جہاں میں تمہارا تصور بھی نہیں کر سکتا۔" حازق اسے ہنسانے کے لیئے کہہ گیا، لیکن حماد نے جن نظروں سے دیکھا وہ واقعی گھبرا گیا۔

"حازق مجھے تنگ نہیں کرو۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔

"تم باہر تو آو، گراونڈ میں چل کر بات کر لیتے ہیں۔" وہ حماد کا ہاتھ کھینچتے ہوئے بولا۔

"تمہیں سمجھ نہیں آ رہی میں نے کیا کہا چھوڑو میرا ہاتھ، اور بخش دو میری جان۔" وہ دونوں ہاتھ جوڑے قدرے اونچی آواز میں بولا۔ نتیجہ یہ نکلا اتنی اونچی آواز میں بولنے پر لائبریرین نے دونوں کو باہر نکال دیا۔

"میری بات تو سنو، یار میرا اس سب میں کیا قصور۔" وہ تیزی سے چلتے ہوئے حماد تک پہنچا جو

کہ کافی آگے نکل چکا تھا۔

"تمہارا قصور یہ ہے کہ تم نے اس لڑکی کو ہماری دوستی پر فوقیت دی، تم نے اسے فیور کیا حازق۔۔۔، اسے جو انسانیت کے درجے سے گری ہوئی ہے۔" وہ گراونڈ میں موجود تھے جب حماد چلایا، ارد گرد کے طلباء بھی انکی طرف متوجہ ہونے لگے۔

"حماد میں نے اسے فیور نہیں دی، میں مانتا ہوں اس کی غلطی ہے، لیکن تمہیں روکنا اس لیئے ضروری تھا کیونکہ میں نہیں چاہتا تم کسی لڑکی پر ہاتھ اٹھاو، یہ ہماری تربیت نہیں ہے۔" وہ اسے بازو سے تھامے کیفے میں لے گیا کیونکہ گراونڈ میں بلاوجہ تماشا لگ رہا تھا۔

"تم فی الحال میری نظروں سے دور رہو۔" وہ اپنا چہرہ دوسری طرف کرتے ہوئے بولا۔

"کیا تم شرما رہے ہو کہ سب کے سامنے تمہارے یہ حسین بال سفائر کے ہتھے چڑھ گئے۔" وہ آس کے بال درست کرتے ہوئے بات کو مزاج کا رخ دے رہا تھا۔

"اگر تم بیچ میں نہ آئے ہوتے، تو میں بھی اسکے بال پکڑ لیتا، اور یقین جانو میں ایسا کرنے میں ایک سیکنڈ کے لیئے بھی نہ گھبراتا۔"

"مجھے تمہاری قابلیت پر کوئی شک نہیں اسی لیئے درمیان میں کود پڑا، اور ویسے بھی شکر کرو کسی تیسرے نے نہیں دیکھا اور نہ ہی یہ بات پروفیسرز تک نہیں پہنچی ورنہ تم دونوں ہی ایک ہفتے کے لیئے سسپینڈ ہو جاتے۔" حازق نے اسے کافی حد تک نارمل کر لیا تھا۔

"چلو اب، پہلی کلاس بھی تم نے مس کر دی۔" وہ اسے ساتھ لیئے آگے بڑھ گیا۔

"حازق میں کلاس میں سب کو منہ کیسے دیکھاوں گا، اس چارفٹ نے مجھے کہیں کا نہیں

چھوڑا۔"حماد پر سوچ انداز میں گویا ہوا۔

"جیسے دیکھاتے ہیں ویسے ہی دیکھانا،اور کیا سر نیچے اور ٹانگیں اوپر کرنے سے تو رہے تم۔"وہ مسکراتے ہوئے بولا اور آگے چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"یہ میں تمہارے لیئے لائی تھی۔"کلاس ختم ہونے کے بعد سفائر قدرے شرمندہ سی حازق کے سامنے موجود تھی جو حماد کے ساتھ کسی بات میں مصروف تھا۔

"یہ کیا ہے۔۔۔؟"وہ حیرانگی سے اسکا منہ دیکھنے لگا جو دے کم اور احسان زیادہ کر رہی تھی۔

"حازق ذرا دھیان سے،اندر کچھ ایسا نہ ہو جو تمہیں نقصان پہنچا دے۔"حماد بات لگانا نہیں بولا تھا۔

"حماد اب پھر سے تم لڑائی شروع کر رہے ہو،میں پہلے ہی تمہارے گندے بالوں کو ہاتھ لگانے پر بہت شرمندہ ہوں۔"وہ بھی کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔

"کیا تم واقعی یہ مجھے دینے آئی ہو یا پہلے کی تھمنے والی لڑائی دوبارہ شروع کرنے آئی ہو۔"حازق ان دونوں کو واپس شروع ہوتے دیکھ کر غصے سے بولا،تو دونوں ہی خاموش ہو گئے اور حازق ہاتھ میں پکڑے شاپر کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"یہ سب کیا۔۔۔؟"وہ شاپر کے اندر موجود مختلف چاکلیٹس دیکھ کر حیرت سے گویا ہوا۔

"آئیم سوری،میں نے تمہیں اس دن بہت ہرٹ کیا تھا۔"وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتے

ہوئے قدرے اونچی آواز میں بولی، سفائر کی آواز کلاس میں گونجنے پر سب ہی اپنی گردنیں پیچھے موڑے دیکھنے لگے جہاں سفائر حازق کے سامنے ندامت لیئے کھڑی تھی۔

"میں جانتی ہوں، میں نے معافی مانگنے میں بہت دیر کر دی، لیکن میر ایقین کرو میں نے تمہیں ارادتاً ہرٹ نہیں کیا، میں یہی سمجھی تم ایک مخصوص سٹائل اپنائے ہوئے ہو، کیونکہ جو تمہاری حقیقت ہے اسکے بارے میں تو میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔" وہ نظریں جھکائے کھلے دل سے اپنی غلطی کا اعتراف کر رہی تھی۔

"میں نے پچھلے سمسٹر میں کئی بار چاہا تمہیں اکیلے میں جا کر سوری کہہ دوں، لیکن میں خود کو اس سب کے لیئے تیار نہیں کر پائی، حازق میں ڈر گئی تھی تمہارے الفاظ ان تمام دنوں میری سماعت کا پیچھا نہیں چھوڑ رہے تھے، مجھے لگا میں تمہاری بدعاوں کی زد میں آگئی ہوں۔" اس کی لہجے میں ندامت واضع تھی، حازق دم سادھے اسے سنی جا رہا تھا۔

"پھر میں نے سوچا، میں اس تلخی کو اگلے سمسٹر میں ختم کروں گی وہ بھی پوری کلاس کے سامنے، اگر میں بدتمیزی سب کے سامنے کر سکتی ہوں تو معافی بھی سب کے سامنے مانگنے کا حوصلہ رکھتی ہوں۔

"لیکن ایک شکایت مجھے پوری کلاس سے ہے، خاص طور پر اپنی نام نہاد دوستوں سے، جتنی اس بات سے لاعلم پوری کلاس تھی اتنی میں بھی تھی، لیکن جب اگلے دن سب اکھٹے ہوئے تمہاری دلجوئی کر رہے تھے، کسی نے مجھ سے اس بارے میں پوچھا تک بھی نہیں کہ کیا میں اس کا حصہ بننا چاہتی ہوں یا نہیں۔"

"بننا نہ بننا میری مرضی ہوتی لیکن مجھے پوری کلاس سے علیحدہ کر دیا گیا، بالکل ویسے جیسے میں نے تم دونوں کو باقی گروپس سے علیحدہ کر دیا۔ میں نے اپنی زندگی کا سب سے برا وقت ان چند مہینوں میں گزارا میرا دل چاہتا تھا یونیورسٹی چھوڑ کر کہیں اور چلی جاوں، کیونکہ میں اس گلٹ کے ساتھ تمہارا سامنا نہیں کر پا رہی تھی کہ میں نے تمہیں تکلیف دی، تمہارے پرسنلز پر وار کیا۔" وہ اتنی سنجیدہ تھی کہ اسکی آنکھیں پانی سے بھرنے لگیں۔

حازق اسے ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے یقین نہ کر پا رہا ہو، بلکہ حماد کے ساتھ ساتھ سب کا ہی یہی حال تھا جیسے انہوں نے سفائر سے اس چیز کی امید ہی نہ رکھی ہو۔

"حازق ان چار کلیٹس کو میرا دوستی کے لیئے بڑھا ہاتھ سمجھ کر قبول کر لو، اور مجھے اس بوجھ سے آزاد کر دو۔" وہ اپنی آنکھوں کے نم کونوں کو صاف کرتی ہوئی سنجیدگی سے بولی۔

"سفائر تم غلط سوچ رہی تھی، میں نے کبھی تمہیں بد دعا نہیں دی بلکہ سوچا تک بھی نہیں، ہم جیسوں کی بد دعا پتہ کیا ہوتی ہے کہ کاش اگلے گھر بھی ہم جیسی بے مول اولاد پیدا ہو، لیکن میں مر کر بھی کسی کو یہ بد دعا نہیں دے سکتا چاہے اگلا انسان میری ذات کو ٹکڑوں میں کیوں نہ تبدیل کر دے کیونکہ یہ صرف میں جانتا ہوں یا میرا خدا، کہ مجھ جیسا بننا کس قدر اذیت کا سبب ہے، دن رات مرنا پڑتا، اپنے وجود کے ملبے کو خود اٹھانا پڑتا، لیکن میں اس معاملے میں کچھ حد تک خوش قسمت ہوں جو مجھے آپ لوگوں جیسی کلاس ملی، جو نا صرف میری عزت کرتی ہے بلکہ مجھ سے محبت بھی کرتی ہے۔"

"کہتے ہیں کچھ چیزوں یا کچھ لوگوں کی حقیقت جان کر بھی انہیں زندگی سے نہ نکالا جائے تو

اسے ظرف کہتے ہیں اور یقین جانو آپ لوگوں کے اس ظرف نے مجھ میں جینے کی ایک نئ امنگ پیدا کی۔

"سفائر اگر میں اس کلاس میں توڑا گیا تھا تو مجھے اسی کلاس میں معتبر بھی ٹھہرایا گیا، اور یہ لمحے میں اپنی زندگی سے کبھی چھوٹنے نہیں دینا چاہتا۔" حازق اتنا کہہ کر حماد کی طرف دیکھنے لگا جو اس کے اس فیصلے پر مطمئن تھا۔ وہ شاپر میں سے ایک عدد چاکلیٹ نکال کر اسے کھول کر کھانے لگا جسکا مطلب تھا وہ دوستی کے لیئے بڑھا ہاتھ تھام چکا، سفائر اسکے انداز پر مسکرائی تھی۔

"تھینکس یو حازق۔۔۔" وہ پرجوش انداز میں گویا ہوئی اور باقی سب کو اگنور کرتے ہوئے واپس اپنی جگہ پر چلی گئ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اوئے مجھے بھی چاکلیٹ دے۔" سفائر کے جانے کے بعد حماد اسکے ہاتھ سے چاکلیٹس والا شاپر کھینچنے میں تگودو کرنے لگا۔

"اچھا یہی والی دے دو۔" جب بات نہ بنی تو وہ حازق کے ہاتھ میں موجود آدھی کھائی ہوئی چاکلیٹ ہی کھینچ کر مزے سے کھانے لگا۔

"ویسے ایک بات ہے، فری کی چیز کھانے میں بھی اپنا مزہ۔" حازق حماد کو دیکھتا ہی رہ گیا جو لاپرواہ سا بیٹھا چاکلیٹ کو اس طرح سے کھا رہا تھا جیسے پہلی بار ملی ہو۔ لیکن اصل میں ملی پہلی

بار نہیں تھی اسکے چھین جانے کا خوف تھا اسی لئے دبکا بیٹھا کھانے میں مصروف تھا۔

"السلام علیکم سر۔۔۔"کلاس میں سر کے داخل ہوتے ہی تقریبا تمام طلباء نے سلامتی بھیجی جسے خوش اخلاقی سے سر نے قبول کیا، حماد بھی اپنی جگہ پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"میری طرف سے آپ سب کو سیکنڈ سمسٹر میں خوش آمدید، امید ہے سب ٹھیک ہوں گے، تو آگے بڑھنے سے پہلے میں آپکو بتاتا چلوں کہ میں آپ کی کلاس کا انچارج پلس میجر سبجیکٹ کا پروفیسر ہوں اس لیئے آپکو کبھی بھی، کسی بھی، حوالے سے مسئلہ ہو آپ لوگ سب سے پہلے میرے پاس آئیں گے اور اگر آپ کو لگے کہ میں آپکا مسئلہ نہیں سلجھا سکتا پھر آپ ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ کے پاس جائیں اسکے علاوہ میں نہ سنوں کہ ADP-CS1 کے طلباء چھوٹی چھوٹی سی شکایت لے کر آفس تک جا رہے ہیں۔"نرمی سے سمجھاتے ہوئے سر ابرار نے آخر میں سنجیدگی سے کہا۔

"یس سر۔"ایک آواز میں سب بولے۔

"سر اگر پڑھائی کے علاوہ کلاس میں کسی سے مسئلہ ہو تب بھی آپ کے پاس آئیں۔۔؟"حماد نے معصومیت کا لبادہ اوڑھے سوال اٹھایا۔

"جی بچے بالکل، اگر کوئی لڑائی، کوئی بد تمیزی کرے تب بھی پہلے بات مجھ تک پہنچنی چاہیے۔"انہوں نے روسٹرم کے آگے کھڑے رسانیت سے جواب دیا۔

"تو سر پھر میں سب کے سامنے آپکو کچھ بتانا چاہتا ہوں۔۔"اس نے گہری سانس لے کر کہا، حازق نے اسکے ہاتھ پر دباو ڈالا کہ کہیں کچھ غلط ہی نہ بول دے، لیکن وہ کہاں اسکے اشارے

سمجھ رہا تھا۔

"سر آج تقریباً چار گھنٹے پہلے ہماری کلاس کی جی آر نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تھا۔" حماد سنجیدگی سے کہتا ہوا سب پر دھماکہ کر گیا کیونکہ کسی کو بھی امید نہ تھی کہ وہ یہ بات سر کے سامنے کر دے گا۔

"اس کلاس کی جی آر کون ہے کھڑی ہو جائیں۔" پہلے تو سر حماد کو حیرانگی سے دیکھنے لگے جس نے ایک لڑکی سے مار کھالی، پھر حیرت سے نکل کر فوراً سفائر کو کھڑا ہونے کے لیئے کہہ دیا۔

"کیا آپ نے اس سٹوڈنٹ پر ہاتھ اٹھایا۔" سفائر کے کھڑے ہونے پر سر نے سوال کیا۔

"سر آپ میری بات سنیں، غلط۔"

"کیا آپ نے ہاتھ اٹھایا۔۔۔؟ ہاں یا نہ میں جواب دیں۔" سفائر کی بات سن کر سر ابرار درشتی سے بولے۔

"یس سر۔" وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی۔

"سر آپ میری شرافت چیک کریں میں نے جوابی کاروائی میں جی آر کو ہاتھ تو دور انگلی تک بھی نہیں لگائی، آپ چاہے تو پوری کلاس سے پوچھ لیں، سب موجود تھے وہاں پر۔" حماد نے پوری کلاس کو عینی شاہد قرار دے دیا۔ اب سر کا رخ سی آر کی طرف تھا۔

"کیا جو بات وہ سٹوڈنٹ کہہ رہا وہ ٹھیک ہے۔" داود بیچارا بر اپھنسا تھا، نہ حماد کا ساتھ دینے جو گا اور نہ ہی سفائر کا پھر گہرا سانس لے کر سر کی پوچھی بات پر ہاں میں سر ہلا کر تصدیق کر دی۔

اسی طرح سے ایک لڑکی سے یہی سوال پوچھا اس نے بھی داود کی طرح جواب دیا، حازق نہ

حماد کے حق میں بولنے کے قابل تھا اور نہ ہی سفائر کے وہ بس حماد کی ٹانگ پر مسلسل چٹکیاں بھر رہا تھا۔

"مجھے افسوس ہے کہ اس کلاس کی جی آر نے اخلاق سے گری ہوئی حرکت کی، اور ایک لڑکے پر ہاتھ اٹھا گئی، بچے آپ خود سوچیں اگر حماد جوابی کاروائی میں آپ پر ہاتھ اٹھاتا تو کیا عزت رہ جاتی آپکی پوری کلاس کے سامنے۔" سر کا لہجہ قدرے سخت تھا۔

"سر آپ میری طرف کی بھی تو بات سنیں کہ میں نے کیوں ہاتھ اٹھایا۔" سفائر بے بسی سے بولی۔

"بچے کیا اس نے آپ سے غیر اخلاقی گفتگو کی۔۔۔؟ کیا اس نے آپکا راستہ روکا۔۔؟

"استغفر اللہ۔" سر کی بات سن کر، بے اختیار حماد کا ہاتھ دل پر گیا۔

"یا پھر آپکو ہریس کیا۔۔؟ سر کے تمام سوالوں پر سفائر شرم سے پانی پانی ہو کر نہ میں سر ہلا گئی۔

"جب ان میں سے کوئی حرکت بھی اس نے نہیں کی تو میرا خیال ہے آپ کا ہاتھ اٹھانا انتہائی غلط فعل تھا۔" سفائر اب کی بار خاموش ہو گئی کیونکہ اسے اندازہ تھا ہاتھ اٹھا کر اس نے غلط کیا، وہ بھی اسکا نام بگاڑ لیتی لیکن اپنی اس حرکت سے وہ حماد کو موقع دے گئی تھی کہ اب وہ اس پر وار کرے۔

"جی آر، سے سوری ٹو حماد۔" سر نے پوری کلاس کے سامنے اسے سوری کرنے کا حکم دے دیا جسے وہ دل پر پتھر رکھ کر پورا بھی کر گئی۔

"سر مجھے یہ معمولی سا لفظ نہیں چاہیے۔" سفائر کے معافی مانگ لینے کے بعد وہ مزے سے بولا۔

"پھر آپ کیا چاہتے ہیں۔" سر نے ایک ابرو اٹھا کر سوال کیا۔ "سر میں چاہتا ہوں یہ عہدہ ان سے واپس لے لیا جائے، کیونکہ آج جو میرے ساتھ ہوا کل کو یہ سب کسی اور کے ساتھ بھی ہو سکتا، حالانکہ جی آر کا مطلب گرلز ریپریزنٹیٹو ہے لیکن یہ خود کو کسی ریاست کی مہارانی اور ہم سب کو اپنی رعایا سمجھ بیٹھی ہیں۔" حماد چہرے پر سنجیدگی سجائے اپنا بدلہ سود سمیت لے گیا لیکن آنکھوں میں شرارت واضع تھی۔

سر ابرار کو ناچار اس کی ماننی پڑی کیونکہ وہ اس وقت حق بجانب تھا، سفائر اتنی شدید جوابی کاروائی پر سلگ کر رہ گئی اور پوری کلاس کے سامنے شرمندگی علیحدہ۔

"جی تو گرلز میں سے کون جی آر شپ کے لیئے ولنگ ہے۔" سر نے لڑکیوں کی طرف نظر دوڑا کر پوچھا کوئی ایک واحد لڑکی بھی نہ بولی۔

"اگر اب کی بار آپ میں سے کوئی نہ بولا تو پھر میں اپنی مرضی سے کسی کو بھی جی آر منتخب کر دوں گا۔" دو سے تین بار پوچھنے پر جب کوئی نہ بولا تو سر ابرار قدرے سنجیدگی سے گویا ہوئے اور آخری بار پوچھا لیکن اس بار بھی جب کوئی نہ بولا تو انہوں نے دوسری لائن میں موجود سمائرہ کو کھڑے ہونے کا اشارہ دیا۔

"بچے کیا نام ہے آپ کا۔۔۔؟

"سمائرہ ابراہیم۔"

"میری بات دھیان سے سن لیں سب، اب سے سمائرہ ابراہیم آپ کی کلاس کی نئ جی آر ہے، اور بچے آپ اپنی ذمے داری بہت اچھے سے نبھانا، وش یو گڈ لک۔" سر اسے سمجھا کر واپس بیٹھنے کا اشارہ کر کے سفائر کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"آئیم سوری بچے، میری آپ سے کوئی خاص دشمنی نہیں لیکن کلاس کی بہتری کے لیئے یہ فیصلہ لینا پڑا آئی ہوپ یو کین انڈر سٹینڈ۔" انہوں نے سفائر کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"اٹس اوکے آئی کین انڈر سٹینڈ۔" وہ اتنا کہہ کر اپنی جگہ پر بیٹھ گئ لیکن اس دوران اس کی آنکھیں اپنی اس قدر تذلیل پر سرخ ہونے لگ گئیں۔

"تھینکیو سر۔" حماد جاندار انداز میں مسکراتا ہوا واپس بیٹھ چکا تھا لیکن اب حازق کی گھوریاں اور چٹکیاں اسے تنگ کر رہی تھی۔

وہ شاید ایسا کرنے کے بارے میں نہ ہی سوچتا اگر کچھ وقت پہلے سفائر حازق کے ساتھ ساتھ اس سے بھی سوری کر لیتی لیکن جب اس نے اگنور کیا تو وہ بھی کمر باندھ کر بدلہ لینے کے لیئے میدان میں کود پڑا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سفائر حماد کی طرف سے آئیم سوری۔" وہ سفائر کے پیچھے لپکا جو کلاس ختم ہونے کے فورا بعد باہر نکل گئ تھی۔

"حازق ڈونٹ بی سوری بیکاز مجھے اس سب سے فرق نہیں پڑا لیکن حماد نے ساری بات کو غلط انداز میں سر کے سامنے بیان کیا، اگر وہ بدلہ لینا ہی چاہتا تھا تو بالکل فیئر گیم کھیلتا لیکن اس نے

ناصرف مجھے پوری کلاس کے سامنے ذلیل کیا بلکہ میرے کردار پر بھی بات آئی، میں مانتی ہوں میں نے اس پر ہاتھ اٹھایا لیکن وہ مسلسل مجھے زچ کر رہا تھا، اس بات کی بھی پوری کلاس گواہ تھی لیکن یہ بات کسی نے سر سے نہیں کہی۔" وہ دونوں اپنے بلاک کی سیڑھیوں کے پاس کھڑے تھے۔

"لیکن خیر جو ہونا تھا وہ ہو گیا، اسکو بدلا نہیں جا سکتا اور یقین جانو نہ ہی میں بدلنا چاہوں گی۔" وہ رسانیت سے کہتی ہوئی حازق کو حیران کر گئی، کیونکہ وہ اس طرح سے خاموش رہنے والی لڑکی نہیں تھی۔

"میں چلتی ہوں کل ملاقات ہو گی، ابھی بابا خاص طور پر اپنے ہوٹل کا کام چھوڑ کر مجھے لینے آئیں ہیں۔" وہ اتنا کہہ کر اللہ حافظ کہتی وہاں سے چلی گئی۔

"کیا ہوا یہاں ایسے خاموش کیوں کھڑے ہو۔" حازق جو سفائر کو جاتا دیکھ رہا تھا حماد کی آواز سن کر چونکا اور پھر اسے بھرپور نظر انداز کرتے ہوئے سیڑھیاں اتر گیا۔

"یہ کیا بدتمیزی تھی۔" حماد گراؤنڈ میں اسکے پیچھے آ کر اسے روک کر پوچھنے لگا۔

"میں بھی یہی جاننا چاہتا ہوں، کہ جو سب تم نے کلاس میں کیا وہ بدتمیزی کے کس زمرے میں آتا۔"

"حازق تم پارٹی بدل رہے ہو۔"

"تم غلط سمجھ رہے ہو، میں پارٹی نہیں بدل رہا، لیکن تم نے آج انتہائی تھرڈ کلاس حرکت کی۔"

"تو کیا اس کا ہاتھ اٹھانا فرسٹ کلاس تھا۔"

"میں مانتا ہوں وہ اسکی غلطی تھی، لیکن تم یہ بھی تو سوچو کہ اسے ہاتھ اٹھانے پر مجبور تم نے کیا تھا۔" حازق دوبدو بولا۔

"حازق اس لڑکی کا وجود ہمارے درمیان پرابلمز پیدا کر رہا۔"

"پرابلمز اسکا وجود نہیں تم پیدا کر رہے ہو، تمہیں کیا ضرورت تھی اسے جی آر شپ سے اتروانے کی، مجھے یقین ہے حب اسے اپنی غلطی کا احساس ہوتا وہ ایک منٹ کی دیری کیے بغیر تم سے ایکسکیوز کر لیتی، لیکن حماد افسوس۔۔ اتم نے جوش میں آکر ایک بار پھر سے ہوش کھو دیے۔" حازق افسوس سے کہتا ہوا پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔

"حازق تم مجھے اگنور کر رہے ہو۔" وہ بھاگتا ہوا اسکے پیچھے گیا اور اسے بازو سے پکڑ کر کھینچا۔

"اور تم پوری کلاس کو ساتھ ملا کر سفائر کو اگنور کر رہے ہو، یہ سراسر زیادتی ہے۔"

"ابھی اس لڑکی کو تم سے دوستی کیئے دو گھنٹے بھی نہیں ہوئے اور وہ ابھی سے ہمارے درمیان اس بحث کی وجہ بن رہی ہے۔"

"حماد فار گارڈ سیک، اگر وہ دوستی کا ہاتھ نہ بھی بڑھاتی میں تب بھی تمہیں غلط کہتا کیونکہ تم نے غلط کیا۔" وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔

"اوکے میں غلط ہوں اور وہ ستی سوتری۔" وہ اتنا کہہ کر گاڑی ان لاک کر کے بیٹھ گیا اور حازق کے بیٹھتے ہی غصے سے گاڑی آگے بڑھا دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ایک بار خود سے سوال کرو، کیا تم نے اچھا کیا۔" حازق اسکا پھولا ہوا منہ اور ناک دیکھ کر ایک بار پھر سے بات چھیڑ گیا لیکن اس دفعہ انداز سمجھانے والا تھا۔

"میں اس موضوع پر مزید بحث نہیں کرنا چاہتا، کیونکہ تم مجھے ہی غلط کہو گے۔" وہ گاڑی کو نارمل رفتار میں چلاتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔

"حماد تمہیں بدلہ ہی لینا تھا تو کسی اور انداز سے لے لیتے ایسا کرنا ضروری تو نہیں تھا، لیکن خیر جو بھی ہونا تھا ہو گیا تم کل سوری کہہ دینا۔" حازق اپنے مخصوص انداز میں اپنے سفید ہاتھوں کو لہرا کر کہنے لگا۔

"پچھلے چھ سالوں میں آج پہلی بار ہم دونوں کسی تیسرے کی وجہ سے بحث کر رہے ہیں، اس سب کے بعد بھی تم کہہ رہے ہو کہ میں سوری کہوں تو مائے فٹ، میرا بس چلے تو ابھی اسی لمحے، اس لڑکی کو ہمارے درمیان سے نکال باہر کروں۔" وہ قدرے غصے سے چلایا تھا۔

"اوکے تمہاری مرضی، میں سفائر کے حق میں کچھ نہیں کہتا لیکن تم اپنا موڈ ٹھیک کرو۔" حازق بگڑتی بات کو سنبھالنے کے لیئے زیر بحث موضوع تبدیل کر گیا تھا۔

"اب ذلیل انسان مسکرا تو دو۔۔" اسے ہنوز اسی انداز میں گاڑی چلاتے دیکھ کر وہ جل کر بولا تھا۔

"میری مسکراہٹ اتنی سستی نہیں جو بغیر معاوضے کے میسر ہو۔" انداز اب بھی پہلے جیسا تھا مگر اس بار آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔

"کیا مطلب تمہارا۔۔۔؟" حازق ناسمجھی سے گویا ہوا۔

"دیکھو بھائی بات سادہ سی ہے، اگر اپنے بیگ سے بڑی والی کٹکیٹ نکال کر میرے ہاتھ میں تھما دوگے، تو میری مسکراہٹ کا دیدار بھی ہو جائے گا۔ "

"وہ میرا گفٹ ہے۔" حازق پہلے منہ کھولے اسے دیکھنے لگا پھر قدرے اونچی آواز میں چلایا۔

"تو میں بھی تمہارا گفٹ ہوں، وہ بھی سپیشل والا یونو اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا۔" وہ جس انداز میں بولا حازق کا دل چاہا اپنے بیگ سے سفائر کی دی ہوئی تمام چاکلیٹس نکال کر اسکے ہاتھ میں تھمادے، لیکن یہ سوچ صرف ایک سیکنڈ کے لیئے اسکے ذہن میں آئی پھر بے اختیار وہ اپنا ہاتھ دل تک لے جا کر لاحولا پڑھ گیا۔ اور شریفوں کی طرح ایک عدد چاکلیٹ نکال کر اسکی طرف بڑھادی جسے لیتے ہوئے حماد کے منہ پر بتیسی واضع تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اپنا بیگ اٹھاو۔۔۔" وہ حازق کے دائیں سائیڈ پر رکھی خالی کرسی پر پڑا بیگ دیکھ کر بولی۔

"کیوں۔۔۔؟"

"کیا مطلب کیوں، بیٹھنا مجھے، اور کیا تم بھول گئے، کل تم نے میری دوستی قبول کی تھی۔" وہ رسانیت سے گویا ہوئی۔

"تم یہاں نہیں بیٹھ سکتی۔" حازق کی بجائے حماد بولا۔

"میں تمہارے ساتھ نہیں بیٹھ رہی جو تمہیں پرابلم ہو رہی ہے، اپنے کام سے کام رکھو۔" وہ بھی لحاظ رکھے بغیر بولی۔

"اللہ نہ کرے جو مجھے کبھی تم سے کام پڑے، بلکہ نہیں جس دن ایسی سوچ بھی میرے ذہن میں آئی میں مر کر دوبارہ سے جینا پسند کروں گا۔" حماد اپنے بالوں کو ترتیب سے سیٹ کرتا ہوا بولا۔

"تو مرے ہی رہنا، پھر سے زندہ ہونے کی کیا ضرورت ہے، دھرتی کا بوجھ ہی بڑھانا ہے نا۔" سنجیدگی ہنوز چہرے پر موجود تھی۔

"سٹاپ اٹ۔۔۔"

"تم دونوں واپس شروع ہو گئے، انسان کو کم از کم اپنی غلطیوں سے سیکھنا چاہیے، کل جو کچھ بھی ہوا وہ کافی نہیں تھا۔" حازق فوراً سے درمیان میں بول پڑا مبادا لڑائی بڑھ نہ جائے۔

"اور تم بیٹھو یہاں پر۔۔۔" وہ سفائر کو گھورتے ہوئے اپنا بیگ اٹھا کر دائیں طرف رکھی کرسی کی طرف اشارہ کرنے لگا، تو سفائر خاموشی سے بیٹھ گئی۔

"اور دوسری بات، دونوں کان کھول کر سن لو، اگر مجھے تم دونوں میں سے کسی کی بھی آواز آئی تو یاد رکھنا اچھا نہیں ہو گا، ہم یہاں پڑھنے آتے ہیں، تو بہتر ہو گا وہی کام کریں کلاس کو جنگ کا میدان نہ بنائیں، ہوپ یو بوتھ گیٹ دیٹ۔۔۔" حازق اپنے دونوں ہاتھوں سے سہج سہج کر اپنے دائیں بائیں غصے سے اشارے کرتا ہوا سمجھا رہا تھا۔

"اوکے باس۔۔" سفائر اپنے دائیں ہاتھ کی دو انگلیاں قدرے ماتھے کے ایک سائیڈ پر رکھ کر ادا سے بولی تو حماد نے بھی فوراً سے اسے کاپی کیا۔

"دیٹس گڈ۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے کہہ کر کلاس میں داخل ہونے والے سر کی طرف متوجہ

تو

ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"داود میں آپ لوگوں کا گروپ چھوڑ کر حازق کے گروپ میں جانا چاہتی ہوں، اس بار پروفیسرز کو گروپس کے نام دیتے ہوئے یہ معمولی سی تبدیلی کر لینا۔" آخری کلاس ختم ہونے کے بعد سفائر داود کے سامنے موجود تھی جو اپنا بیگ بند کرنے میں مصروف تھا۔

آج کا پورا دن وہ کلاس میں سب کو دھڑلے سے اگنور کر کے صرف اور صرف حازق سے بات کر رہی تھی، ناچار اسے بھی بات کرنا پڑ رہی تھی، حالانکہ کئی بار حماد نے اسے خود کی طرف متوجہ کروایا لیکن ہر تیسرے منٹ بعد سفائر پھر سے حازق سے کچھ نہ کچھ پڑھائی سے متعلق پوچھنے لگتی، حماد کا تو مانو ڈیڑھ کلو خون انہیں چکروں میں جل گیا ہو جیسے۔

"کیا تم نے حازق سے بات کر لی۔ "

"اس نے کیا کہنا۔۔۔" وہ لاپرواہی سے بولی تھی۔

"شاید تم اس بات سے واقف نہیں، لیکن فرسٹ سمسٹر میں ہی ان دونوں نے کہہ دیا تھا کہ وہ کسی اور کو اپنے گروپ کا حصہ نہیں بنائیں گے بیکاز دیز آر پرفیکٹ وداچ آدرز۔" وہ پرسکون انداز میں گویا ہوا۔

"بٹ ناؤ آئیم داپارٹ آف دئیر گروپ۔" وہ فیصلہ کن انداز میں بولی۔ حماد جو کہ کان لگائے اسی کو سن رہا تھا سفائر کی بات پر حازق کو گھورنے لگا جیسے کہہ رہا ہو مجھے اس لڑکی کے ارادے

تو

ٹھیک نہیں لگ رہے۔

"حازق میں بتا رہا ہوں یہ لڑکی ہمارے گروپ کا حصہ نہیں بنے گی، تم اسے منع کرو یا میں اپنے طریقے سے سمجھاوں کہ ہمارے درمیان اسے گھسنے کی ضرورت نہیں ہے۔ "

"حماد میں بات کرلوں گا، تم کچھ نہیں کہنا۔" وہ حماد کو ریلیکس کروا کر اب خود سفائر کو سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ کیسے پوری دھونس کے ساتھ انکے گروپ کا حصہ بن رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"میرا دماغ ان لین، وین، پین سے پک چکا، اور اب بھوک سے برا حال ہو رہا ہے۔۔۔" وہ تینوں گراونڈ میں لیپ ٹاپ لیئے بیٹھے سرابرار کی اسائنمنٹ کمپوز کر رہے تھے جسکی سبمیشن کی کل لاسٹ ڈیٹ تھی۔ لیکن اس سب کے دوران حماد بیزار نظر آرہا تھا۔

"ویسے میں نے ایک حساب لگایا، ویلے نکمے لوگوں کو زیادہ بھوک لگتی ہے۔۔۔" سفائر لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر جواب دینا نہیں بھولی تھی۔

"اپنے حساب اپنے پاس ہی رکھو، چڑیل کہیں کی۔" حماد منہ میں بڑبڑایا۔

اسے تو آج تک یہ بات نہیں بھولتی کہ کیسے چالاک لومڑی نے خود کو مظلوم ثابت کر کے ان کے گروپ میں اپنا ڈھیرا جمالیا اور حماد کے مطابق معصوم سا حازق اس کی باتوں میں آگیا۔ حالانکہ حماد نے کافی شور کیا، ناراض بھی ہوا لیکن آفت کو کون ٹال سکتا اس لیئے حماد بھی نہ ٹال سکا۔

"مجھے بھوک لگی ہے۔۔"حماد ایک بار پھر حازق سے مخاطب ہوا۔

"تو اللہ نے دو آنکھیں، دو پاوں، دو ٹانگیں اور دو عدد ہاتھ کس لیئے دیئے ہیں اٹھو اور جا کر کیفے سے کچھ لے کر آو، بلکہ ہمارے لیئے بھی لے آنا، تم تب سے فارغ ہی تو بیٹھے تھے۔"حازق کے بولنے سے پہلے سفائر بول پڑی تھی۔

"اتنی تو تم کنجوس ہو، آج تک اپنے اباجی کے ریسٹورنٹ سے ہمیں تو کچھ نہ کھلایا اور مجھ سے یعنی کے حماد سے امید رکھ رہی ہو کہ میں، وہ بھی تمہیں، اپنے پیسوں سے کچھ کھلاوں، ناسفائر بی بی ناسوچنا بھی مت۔۔۔"حماد غصے سے کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا، لیکن اگلے ہی لمحے سفائر کے پاوں کے پاس آ گرا۔

"اوہ سوری غلطی سے ہوا۔"سفائر قدرے پیچھے ہٹ کر معذرت کر گئ۔ حالانکہ اسکی شکل پر صاف لکھا تھا کہ یہ غلطی نہیں ہے۔

"یہاں میری کوئی ہڈی ٹوٹ جاتی اور تمہاری بس ادا ٹھہرتی۔"خلاف معمول حماد آرام سے اٹھ کر اپنے کپڑے صاف کرتا ہوا بولا اور کیفے کی طرف چلا گیا۔

"تم نے جان بوجھ کر ایسا کیا نہ۔"حماد کے جانے کے بعد حازق سفائر سے مخاطب ہوا جو اسی کو جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

"نہیں تو۔۔۔"وہ گھبرائی تھی۔

"سفائر یہ آخری بار تھا، مجھے سب نظر آتا، وہ علحیدہ بات ہے کہ میں کچھ کہتا نہیں ہوں، لیکن اگر تم حماد کو سب کے سامنے ایسے گراونڈ میں انسلٹ کرو گی تو میں برداشت نہیں کروں گا۔"

وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔

"حازق تم کیسے بھول سکتے ہو، اس انسان نے میرے ساتھ اس سمسٹر کے پہلے دن کتنا غلط کیا۔۔۔"وہ غصے میں بولی تھی۔

"اچھا تم نے بھی نہیں کیا تھا، لیکن اس سب کے باوجود بھی میں نے حماد کو ناراض کر کے تمہیں ہمارے گروپ کا حصہ بنایا، اور اس نے صرف میری خاطر تمہیں قبول کیا ورنہ وہ کبھی بھی اس بات پر راضی نہیں تھا، لیکن اب تم زیادتی کر رہی ہو، کئی بار تم نے ایسی غلطیاں کی ہیں لیکن سچ میں سفائر یہ آخری بار تھی اسکے بعد میں خاموش نہیں رہوں گا۔۔۔"حازق کو سفائر کا حماد سے اس انداز میں پیش آنا ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔

حازق کے تیور دیکھ کر وہ محض سر ہلا گئی اور دور سے آتے ہوئے حماد کو دیکھنے لگی جو دونوں ہاتھوں میں کچھ تھامے انہی کی طرف آتا دیکھائی دے رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"میں نے ابھی ابھی ایک فیصلہ لیا۔"وہ حماد کی لائی ہوئی فرائیز پر ہاتھ صاف کرنے کے بعد بولی۔

"کیا۔۔۔"حازق نے ابرو اٹھائے سوال کیا۔

"اس ویک اینڈ ہم تینوں حماد کے مطابق میرے ابا جی کے ریسٹورنٹ چلیں گے۔۔"وہ فیصلہ کن انداز میں گویا ہوئی۔

"الٰہی خیر۔۔۔!کیا میں خواب تو نہیں دیکھ رہا۔۔۔"حماد فوراسے حازق کی طرف متوجہ ہوئے اس سے تصدیق کر رہا تھا۔

"میں نے بھی وہی سنا جو تم نے سنا،اور میری سماعت بھی اس بات پر یقین کرنے کے لئے آمادہ نہیں۔۔۔"حازق لیپ ٹاپ بند کر کے اپنی جیکٹ کو کندھوں پر پھیلاتے ہوئے کہنے لگا۔

"اگر ایسے کرو گے تو پھر وہاں جا کر بل تم دونوں کو ہی دینا پڑے گا۔"وہ نروٹھے پن سے بولی۔

"مجھے یقین آ گیا۔۔۔"حماد فوراسے بولا،کہ ہے بھی گھومے دماغ کی کہیں واقعی ان پر بل نہ ڈال دے۔

"بس پھر ٹھیک ہے،میں آج ہی بابا سے کہہ دوں گی وہ مینیجر کو کہہ کر انتظام کروادیں گے۔۔۔"سفائر اتنا کہہ کر اپنا بیگ اٹھا کر اسلامیات کی کلاس کے لیئے کھڑی ہو گئ تو وہ دونوں بھی اسی کے ساتھ کلاس کی طرف بڑھ گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آ جائیں۔۔۔"دروازے پر کھٹکے کی آواز پر حاشر اپنے موبائل میں مصروف بولا،اجازت ملتے ہی حازق جب اندر داخل ہوا تو وہ صاف دیکھ سکتا تھا کہ حاشر کے منہ کے زاویے بگڑ گئے ہیں،لیکن اس کے باوجود بھی وہ آگے بڑھ آیا۔

"تم یہاں کس لیئے۔۔۔؟"وہ ہنوز موبائیل پر متوجہ تھا۔

"مجھے تم سے ایک فیور چاہیے،کیا تم میری مدد کرو گے۔۔۔"وہ بغیر کسی تمہید کے بولا۔

"کیسی فیور۔۔۔؟"وہ ابرو اٹھائے بولا۔

"مجھے پڑھائی کے ساتھ جاب بھی کرنی ہے، تم ڈیڈ سے میرے لیئے بات کر دو پلیز۔۔۔ "

"اوہو۔۔۔ خیر ہی نا۔۔۔" وہ اوپر سے لے کر نیچے تک عجیب نظروں سے حازق کو دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔

"حالانکہ تمہیں اس سب کی ضرورت تو نہیں، کیونکہ تم نے کونسا اگے جا کر شادی کے بعد پورے خاندان کو پالنا، تم تو اکیلے ہی رہنے والے ہو، پھر تمہارے اکیلے کا ادھر ادھر سے مانگ کر گزارا ہو ہی جائے گا۔" حاشر اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر حازق کے روبرو آ کر اسکی شرٹ کا کالر جھاڑتے ہوئے بولا۔

کہنے کو خون دونوں کا ایک ہے،

لیکن احساس نہیں اس بے حسی کے دور میں۔

"اپنی بکواس بند کرو، اگر تم میری مدد نہیں کر سکتے تو تمہیں کوئی حق نہیں مجھے اس طرح سے تکلیف پہنچانے کی۔۔۔" حازق اسکی بات سن کر فوراً حاشر پر جھپٹا اسکی شرٹ کا کالر پکڑ کر غرایا تھا۔

"اپنی لمٹس میں رہو، میں نے وہی کہا جو سچ ہے۔"

"اور دوسری بات آج یہ حرکت کی ہے آئندہ ایسا کرنے کی غلطی بھی نہ کرنا، اپنی کھوکھلی مردانگی کسی اور کو دیکھانا۔۔۔"

"اوہ سوری یاد آیا تم تو مرد ہی نہیں ہو، اس لیئے اپنے جذبات پر زرا کنٹرول رکھو فائدہ رہے گا۔" حاشر اپنا کالر چھڑاتے ہوئے مسلسل اسکی ذات پر وار کر رہا تھا۔

"کاش کہ تم ایک لمحے کے لیئے اپنی سوچ میں اتنی وسعت پیدا کر سکتے، کہ عورت اور مرد سے ہٹ کر کسی تیسری مخلوق کا ہونا انسان کے اختیار میں نہیں، لیکن پتہ کیا اللہ نے تمہیں محروم رکھا اس شعور سے اور تم اتنا پڑھنے کے بعد بھی جاہل کے جاہل ہی رہے۔۔۔" وہ خود اعتمادی سے بولا، یہ وہ اعتماد بول رہا تھا جو اس کی کلاس نے اسے سونپا تھا۔ اتنا کہہ کر رکا نہیں کمرے سے نکل گیا اور پھر گھر سے باہر چلا گیا۔

وہ اپنے آپ کو مضبوط بنا رہا تھا، اس لیئے آنکھوں میں آئی نمی کو آنسوؤں میں تبدیل ہونے سے پہلے وہ گھر سے نکل آیا کہ اسے رونا نہیں وہ خود کے اندر اٹھتی ٹیسوں کو خود ہی تھپکی دے کر سلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کدھر جا رہے ہو۔۔۔؟" حماد کو تیار ہو کر گھر سے نکلتے ہوئے دیکھا تو مسسز گیلانی نے فورا سوال کیا۔

"کیا میں حازق کی طرف جانے کے سوا کہیں اور جا سکتا ہوں، اس لیئے روز روز مجھے پیچھے سے مت ٹوکا کریں۔" وہ انہیں قدموں پر گھوم کر ماں سے مخاطب ہوا۔

"آخر کب وہ حجرا تمہاری جان چھوڑے گا، اب تو خاندان والے بھی طرح طرح کی باتیں بنانے لگ گئے ہیں، اپنی نہیں تو ہماری عزت کا ہی تھوڑا سا خیال کر لو۔" وہ غصے سے بولی تھی۔

"آپ نے جو کچھ ابھی حازق کے لیئے کہا آئندہ مت کہیے گا، اور دوسری بات لوگوں کی پرواہ

کرنا میں نے کبھی سیکھا ہی نہیں اگر سیکھ لیتا تو شاید آپ سب کی طرح بے حس ہو جاتا، شکر ہے اللہ نے میرے دل کو مہر لگنے سے بچا لیا۔" وہ اتنا کہہ کر رکا نہیں اگے قدم بڑھا گیا۔

"آ لینے دو آج تمہارے ڈیڈ کو، میں تنگ آ گئی ہوں تمہاری ان حرکتوں سے، لوگ تمہیں بھی اسی کی طرح کا سمجھنے لگ گئے ہیں۔" وہ پیچھے سے چلائی تھیں۔

"تو ام لوگوں کے سمجھنے سے میں ویسا بن تو نہیں جاوں گا نہ، اس لیئے ریلیکس۔۔" وہ انہیں بھرپور تسلی دے کر گھر سے نکل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"مجھے ایسا کیوں لگ رہا کہ سفائر ہمیں دھوکہ دے گئی ہے۔" آج دونوں خلاف معمول مختلف ڈرسینگ کیئے اس وقت شہر کے مہنگے ترین ریسٹورنٹ میں بیٹھے سفائر کا انتظار کر رہے تھے، جب ہی حماد ارد گرد نظر دوڑا کر حازق سے مخاطب ہوا۔

"ہو سکتا۔۔۔" وہ ہاں میں ہاں ملا گیا۔

"تمہیں کیا ہوا، اتنے سائلینٹ موڈ میں کیوں ہو۔۔۔" حازق کو ضرورت سے زیادہ سنجیدہ دیکھ کر حماد پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔

"نہیں کچھ بھی نہیں۔۔۔"

"اب تم اتنے بڑے ہو گئے ہو کہ مجھ سے یعنی کے حماد ملک سے باتیں چھپاو گے۔"

"بات کچھ خاص نہیں، بس میں جاب کرنا چاہتا ہوں، اپنی محنت سے کچھ پیسے کمانا چاہتا

ہوں۔۔۔"حازق سنجیدگی سے اپنی بات بیان کر گیا۔

"لیکن تمہیں اس سب جھنجھٹ میں پڑنے کی کیا ضرورت، تمہارے پاس اپنی پاکٹ منی تو ہوتی ہے۔"

"تم کیا جانو حماد ہر مہینے وہ چند ہزار میری ذات کو بے مول کر کے دیئے جاتے ہیں، مجھے ہر مہینے باور کروایا جاتا کہ میں ایک بوجھ ہوں لیکن میں پھر بھی بے شرموں کی طرح پیسے پکڑ لیتا ہوں کیونکہ یہ میری مجبوری ہے۔"

"اوہ مائے گارڈ۔۔۔"حماد اسکی آنکھوں میں یکدم دھر آنے والی سرخی کی طرف متوجہ ہوا۔

"حازق میں ہوں نہ تم فی الحال جاب رہنے دو، ہم دونوں میری پاکٹ منی شئیر کر لیں گے۔"

حماد اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

"نہیں حماد، ایک بار کھاوں گا، دو بار کھاوں اور پھر فری کا کھانے کی عادت پڑ جائے گی اور میں یہ عادت ہر گز خود میں ڈویلپ نہیں کرنا چاہتا، میں خود محنت کرنا چاہتا ہوں۔"اس نے اپنی سوچ واضع کی۔

"پھر ایسی کونسی جاب ہو گی جو یونیورسٹی کے بعد ہم کر سکیں۔"وہ پر سوچ انداز میں بولا۔

"ہم نہیں صرف میں۔۔۔"

"کیا ہم علیحدہ۔۔۔"وہ گھورتا ہوا بولا۔

"حماد تم ایسا کچھ نہیں کرو گے، کیوں میری خاطر گھر سے بے گھر ہونا تم نے۔"

"چلو یہ تجربہ بھی کر کے دیکھ لیتے ہیں، یو نو ایڈونچر۔۔۔"وہ بالوں کو ٹھیک کرتے ہوئے

بولا۔

"سوری میں ٹائم سے تھوڑا لیٹ ہو گئ،وہ ایک ضروری کام نکل آیا تھا بس وہ ختم کر کے فورا ادھر پہنچ گئ۔"یکدم سائیڈ سے سفائر کی آواز گونجی تو دونوں اسکی طرف متوجہ ہو گئے جو اپنے مخصوص انداز میں سر پر سکارف اوڑھے جینز پر گھٹنوں سے اوپر اٹھتی شرٹ پہنے ہوئے نارمل انداز میں گویا ہوئی۔

"تم لوگوں نے ابھی تک کچھ آڈر نہیں کروایا۔۔۔"وہ مینیو کارڈ سامنے کرتے ہوئے بولی۔

"ہم تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے۔۔۔"جواب حازق نے دیا تھا۔

"پہلے خلف اٹھاؤ،جو جو میں کہوں گا وہی وہی تم آڈر کرواتی جاو گی آفٹر آل تمہارے بابا جانی کا ریسٹورنٹ ہے۔۔۔"حماد ٹیبل پر ہاتھ پھیلاتے ہوئے بولا۔

"اوکے ڈن۔۔۔"وہ اسکے ہاتھ پر مینیو کارڈ رکھتے ہوئے بولی۔

اور پھر حماد نے کچھ اپنی پسند کی اور کچھ صرف سفائر کو جلانے کے لئے ڈشیز کا آڈر لکھوا دیا۔

"حماد میرے خیال سے ہم انسان ہیں۔۔"حازق اسے اتنا کچھ لکھواتے دیکھ کر ٹوک گیا۔

"شاید تم بھول رہے ہو،ہم پنجابی بھی ہیں،یو نو پنجابیاں دی شان وکھری۔۔۔"وہ اپنے بائیں مسل پر ہاتھ مارتا ہوا بولا تو حازق اسے گھور کر رہ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ایکسکیوزمی میں ابھی آتا ہوں۔۔۔"حازق اپنے فون پر مسلسل آتی کال سے زچ ہو کر بولا

کیونکہ اس نے جتنی بار بھی فون اٹھایا اگے سے کوئی بولتا نہ سنائی دیتا، وہ سگنل پر ابلم سمجھ کر ریسٹورنٹ کے وسیع میدان کی طرف بڑھ گیا، ویسے بھی وہ لوگ تقریبا کھانا ختم کر چکے تھے۔

"تم بیٹھو میں ذرا انکل سے بات کر آوں۔" سفائر حازق کے جانے کے بعد حماد سے مخاطب ہوئی جو کھانا ختم کر لینے کے بعد قہوہ پی رہا تھا۔

"اوکے۔۔۔" وہ اتنا کہہ کر اپنے ارد گرد موجود لوگوں کو دیکھنے لگا، آج ویک اینڈ کی وجہ سے ریسٹورنٹ میں قدرے رش تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سر یور بل۔۔۔" حماد ویٹر کی آواز پر یکدم چونکا جو اپنے ارد گرد کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔

"یار تمہیں شاید غلطی لگی، میں یہاں انوائٹڈ ہوں۔" وہ پر سکون انداز میں گویا ہوا۔

"سر آپ کے ساتھ جو لوگ آئے تھے وہ تو جا چکے ہیں، اس لیئے بل آپکو ہی دینا پڑے گا۔" ویٹر مودب انداز میں بل ٹیبل پر رکھتے ہوئے اس پر دھماکہ کر گیا۔

"ایسا ہو ہی نہیں سکتا، حازق مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔" وہ بڑبڑایا تھا۔

"سر آپ جلدی سے بل پے کریں، مجھے ٹیبل بھی صاف کرنا۔" وہ ایک بار پھر سے ٹیبل بجا کر بولا۔ حماد ارد گرد کے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ ہوتے دیکھ کر سبکی محسوس کرنے لگا تو فورا

سے بل اٹھا کر دیکھنے لگا، لیکن بل دیکھ کر وہ بے اختیار اپنا ہاتھ دل تک لے گیا۔

"میرے پاس فی الحال اتنے پیسے نہیں ہیں۔۔۔" وہ لاچاری سے بولا کیونکہ بل تقریبا پانچ ہزار سے زیادہ تھا۔

"اگر تمہاری اوقات نہیں ہے تو پھر کیوں منہ اٹھا کر اتنے مہنگے ریسٹورنٹ میں آئے۔" مینیجر ویٹر کو کافی دیر سے اسی ٹیبل کے پاس کھڑے دیکھ کر اسی طرف آگیا اور اب حماد کی بات سن کر غصے سے اونچی آواز میں بولنے لگا، رہے سہے لوگ بھی انکی طرف متوجہ ہو گئے۔

"بی ان یور لمٹس۔۔، اوقات کی اگر بات کی تو منہ توڑ دوں گا اور وہ بھی آپکی عمر کا لحاظ کیئے بغیر۔" حماد بھی اتنے ہی غصے سے چلایا تھا۔

"اور دوسری بات اس ریسٹورنٹ کے اونر کی بیٹی نے ہمیں یہ دعوت دی، تو بل بھی وہی ادا کرے گی۔"

"کسی نے مجھے یاد کیا۔۔۔" سفائر حماد کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ کر مسکراتے ہوئے سامنے آئی۔

"یہ لوگ میرے ساتھ بدتمیزی کر رہے ہیں، تم انہیں بتاؤ کہ میں کون ہوں۔۔۔"

"پہلے تم مجھے بتاو کہ تم کون ہو۔۔۔؟" سفائر اس کی بات پر انجان بنتے ہوئے بولی، اور حماد کو صرف ایک سیکنڈ لگا تھا ساری کہانی سمجھنے میں۔

"اوہ۔۔، تو تم نے آخر اپنا بدلہ لے لیا۔" حماد سنجیدگی سے بولا۔

"بالکل اور وہ بھی سود سمیت۔۔۔" وہ قدرے رازداری سے گویا ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سفائر میں اس وقت کسی تماشے کے موڈ میں نہیں ہوں مجھے ابھی یہاں سے نکلنا، تمہیں تمہارے پیسے یونیورسٹی میں مل جائیں۔۔"حماد لوگوں کی خود پر جمی نظروں سے اکتا کر بولا۔

"جاو معاف کیا، یاد کروگے کبھی، کہ ایک نیک دل بندی سے پالا پڑا تھا۔۔۔"وہ مسلسل مسکراتے ہوئے وہاں کھڑے مینیجر اور ویٹر کو جانے کا اشارہ کر گئی۔

"تمہاری اس نیک نامی کو مجھ زیادہ کوئی نہیں سمجھتا اس لیئے ڈبل گیم نہ کھیلو۔"

"پہلے ان فیئر گیم تم نے کھیلی اب کی بار میں نے تو آئی تھنک اٹس ناٹ آبگ ڈیل۔"وہ ہاتھ جھاڑتے ہوئے بولی۔

"تم نے پوری کلاس کے سامنے مجھے انسلٹ کیا لیکن میں ایک لفظ نہیں بولی، اب کی بار میں نے ادھار رکھے بغیر تمہیں اس سے ڈبل لوگوں کی موجودگی میں شرمندہ کیا سو اٹس کالڈ پے بیک ود سیم کوئنز۔۔۔"

"اگر تمہیں پے بیک کرنا ہی تھا تو یونیورسٹی میں کرتی یہاں تماشہ لگانے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔"وہ دبے دبے غصے سے چلایا۔

"اب جو ہو گیا وہ بدلہ تو نہیں جا سکتا، سولٹ اٹ بی۔۔۔، آو آج حازق کے لیئے دل سے، بغیر کسی بدلے اور بغیر ایک دوسرے کو نیچا دیکھانے کی غرض سے دوستی کرتے ہیں۔"اب کی بار وہ سنجیدہ ہوئی۔

"مجھے تمہاری کسی بات پر یقین نہیں۔"حماد اسے گھورتے ہوئے بولا۔

"اب میں اتنی بھی بری نہیں ہوں، اگر تم سے پیسے لیتی تو پھر تم ایسے کہہ سکتے تھے، خیر اگے

میری بات سنو۔۔۔"وہ اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولی،تو حماد نا چاہتے ہوئے بھی اس گھورتے ہوئے بیٹھ گیا۔

"میں سوچ رہی تھی کیوں نا ہم لوگ جاب کریں۔۔۔"

"تمہیں کیا ضرورت ہے جاب کی اتنا بڑا تو تمہارے بابا جانی کا ہوٹل ہے۔۔"وہ ٹیڑھی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ڈفر۔۔۔!میرا مطلب ہے ہم حازق کے ساتھ اسی ریسٹورنٹ میں جاب کر لیتے ہیں۔"وہ ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔

"جب میں آئی تو غیر ارادی طور پر،میں نے تمہاری اور حازق کی ساری باتیں سن لیں اور تب ایک لمحے کے لیئے میرے ذہن میں آیا کہ جو پلین میں نے تمہارے لیئے بنایا اسے پر عمل نہ کروں،لیکن یقین جانو یہ سوچ صرف ایک لمحے کے لیئے میرے ذہن میں آئی تھی۔ "

"چڑیل نہ ہو تو۔۔۔ "

"تم نے کچھ کہا۔۔۔"وہ حماد کی بڑبڑاہٹ پر استفسار کرنے لگی۔

"نہیں تو۔۔۔،تم اپنی بات جاری رکھو۔"

"حازق نے کہا کہ وہ ہماری مدد نہیں لینا چاہتا بلکہ اپنے لیئے خود سے کچھ کرنا چاہتا تو پھر یہ ایک بہترین آئیڈیا ہے کہ وہ یہاں جاب کر لے،میں بابا سے بات کر کے اسکی آف ٹائمنگ بھی جلدی کی رکھوالوں گی تا کہ وہ گھر جا کر ریسٹ کرنے کے بعد اپنی پڑھائی کو بھی ٹائم دے سکے۔"

"کیونکہ اگر وہ کسی پزا شاپ پر کام کرنے لگا تو وہاں سے آف لیٹ ملے گا، اور پھر اس سب سے اسکی پڑھائی متاثر ہو گی، اور میں سچ میں نہیں چاہتی کہ حازق فرسٹ سمسٹر میں ہم سب سے زیادہ جی-پی-اے لینے کے بعد ڈاون جائے۔" وہ اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے روانگی سے بول رہی تھی۔

"مجھے نہیں لگتا وہ یہاں جاب کرنے پر آمادہ ہو گا۔" انداز پر سوچ تھا۔

"تو حماد ہم اس کے فائدے کے لیئے کم از کم اسے قائل تو کر سکتے ہیں نا، اور مجھے یقین ہے وہ تمہاری بات ہر گز نہیں ٹالے گا۔" سفائر اپنے فون پر مسلسل آتی حازق کی کال کو اگنور کرتے ہوئے بولی۔

"وہ ہے کدھر اس وقت۔۔۔" سفائر کے فون پر حازق کا نام جگمگاتے دیکھ حماد اپنا فون پاکٹ سے نکالتے ہوئے بولا اور جونہی فون آن کیا اوپر حازق کی دس سے زائد مس کالز تھیں جو کہ فون سائلینٹ پر ہونے کی وجہ سے پتہ نہ چل سکا۔

"وہ میں نے گارڈز سے کہہ کر اسے باہر رکوائے رکھا۔۔۔" وہ بائیں ہاتھ کے ناخن منہ میں ڈالتے ہوئے بولی۔

"نی سفائر تو مر کیوں نئ جاندی۔۔۔(سفائر تم مر کیوں نہیں جاتی۔۔۔) وہ اکتا کے بولا۔

"ایکسکیوز می، اگر حازق کو باہر نہ بھیجواتی تو تمہاری روندو شکل کیسے دیکھتی، اور پھر تم سے حازق کے بارے میں بات کیسے کرتی، اس لیئے ضروری تھا۔" وہ ہنستے ہوئے بولی۔

"میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔۔" اسے اپنی بھولی ہوئی بستی پھر سے یاد آگئی۔

"تم بعد میں اپنا دکھڑا بیان کر لینا، پہلے حازق کو لے آتے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو وہ واقعی مجھے اوپر پہنچانے کی تیاری کیئے بیٹھا ہو، اور پھر تمہاری حسرت، حسرت نہیں رہے گی۔" سفائر لاسٹ ٹائم یونیورسٹی میں اسکے رد عمل کے بارے میں سوچ کر بولی اور حماد کو لیئے داخلی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حازق ریسٹورنٹ کے وسیع لان میں کھڑا، فون کان کو لگائے مسلسل ہیلو کی گردان کیئے جا رہا تھا لیکن دوسری طرف سے کال ڈسکنیکٹ ہو گئی، وہ غصے سے فون سائلینٹ پر لگاتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گیا۔

"سر آپ فی الحال اندر نہیں جا سکتے۔۔۔" داخلی دروازے پر کھڑے گارڈز نے اسے اندر جانے سے روکا۔

"لیکن کیوں۔۔۔" وہ پریشان ہوا۔

"سر میم نے کہا جب تک وہ نہ کہیں آپ کو اندر نہ آنے دیا جائے۔۔۔" گارڈز تہذیب کے دائرے میں رہتے ہوئے بات کر رہے تھے۔

"میں تمہاری کسی میم کو نہیں جانتا پھر انکا مجھے یہاں روکنے کا سبب۔۔۔؟" وہ حیرانگی سے بولا پھر یکدم اسکے ذہن میں سفائر کا چہرہ ابھرا۔

"اس ہوٹل کے مالک کی بیٹی نے مجھے باہر رکوایا۔۔۔" اسنے تصدیق چاہی، تو گارڈ نے محض

تو

ہاں میں سر ہلا دیا۔

"حماد فون اٹھاؤ۔۔۔"وہ پریشانی سے ادھر ادھر ٹہل کر حماد کا نمبر کئی بار ڈائل کر چکا تھا لیکن وہ فون ہی نہیں اٹھا رہا تھا اب اسکی پریشانی مزید بڑھتی جا رہی تھی۔

اسے رہ رہ کر خود پر غصہ آ رہا تھا کہ کیوں اس نے حماد کے منع کرنے کے باوجود بھی سفائر سے دوستی کی، اتنا تو وہ سمجھ ہی چکا تھا کہ اگر حماد اندر اور وہ باہر ہے، تو ضرور حماد کے ساتھ کچھ غلط ہی کیا ہو گا، وہ پھر سے حماد کو فون ملانے لگا لیکن کوئی جواب وصول نہ ہوا۔ اس نے تھک کر سفائر کا نمبر ملایا وہ بھی کال ریسیو نہیں کر رہی تھی دو بار، تیں بار، کئی بار کال کی لیکن وہ مسلسل اگنور کر رہی تھی۔

"دیکھیں پلیز مجھے اندر جانے دیں، اندر میرا دوست ہے میں اسے لے کر فورا سے باہر نکل آؤں گا، اسکے بدلے، میں آپکو معاوضہ دینے کے لیئے تیار ہوں۔۔"اسے آخری داو یہی سمجھ آیا تو کھیل دیا، لیکن وہ گارڈ ہتھے سے اکھڑ گیا۔

"سر آپ ہمیں رشوت دینے کی کوشش کر رہے ہیں، ہم حق حلال کمانے کے لیئے سارا دن یہاں اس لیئے نہیں کھڑے ہوتے، کہ کوئی آئے اور ہماری حق حلال کی کمائی میں حرام شامل کرنے کی لالچ دے۔"وہ دونوں غصے سے بولے تھے۔

"پھر جا کر اپنی میم سے کہیں کہ اس نے اچھا نہیں کیا اگر ہمت ہے تو سامنے رہ کر وار کرے۔"حازق جس نزاکت سے بولا وہ دونوں ہی اسے دیکھتے رہ گئے کہ چہرے پر اتنا غصہ ہے اور لہجے میں غصے کی رمک تک نہ تھی۔

"سر آپ کچھ دیر۔۔۔"ابھی وہ بات پوری بھی نہیں کر سکا تھا جب اسے سفائر کسی لڑکے کے ساتھ آتی دیکھائی دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حماد بچالینا۔۔۔"اسنے سرگوشی کی۔

"میں تو چاہتا ہوں کاش وہ پہلا وار تمہارے سر پر کرے اور پھر وہاں سے خون نکلتا دیکھائی دے۔"حماد مزے سے بولا۔

"میں بھی کس سے امید لگا رہی ہوں جسکی حسرت ہی مجھے ایسے دیکھنے کی ہے۔"وہ ناک چڑھاتے ہوئے باہر نکلی۔

"تم نے پھر سے گیم کھیلی ہمارے ساتھ۔۔۔"حازق غصے سے اسکی طرف بڑھا، سفائر اسکے تیور دیکھ کر، کھسک کر حماد کے پیچھے ہوئی۔

"حازق تمہارا شکار سامنے ہے۔۔۔"حماد فوراً سامنے سے ہٹ کر معصوم شکل بنا کر بولا تو سفائر بس اسے گھورتی ہی رہ گئی۔

"حازق لٹ می ایکسپلین یو۔۔"وہ ہمت جمع کر کے بولی۔

"خبردار جو تم نے میرا نام لیا، دو سے تین بار تمہارے ہاتھوں ذلیل ہونے کے باوجود بھی میں نے، بے شرموں کی طرح تم پر یقین کر کے تمہاری دوستی قبول کی، حماد کی اس قدر مخالفت کے باوجود بھی میں نے تمہیں ہمارے گروپ کا حصہ بنایا، تم سے مخلص رہا، لیکن تم ہماری

تو

مخلصی ڈیزرو نہیں کرتی۔ "

"اور آئندہ ہم سے پانچ فٹ کے فاصلے پر رہنا ورنہ میں ایک لڑکی پر ہاتھ اٹھانے میں بالکل بھی شرمندگی محسوس نہیں کروں گا، کیونکہ تم جیسی بے حس لڑکی یہی ڈیزرو کرتی ہے۔۔۔"

وہ اب بار اتنے غصے سے بولا تھا کہ اسکی گردن کی رگیں تن گئیں۔

"تم صرف حماد سے بدلہ لینے کے لیئے ہمارے گروپ کا حصہ بنی اور میں بے وقوف تمہاری رگ رگ سے واقف ہونے کے بعد بھی تم جیسی گھٹیا لڑکی پر یقین کر گیا، میں نے گراونڈ میں تم سے کہا تھا کہ یہ آخری بار ہے لیکن تم نے شاید میری بات کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔۔۔"

حازق سفائر کو بولنے کا موقع دیئے بغیر خود ہی غصے سے بولتا جا رہا تھا۔

" سمجھو میرا بدلہ پورا ہوا، اسکی شکل دیکھو جیسے ابھی رو دے گی۔۔"حماد اپنی پاکٹ سے موبائیل نکال کر سفائر کی رونے والی شکل کی تصویر بنا کر حازق سے مخاطب ہوا، ابھی حماد نے اتنا ہی کہا تھا کہ اس کے آنسو پلکوں کی بھاڑ توڑ کر چہرے پر لڑھکنے لگے۔

"سفائر۔۔۔"اب کی بار ویڈیو موڈ آن کر کے وہ اسے آواز دے گیا، اور اسکے پلٹنے پر آنسوؤں سے تر چہرے کی ویڈیو بنالی جہاں آنسو ایک قطار سے چہرے کو بھگو رہے تھے۔

"حماد میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی۔"وہ غصے سے چلائی، لیکن وہ اسے بھرپور نظر انداز کر کے حازق کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"حازق ریلیکس اندر ایسا کچھ نہیں ہوا، بس اس نے چھوٹا سا تماشہ لگایا کہ بل میں۔۔۔، یعنی کے حماد دے، وہ تو اسکی قسمت اچھی نکلی کہ میرے پاس پیسے نہیں تھے ورنہ جب میں بل

تو

دے کر جاتا تو پھر کبھی اس چڑیل کو نہ بلاتا۔۔۔"وہ اپنی ہنسی پر کنٹرول کرتے ہوئے بولا۔

"اور پھر پتہ کیا ہوتا، یہ میری یاد میں دیواریں پکڑ پکڑ کے روتی، میں نے جتنے پیسے یہاں دیئے ہوتے یہ سود سمیت مجھے لوٹاتی اور میں مان جاتا، پھر تم دونوں مجھے کہتے وے حماد تو کینا لالچی اے (حماد تم کتنے لالچی ہو۔۔۔)

"ابھی مجھ پر اتنا برا وقت نہیں آیا کہ تمہاری یاد میں دیواروں سے لپک لپک کے روتی رہوں۔"وہ آنکھوں سے نکلے چند آنسو صاف کرتے ہوئے واپس شیرنی بنی تھی۔

"پگلی برا وقت کبھی کسی کو بتا کر آیا۔"جواب دوبدو تھا۔

"حازق سچ ہی کہتا، تم واقعی ایک گرے ہوئے انسان ہو۔"وہ منہ بنا کر بولی۔

"اور تم۔۔!"وہ حازق کی طرف پلٹی۔

"تمہیں ذرا خیال نہیں آیا مجھے رلاتے ہوئے اور تو اور مجھ پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے۔"

"میں نے ہاتھ کب اٹھایا۔"وہ حیرانگی سے بولا۔

"تم نے اٹھایا نہیں لیکن مجھے کہا تو ہے نا، تمہیں بالکل شرم نہیں آئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کا سوچ کر۔"وہ شکوہ کر رہی تھی۔

"آئیم سوری، وہ بس میں پریشانی میں بول گیا، مجھے حماد کو لے کر خود پر اختیار نہیں رہا تھا۔"وہ واقعی شرمندہ دیکھائی دینے لگا۔

"یہ شخص اپنے آپ کو سب کے سامنے جو دیکھاتا وہ تو میر احماد ہے ہی نہیں، میر احماد وہ ہے جس نے مجھے ہر ٹھوکر لگ کر گرنے پر اٹھنا سیکھایا، جیسے ایک ماں اپنے بچے سے بغیر کسی

کنڈیشن کے پیار کرتی ہے ویسے حماد مجھ سے محبت کرتا بالکل بے لوث سی، بغیر کسی غرض کے۔۔۔"وہ تینوں چہل قدمی کرتے ہوئے داخلی دروازے سے ہٹ کر لان کی طرف چلے گئے۔

"کہتے ہیں قدرت ہمیشہ انسان پر اتنی مہربان ضرور ہوتی ہے، اگر پوری دنیا اس سے نفرت کرنے لگے تو کوئی ایک ضرور اس پر جان چھڑکتا، اور تم جانتی ہو میرے لیئے وہ ایک صرف حماد ہے۔۔۔"وہ آنکھوں میں دنیا جہاں کی محبت سمائے گویا ہوا۔

"اگر میں نے اللہ کے بعد کسی کو اپنے لیئے مخلص جانا تو صرف یہ ایک انسان ہے، جو میرے لیئے مجھ جیسا بن گیا۔"

"تمہیں پتہ لوگ میرے اور حماد کے بارے میں بہت غلط انداز سے باتیں کرتے ہیں، میں نے کئی بار سنجیدگی سے حماد سے دور جانے کا سوچا، لیکن میں جتنا دور جانا چاہتا ہوں حماد اتنا ہی میرے دل کے قریب آجاتا۔۔، وہ میری حقیقت جاننے کے بعد بھی مجھے تھامے رکھنا چاہتا، یہ اسکا ظرف ہے حالانکہ میں اچھے سے واقف ہوں کہ یہ ظرف اسکا ہر موڑ پر نقصان کرتا، کبھی گھر والوں کی نظر میں تو کبھی دنیا والوں کی نظر میں، لیکن یہاں ایک انچ بھی محبت کم نہیں ہوتی، تو پھر تم بتاو، میں کیسے نہ حماد کے لئے حساس ہوں، کیوں نہ اسکے لیئے پریشان ہوں، جو میرے لیئے مجھ جتنی تکلیف سہتا۔""ایک ہوتی ہے محبت اور ایک ہوتی ہے عقیدت، مجھے شاید عقیدت ہے یا شاید میں کبھی اپنے احساسات کو حماد کے لیئے لفظوں میں نہیں ڈھال سکتا۔"وہ سفائر کے سامنے اپنے اور حماد کے رشتے کی گہرائی بتا رہا تھا، اور سفائر

تو

بس مسمرائز ہوئے حازق کو سنے جا رہی تھی جو اتنی محبت سے حماد کا نام ادا کر رہا تھا جو کہ تب سے سر جھکانے بیٹھا تھا۔ حماد کو حازق کا اسے اتنا معتبر بنانا کبھی اچھا نہیں لگا، وہ ہر بار اسے ٹوک دیتا تھا۔

"حازق ایک بار پھر سے اس تکلیف کے لیئے سوری جو میں نے تمہیں پہنچائی۔" وہ حماد کو خود سے کئی گناہ اوپر تصور کر رہی تھی۔

"وہ بات تو اب پرانی ہو گئی ہے۔۔" حازق نے سفائر کو پر سکون کرنے کے لیئے کہا۔

"نہیں کچھ بھی پرانا نہیں ہوا، بلکہ مجھے آج اندازہ ہوا کہ میرے لفظوں نے تمہیں کس قدر تکلیف دی ہو گی، اور لفظ وہ تیر ہیں جو ساری زندگی تکلیف دیتے ہیں۔"

"لیکن اگر کوئی سچے دل سے معافی مانگ لے تو وہ تکلیف کہیں بہت پیچھے رہ جاتی ہے۔" وہ مسکرایا تھا۔

"کاش کے اس نے سچے دل سے معافی نہ مانگی ہوتی، تو آج یہ کلاس میں فرسٹ رو کی ہی پیداوار کہلاتی۔۔" حماد اتنی سنجیدہ گفتگو سے اکتا کر سفائر کو چھیڑ گیا۔

"تمہیں کیا تکلیف ہے، تمہاری جگہ پر تو نہیں بیٹھتی نہ جیلس انسان۔۔" سفائر جو کہ حازق کی بات پر مسکرا رہی تھی، حماد کی بات پر غصے سے بولی۔

"مجھے کوئی تکلیف نہیں، تم جتنا مرضی ہمارے ساتھ بیٹھ جاوں لیکن تم کبھی میری جگہ پر نہیں آسکتی۔" حماد اسے چڑا گیا، اور سفائر اسے گھورنے کے بعد مسکرا دی کیونکہ اسے اندازہ تھا وہ چاہ کر بھی حماد کی جگہ نہیں لے سکتی اور شاید نہ وہ کبھی لینا چاہے گی۔

تو

"پھر سے شروع ہو گئے، تم دونوں تھکتے نہیں روز کی تو تو، میں میں سے، یا تو مجھے درمیان سے نکال دو یا پھر اپنی یہ فضول حرکتیں چھوڑ دو۔۔۔" حازق گھورتے ہوئے بولا۔

"آئی پرامس یہ آخری بار تھا، آئندہ ایسی شکایت نہیں ملے گی۔" سفائر فوراً سے بولی۔

"میری طرف سے بھی یہی سمجھو، لیکن آپس میں کسی چوتھے کی موجودگی کے بغیر تو مذاق کا اختیار ہے نہ۔۔۔" حماد فوراً سے بات کلئیر کر گیا تو حازق محض مسکرا دیا کہ تم نہیں بدل سکتے۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ڈاکٹر صاحبہ کیا ہوا، میری بیوی اور بچہ تو ٹھیک ہیں نہ۔۔" وہ شخص آپریشن تھیٹر سے نکلنے والی لیڈی ڈاکٹر سے مخاطب ہوا جو کہ انتہائی مایوس دیکھائی دے رہی تھی۔

"آئیم سوری۔۔، مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا، کہ اللہ نے آپکو نہ تو ایک بیٹی سے نوازا اور نہ ہی ایک بیٹے سے بلکہ آپ کے ہاں تیسری مخلوق پیدا ہوئی۔۔۔" وہ اتنا کہہ کر آگے بڑھ گئی، اور پیچھے کھڑے شخص نے خود کو سنبھالنے کے لیئے باقاعدہ دیوار کا سہارا لیا۔ وہ بے اختیار گردن اوپر اٹھائے لاشعوری طور پر اللہ سے شکوہ کر گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مرے مرے قدموں سے وہ شخص کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں اسکی بیوی کو کچھ وقت پہلے شفٹ کیا گیا تھا۔

"کیسی ہو۔۔۔ "

"خان یہ کیا ہو گیا ہمارے ساتھ، شادی کے تین سالوں بعد، اگر اللہ نے میری گود بھری بھی تو انی کس مخلوق سے۔۔۔! جس کا تعارف دنیا والوں سے کروانے پر مجھے کئی بار مرنا پڑے گا۔

"انعم تم حوصلہ رکھو، اللہ کے فیصلوں کے آگے کسی کی نہیں چلتی، لیکن ہمارے پاس ایک اختیار ہے، ہم اس بچے کو خواجہ سرا کے اڈے پر چھوڑ آئیں گے اور خاندان والوں سے کہیں گے کہ بچہ مرا ہوا پیدا ہوا۔ وہ انعم کا ہاتھ تھامے بولے۔

"خان۔۔۔" وہ شاک کی کیفیت میں سامنے بیٹھے اپنے شوہر کو دیکھنے لگی جو قدرے پر سکون انداز میں اتنی بڑی بات کہہ گیا تھا۔

"خان آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں، وہ میرے وجود کا حصہ ہے، میں اسے کسی اور کے ہاتھ نہیں سونپ سکتی، اور نہ ہی مجھ میں اتنا حوصلہ ہے۔" وہ آنکھوں میں آنسو لیئے گویا ہوئی۔

"آنعم سمجھنے کی کوشش کرو، ہم اس بچے کے ساتھ خاندان والوں کو کیا منہ دکھائیں گے۔ "

"خان اس بچے کے ایسا ہونے میں ہمارا کوئی قصور نہیں یہ سب اللہ کے کام ہے۔" وہ قدرے نرمی سے بولی۔

"یہ بچہ ہمیں اللہ کی طرف سے ملنے والی سزا کا حصہ ہے، کیونکہ ہم نے اپنے ماں باپ کی نافرمانی کی انکا دل دکھایا، انکی مرضی کے خلاف جا کر شادی کر لی، آج اللہ نے اس نافرمانی کی جیتی جاگتی، زندہ سانس لیتی مثال، سزا کے طور پر ہمیں ہمیشہ کے کیئے سونپ دی۔" وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں گویا ہوا تو اب کی بات آنعم بھی خاموش ہو گئی۔

"خان میں اپنا بچہ نہیں دوں، وہ جیسا بھی ہے، مجھے پھر بھی قبول ہے، ہم ایسا کرتے ہیں، اپنے بچے کو لے کر کسی دوسرے شہر چلے جاتے ہیں جہاں کوئی ہمیں نہ جانتا ہوں، وہاں تو پر سکون زندگی گزر سکتی ہے نہ۔" وہ روتے ہوئے بولی تو اب کی بار خان بھی بے بسی سے سر جھکا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نور کھانا کھالو۔۔۔" آنعم کئی بار کچن سے آواز لگانے کے بعد اب کی بار نور کے سامنے موجود تھی جو اپنے کھلونوں کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی۔

"نور تمہیں میری آواز نہیں آرہی، پہلے کھانا کھا کر سکول کا پڑھو پھر قرآن پاک بھی پڑھنا۔" آنعم اسکے ہاتھوں سے گڑیا پکڑتے ہوئے بولی، تو اب کی بار نور خاموشی سے ماں کی بات مان کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔

"مما آپ میرا کتنا خیال رکھتی ہیں، مجھ سے اتنا پیار کرتی ہیں، لیکن بابا کیوں نہیں مجھ سے بات کرتے۔" وہ کھانا کھاتے ہوئے روز کے معمول کے مطابق ایک ہی بات دوہرانے لگی۔ تو آنعم کو بے اختیار وہ وقت یاد آیا جب اس نے اپنا بچہ دینے سے منع کیا تو شاہ نے اسے طلاق دینے کی دھمکی دے دی، کتنے دن ان دونوں کے درمیان تناؤ رہا پھر آخر کار آنعم کو اسکی بات ماننی پڑی لیکن اس نے خان کے سامنے ایک شرط رکھی۔

"خان جب اللہ ہمیں کسی اور اولاد سے نوازے گا تو آپ نور کو لے جانا میں ایک لفظ بھی نہیں کہوں گی، لیکن ابھی میری اولاد کو میرے پاس رہنے دیں میں اپنے وجود کے اس حصے کو اپنے

پاس کچھ وقت تک رکھنا چاہتی ہوں، اس سے محبت کرنا چاہتی ہوں، مجھ میں حوصلہ نہیں ہے اپنی اولاد کی طرف نفرت سے دیکھنے کا، میں اس سے محبت کرنے پر مجبور ہوں۔" وہ روتے ہوئے بولی تو شاہ بالکل خاموش ہو گیا اور پھر واقعی وہ آنعم کی بات مان کر اس موضوع کی فی الحال بند کر گیا۔

چار سال گزر گئے، وہ لوگ لاہور شفٹ ہو گئے، لیکن اللہ نے ابھی تک انہیں اولاد کی خوشی دوبارہ نصیب نہ فرمائی، خان تو مانو خاموش ہی ہو گیا تھا۔

"نور ایسی بات نہیں ہیں، تمہارے بابا تم سے بہت پیار کرتے ہیں، وہ بس کام میں مصروف ہوتے ہیں اسی لیئے تمہیں ٹائم نہیں دے پاتے۔" آنعم اسے کھانا کھلاتے ہوئے بولی۔

نور کو کھانا کھلانے کے بعد اسے پڑھانے لگی، وہ گھر میں ہی اسے سکول کی کتابیں پڑھاتی تھی۔

"چلو شاباش بیگ بند کرو، اور وضو کرو، اب قرآن پاک پڑھنے کا وقت ہو گیا۔ "

اسکا سکول کی کتابوں سے زیادہ قرآن کی طرف جھکاؤ تھا، جب بھی وہ اپنی ماں کو قرآن کی آیات ترجمہ کے ساتھ پڑھتے سنتی تو اپنے اوپر ایک بر سکون سی کیفیت محسوس کرتی، وہ ایک سحر میں خود جکڑتا محسوس کرتی۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج صرف ایک ہی لیکچر تھا وہ بھی ایک بجے کے پاس، تو وہ دونوں کلاس میں جانے کی بجائے گراونڈ میں ہی بیٹھ گئے۔

"حماد۔۔۔"حازق فون پر آیا میسج دیکھ کر خوشی سے چلایا۔

"حوصلہ میرے بھائی، کیا ہوا۔۔۔؟"وہ لوگ گراونڈ میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"میں نے کے-ایف-سی میں ایز آویٹر اپلائے کیا تھا، وہاں سے کنفرمیشن مل گئی۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"تم ویٹر کی جاب کرو گے، تمہارا دماغ تو درست ہے نہ۔۔"حماد اسے گھورتے ہوئے بولا۔

"ہاں بالکل ویٹر کی جاب کروں کیونکہ میرے پاس ڈگریوں کے انبار نہیں لگے ہوئے، اور دوسری بات، سٹوڈنٹ کے لیئے اس ٹائپ کی جاب بہت بہتر ہے۔"وہ سکون سے بولا۔

"کیا ہوا، تمہیں کیوں اتنا غصہ آیا ہوا۔"وہ ابھی یونیورسٹی آئی تھی اور اب اپنا بیگ رکھ کر وہی گراونڈ میں انکے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔

"مجھ سے کیا پوچھ رہی ہو، اس سے پوچھو۔"حماد قدرے اکتا کر بولا۔

"کچھ بھی نہیں ہوا، اسکی تو عادت ہے ڈرامے کرنا۔"حازق سفائر کے پوچھنے سے پہلے ہی بول پڑا۔

"یہ موصوف ویٹر کی جاب ڈھونڈ رہے ہیں۔"

"لیکن کیوں۔۔۔"وہ تقریباً چلائی تھی

"کیونکہ اسکا دماغ ہل گیا اور یہ پاگل ہو گیا۔"وہ منہ بنا کر بولا۔

"اس میں پاگل ہونے والی کوئی بات ہی نہیں، میں محنت کر کے کمانا چاہتا ہوں، یہاں سے سٹارٹ لوں گا تو ہی کل کو کسی دوسرے مقام تک پہنچ سکوں گا۔"نرماہٹ اسکے لہجے کا خاصہ

تھی۔

"اگر تمہیں سٹارٹ ہی لینا تو اس جاب سے نہیں لو، میں تمہیں ایک جاب کی آفر دیتی ہوں۔" سفائر سنجیدگی سے بولی۔

"تم میرے بابا کے ریسٹورنٹ میں جاب کرو، ایز آر یسیپشنسٹ۔۔" وہ اتنا کہہ کر حماد کی طرف دیکھنے لگی، جیسے کہنا چاہ رہی ہو کہ اب تم اسے مناو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ہم دوست ہیں، اور میں چاہوں گا ہماری دوستی میں ایک دوسرے کو اس قسم کی کوئی بھی فیور نہ دی جائے، میں اسے ہرگز قبول نہیں کر سکتا۔" حماد کے بولنے سے پہلے حازق نے سنجیدگی سے سفائر کو ٹوک دیا۔

"کیوں۔۔۔! اس میں آخر کیا برائی ہے، جو تم اس جاب کو قبول نہیں کر سکتے۔" حماد نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف متوجہ کیا۔

"حازق تم وہاں فری جاب نہیں کرو گے اور نہ ہی بابا تمہیں بغیر کام کے معاوضہ دیں گے، تم جو کچھ کماو گے اپنی محنت سے، کام کر کے کماو گے، تو میرا نہیں خیال کہ تمہیں اس بات سے اعتراض ہونا چاہیئے۔" انداز کائل کرنے والا تھا۔

"مانتا ہوں کہ میں ایک تیسری مخلوق ہوں، نہ آدمی اور نہ عورت، لیکن پھر بھی میری غیرت ہرگز یہ گوارا نہ کرے گی کہ میں اپنے بہترین دوستوں سے اس قسم کی فیور لوں، میں ہماری دوستی کو ان سب چیزوں سے علیحدہ رکھنا چاہتا ہوں۔ "

"حازق ہم تمہارے دوست ہیں اور تمہیں اپنا بھی مانتے ہیں، لیکن اس طرح کی باتیں کر کے تم، ہمیں خود سے علیحدہ کر رہے ہو۔" سفائر سنجیدگی سے گویا ہوئی۔

"سفائر ایسے مت کہو، میں تم دونوں کو خود سے علیحدہ کر کے جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا، میری زندگی کا محور، مانو تو بس کچھ گنے چنے لوگوں کے گرد ہی ہے۔" وہ اپنے ماتھے پر پھیلے لمبے بالوں کو سیٹ کرتا ہوا بولا۔

"تو پھر ہماری بات کا مان رکھو، یقین جانو ہم دونوں صرف تمہاری بھلائی چاہتے ہیں۔"

"سفائر مجھے میری عزت نفس بہت عزیز ہے۔"

"اگر ایسی بات ہے تو تم دیکھنا، اب میں اسی ریسٹورنٹ میں کام کروں گا، چاہے تم کرو یا نہ کرو۔" حماد دوٹوک انداز میں گویا ہوا۔

"حماد فضول میں ضد نہیں کرو۔"

"ضد تم کر رہے ہو، عزت نفس وہاں کم ہوتی ہے جہاں آپ بغیر کام کے معاوضہ لیں، لیکن حازق تم جو کچھ کماؤ گے اپنی محنت سے کماؤ گے۔"

"کیا تمہیں مجھ پر اعتبار ہے۔۔۔؟" وہ حازق کا ہاتھ تھام کر گویا ہوا تو اس نے محض سر ہلا دیا۔

"تو پھر خود سوچو، کیا میں تمہیں کبھی ایسا مشورہ دوں گا جو تم سے تمہاری ذات کا مان چھین لے، تمہاری عزت نفس کو مجروح کرے یا تمہیں تکلیف دے۔" حماد کی بات پر اس نے دائیں بائیں سر ہلایا۔

"جب مجھ پر یقین ہے تو پھر سفائر کی دی ہوئی آفر قبول کر لو، میں پر امید ہوں، یہ نوکری

تمہارے لیئے کسی تکیف کا باعث نہیں بنے گی۔۔۔"حماد نے نرمی سے سمجھایا تو وہ رضامندی دے گیا۔

"میں بابا سے جوائنگی ڈیٹ کنفرم کر کے بتادوں گی۔"سفائر خوشی سے بولی۔

"اوکے تھینک یو۔۔۔"حازق اتنا کہہ کر کلاس کی طرف جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا تو وہ دونوں بھی اس کے پیچھے چل پڑے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ڈیڈ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔"وہ ابھی کچھ وقت پہلے گھر آیا تھا اور اب سیدھا ڈائنگ ٹیبل پر موجود رات کا کھانا کھاتے ہوئے سب کی موجودگی میں ان سے مخاطب ہوا۔

"کہو۔۔۔"

"میں کل سے اپنی جاب کی وجہ سے لیٹ نائٹ گھر آیا کروں گا۔"وہ روانگی سے بولتا گیا۔

"کونسی جاب اور تمہیں کس نے کام دے دیا۔۔۔؟وہ کھانا چھوڑ کر اب باقاعدہ حازق کی طرف متوجہ ہوئے۔

"ایک ہوٹل میں مینیجر کی جاب ملی ہے،اور آپ فکر نہ کریں میری صلاحیتوں کی بنیاد پر یہ کام ملا،کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلائے میں نے۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولا۔

"لیکن حازق تم یہ بھی تو سوچو،کتنا عجیب لگے گا بلکہ نہیں،برا لگے گا،جب تم ریسپشن پر کھڑے ہو کر سب کو اپنی اداوں سے انٹرٹین کرو گے۔"عنائیہ کھانے کی پلیٹ پر جھکا اپنا سر

اٹھا کر بولی۔

"میں چاہے کسی کو انٹرٹین کروں، کسی کو برا لگوں یا کوئی مجھے عجیب نظروں سے دیکھے، کم از کم میں تم جیسے لوگوں کے لیئے خود کو نہیں بدلوں گا، اور نہ ہی تم جیسے لوگوں کے ڈر سے گھر بیٹھ سکتا ہوں۔" وہ بھی دوٹوک انداز اپنائے بولا۔۔۔

"یہ تم کس انداز میں بڑی بہن سے بات کر رہے ہو۔۔۔" وہ پلیٹ میں غصے سے چمچ پٹخ کر بولیں۔

"مما آپ کو میرے بات کرنے کا انداز نظر آیا، لیکن وہ جو میری تذلیل کر رہی ہے وہ کس زمرے میں آئے گی۔۔۔"

"پوری دنیا تمہیں باتیں کرتی ہے، اگر بہن نے بھی ذرا سا کچھ کہہ دیا تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ تم اپنی تمیز اور تہذیب بھول جاو۔۔۔، تمہیں اس لیئے تعلیم نہیں دلوا رہا کہ کل کو تم ہمارے ہی سروں پر چڑھ کر ناچو۔۔۔" اب کی بار جواب باپ نے دیا تھا۔

"پوری دنیا بے شک باتیں کریں، مگر آپ لوگ مت کیا کریں، مجھے تکلیف ہوتی ہے، شدت سے اسی ٹائم مرنے کو دل چاہتا اور یقین جانیں مام ڈیڈ میں اس زندہ رہنے اور مرنے کی اذیت سے روز گزرتا ہوں۔۔۔" وہ شدت ضبط سے بولا۔

"کبھی کسی دن تو کھانا آرام سے کھا لینے دیا کریں، جب ڈائنگ پر بیٹھو اس موصوف کے ڈرامے شروع ہو جاتے ہیں، میں تنگ آ گیا ہوں روز روز کی اس چیخ و پکار سے۔" حاشر غصے سے کرسی دھکیل کر بولتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔

"تمہاری وجہ سے وہ کھانا چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔" وہ غصے سے چلائیں۔

"میں آئندہ کے بعد آپ لوگوں کے درمیان نہیں آوں گا، اور کوشش کروں گا جلد سے جلد خود کو آپ لوگوں کی نظروں سے ہٹا سکوں۔۔۔" وہ اتنا کہہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا لیکن اس بار فرق یہ تھا کہ حازق رویا نہیں، وہ اپنے آنسوؤں پر بند باندھ کر خود کو حالات سے لڑنے کے لیئے تیار کر رہا تھا وہ اچھے سے جانتا تھا جہاں وہ نوکری کرے گا وہاں ہر روز اسے طرح طرح کی باتیں سننے کو ملیں گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"مصروف لوگوں سناو کیسی جا رہی ہے پڑھائی اور جاب۔۔۔؟" وہ تینوں گراونڈ میں بیٹھے سیکنڈ سمسٹر میں ہونے والے فائنلز کی تیاری کر رہے تھے، جب داود اور علی ان کے پاس آ گئے۔

"اللہ کا شکر ہے، کام چل ہی رہا۔۔۔" حازق میتھس کے نوٹس سے سر اٹھا کر بولا۔

"تم لوگ سناو پیپرز کی تیاری ہو گئی۔۔۔؟"

"میں تو بھئی پیپر والی رات پڑھتا ہوں اس سے پہلے کمبخت یاد ہی نہیں ہوتا۔" علی نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا، لیکن میری بد قسمتی جو یہ دو ہونہار میری زندگی میں آ گئے، زندگی کا بیرا غرق ہی ہو گیا۔۔" حماد افسوس سے بولا۔ کیونکہ حازق اور سفائر اسے زبردستی

اپنے ساتھ لیئے پیپرز کی تیاری کروا رہے تھے۔

"ہم تمہاری بھلائی چاہتے ہیں۔۔۔" حازق گھورتے ہوئے بولا۔

"دیکھو بھائی اگر پڑھائی پیپر سے ایک مہینہ پہلے شروع کر لی جائے تو فٹے منہ ایسی پڑھائی پر، کیونکہ پیپر سے ایک رات پہلے پھر سے وہی سب دوبارہ پڑھنا پڑتا ہے۔۔۔"

"حماد بالکل پوائنٹ کی بات کی تم نے۔۔" داود اسکے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔

"داود ایسی باتیں کر کے اسکا دماغ خراب نہیں کرو ماشااللہ سے پہلے ہی ہمارا دماغ ساتویں آسمان پر ہے۔۔۔" سفائر قدرے غصے سے بولی۔

"تو تمہارا یہاں کیا کام، اپنے دماغ کے ساتھ تم بھی ساتویں آسمان پر چلی جاتی بلکہ اللہ کے پاس چلی جاتی، بلکہ نہیں جنت میں تم پھر سے ہمارا سر کھاتی، تم جہنم کے نچلے والے درجے میں جاتی، ایسے ہم بھی خوش تم بھی خوش، کیوں حازق سہی کہا نہ۔۔۔" وہ سفائر کی لگائی بات اسی پر واپس گھما گیا اور پھر حازق کو کہنی مار کر اپنی طرف متوجہ کیا تو اس نے آنکھیں دیکھائیں۔

"ہاہاہاہا۔۔۔ تم نہیں بدل سکتے، کبھی تو سفائر کو بخش دیا کرو۔۔" علی اور داود قہقہ لگا کر بولے لیکن سفائر خود پر ضبط کر کے خاموش رہی۔

"میں تو مذاق کر رہا تھا، تم لوگ تو جانتے ہی ہو میں کتنا مزاحیہ ہوں۔۔۔" وہ حازق کے گھورنے کے انداز سے سمجھ گیا، کہ وہ زیادہ بول گیا اور رہی سہی کسر سفائر نے حازق کو اشارہ کر کے پوری کر دی۔

"چلو سفائر۔۔۔"

"آپ لوگ بیٹھو ہم کچھ وقت میں لائبریری سے ہو کر آتے ہیں۔۔۔"حازق حماد کو گھورتے ہوئے اپنی بکس اور بیگ اٹھائے سفائر کے ساتھ وہاں سے چل دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔"وہ پوری یونیورسٹی میں ان دونوں کو ڈھونڈ کر اب تھک ہار کر جوس سے اپنی انرجی بحال کرنے کے لئے کیفے آیا تو وہ دونوں اسے وہی ایک کونے میں بیٹھے فرائز کھاتے نظر آئے۔

"میں مسلسل پچھلے ایک گھنٹے سے تم دونوں کو کال کر رہا ہوں، لیکن دونوں نے فون اٹھانے کی زحمت نہیں کی۔۔۔"وہ غصے سے انکے ٹیبل کے پاس کھڑا بولا۔

"چلو یہاں سے، ابھی نائن چیپٹر رہتا، آج اس پیپر کی تیاری مکمل کرنی ہے۔"حازق اسے بھرپور اگنور کرتے ہوئے سفائر کی طرف متوجہ تھا۔

"اوکے۔"وہ پلیٹ میں بچے فرائز وہی چھوڑ کر وہاں سے اٹھ کر حازق کے ساتھ چل دی۔

"ایک منٹ میری بات تو سنو، کہاں جا رہے ہو۔۔۔؟"وہ ان دونوں کے پیچھے لپکا لیکن ٹیبل پر پڑی فرائز کی پلیٹ اٹھانا نہیں بھولا۔

"حازق آخر ہوا کیا، اس طرح اگنور کیوں کر رہے ہو۔۔۔؟"وہ فرائز کا پیس کھاتے ہوئے بولا۔

"کیا تم دونوں مجھ سے چھپ کر یہاں فرائز کھانے آئے تھے۔۔۔"وہ اچھے سے جانتا تھا کہ

سفائر نے اسے پمپ کرا ویا اسی لیئے اب بات کو اپنے انداز میں مذاق کا رنگ دے رہا تھا۔

"حماد ہر وقت مذاق کے موڈ میں نہیں رہا کرو، جب ایک بات ہمارے درمیاں طے ہوئی تھی کہ کوئی بھی ہم میں سے ایک دوسرے کو کسی تیسرے کے سامنے نیچا نہیں دیکھائے گا تو تم کیسے اس بات کو ڈس ریسپیکٹ کر سکتے ہو، اسکا تو مطلب صاف ہوا کہ تم آج بھی سفائر کو ہمارے گروپ میں قبول نہیں کر سکے۔" حازق سنجیدگی سے بولا۔

"حازق ریلیکس سب دیکھ رہے ہیں اچھا نہیں لگتا یہاں سے چلو۔" وہ کیفے کے داخلی دروازے سے ہٹ کر ایڈمن بلاک کے سامنے آ گئے۔

"بندہ معصوم ہوں اس بار غلطی ہو گئ آئندہ سے دھیان رکھوں گا۔" وہ چہرے پر معصومیت سجائے بولا۔

"تم اپنا موڈ ٹھیک کرو، حماد کی تو عادت ہے۔"

"سفائر بی بی تم اب جلتی پر تیل پھینکنے والا کام نہ ہی کرو تو بہتر ہے، میسنی کہیں کی۔" حماد اسے سائیڈ پر ہٹا کر خود حازق کے سامنے ہوا۔

"تم سے۔۔۔"

"ایک منٹ، پہلے مجھے اسکا منہ سیدھا کر لینے دو، پھر تمہیں کسی اور خطاب سے نوازتا ہوں۔" حماد اپنا دھیان سفائر سے ہٹا کر حازق کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"حماد کسی چیز کی لمٹ ہوتی ہے، مجھے نہیں اچھا لگتا کہ ہم تینوں کسی کے سامنے ایک دوسرے کی مذاق میں بھی انسلٹ کریں۔"

"حازق اس بار جانے دو، آئندہ ایسا نہیں ہو گا میری بھی غلطی تھی مجھے حماد کے بارے میں کچھ نہیں بولنا چاہیے تھا۔۔۔"سفائر حماد کے اشارے پر اسے کائل کرنے لگی۔

"پلیز اب موڈ ٹھیک کرو، ہمیں واقعی آج میتھس کی تیاری مکمل کرنی ہے اور تمہارے موڈ ٹھیک کر لینے کی خوشی میں حماد بھی ہمارے ساتھ بیٹھا آخر تک کام کرتا رہے گا اور نہ صرف کام کرے گا بلکہ ہمیں مرچ مصالحے والے گول گپے بھی کھلائے گا۔"اس نے حماد کو دیکھتے ہوئے اپنے مطلب کی بات کی تو حازق بے ساختہ ہنس دیا کہ یہ دونوں ایک دوسرے کا نقصان کرنے میں کبھی پیچھے نہیں رہ سکتے۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ویسے ہماری یونی کافی اچھی ہے، یہاں ہر کسی کو گرل فرینڈ مہیا، بس ہم ہی اکیلے قسمت کے مارے۔۔۔"وہ لوگ ایڈمن بلاک سے ہٹ کر واپس گراؤنڈ کی طرف بڑھے ہی تھے جب ایک طرف سے لڑکوں کی آواز ابھری۔

"اپنی بکواس بند رکھو گھٹیا انسان۔۔۔"سفائر اور حماد انہیں اگنور کر کے آگے بڑھ گئے جبکہ حازق پیچھے مڑ کر غصے سے چلایا۔

"حازق چلو یہاں سے، ہمیں گھٹیا لوگوں کے منہ لگنے کی ضرورت نہیں۔۔"سفائر فوراً اسے کھینچ کر آگے لے گئی۔

"ان نامردوں سے کچھ نہیں ملے گا، انکا دل بہلانے کی بجائے تمہیں ہم سے دوستی کر لینی

چاہیے،یقین جانو تم اینجوائے کرو گی۔"وہ ایک دوسرے کو آنکھ مارتے ہوئے گویا ہوئے۔

"پھر لعنت ہے تمہاری مردانگی پر۔۔۔"حماد اتنا کہہ کر ان میں ایک پر جھپٹا تھا۔

دیکھتے ہی دیکھتے وہاں یکدم طلباء کا ہجوم لگ گیا،لیکن سب تماشائی ہی تھے،وہ لوگ تعداد میں زیادہ تھے اسی لیئے حماد کو گھیرنے میں کامیاب رہے۔

"چھوڑو اسے۔۔۔"سفائر حماد کو ان لوگوں کے گھیرے میں دیکھ کر فوراسے اس طرف بڑھی۔

"تم پیچھے رہو سفائر۔۔"حازق نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے پیچھے کیا اور خود انکے سامنے جا کھڑا ہوا،لیکن اب کی بار وہ اکیلا نہیں تھا اس کے ساتھ،کلاس کے تمام لڑکے دائرہ بنائے ان چند لڑکوں کے گروپ کے گرد کھڑے ہو گئے۔

حماد اپنے اتنے زیادہ حمایتی دیکھ کر واپس جوش میں آکر خود کو چھڑا کر اس لڑکے پر جھپٹا جس نے ساری بکواس کی تھی۔

علی اور داود لوگ دوسروں پر قابو پا کر انکی خوب دھلائی کر کے مخالف پارٹی کو لہولہاں کر چکے تھے،حازق آج شاید پہلی بار کسی سے ہاتھا پائی کر رہا تھا لیکن وہ اس ساری سچوئیشن سے پریشان ہونے کی بجائے اینجوائے کر رہا تھا،کیونکہ اسنے کبھی کسی سے اسطرح لڑائی جو نہ کی تھی۔

بات زیادہ بگڑنے سے پہلے پہلے معاملہ ڈین تک پہنچ گیا،تو سکیورٹی نے آکر لڑائی رفع دفع کروائی اور ڈین کی طرف سے دونوں گروہوں کے لیئے وارننگ کا نوٹس جاری کر دیا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کیاضرورت تھی اس طرح کے گھٹیالوگوں کے منہ لگنے کی۔۔۔"وہ لوگ اس وقت ہسپتال میں حماد کو پٹی کروانے لائے تھے۔

"ایسا ممکن ہی نہیں کہ کوئی اتنی بکواس کرے اور ہم خاموش رہیں۔۔۔"حماد جوش سے بولا، اس وقت کمرے میں صرف وہ دونوں ہی موجود تھے حازق میڈیسن لینے گیا تھا۔

"پھر ایک بار اپنے جوش کا نتیجہ شیشے میں دیکھ لو۔۔۔"سفائر منہ بناتے بناتے ہوئے بولی۔

"خوامخواہ میں اتنا تماشا لگ گیا۔۔۔"وہ افسوس کرتے ہوئے بولی۔

"تمہیں تماشے کی فکر ہے، لیکن میرے زخموں کی نہیں، جو تمہاری وجہ سے آئے، کسی نے سچ کہا عورتیں ہوتی ہی ناشکری ہیں۔"حماد بیڈ پر ٹیک لگا کر بیٹھتا ہوا بولا۔

"زخموں کی پرواہے تو تب ہی کہا، وہ لوگ تعداد میں زیادہ تھے اگر سر میں یا کہیں اور چوٹ لگ جاتی تو پھر ہم کیا کر سکتے تھے، ساری زندگی کا رونا پلے پڑ جاتا۔۔۔"وہ اپنا خدشہ بیان کر گئی، وہ ابھی بھی ڈری ہوئی تھی حالانکہ صرف حماد کو ہی معمولی سی چوٹ لگی تھی حازق اور باقی سب ٹھیک تھے۔

"اوہائے گارڈ۔۔۔۔"وہ یکدم اپنے منہ پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے ٹیک چھوڑ کر سیدھا ہوا۔

"کیا میرے کانوں نے غلط سنا، یا تم اپنے ہوش میں نہیں ہوں، تمہیں اور میری پرواکچھ مس میچ سا لگتا۔۔۔"وہ واپس اپنی حیرانگی ختم کر کے ٹیک لگا چکا تھا۔

"کچھ بھی ایسا ویسا سوچنے کی ضرورت نہیں، تم حازق کے لیئے سپیشل ہو۔۔۔، اور میرے لیئے وہ، بس اسی لیئے پرواہو رہی ہے کہ اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو وہ ہرٹ ہو گا اور مجھ سے اسکی حالت

تو

دیکھی نہیں جائے گی۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولی، آج پہلی بار سفائر کی کسی بات پر، یا اسکے انداز پر حماد کے دل نے بیٹ مس کی۔

"سفائر تم بھی حازق کے لیئے بہت سپیشل ہو، وہ تمہیں بھی اتنی ریسپیکٹ دیتا جتنی کہ مجھے، وہ ہم دونوں کے معاملے میں بے بس ہے، اور یو نو وٹ ہم مخالف سمت چلنے والے دو لوگوں میں ایک چیز کامن ہے، ہم دونوں اپنے خونی رشتوں سے ہٹ کر ایک ہی انسان سے محبت کرتے ہیں۔۔۔، پھر تم کیسے سوچ سکتی ہو کوئی تمہیں لے کر گھٹیا قسم کی بکواس کرے اور حازق خاموش رہے اور اگر حازق بولے گا تو چپ میں بھی نہیں رہوں گا پھر چاہے ہم مقابلہ کر سکنے کی وسعت رکھتے ہوں یا نہیں۔۔۔"وہ رسانیت سے گویا ہوا۔

"میں نے اسکی اپنے لیئے اپنائیت محسوس کی ہے، وہ میری چھوٹی سے چھوٹی بات کو بہت اہمیت دیتا۔۔۔"

"حالانکہ اسکے ایسا کرنے سے مجھے جیلسی ہوتی ہے، تمہاری وجہ سے میری اہمیت اسکی نظر میں کم ہو رہی ہے۔۔"وہ منہ بناتے ہوئے بولا۔

"وہ دن ہماری زندگیوں میں کبھی نہیں آسکتا جب میں حازق کی زندگی میں حماد کی جگہ لوں، کیونکہ نہ تو حازق ایسا ہونے دے گا اور نہ ہی میں ایسا کرنا چاہوں گی۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی اور اپنے فون کی طرف متوجہ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"مبارک ہو۔۔، آپ ایکسپیکٹ کر رہی ہیں۔۔۔"کافی دنوں سے انعم کی طبعیت ناساز تھی تو وہ خان کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلی گئ، اور اب وہاں سے ملنے والی خبر نے اسے ایک ہی پل میں خوشی سے سرشار کر دیا لیکن دوسرے ہی پل وہ نور کا خود سے دور ہونے کا سوچ کر کانپ گئ تھی۔

"تھینک یو انعم مجھے یہ خوشی دینے کے لیئے، پہلے مجھے کبھی محسوس ہی نہیں ہوا کہ میں باپ بنا، لیکن اس بار میں بہت خوش ہوں۔"

"خان میں بھی بہت خوش ہوں، اللہ نے نور کے 5 سالوں بعد میری گود پھر سے بھری، میں جتنا اسکا شکر ادا کروں کم ہے۔۔۔"وہ تشکر بھرے انداز سے بولی۔

"بس اب تم اپنی زیادہ سے زیادہ کیئر کرو، اور کسی بھی قسم کی نیگیٹو باتیں سوچنے کی ضرورت نہیں۔۔۔"وہ انعم کو کرسی پر بیٹھا کر خود کچن سے اس کے لیئے پانی لینے چلا گیا، لیکن وہ خان کو کیسے بتاتی کہ نور کے بچھڑ جانے کا خوف اسکے اندر کنڈلی مارے بیٹھا، وہ کیسے اپنی نئ اولاد کے دنیا میں آجانے کے بعد اپنی پرانی اولاد کو ریت کی طرح ہاتھوں سے پھسلنے دے سکتی ہے، اس میں نہ تو اتنا حوصلہ تھا اور نہ ہی اتنا ظرف۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نور قرآن پاک پڑھنے کا وقت ہو گیا، فورا سے وضو کر کے آجاو۔۔۔"وہ ہال میں بیٹھی نور سے مخاطب ہوئی جو اپنی کتابیں پڑھنے میں مصروف تھی۔ماں کی بات پر فٹ سے بیگ بند

کر کے نور واشروم کی طرف بڑھ گئ اور کچھ ہی وقت میں قرآن پاک لے کر انعم کے سامنے بیٹھ گئ۔

"نور آج ہم تمہارے نام کی سورت پڑھیں گے۔۔۔" آنعم کی بات سن کو مسکرائی تھی کہ اسکا نام قرآن پاک میں ہے۔

"شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ قول ہے کہ صورتوں کے مجموعے کو قرآن کریم کہتے ہیں اور انہیں سورتیں اس لیئے کہتے ہیں کیونکہ وہ ایک دوسرے سے جدا ہیں، اللہ نے مختلف موقعوں پر مختلف سورتیں اپنی نبی پر نازل فرمائیں اور پھر کہا۔۔۔:

"ان علی ناجمعہ و قرآنیہ۔۔۔" ایک حصے سے دوسرے حصے کو جوڑنا اور جب سورتیں جمع کر کے ایک دوسرے سے جوڑ کر قرآن کی شکل میں سامنے آئیں تو ان میں موجود حکم پر عمل کرنا ہم مسلمانوں پر لازم ٹھہرایا گیا اور جن باتوں سے روکا گیا ان سے باز رہنا ہم پر فرض ہے اور کہتے ہیں کہ قرآن مجید کوئی شاعری نہیں بلکہ حقائق کا مجموعہ ہے، پتہ قرآن مجید کو الفرقان اس لیئے کہا جاتا کہ یہ حق اور باطل میں فرق کر دیتا۔" وہ روانگی سے بولتی جا رہی تھی، وہ جب بھی نور کو کوئی نئ سورت شروع کرواتی تو ہمیشہ پہلے قرآن پاک کا مطلب سمجھاتی، اسکا رتبہ بتاتی۔

"نور ابھی تمہیں اس سورت کی سمجھ نہیں آئے گی لیکن جب تم تھوڑی اور بڑی ہو جاو گی تو اسے باقاعدہ تفسیر کے ساتھ پڑھنا، چاہے تب میں تمہارے ساتھ موجود ہوں یا نہ ہوں،

ہمیشہ اپنے لیئے اللہ سے نور مانگنا، وہ تمہارے دل میں اپنا نور بھر دے، تمہارے وجود کو اپنے نور سے مہکا دے اور پھر تم کسی غلط کام کی طرف نہ بڑھ سکو، اسکے قریب نہ جا سکو۔۔۔" اسے شاید اپنی اولاد کے کھو جانے کا ڈر تھا اسی لیئے اتنی سنجیدگی سے نور کو اسکی عمر سے بھر کر باتیں بتانا چاہ رہی تھی۔

"مما میں آپ کے پاس ہی تو ہوں، آپ ایسے کیوں کہہ رہی ہیں۔۔۔" وہ ہر چیز سے بے خبر تھی یہاں تک کہ اپنی حقیقت سے بھی۔

"نور بس تم اپنی عزت کی حفاظت کرنا، خود پر کبھی کسی کو حاوی مت ہونے دینا۔۔۔" آنعم محض اتنا ہی کہہ سکی تھی، اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی، وہ نور کو کن الفاظ میں اسکی حقیقت سے آشنا کروائے، وہ اسے کیسے سمجھائے کہ یہ دنیا بھیڑوں سے بھری ہے، اور اسکی اولاد میں مرد کے ساتھ ساتھ عورت کا انصر بھی موجود ہے تو وہ اس بے رحم دنیا سے خود کو محفوظ رکھے۔

"آئی پرامس مما، میں اپنا خیال رکھوں گی، اب مجھے آگے پڑھائیں اتنا مزہ آ رہا تھا آپکو سننے کا۔۔۔" وہ چہک کر بولی اور دوبارہ قرآن مجید کھول کر ماں کے سامنے بیٹھ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اب تم اتنے بڑے ہو گئے ہو کہ سلام کرنا بھی تم پر لازم نہیں رہا۔۔۔" وہ ابھی ہوٹل سے واپس گھر آیا تھا، تھکاوٹ کی وجہ سے ادھر ادھر دیکھے بغیر اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا جب پیچھے سے قمر صاحب کی آواز نے اسکے پیروں کو بریک لگائی۔

"سوری ڈیڈ میں نے دیکھا نہیں۔۔۔" وہ نادم ہوا، جب سے ڈائننگ پر اسکی سب سے بحث ہوئی، اس دن سے حازق کم ہی گھر والوں کی نظروں کے سامنے جاتا، اور پھر ویسے بھی کچھ دن فائنل پیپرز میں اس قدر مصروف رہا کہ کسی سے سامنا ہی نہیں ہوا آج کل بھی وہ سمسٹر فال بریک کی وجہ سے فل ٹائم جاب کر رہا تھا اس نے خود کو زیادہ مصروف کر لیا تھا۔

"چار پیسے کیا کمانے لگ گئے، تمہیں یہ تمیز بھول گئی کہ گھر والوں کو سلام کرنا یا ان سے بات کرنا تم پر فرض ہے۔" وہ اسکے سامنے آ کھڑے ہوئے۔

"میں تو بات کرتا ہوں، لیکن گھر والوں سے پوچھ لیں بلکہ دور کیوں جانا، آپ خود سے پوچھ لیں، کیا آپ مجھ سے بات کرنے میں انٹرسٹڈ ہیں۔۔۔" وہ قدرے جتا کر بولا۔

"کیا تمہاری تعلیم تمہیں یہی سب سیکھا رہی ہے کہ باپ سے زبان درازی کیسے کرنی ہے۔۔۔" وہ حازق کے دوبدو بولنے پر غصے سے بولے۔

"شکر ہے آپ نے خود کو میرا باپ تو کہا، پلیز اپنی ایک عدد وائف کو بھی سمجھائیں کہ وہ بھی میری ماں ہیں، میں ڈائریکٹ آسمان سے نیچے نہیں اترا، انہی کی مرہون منت اس۔۔۔۔" حازق کے منہ پر پڑنے والے قمر صاحب کے بھاری ہاتھ نے اسکی بات ادھوری چھوڑ دی۔

"گھٹیا انسان تم میرے سامنے کھڑے ہو کر ہمیں ہی ذلیل کر رہے ہو، جو تمہیں پڑھا لکھا رہے ہیں، تمہاری ضروریات زندگی پوری کر رہے ہیں اسکے باوجود بھی تم ناشکرے کے ناشکرے رہے۔۔۔" وہ غصے سے ہانپنے لگے۔ ان کی آواز سن باقی بھی لاؤنج میں آ گئے۔

"اپنی اولاد کو پڑھانا لکھانا، اسکی ضروریات پوری کرنا ہر ماں باپ کا فرض ہے آپ کوئی انوکھا

تو

کام نہیں کر رہے، اور دوسری بات۔۔۔؛ڈیڈ آپ ناشکری کی بات کر رہے ہیں مجھے بتایے اور کتنا شکر کروں، روز تو آپ سب کی گالیاں خاموشی سے سنتا ہوں صرف اس لیئے کہ آپ میرے اخراجات اٹھا رہے ہیں، حتی کہ یہ بھی برداشت کرتا ہوں۔۔۔"وہ اپنے منہ پر پڑنے والے تھپڑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دوٹوک انداز میں بولا۔

"بالکل یہ سب کرنا ہر ماں باپ پر فرض ہے، لیکن تم جیسی بیکار اولاد کے لیئے نہیں، کیونکہ کوئی بھی تم جیسی اولاد کو اپنے گھر میں جگہ نہیں دیتا۔۔۔"

"اللہ کا واسطہ آپ مجھے بھی گھر سے نکال دیں یا آج سے بیس سال پہلے نکال دیتے، تاکہ میں اس روز روز کی اذیت سے تو بچ جاتا۔۔۔"وہ انکے پیروں میں بیٹھ گیا۔

"تمہیں بہت شوق ہے گھر چھوڑنے کا تو ٹھیک ہے چلے جاو اور آئندہ اپنی شکل تب دیکھانا جب پیسے نا ہونے پر دنیا میں دھکے کھاو، پھر بے جھجک فون کر ڈالنا میں تمہیں واقع مالی مدد فراہم کرنے میں ایک منٹ نہیں لگاؤں گا۔"قمر صاحب اتنا کہہ کر اپنا رخ موڑ گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"آپ کیسے اتنی آسانی سے مجھے گھر چھوڑنے کا کہہ سکتے ہیں، اگر میری جگہ حاشر ہوتا تو کیا تب بھی اتنی ہی آسانی سے آپ یہ لفظ ادا کرتے۔۔۔"وہ گھوم کر انکے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"اپنے آپ کو حاشر سے کمپئیر مت کیا کرو، وہ میرا بہت لائق اور فرنبردار بیٹا ہے۔۔۔"وہ حازق کو پیچھے ہٹاتے ہوئے بولے۔

"پڑھتا تو میں بھی ہوں لیکن آپ نے مجھ سے کبھی نہیں پوچھا کہ حازق بیٹا دو سمسٹر کے پیپرز

ہو گئے تمہارا سی-جی-پی-اے کیا ہے، میں تو ڈیڈ ہمیشہ سے اسی انتظار میں رہا کہ آپ کبھی تو پوچھیں گے۔۔۔" وہ چلایا۔

"حازق تم چاہے لاکھ حاشر سے بہتر ہو لیکن ایک کمی تمہاری ساری خوبیوں پر بھاری ہے، تمہاری ذات کبھی ہماری نسل کو آگے بڑھانے کی وجہ نہیں بن سکتی۔۔۔" وہ افسوس سے سر جھٹکتے ہوئے بولے۔

"ڈیڈ۔۔۔" وہ منہ کھولے انہیں دیکھنے لگا جو اسکی ذات کی یہ تلخ حقیقت بیان کر گئے تھے۔

"اگر ماں باپ آپ جیسے ہوتے ہیں تو اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اللہ نے مجھے اس رتبے سے محروم رکھا۔" اسکی آنکھیں گرم سیال سے بھرنے لگیں۔

"لیکن میری دعا ہے کہ اللہ مجھ جیسی مخلوق آپ جیسوں کے گھر کبھی پیدا نہ کرے، کیوں کہ یہ آپکی نہیں ہم جیسوں کی آزمائش ہے۔۔۔" وہ ٹیبل پر پڑے گلدان کو ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔

"حازق یہ کیا طریقہ اپنے ڈیڈ سے بات کرنے کا۔۔۔" مسسز قمر اسے بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑنے لگیں تو وہ واپس اپنے ہوا اس میں لوٹا اور پھر بے اختیار مسسز قمر کے گلے لگ کر باقاعدہ اونچی آواز میں رونے لگا، اسکی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ وہ خود کو اس سے علیحدہ نہ کر پائیں۔

"حازق۔۔۔" وہ اسے خود سے علیحدہ کرتے بولیں۔

"مما پلیز صرف کچھ وقت کے لیئے، میں آپکے لمس کو محسوس کرنا چاہتا ہوں، اسکے بعد چلا

تو

جاوں گا، ہمیشہ کے لیئے۔۔۔"وہ انکا ماتھا اور ہاتھ چومتے ہوئے بولا، کچھ وقت اسی پوزیشن میں ماں کے گلے لگا کھڑا رہا، ناچار علیحدہ ہو کر سب کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اس وقت کہاں جا رہے ہو۔۔۔؟"وہ سب لوگ ابھی تک لاؤنج میں اپنی جگہ خاموش بیٹھے تھے جب اچانک مسسز قمر کی آواز نے اس خاموشی کو توڑا، کیونکہ وہ سامنے سے آتے حازق کو سرخ آنکھیں لیئے دیکھ چکی تھیں جس نے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا بیگ تھام رکھا تھا۔

"بہت شکریہ کہ آپ نے ابھی تک میرے اخراجات اٹھائے، میں آپ پر مزید بوجھ نہ بنوں اس لیئے جا رہا ہوں شاید کبھی نہ واپس آنے کے لیئے۔۔۔"وہ ماں کو اگنور کر کے اپنے باپ سے مخاطب ہوا جو اسے دیکھ کر حیران ہوئے تھے۔

"تمہارا فیصلہ سراسر جذباتی ہے، جب باہر کی دنیا میں نکل کر کھانے کو روٹی نہ ملے گی تو اپنی غلطی پر پچھتاوگے اور پھر مجھے یاد کروگے۔۔۔"وہ طنزیہ بولے۔

"میں آپ کو یاد کرنے کی بجائے اس ذات کو یاد کروں گا جسکے پاس اصل میں رزق دینے کا اختیار ہے۔۔"

"تم نے غلط وقت پر غلط فیصلہ لیا، تم ابھی پڑھ رہے ہو، کیسے شہر کی اتنی مہنگی یونیورسٹی کی فیس بھروگے، پڑھائی چھوڑ دوگے یا پارٹ ٹائم میں ناچ گانا کر کے فیس ادا کروگے۔۔۔"وہ

تو

دوٹوک انداز میں بولے۔

"میں ناچ گانا کروں یا سڑکوں پر بھیک مانگ کر گزارا کروں، لیکن ایک بات طے ہے آپ کے پاس دوبارہ خود کو زخمی کروانے کبھی نہیں آوں گا۔۔۔"

"چلتا ہوں۔۔۔، ایک آخری بار مجھے محبت سے گلے لگالیں۔۔" وہ اتنا کہہ کر خود ہی آگے بڑھ کر قمر صاحب کے گلے لگ کر رو پڑا۔ لیکن اس بار بس خاموشی سے آنسو بہنے دیے۔

"حازق چپ ہو جاو اس طرح کی باتیں مت کرو، اس وقت کہاں جاوگے۔۔" مسسز قمر اسکی کمر تھپتھپا کر اسے پر سکون کرنے لگیں، حازق کے پل پل بکھرتے وجود کو دیکھ کر عنائیہ کو آج پہلی بار اسکی ذات سے انسیت محسوس ہوئی۔

"کاش مام، میں آپکو دیکھا سکتا کہ میری روح پر کتنے زخم ہیں، اگر یہاں مزید رکا تو وقت سے پہلے ایکسپائیر ہو جاوں گا۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا لیکن آنسو مسلسل آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔

مسسز قمر نے آگے بڑھ کر حازق کے چہرے پر پھیلے لمبے بالوں کو ہٹا کر آنسو صاف کیئے، بے اختیار ہو کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیا اور پھر اسکے چہرے کے ہر نقش پر پیار کرنے لگیں جیسے آج حازق کی باتوں نے، اس کے آنسوؤں نے انکے دل پر جمی سیاہی دھو ڈالی ہو۔۔ وہ انکے رد عمل سے پریشان ہو کر قدرے پیچھے ہٹا جیسے یقین نہ آرہا ہو۔

"تم جہاں بھی رہو خوش رہو، بس یہ مت سوچنا کہ تمہاری ماں نے کبھی تمہارے وجود سے گھن کھائی تھی، حازق میں نے کبھی تم سے نفرت نہیں کی، بس تمہیں خود سے اور باقی سب

سے دور رکھنا میری مجبوری ہے، ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔۔۔"وہ چاہنے کے باوجود بھی اسے رکنے کا نہیں کہہ سکیں۔حازق ایک آخری نظر عنائیہ اور حاشر پر ڈال کر وہاں سے چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حازق رات کے گہرے اندھیرے میں گھر سے نکلنے کے بعد سڑک کنارے بنے ایک پتھر کے بینچ پر بیٹھا آگے کے لیئے سوچ رہا تھا، اسنے حماد اور سفائر دونوں کو اپنے گھر چھوڑنے کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا اور نہ ہی وہ بتانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ جائے کدھر، پھر کچھ سوچتے ہوئے اللہ کا نام لے کر اپنے موبائیل سے کریم کی رائیڈ بک کر لی۔

کچھ ہی وقت میں کریم کا رکشہ وہاں پہنچ گیا۔

"سر کدھر جانا آپ نے۔۔۔"حازق کے بیٹھتے ہی رکشہ ڈرائیور نے میٹر آن کر کے سوال کیا۔اور اسکے جواب دیتے ہی وہ موبائیل فون پر لوکیشن سرچ کر کے رکشہ چلانے لگا۔

کہنے کو رات کے گیارہ بج رہے تھے لیکن سڑکوں پر لوگوں کا ہجوم اپنے جوبن پر تھا، ان میں ایک حازق فکر مندی سے آنے والے حالات کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

"سر آپ کی بتائی ہوئی جگہ آ گئی۔۔۔"وہ اپنی سوچوں میں مگن تھا جب ڈرائیور کی آواز نے سوچوں کا تسلسل توڑا، وہ رینٹ دے کر رکشے سے اترا اور گہرا سانس لے کر اندر کی طرف

بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"قمر کیا آپ نے کبھی سوچا کہ حازق کی نظر میں ماں باپ کا کتنا برا عکس ہو گا، اسے کبھی ہم سے محبت اور شفقت نہیں ملی اگر کچھ ملا تو بس لن طعن، وہ بھی اس بات پر جس میں اسکا کوئی اختیار نہ تھا۔۔۔" حازق کے گھر سے چلے جانے کے بعد ممتا نے زور و شور سے سر اٹھایا۔

"ہم نے اس کی تمام ضروریات پوری کی ہیں، اسے اچھے سے اچھے کپڑے فراہم کیئے، کھانا وقت پر دیتے رہے، یہاں تک کے مہنگے سے مہنگے تعلیمی اداروں میں پڑھاتے رہے، اگر اسکے باوجود بھی ہمارا عکس اسکی نظر میں برا ہو گا تو پھر وہ نہایت ہی ناشکری اولاد ہے۔۔۔" قمر صاحب غصے سے کمرے میں ٹہلتے ہوئے بولے۔

"اور تم یہ رونا بند کرو، وہ بدبخت اپنی مرضی سے گھر چھوڑ کر گیا، میں نے نہیں نکالا، اگر میں نے اسے نکالنا ہی ہوتا تو اسکے پیدا ہوتے ہی نکال دیتا اتنے سال لوگوں کی لن طعن سننے کا مجھے کوئی شوق نہ تھا۔" وہ مسسز قمر کو روتے دیکھ کر غصے سے ٹوک گئے، وہ حازق کے گھر چھوڑنے پر چڑچڑے ہو رہے تھے

"ویسے ایک طرف سے اچھا ہوا کہ وہ فی الحال چلا گیا، کم از کم عنائیہ کا کہیں اچھی جگہ رشتہ تو طے ہو جائے گا۔۔۔" وہ گہری سانس لے کر بیڈ پر دراز ہو گئے۔

"قمر مجھے حازق کی فکر ہو رہی ہے، پلیز اسکا پتہ کریں وہ کہاں گیا۔۔"

"مجھے مزید حازق نامہ نہیں سننا، پہلے ہی تمہاری اولاد بہت تماشہ کر چکی ہے، وہ چھوٹا نہیں ہے اگر گھر سے نکلا تو سوچ سمجھ کر نکلا ہو گا، تمہیں ہلکان ہونے کی ضرورت نہیں۔" وہ اتنا کہہ کر کروٹ بدل گئے اور مسسز قمر شدت سے حازق کے حق میں خود سے ہوئیں کوتاہیاں یاد کرنے لگیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"مما مجھے چھوٹے بے بی کے ساتھ کھیلنا۔۔۔" عنائیہ بھاگتی ہوئی کاٹ تک آئی جہاں کچھ مہینوں کا بچہ سو رہا تھا۔

"عنائیہ پیچھے ہٹو وہاں سے۔۔۔، ابھی اماں بی نے اسے سلایا تم پھر سے اٹھا دو گی۔۔۔" وہ عنائیہ کا بازو پکڑ کر اسے کاٹ سے دور لے گئیں۔

"مجھے اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ کھیلنا لیکن آپ مجھے ہاتھ بھی نہیں لگانے دیتیں۔۔۔" وہ غصے سے بولی۔

"بد تمیزی نہیں کرو، تم چھوٹی بچی نہیں ہو سات سال کی ہو، اگر کھیلنا ہی ہے تو جا کر حاشر کے ساتھ کھیلو۔" وہ اسے ڈانٹنے لگیں۔

"میں ڈیڈ سے آپ کی شکایت کروں گی۔" وہ آنکھوں میں آنسو لیئے بولی اور وہاں سے چلی گئی۔

"تمہارے باپ کے حکم کو مانتے ہوئے ہی تم لوگوں کو اس کے قریب نہیں آنے دے رہی۔" وہ غصے سے بڑبڑائیں۔

"تم بس یہی کوشش کرنا کہ اماں بی کے علاوہ حازق کی شخصیت کے بارے میں کسی کو پتہ نہ چلے، اور دوسری بات میری شرط کے مطابق خود کو اور میرے بچوں کو اس سے دور رکھنا۔۔۔"مسسز قمر یکدم اڈ آئے خیالوں کو جھٹلا کر واپس حازق کی طرف متوجہ ہوئیں جو کاٹ میں اپنی تمام تر معصومیت سمیت سو رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بی بی جی حازق بہت رو رہا آپ اسے آکر دیکھیں۔۔۔"وہ لاونج میں آئیں جہاں مسسز قمر بیٹھی میگزین پڑھ رہیں تھیں۔

"اماں بی قمر آپکو اتنے پیسے کس لیئے دیتے ہیں اگر بعد میں بھی مجھے ہی اسے دیکھنا پڑے۔۔" وہ لاپروائی سے بولیں۔

"وہ مجھ سے خاموش نہیں ہو رہا، اس لیئے آپ کے پاس آئی، ماں کا لمس بچہ پہچان جاتا، مجھے لگتا آپ پیار کریں گی تو وہ خاموش ہو جائے گا۔۔۔"وہ رسانیت سے گویا ہوئیں۔

"چلیں۔۔"محض اتنا کہہ کر حازق کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔جونہی وہ اندر داخل ہوئیں، تقریبا ایک سال کا حازق ماں کو دیکھ کر اپنے رونے کی شدت کم کر چکا تھا۔

"ایک بات کہوں، یہ سارے فیصلے اللہ کے ہیں، وہ بہتر جانتا کہ اسنے اپنے بندے کو کس مخلوق سے نوازا، حازق بھی اسی کی پیداوار ہے اسکی حق تلفی نہ کریں، اس کے ساتھ زیادتی نہ کریں آپ محسوس تو کریں کیسے آپ کے آتے ہی وہ خاموش ہو گیا۔۔۔"اماں بی حازق کو اٹھا کر پیار

کرتے ہوئے مسسز قمر کی طرف بڑھا چکیں تھیں۔ لیکن انہوں نے اسے تھامنے سے انکار کر کے اپنا رخ کھڑکی کی طرف موڑ دیا۔

"اماں بی، میں وہ بے بس ماں ہوں جو اپنی اولاد کو خود سے دور رکھنے میں اسکی عافیت سمجھتی ہوں، بس میرے لیئے یہی کافی ہے کہ حازق میرے سامنے ہے۔۔۔" وہ آنکھوں میں آئی نمی صاف کرنے لگیں۔

"کیا آپ کو اس چھوٹے سے بچے پر ترس نہیں آرہا۔۔۔" حازق کے دوبارہ رونے پر اماں بی قدرے افسوس سے بولیں۔

"ہاں نہیں آرہا ترس، اگر میں نے اس پر ترس کھایا تو قمر مجھ پر کبھی ترس نہیں کھائیں گے، وہ مجھے اس گھر اور، میرے باقی بچوں کی زندگی سے حازق سمیت نکالنے میں ایک لمحہ نہیں لگائیں گے اور آپ بہتر طور پر جانتی ہیں کہ وہ ایسا کر سکتے ہیں۔۔۔" آنکھوں کی نمی اب قطروں کی صورت چہرے پر پھیلنے لگی۔

"آپ خود سوچیں اگر ایسا ہوا تو میں حازق کو لے کر کہاں جاوں گی، میری جس اولاد کے لیئے اسکے اپنے ہی گھر میں جگہ تنگ ہے، دنیا اسے کہاں قبول کرے گی۔۔" وہ چہرہ موڑ کر حازق کو دیکھنے لگیں جو آنکھوں میں آنسو لیئے بلند آواز میں رو رہا تھا، ممتا کے ہاتھوں مجبور ہو کر اسے اٹھا کر شدت سے پیار کرنے لگیں، حازق بوکھلا کر مزید بلند آواز میں رونے لگا لیکن اس بار ہر چیز سے ہر رشتے سے بے پروا مسسز قمر بھی اونچی آواز میں اپنی بے بسی پر حازق کو خود سے لپٹائے روئے جا رہی تھیں۔

"بی بی جی صبر کریں، اللہ کی طرف سے یہ ایک آزمائش سمجھیں، مجھے لگتا کچھ وقت بعد صاحب کا دل بھی نرم پڑ جائے گا۔" وہ انکا کندھا تھپتھپاتے ہوئے حوصلہ دے رہیں تھیں۔

"یہ آزمائش اللہ نے مجھے ہی کیوں دیکھائی اماں بی، کبھی کبھی مجھے خود سے نفرت ہوتی کہ میں اسے اس دنیا میں لانے کی وجہ بنی، کاش یہ میرے وجود کا حصہ نہ ہوتا۔۔۔" وہ پھر سے حازق کو خود سے علیحدہ کر کے فرش پر بیٹھا چکیں تھیں۔

"اللہ کا شکر ادا کریں کہ اللہ نے آپکو اولاد سے نوازا۔۔۔" وہ حازق کو ٹھنڈے فرش سے اٹھاتے ہوئے بولیں۔

"اماں بی۔۔۔! اللہ ایسی اولاد کسی کو نہ دے کیونکہ اس سب کے درمیان پس، میں رہی ہوں، قمر تو حازق کو اپنی اولاد کے فریم میں ہی فٹ نہیں کرتے اور نہ ہی کبھی وہ کریں گے۔۔۔" مسسز قمر اپنے ماضی سے حال میں لوٹی تھیں، انہیں اب احساس ہو رہا تھا کہ قمر صاحب کے ساتھ ساتھ انہوں نے بھی حازق کو اپنی اولاد کے فریم سے نوچ کر بے دردی سے پھینک دیا تھا، ندامت کے آنسو قطار در قطار چہرے پر پھیلنے لگے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وقت کا کام تھا گزرنا سو گزر گیا، لیکن اس گزر کے ساتھ وہ خونی رشتوں کی گرماہٹ، انکے جوش کو ساکت کر گیا۔ یہاں تک کہ مسسز قمر بھی حازق کو بھولنے لگیں تھیں، آئے دن کی پارٹیز اور بھرپور ماڈرن لائف سٹائل سے انکی منہ زور ممتا میں شاید ٹھہراو آ گیا تھا۔

لیکن انہوں نے قمر صاحب کو منا کر ایک بھلائی حازق کے حق میں کی، اسے بھی عنائیہ اور حاشر کے سکول میں داخل کروادیا۔

آج سکول میں اسکا پہلا دن تھا، جتنا وہ سکول جانے سے پہلے پر جوش تھا اتنا ہی وہ سکول سے واپس آنے کے بعد سنجیدہ دیکھائی دیا، اسے اس طرح اکیلے خود میں سمٹ کر بیٹھے دیکھ اماں بی اسکے پاس ہی بیٹھ گئیں۔

"میرا بچہ اتنا خاموش کیوں ہے، مجھے اپنے سکول کے نئے دوستوں کی بھی کوئی بات نہیں سنائی، کیا مزہ نہیں آیا۔۔۔"وہ اسکے بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلاتے ہوئے بولیں۔چار سال گزر جانے کے بعد بھی اگر وہ اس گھر میں موجود تھیں تو صرف حازق کے لیئے، ورنہ اب انکی عمر کام نہیں آرام کرنے کی تھی، لیکن حازق کی محبت یہاں تک کہ انہیں اپنی اولاد کے گھر بھی جانے نہیں دیتی تھی۔

"مجھے کل سے سکول نہیں جانا وہاں سب بہت گندے ہیں۔۔۔بی جان کیا میں حاشر بھائی کی طرح ایک لڑکا نہیں ہوں۔۔۔"وہ روانگی سے بولتے ہوئے یکدم ٹرانس کی کیفیت میں بولا۔ اسکی زبان سے ادا ہوئے لفظوں نے اماں بی کو یکدم پریشان کیا تھا۔

"حازق میرے بچے کس طرح کی باتیں کر رہے ہو، کس نے کہا یہ سب تم سے۔۔۔؟"وہ اسے خود سے لپٹا کر پیار کر کے استفسار کرنے لگیں۔

"میری کلاس کے سب بچے کہہ رہے تھے کہ اس سے بات نہیں کرنی کیونکہ میں لڑکا نہیں ہوں۔۔۔"وہ پریشانی سے بولا۔

"بی جان میں بھائی کی طرح سکول پڑھتا ہوں عنائیہ کی طرح پڑھتی نہیں ہوں پھر حاشر بھائی میری کلاس میں سب سے ایسے کیوں کہہ رہے تھے کہ میں لڑکا نہیں ہوں۔۔۔" وہ اتنی سمجھداری سے اپنے چہرے پر معصومیت سجائے جینڈر ڈفرینس بتا رہا تھا۔

لیکن وہ اسے کیسے بتاتیں کہ تم ان بے حس لوگوں کے گھر پیدا ہوئے جنہیں یہ تک احساس نہیں کہ انکے خون میں موجود ٹھنڈک ایک پانچ سال کے بچے کے کچھ بڑا کرنے کے جوش کو ٹھنڈا کر دے گی، اور پھر وہ اپنی آنکھوں میں ساری زندگی اپنے ٹوٹے اور ادھورے خوابوں کی کرچیاں لیئے زمانے کی ٹھوکروں کی زد میں آجائے گا۔

"میری جان تم کسی کی باتوں پر دھیان مت دو۔۔، حاشر مذاق کر رہا تھا، تم بس اپنی پڑھائی پر توجہ دو اور مجھ سے وعدہ کرو کہ کبھی اپنی پڑھائی چھوڑنے کی بات نہیں کرو گے۔ زندگی میں مشکل سے مشکل حالات ہی کیوں نہ آجائیں، میں تمہارے ساتھ ہوں یا نہ ہوں لیکن تم مجھ سے کیئے وعدے کا مان رکھنا اور کبھی اس کٹھن راہ پر چلنے سے گھبرانا مت، میری دعائیں ہمیشہ تمہاری حفاظت کریں گی اور پھر دیکھنا تم کامیابی کی منزلیں طے کرتے جاوگے۔۔۔" وہ اسے خود سے لگائے پیار کرتے ہوئے بولیں۔

"وعدہ کرو مجھ سے کبھی آئندہ ایسی بات دوبارہ زبان پر نہیں لاوگے۔۔" وہ اپنے سامنے پھیلے انکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اپنی زندگی کا پہلا وعدہ کر چکا تھا، لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس وعدے کو پورا کرنے کی خاطر اسے پل پل مرنا پڑے گا پھر کہیں جا کر وہ اس وعدے کا پاس رکھ سکے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کیاہوا،روکیوں رہے ہو۔۔۔"اماں بی تقریباسات سالہ حازق کی طرف لپکیں جو سکول سے روتاگھر آیاتھا،وہ شرمندگی سے سر اٹھائے بغیر انکو نظر انداز کرکے دوڑتاہوااپنے کمرے میں چلاگیا۔

"حازق میری جان۔۔،تمہارااس طرح کرنامجھے تکلیف دے رہاآخر مجھے بتاوتوہواکیاہے۔"وہ اسکے پیچھے کمرے میں آئی تواسے بستر میں گھس کر روتے ہوئے دیکھا،اسکے چہرے سے رضائی ہٹانے کی کوشش کی،لیکن دوسری طرف پکڑ مضبوط تھی وہ جیسے شرمندگی کے باعث ان سے نظریں نہیں ملاپارہاتھا۔

"حازق میں آخری بار کہہ رہی اگراب تم نے اپناچہرہ نہ دیکھایاتومیں چلی جاوں گی۔"وہ کئی بار کوشش کرنے کے بعد گویاہوئیں توحازق نے اپنے چہرے سے قدرے رضائی سرکائی لیکن چہرہ دوسری طرف موڑلیا۔

"ادھر میری طرف دیکھو۔۔۔"وہ اسکاچہرہ اپنی طرف موڑتے ہوئے بولیں۔

"میرے شہزادے کوکیاہوا،کسی نے ماراکیا۔۔۔؟"وہ اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے گویا ہوئیں،تواماں بی کے سوال کرنے پر وہ روتے ہوئے نامیں گردن ہلاکرانکے آنچل میں اپنے آپ کوچھپانے لگا۔

"بی جان آپکو پتہ حاشر بھائی ٹھیک کہتے تھے میں واقعی لڑکانہیں ہوں۔۔۔"وہ سر جھکائے اپنی

غلطی بیان کرتے ہوئے مسلسل شرمندگی کا شکار تھا۔

"حازق میں نے تمہیں اس بارے میں سوچنے اور بات کرنے سے منع کیا تھا اسکے باوجود آج پھر سے تم وہی سب لے کر بیٹھ گئے۔۔۔" انہوں نے سختی سے اسے ٹوکا، کیونکہ وہ وقت سے پہلے حازق کو اسکی شخصیت کے بارے میں بتا کر اسکی معصومیت خراب نہیں کرنا چاہتی تھیں۔

"بی جان میں نے خود دیکھا، میں سب لڑکوں سے مختلف ہوں۔۔۔" اماں بی کو وہ ہرگز بچہ نہیں لگا تھا جو اپنی شخصیت کا راز جاننے کے بعد ان سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا۔

"بی جان میں لڑکا نہیں ہوں اسی لیئے مام ڈیڈ اور باقی سب مجھ سے پیار نہیں کرتے۔۔۔" وہ معصومیت سے ہلکا سا مسکراتے ہوئے سوال کر رہا تھا۔

"حازق ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔"

"بی جان مجھ سے مزید جھوٹ مت بولیں، اب میں اپنی اصلیت سے واقف ہوں، مجھے حاشر بھائی نے سکول میں ہی بتا دیا تھا کہ میں ڈانس کرنے والوں کی طرح کا ہوں۔۔۔"

"نا میرے بچے ایسے نہیں کہتے۔۔۔" وہ اسکے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے بولیں۔

"حازق تم نے آج تو خود کو انکے ساتھ جوڑا لیکن آئندہ کبھی ایسا مت کہنا کہ تم ناچنے والوں کی طرح کے ہو، تم میرے وہ شیر بیٹے ہو جو انشاءاللہ اپنی اور اپنی طرح کی مخلوق کی بقا کے لیئے جنگ لڑو گے۔" حازق کی سوچوں کا تسلسل تب ٹوٹا جب اس نے بے اختیار خود کو بآواز بلند انشاءاللہ کہتے سنا۔

"بی جان آپ مجھے کیوں چھوڑ کر چلی گئیں، آپ آئیں اور دیکھیں، میری بد قسمتی نے ابھی

تک میرا پیچھا نہیں چھوڑا، دیکھیں کہ آپ کے شیر بیٹے نے کیسے آج خود کو زمانے کے سامنے لا کھڑا کیا۔" وہ خاموش آنسوؤں سے چہرہ ٹیبل پر جھکائے رو رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حازق تمہاری ڈیوٹی تو آف ہو گئی، پھر اس وقت یہاں پر ایسی حالت میں کیوں، سب ٹھیک تو ہے نا۔۔؟" ہوٹل کے سینئر مینجر نے اسے آنسوؤں سے تر چہرہ جھکاتے دیکھ چکا لیا سو اسی کے ٹیبل کے پاس آ کھڑا ہوا۔

"سمجھ نہیں پا رہا تھا کہاں جاوں، پھر یکدم خیال آیا ہوٹل چلا جاتا ہوں۔۔۔" وہ ٹرانس کی کیفیت میں بولا۔

"کیا مطلب۔۔۔، سمجھ کیوں نہیں آ رہی تھی، اور تم رو کیوں رہے ہو۔" اسکے مزید سوال کرنے پر وہ اپنے خواص میں لوٹا تھا۔

"ارسلان بھائی آپ سے ایک فیور چاہیے۔۔۔، میں ایک ماہ کے لیئے ایز آ ویٹر نائٹ ڈیوٹی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔" چہرے پر موجود آنسو صاف کر کے ابھی کہ ابھی حازق نے فیصلہ لیا تھا۔

ارسلان بھی اسی کی طرح بی-بی-اے کا سٹوڈنٹ تھا لیکن وہ سیالکوٹ کا رہنے والا تھا اور یہاں لاہور میں پڑھائی کے ساتھ ساتھ پارٹ ٹائم جاب کر رہا تھا۔

"مجھے لگتا تم واقعی اپنے خواص میں نہیں ہو، اگر ہوتے تو ایسی بات ہر گز نہ کرتے، انسان ہو تم، خود سوچو چوبیس گھنٹے کیسے کام کرو گے۔۔۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔

"مجھے نہیں پتہ کہ میں چوبیس گھنٹے کیسے کام کروں گا لیکن اتنا ضرور جانتا ہوں، یہ جاب میری

ضرورت ہے، آپ کچھ بھی کر کے نائٹ ڈیوٹی میں مجھے ایک ویٹر کی حیثیت سے کام دے دیں۔۔۔"انداز خود سر تھا۔

"آج کے لیئے تم میرے روم میں جا کر ریسٹ کرو۔۔۔، کل کنفرم بتاؤں گا کہ تم پارٹ ٹائم شفٹ میں کام کر سکتے ہو یا نہیں۔۔۔"وہ کچھ حد تک حازق کی آنکھون کے تاثرات سے اس کی حالت کا اندازہ لگا چکا تھا اور ٹیبل کے ساتھ رکھا بیگ بھی چیخ چیخ کر گواہی دے رہا تھا کہ اس وقت اس پر حالات مشکل ہیں۔

اس لیئے ارسلان نے اسے اپنے کمرے میں جانے کا کہہ دیا جو سبکتگین صاحب نے اسے، اسکی بیگانے شہر میں سہولت کے لیئے دے رکھا تھا۔

"تھینکس ارسلان بھائی۔۔۔"حازق اتنا کہہ کر اپنا بیگ اٹھائے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"مے آئی کم ان سر۔۔۔"پرمیشن ملتے ہی آفس کے اندر داخل ہوا۔

وہ آج یونیورسٹی سے جلدی فارغ ہو گیا تو وقت سے پہلے ہوٹل پہنچ گیا تا کہ سبکتگین صاحب سے حازق کے لیئے مناسب انداز میں بات کر سکے۔

"غالبا ابھی تمہارے ڈیوٹی آوورز سٹارٹ ہونے میں چار گھنٹے باقی ہیں پھر اتنی جلدی کیوں۔۔۔؟"وہ سلام کا جواب دے کر ہاتھ میں باندھی گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے بولے اور اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"سر آپ سے حازق کے بارے میں کچھ ضروری بات کرنی تھی۔۔۔"وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"ہاں کہو میں سن رہا ہوں۔۔۔؟"دیوار پر رکھی سکرین، ہوٹل میں موجود تمام کیمروں کی فوٹیج دیکھا رہی تھی، سبکتگین صاحب اسے سے نظریں ہٹا کر گویا ہوئے۔

"آپکو بتانا تھا، حازق رات سے ہوٹل میں ہے، وہ کل رات جب آیا تو کافی ڈسٹرب لگ رہا تھا میں نے چاہا کہ پوچھوں لیکن میں نے خود میں ہمت نہیں پائی پھر وہ مجھ سے آیز آویٹر کام مانگنے لگا۔۔۔"وہ بولنے کے دوران سانس لینے کے لیئے رکا۔

"سر وہ تقریبا پچھلے چار ماہ سے یہاں کام کر رہا آپ نے شاید دھیان دیا یا نہیں لیکن اسکی شخصیت بہت عجیب ہے، اسکے بولنے، چلنے یہاں تک کے مسکرانے کا انداز ہم سے مختلف ہے، اور سب سے عجیب بات اسکی آنکھیں مجھے ہمیشہ شکوہ کرتی نظر آتی ہیں، لیکن جو تاثر کل رات جاب مانگتے میں نے اسکی آنکھوں میں دیکھا وہ سب سے ہٹ کر تھا جیسے اسے کسی سے کچھ مانگتے ہوئے گہری تکلیف سے گزرنا پڑ رہا۔۔"

"سر جہاں تک مجھے لگتا اسے رہنے کے لیئے اس ٹائم کوئی جگہ میسر نہیں اس لیئے وہ نائٹ شفٹ میں کام مانگ رہا۔۔۔"ارسلان نے پوری بات کے ساتھ اپنا خیال بھی بیان کیا۔

"مجھے تو پچھلے چار ماہ سے اس لڑکے کے جاب کرنے کا مقصد سمجھ نہیں آیا، اور اب یہ ایکسٹرا ٹائم کی شفٹ۔۔۔، کہیں کچھ غلط ہے جو ہم سے چھپا۔۔۔"سبکتگین صاحب پر سوچ انداز میں گویا ہوئے کیونکہ وہ حازق کے باپ کو بزنس مین کی حیثیت سے بخوبی جانتے تھے، اسی لیئے

اسکی مالی حیثیت سے بھی واقف تھے۔

"ایسا کرو تم اسے میرے پاس بھیجو، میں بات کرتا ہوں، اگر وہ اپنا مسئلہ بتادے، تو شاید میں اسے کچھ فیور دے سکوں۔۔۔" وہ رسانیت سے گویا ہوئے تو ارسلان شکریہ کہتے ہوئے وہاں اٹھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سر آپ نے بلایا مجھے۔۔۔" وہ دروازے پر دستک دے کر اندر کی طرف بڑھ گیا اور اپنے مخصوص انداز میں انگلیوں کو مروڑتے ہوئے گویا ہوا۔

"ہاں بیٹھو کچھ بات کرنی ہے تم سے۔۔"

"جی سر کہیں۔۔۔" وہ اشارے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"ابھی کچھ وقت پہلے ارسلان آیا تھا وہ بتا رہا تھا کہ تم کل رات سے ادھر ہو اور مزید کام بھی مانگ رہے ہو، کیا میں جان سکتا ہوں کہ اس سب کے پیچھے کیا وجہ ہے۔۔۔؟" وہ اسکے چہرے کے تاثرات میں اتار چڑھاؤ واضع محسوس کر رہے تھے۔

"سر میری کچھ پرسنل وجوہات ہیں لیکن آپ پریشان نہیں ہوں میں یہاں فری میں نہیں رکوں گا، نائٹ شفٹ میں کام کیا کروں گا۔۔۔" وہ لاپرواانداز میں بولا۔

"تم جانتے ہو یہ ہوٹل چوبیس گھنٹے کھلا رہتا پھر کیسے اتنا کام کرو گے۔۔۔ "

"سر جب پیٹ بھرنا ہو، تو آرام اور سکون کو بہت پیچھے چھوڑنا پڑتا۔۔۔" وہ اپنی آنکھوں میں

موجود شکوہ چھپا نہیں سکا تھا۔

"شاید تم بھول رہے ہو تم پڑھائی کرتے ہو، کیسے اپنی یونیورسٹی مینج کروگے۔۔۔" وہ اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے اسکا تجزیہ کرنے میں مصروف تھے۔

"میں فی الحال اپنا سمسٹر فریز کروانے کی سوچ رکھتا ہوں۔۔۔"

"کیا سفائر کو اس بارے میں علم ہے۔۔۔؟" وہ حیرانگی سے گویا ہوئے۔

"نو سر۔۔۔" وہ سر جھکائے بولا۔

"مجھے سفائر نے تمہارے بارے میں کچھ نہیں بتایا بس اتنا کہا کہ میرا کلاس فیلو پیشن کے طور پر جاب کرنا چاہتا لیکن تمہیں دیکھ کر مجھے سفائر کی کہی باتیں غلط لگ رہی ہے کیونکہ میں بخوبی تمہارے باپ کو جانتا ہوں اتنے امیر بزنس مین کے بیٹے ہونے کے باوجود تم خود کے ساتھ اتنا بے رحم سلوک کسی پیشن کے طور پر نہیں کرسکتے۔۔۔" وہ اپنی کرسی سے کھڑے ہو کر اب حازق کے سامنے رکھی کرسی پر جا بیٹھے۔

حازق کو برا لگا تھا کہ سفائر نے اسکی اصلیت اپنے باپ سے چھپائی ہے اگر اسے پہلے اندازہ ہوتا تو شاید وہ کبھی یہاں کام نہ کرتا۔

"میں نہیں جانتا سفائر نے آپکو میرے بارے میں کیا بتایا اور کیا نہیں لیکن میں آپکو اپنی اصلیت بتانا چاہوں گا، اسکے بعد آپ چاہے مجھے یہاں رکھیں یا نہیں لیکن میرا ضمیر مطمئن ہو گا کہ میں اپنی اصلیت کو خود کے لیئے شرمندگی نہیں سمجھتا۔۔۔" وہ انکی آنکھوں میں پورے اعتماد کے ساتھ دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔

"میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں اس امیر کبیر بزنس مین کا گھر چھوڑ آیا ہوں کیونکہ نہ تو میں اسکا بیٹا ہوں اور نہ ہی بیٹی، میں وہ تیسری مخلوق ہوں جسے وہ بزنس مین دنیا کے سامنے متعارف کروانے میں شرمندگی محسوس کرتا ہے۔۔۔" وہ پرسکون انداز میں اپنی اصلیت بیان کر گیا۔

"حیرت کی بات ہے آپکو یہ جان کر حیرانی نہیں ہوئی کہ پچھلے چار ماہ سے ایک حجرا آپ کے اتنے اونچے نامی گرامی ہوٹل میں کام کر رہا۔۔۔" وہ سنجیدگی سے گویا ہوا کیوں کہ اسکے سامنے بیٹھے شخص نے اس بات کو نارمل انداز میں لیا تھا۔

"ہوئی ہے بالکل ہوئی ہے لیکن ایک خوش کن انداز میں، مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ تم اپنی شخصیت کو لے کر احساس کمتری کا شکار نہیں ہو۔۔۔" وہ اسکا کندھا تھپتھپاتے ہوئے گویا۔

"سفائر نے اپنے پہلے سمسٹر سے لے کر اب تک کی تمہارے حوالے سے تمام باتیں مجھ سے شئیر کی ہیں، میں نے غلط بیانی صرف اسلیئے کی کیونکہ میں جاننا چاہتا تھا کہ تم خود کی کتنی عزت کرتے ہو۔۔۔ اور یقین جانو مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ کوئی چاہے تمہاری عزت کرے یا نہ کرے لیکن کم از کم تم خود اپنی ریسپیکٹ کرنا جانتے ہو۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولے۔

"تھینک یو سر۔۔۔" وہ کل رات سے لے کر اب تک پہلی بار مسکرایا تھا۔

"تم آج سے ارسلان کے ساتھ اسی کے کمرے میں رہو گے اور نائٹ شفٹ میں ڈیوٹی کر سکتے ہو، لیکن صرف ایک ماہ تک، اسکے بعد اپنی کلاسسز سٹارٹ ہونے پر سمسٹر فریز کروانے کا خیال ذہن سے نکال کر اپنی پڑھائی پر توجہ دینا، کیونکہ تم ایک سٹوڈنٹ ہو، اور میں پرسنلی سٹوڈنٹس کو پسند کرتا ہوں، اور کیا تم نہیں چاہو گے کہ تم سب کے لیئے ایک مثال بنو۔۔۔"

حازق نے انکی بات پر سر ہلایا اور مسکرا کر ہاتھ ملاتے ہوئے چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"مبارک ہو اللہ نے آپکو ایک خوبصورت سی بیٹی سے نوازا۔۔۔" خان کرسی پر بیٹھا لاشعوری طور پر بیٹے کی پیدائش کی دعا کر رہا تھا، جب ہی ڈاکٹر نے آکر یہ خبر سنادی، اسے ایک بار پھر سے مایوسی ہوئی لیکن پھر سر جھٹکتے ہوئے برے حال میں اللہ کا شکر ادا کیا کہ اسنے کم از کم اپنی ایک مکمل مخلوق سے تو نوازا۔۔۔

کچھ ہی وقت میں نرس ایک چھوٹی سی بچی کو اسکے ہاتھوں میں تھما گئ، جتنا وہ بیٹی کی پیدائش کی خبر سن کر مایوس ہوا تھا اب اتنا ہی اس بچی کو گود میں لیے خوش ہوا کیونکہ وہ خود بخود اسکی طرح تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اسکی فکر چھوڑ کر تانیس کو دیکھو کب سے رو رہی ہے۔۔۔" وہ غصے سے آنغم سے مخاطب ہوا جو کچھ مہینوں کی بیٹی کو چھوڑ کر نور کو کھانا کھلانے میں مصروف تھی۔

"وہ بس نور کو روٹی بنا کر دے رہی تھی۔۔۔" وہ نور کا کھانا کھلانے کا عمل ادھورا چھوڑ کر تانیس کی طرف آگئ کہیں خان کو نور کا وجود کھٹکنے نہ لگے۔

"میں ہر گز برداشت نہیں کروں گا کہ تم میری بیٹی پر اسے فوقیت دو۔۔۔" وہ بیڈ پر لیٹی

تانیس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولے۔

"خان وہ بھی آپکی اولاد ہے اگر اولاد نہیں تو کم از کم اسے انسان تو سمجھیں۔۔۔"وہ شکوہ کن انداز میں بولی۔

"انسان سمجھا ہے،اسی لیئے ابھی تک اس گھر میں موجود ہے لیکن یاد رکھو جس دن میری بیٹی کے حق میں کوتاہی ہوئی میں اسے مزید ایک منٹ بھی یہاں نہیں رکھوں گا۔۔۔"وہ دوٹوک انداز میں گویا ہوئے تو آنغم محض خاموشی سے سر جھکا گئ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"مما اور کتنا ٹائم لگے گا۔۔۔؟"نور کچن کی شیلف پر بیٹھی نگٹس کھاتے ہوئے آنغم سے مخاطب ہوئی جو نور کے لیئے فرائز بنا رہی تھی۔

"بس میری جان پانچ منٹ۔۔۔"وہ اسکے گال پر پیار کرتے ہوئے بولی۔

"یہ لو بن گئ تمہاری فرائز،اب لاؤنج میں جا کر کھاو میں تب تک تانیس کو دیکھ لوں۔۔۔"وہ نور کو فرائز کی پلیٹ تھما کر گیس بند کر کے کچن سے باہر نکلی جب ہی تانیس کی کافی اونچی رونے کی آواز آئی۔

"میں نے تم سے کہا تھا کہ میری بیٹی پر اسے فوقیت مت دینا۔۔۔"آنغم تانیس کو اٹھائے چپ کروانے لگی جب خان کی غصے سے بھری آواز گونجی۔۔۔کیونکہ وہ انغم کے پیچھے کھڑی نور کے ہاتھ میں پلیٹ دیکھ چکا تھا۔

"خان میں اسے سلا کر کچن کے کام کرنے گئی تھی۔۔۔ "

"جو کام تم کر رہی تھی نظر آرہا مجھے۔۔۔"وہ آنعم کے ہاتھوں سے تانیس کو لے چکا تھا۔

"ناواٹس انف، بہت برداشت کر لیا میں نے، میں مزید اسے پناہ نہیں دے سکتا ویسے بھی میری بیٹی اب بڑی ہو رہی ہے، میں نہیں چاہتا کہ تانیس کو اس کے بارے میں کچھ پتہ چلے۔۔۔"وہ تانیس کو پیار کرتے ہوئے دوٹوک انداز میں بولا۔

"نور تم لاؤنج میں جاو۔۔۔"وہ ماں کی بات مان کر فوراً کمرے سے باہر چلی گئی۔

"خان ایسے مت کہیں، میری نور بہت معصوم ہے، میں آئندہ اس پر توجہ نہیں دوں گی لیکن خدارا اسے مجھ سے دور مت کریں۔۔۔"وہ آنکھوں میں آنسو لیئے التجا کرنے لگی۔

"تمہیں اب بھی اسی کی فکر ہے۔۔، یہ جو گرنے کی وجہ سے رو رہی ہے اسکی کوئی پروا نہیں۔۔۔"وہ اسے دور ہٹاتے ہوئے بولا۔

"میں نے فیصلہ کر لیا میں اپنی بیٹی سے نور کا سایہ بھی دور کر دوں گا، اور مجھے یقین ہے ابھی نہیں لیکن آنے والے وقت میں تمہیں میرا یہ فیصلہ ٹھیک لگے گا۔۔۔"وہ تانیس آنعم کو تھما کر نور کی طرف بڑھا۔

"خان آپ کو خدا کا واسطہ یہ ظلم مت کریں میری نور پر، وہ ناچ گانے کے لیئے نہیں بنی۔۔۔"وہ تانیس کو اٹھائے اسکے پیچھے لپکی جہاں خان ایک بیگ میں نور کے کپڑے ڈال رہا تھا۔

"خان پلیز نور کی معصومیت خراب مت کریں وہ تو ابھی تک اپنی حقیقت سے بے خبری کی

زندگی جی رہی۔۔۔"وہ اسکے بیگ میں کپڑے ڈالتے ہاتھ تھام کر بولی لیکن خان نے اسکا ہاتھ جھٹک کر زپ بند کی اور بیگ اٹھائے لاؤنج میں فرائز کھاتی نور کے پاس آ کھڑا ہوا۔۔۔اسکے ہاتھ سے فرائز کی پلیٹ لے کر ٹیبل پر رکھی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے آنعم کے سامنے لا کھڑا کیا جیسے کہہ رہا ہو آخری بار مل لو۔۔۔

آنعم تانیس کو صوفے پر لیٹا کر نور کے ہاتھ منہ چومتے ہوئے مسلسل آواز کے ساتھ روئی جا رہی تھی۔

"مما کیا ہوا۔۔۔آپ رو کیوں رہی ہیں۔۔۔؟"وہ ماں کے آنسو صاف کرتے ہوئے معصومیت سے بولی۔

"نور تمہاری ماں ایک بے بس کمزور اور بہت بری عورت ہے،وہ تمہارے حق کے لیئے لڑ نہ سکی لیکن تم میرے جیسی مت بننا، کبھی غلط کا ساتھ مت دینا بلکہ ہر غلط چیز پر اپنی آواز بلند کرنا۔۔۔"وہ اسے بانہوں میں بھر کر زندگی میں آخری بار نصیحت کر رہی تھی۔اور پھر خان نے جانتے بوجھتے اپنے خون کو ہمیشہ کے لیئے دلدل کی نظر کر دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بس اتنی سی دیر۔۔۔،بس اتنی سی دیر لگی میری نور کو قبر کی زینت بنانے میں۔۔۔"وہ خان کو دیکھ کر چلائی جو ابھی نور کو چھوڑ کر واپس آیا تھا۔

"اسے ایک دن جانا ہی تھا۔"وہ اسے دونوں کندھوں سے تھام کر پر سکون کرنے لگا۔

"آپ قاتل ہیں میری اولاد کے میری ممتا کے، میں کبھی معاف نہیں کروں گی آپکو۔۔۔"وہ اپنا آپ چھڑا کر نور کے کمرے کی طرف بڑھ گئی اور پھر اسکی موجودگی کو اسکی معصومیت کو ہر جگہ محسوس کر کے با آواز بلند رونے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"انسان میں کچھ شرم ہوتی ہے، کچھ حیا ہوتی لیکن مجھے لگتا کسی نے دونوں ہی بیچ کھا دی ہیں۔۔۔"وہ حازق کے کاونٹر کے سامنے سے گزرتے ہوئے قدرے اونچی آواز میں سفائر سے مخاطب ہوا۔

"یو آر رائٹ حماد۔۔۔"سفائر بھی اس سے سمہت دیکھائی دی، حازق بخوبی جانتا تھا کہ وہ دونوں بات اسے ہی لگا رہے ہیں۔

"ایسا بھی کیا ہو گیا اب۔۔۔؟"وہ کمپیوٹر سکرین سے نظریں ہٹا کر بولا۔

"کیا آپ نے ہم سے کچھ کہا۔۔۔؟"سفائر انجان بننے کی بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی۔

"سفائر چلو یہاں سے، ہم ایسے لوگوں سے بات نہیں کرتے جنہیں ہم جانتے نہ ہو۔۔۔؟"وہ اسے اگنور کر کے دونوں ہی فیملی ہال کی طرف بڑھ گئے جہاں کچھ ہی لوگ موجود تھے۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔؟"وہ کاونٹر سے ہٹ کر انکے پیچھے آیا۔

"میں بھی یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔"حماد ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے غصے سے بولا۔

"حماد سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔"وہ ارد گرد سب کو اپنی طرف متوجہ ہوتے دیکھ شرمندگی سے بولا۔

"تمہیں ہمیشہ دوسروں کی پرواہ رہی کبھی یہ نہیں سوچا کہ تمہاری بے اعتنائی نے ہمیں کتنا ہرٹ کیا، اگر انکل سفائر کو نہ بتاتے تو تم کتنے شاندار طریقے سے ہمیں بے وقوف بناتے رہتے۔۔۔"وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔

"میں بس تم لوگوں کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔"وہ کرسی کھینچ کر انکے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔

"حازق ہاو کڈ یو ڈو دس۔۔۔، تمہارا حق ہے ہمیں پریشان کرنا پھر تم نے ایسا سوچا بھی کیسے۔"

"ہم دوست ہیں اگر ہم ہی ایک دوسرے کو یہ حق نہیں دیں گے تو کسے دیں گے۔۔۔"سفائر سنجیدگی سے گویا ہوئی۔

"دیکھو بھئی میں تو صاف بات کروں گا، میں نے مجھے پریشان کرنے کا حق صرف حازق کو دیا کیونکہ تمہیں یہ حق دے کر مجھے وقت سے پہلے پریشانیوں کے مارے گنجا نہیں ہونا۔۔۔"وہ عادتاً سریس گفتگو میں سفائر کو چڑا گیا۔

"تم اپنا منہ بند رکھو یہ نہ ہو ابھی کہ ابھی تمہارے یہ خوبصورت بال جو کہ کوئی شک نہیں انتہائی گندے ہیں کھینچ کر تمہارے ہاتھ میں پکڑا دوں گی۔۔۔"وہ ناک چڑھاتے ہوئے بولی۔

"ایک منٹ سفائر ہم یہاں اس سے حساب کتاب کرنے آئے ہیں پھر آپس میں کیوں بحث کریں۔۔۔، اور تم دانت مت نکالو توڑ کہ رکھ دوں گا۔۔۔"حماد حازق کو ہنستے دیکھ گھور کر بولا جس سے اسکی ہنسی سمٹ سی گئی۔

"چلو اب غصہ چھوڑو، سچ کہوں تو آج اتنے دنوں بعد واپس یہ احساس جاگا کہ میں اکیلا نہیں ہوں بلکہ میرے آگے پیچھے بھی پوچھنے والے موجود ہیں۔۔۔"وہ کھل کر مسکراتے ہوئے بولا اور ویٹر کو کافی لانے کا آرڈر دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حازق میں سریس ہوں مجھے واقعی بہت برا لگا، تم مجھے اس قابل بھی نہیں سمجھتے کہ خود پر آئی اتنی بڑی مصیبت مجھ سے شئیر کر سکو۔۔۔"حماد ٹیبل پر کہنی جمائے اب کی بار شکوہ کر گیا۔

"میں جانتا ہوں میں نے غلط کیا لیکن اس بار میں تمہارے سہارے کے بغیر سنبھلنا چاہتا تھا اور یقین جانو یہ کرتے ہوئے مجھے دوہری تکلیف سے گزرنا پڑا۔۔۔لیکن میں نے پھر بھی ہمت نہیں ہاری۔۔۔"وہ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے گویا ہوا۔

"اب غصہ چھوڑ دو آج میں تمہیں فری میں کافی پلا رہا ہوں۔۔۔"حازق سامنے سے آتے ویٹر کو دیکھ کر گویا ہوا۔

"حماد کیا یاد کرو گے آج فری کا پاستا میری طرف سے۔۔۔۔"سفائر کافی سرو کرنے والے ویٹر کو پاستے کا آرڈر لکھوا کر بولی۔

"حازق کا کافی پلانا تو سمجھ میں آیا لیکن تم کس خوشی میں دل اتنا بڑا کر رہی ہو۔۔۔؟"وہ سفائر کو مشکوک انداز میں دیکھتے ہوئے بولا۔

"مجھے مشکوک نظروں سے مت دیکھو۔۔۔"وہ کافی کا کپ اٹھائے اسے گھورتے ہوئے بولی۔

"شاید تم نے Heraclitus کا قول نہیں سنا۔۔۔؛

"No man ever steps in the same river twice."

اسکا مطلب ہے حماد ایک شخص سے ایک بار دھوکہ کھانے کے بعد دوبارہ اس پر یقین نہیں کرتا۔۔۔"وہ قدرے سنجیدہ نظر آیا۔

"لیکن حماد اس کوٹیشن میں تو کہیں بھی تمہارا نام نہیں آیا اور نہ ہی اسکا یہ مطلب ہے۔۔۔" حازق ہنسی دباتے ہوئے بولا۔

"بس میں جانتا ہوں یہ قول اس عظیم فلاسفر نے میرے لیئے ہی اتارا۔۔۔"وہ فرضی کالر اٹھاتے ہوئے بولا۔

"وللہ کیسی کیسی خوش فہمیاں پال رکھی ہیں موصوف نے۔۔"وہ ہنستے ہوئے بولا۔

"اسکا مطلب ہوا تم پاستا کھانے سے منع کر رہے ہو۔۔۔"سفائر ابرو اٹھا کر بولی۔

"کیا تم نے مجھے ایسا کہتے سنا۔۔۔"سفائر اسکی بات پر نہ میں سر ہلا گئی۔

"حازق کیا تم نے مجھے ایسا کچھ کہتے سنا۔"حماد کی بات پر وہ بھی نا سمجھی سے نا میں سر ہلا گیا۔

"ہاں تو سفائر بی بی جب میں نے ایسا کچھ کہا ہی نہیں تو پاستا نہ کھانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لیکن اس سے پہلے۔۔۔"وہ سانس لینے کے لیئے رکا۔

"تم مجھے سٹیمپ پیپر پر لکھ کر دو گی کہ اسکا بل مجھے یعنی حماد کو ادا نہیں کرنا پڑے گا۔۔۔"وہ سمجھداری سے کام لیتے ہوئے بولا۔

"میں یہاں سٹیمپ پیپر اوپر سے اتاروں۔۔۔"وہ غصے سے چڑ کر بولی۔

"گڈ کوئسچن۔۔۔"اسنے دونوں ہاتھوں کی تالی بجاتے ہوئے سفائر کو سراہا۔

"اب آئی نہ تم مطلب کی بات پر،وہی تو میں کہناچاہ رہا تھا کہ سٹیمپ پیپر تو یہاں ہو گا نہیں، چلو ایسا کرتے ہیں میں ویڈیو کیمرہ آن کرتا ہوں تم اپنی سٹیٹمینٹ واپس دہراو۔۔۔"وہ چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ سجائے موبائل کا ویڈیو کیمرہ آن کر چکا تھا۔

"اف حماد تم واقعی بہت لالچی ہو۔۔۔"سفائر تپ کر بولی اور پھر حماد کو مطمئن کرنے کے لیئے اسنے ویڈیو بنوا بھی لی۔

"دیکھو اگر تمہاری باتوں میں آکر ایک بار پھر سے،میں بے وقوف بن جاتا تو تم دونوں مجھ پر ہنستے اور پھر پتہ کیا کہتے۔۔۔؛

"وے حماد تو کینا معصوم اے۔۔۔"حماد کے کہنے سے پہلے حازق دونوں ہاتھوں سے تالی بجا کر اس کا مخصوص فقرہ پورا کر چکا تھا۔

"بالکل معصومیت کے تمام ریکارڈ مجھ پر ہی ختم ہوتے ہیں۔۔۔"وہ کافی مہارت سے سفائر کو چڑا رہا تھا اور سونے پہ سہاگہ وہ اس کی ہر بات پر چڑ کر حماد کی خواہش کے مطابق عجیب عجیب منہ بھی بنا رہی تھی۔وہ سفائر کو دیکھ کر کھل کر مسکرایا اور پھر اپنی نظروں کا زاویہ بدل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حیرانگی کی بات ہے آج حازق حماد علیحدہ کیوں لگ رہے ہیں۔۔۔"داود کلاس میں بنے سٹیج

پر کھڑا ان دونوں سے مخاطب ہوا جو معمول سے ہٹ کر ایک طرح کی ڈریسنگ میں نہیں تھے۔

"بائے ڈریسنگ ہم کبھی علیحدہ ہو سکتے ہیں لیکن بائے ہارٹ ہمیشہ ساتھ ہیں۔۔۔"حماد اسکے کندھے کے گرد اپنا بازو پھیلاتے ہوئے بولا۔

"ہم کبھی تم لوگوں کو علیحدہ دیکھنا بھی نہیں چاہیں ھے اٹس آ پرفیکٹ میچ۔۔۔"پوری کلاس تقریبا بولی تھی تو حازق کے ساتھ ساتھ سفائر بھی مسکرا دی۔

آج تھرڈ سمسٹر میں انکا پہلا دن تھا اور ساتھ ہی ساتھ نئے طلباء بھی یونیورسٹی میں قدم رکھ چکے تھے۔

"ویسے حازق میں سوچ رہا ہوں جونیئرز سے چیرٹی اکھٹی کر کے انکو بے وقوف بنائیں پھر ان پیسوں کا اپنے سینئیر بن جانے کی خوشی میں مل کر پزا کھائیں۔۔"وہ جو مین گیٹ سے کلاس تک سٹوڈنٹس کے ریلے کو دیکھتا آ رہا تھا اب کلاس میں پہنچ کر ان دونوں کے سامنے اپنے شیطانی دماغ کی سوچ بیان کر رہا تھا۔

"کاش حماد تم پیسے مانگنے جاو، کوئی تمہیں پھوٹی کوری بھی نہ دے بلکہ وہ لوگ مل کر تمہاری بینڈ بجا دیں، اور پھر جب تم مار کھا کر واپس آو تو ہم تمہاری حالت دیکھ کر کہیں گے۔۔؛

"وے حماد تینوں مار کھا کے شرم نہ آئی۔۔۔"سفائر پر جوش ہوتے ہوئے بولی۔

"تم یہی حسرت لیئے اس دنیا سے چلی جاو گی لیکن ایسا دن تمہاری زندگی میں کبھی نہیں آئے گا۔۔۔"وہ سفائر کو زچ کرنے کے لیئے بولا۔

"تمہاری اطلاع کے لیئے عرض ہے مجھے ایسا کوئی دن دیکھنے کی حسرت ہے بھی نہیں، کیونکہ تم پہلے سے میرے ہتھے چڑھ چکے ہو۔۔۔"وہ آنکھوں سے اسکے بالوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

"حازق اسے باز رکھو، جب میں بولا تو پھر اس میسنی کو بہت مرچیں لگیں گی۔۔"وہ اسے گھورتے ہوئے بولا، اور بے اختیار سفائر کے لیئے بدلتی اپنی سوچ پر لاحولا پڑھ گیا۔

"تم خود میسنے۔۔۔"

"بس بہت ہو گیا۔۔۔، اب مجھے آواز نہ آئے تم دونوں کی۔۔۔"حازق سفائر کو ٹوکتے ہوئے بولا۔

"مطلب حد ہوتی ہے کسی چیز کی، یا تو میں پاگل ہوں یا پھر تم دونوں ناسمجھ ہو۔۔۔"وہ دونوں کے بازو پر تھپڑ لگاتے ہوئے بولا۔

"مجھے لگتا ہم دونوں ٹھیک ہیں حماد ہی ناسمجھ ہے۔۔۔"سفائر فوراً سمجھداری سے بولی۔

"سفائر بی بی کبھی کسی پاگل نے خود کو پاگل سمجھا، نہیں نا۔۔۔، تمہارا ابھی وہی حال ہے۔۔۔" حماد کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

"پہلے مجھے شک تھا لیکن آج یقین ہو گیا تم دونوں پاگل لاعلاج ہو۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے بولا۔

"پھر کیا خیال ہے سفائر پارٹنر شپ کر لیں۔۔۔"حماد اسے دیکھتے ہوئے معنی خیزی سے بولا۔

"توبہ کرو۔۔۔"وہ بے دھیانی سے منہ بناتے ہوئے بولی اور موبائیل پر پورٹل کھول کر کلاسسز کا شیڈیول دیکھنے لگی۔

"یہ کیا تھا۔۔۔"حازق نے سرگوشی میں اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

سفائر نے تو نہیں لیکن اس نے حماد کا بدلا ہوا انداز محسوس کیا تھا۔

"کچھ بھی تو نہیں۔۔۔"وہ فوراسے سیدھا ہو گیا۔

"کچھ ہونا بھی نہیں چاہیے، ہم دوست ہیں اور فی الحال ہمیں دوست ہی رہنا چاہئیے۔۔۔"وہ اسے نظروں سے تنبیہہ کرتے ہوئے کلاس میں داخل ہونے والے پروفیسر کی طرف متوجہ ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ہائے ایک واری فر ساڈی (ایک بار پھر ہماری) ذات نوں (کو) دھتکار کر گھر سے نکال دیا گیا۔"وہاں جتنے بھی خواجہ سرا تھے اپنی آنکھوں میں مخصوص نمی لیئے ڈری ہوئی نور کے گرد کھڑے دونوں ہاتھوں سے تالی بجاتے ہوئے اسکا حوصلہ بڑھانے کی کوشش کر رہے تھے، اور وہ چھوٹی سی نور وہشت سے روتے ہوئے ان سب کو اپنے گرد گھومتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

"مجھے مما پاس جانا۔۔۔"وہ روتے ہوئے چلائی۔

"نی ہم جیسوں کی مائیں بھی سگی نئ ہوتیں۔"ایک خواجہ سرا جو خود کو ستائش کے نام سے جانتا تھا، نور کے پاس نیچے بیٹھتا ہوا بولا۔

"دور ہٹو مجھ سے۔۔۔"سات سال کی نور اسکے میک اپ والے عجیب خلیے سے گھن کھا کر سہم کر قدرے پیچھے ہوئی۔

"تو وی یہی کچھ ہے، جنی جلدی ہو سکے اپنی حقیقت نوں قبول کر۔۔۔"اب کی بار ستائش اسے دونوں بازووں سے جھنجوڑ کر بولی۔

"مجھے میری مما پاس جانا۔۔۔"وہ آنکھوں میں آنسو لیئے ستائش سے التجا کرنے لگی۔

"جو تجھے یہاں اس اڈے میں چھوڑنے آیا تھا وہ نام پتہ نہیں لکھوا کر گیا، اس واسطے بہتر یہی ہے کہ تو بھی ہم جیسی بن جا کیونکہ آج تک مارے (ہمارے) پیچھے بھی کوئی پوچھنے والا نئ آیا۔۔۔"ناچاہتے ہوئے بھی اسکی آنکھوں میں نمی اتر آئی، لیکن پھر خود پر مردہ احساسات کا ہول چڑھا کر وہ اپنے پونی میں بندھے بال کھول کر نور کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

"نی اوچی آواز چے گانا چلا (اونچی آواز میں گانا لگاو۔۔۔)"اسنے ایک سائیڈ پر کھڑے خواجہ سرا سے دونوں ہاتھوں کی تالی بجا کر کہا تو وہ فورا میوزک سسٹم پر گانا لگا گیا، اور پھر ستائش نور کے سامنے ناچنے لگی وہ کبھی اپنے بالوں کو چہرے کے آگے گرائے اور پھر جھٹکا دے کر انہیں کمر تک پھیلائے اپنے جسم کے ان حصوں کو واضح کرتی، وہ ہر سٹیپ بے دردی سے خود کی نمائش کرتے ہوئے کر رہی تھی شاید کسی نے محسوس کیا تھا یا نہیں لیکن نور نے اسکی آنکھوں میں اترنے والی نمی واضع محسوس کی تھی۔

"دیکھ یہ ہے تیری اصلیت۔۔۔"اب وہ نور کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ کھڑا کر چکی تھی۔

"دیکھ، سمجھ اور محسوس کر، تجھے بھی وڈے ہو کے یہی سب کرنا، کیونکہ جد تک آسی اپنے تن دی نمائش نہ کر لیں وڈے لوک کھان واسطے ایک پیسہ نئ دیتے۔۔۔(تمہیں بھی بڑے ہو کر یہی سب کرنا کیونکہ جب تک ہم اپنے جسم کی نمائش نہ کریں امیر لوگ پیسے نہیں

دیتے۔۔۔)"وہ زبردستی اسکے دونوں ہاتھ تھام کر اسے اپنے ساتھ ناچنے پر مجبور کر رہی تھی۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔"وہ روتے ہوئے چلائی لیکن سپیکر کی یکدم بڑھنے والی آواز نے اسکی چیخوں کا گلا گھونٹا اور پوری آب و تاب سے نور کی اصلیت اسکے ارد گرد آ کھڑی ہوئی اور جنونی انداز میں تمام خواجہ سرا ناچنے لگے کیونکہ دکھ سب کا سانجا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کدھر جا رہے ہو۔۔۔"کلاس ختم ہوتے ہی حازق تیزی سے بیگ اٹھائے باہر کی طرف نکلا تو حماد اور سفائر بھی اسکے پیچھے ہو لیئے۔

"ایچ-او-ڈی کے آفس تک جا رہا ہوں۔۔۔"وہ کندھے پر بیگ ڈالے لاپروائی سے بولا۔

"کیوں سب ٹھیک تو ہے۔۔۔"حماد قدرے پریشانی سے گویا ہوا۔

"ہاں سب ٹھیک ہے، بس اپنی سکالرشپ کے لیئے بات کرنا چاہتا ہوں۔"وہ سر جھکائے بولا جیسے یہ سب کہتے اسے شرمندگی ہو رہی ہو۔

"بالکل تمہیں جانا چاہیے، ویسے بھی یہ تمہارا حق ہے، ہم بھی تمہارے ساتھ چلتے ہیں۔۔"حماد نے اسکی آنکھوں میں موجود شرمندگی کا تاثر زائل کرنے کے لیئے حازق کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا تو سفائر نے بھی اسکی ہاں میں ہاں ملائی اور تینوں آفس کی طرف بڑھ گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اے تیرا نام کیا۔۔۔"وہ ایک کونے میں سہم کر بیٹھی نور کے سامنے آئی جو مسلسل آنسو

بہار ہی تھی۔

"نور۔۔۔"وہ روتے ہوئے بولی۔

"نور سچ بتاوں تو مجھے وڈا ترس آرہا تیرے پہ، تیری ماں تے وڈی ظالم نکلی جس نے تجھے اتنے سال تیری اصلیت سے بے خبر رکھا۔۔۔"وہ افسوس سے بولی۔

"پلیز میری مما کے بارے میں ایسے الفاظ مت استعمال کریں۔"وہ یکدم چلائی۔

"پھر تو بھی ماتم منانا چھوڑ دے اور کھانا کھا۔۔۔"نور نے کل سے کچھ نہیں کھایا تھا ستائش اسکے سامنے کھانے کی پلیٹ رکھتے ہوئے گویا ہوئی۔

"روٹی کھا، پھر اسے حلال کرنے کے لیئے کام پر لگ جا، بہت رولیا بہت سوگ منالیا اب اپنے مردہ ہوتے احساسات کی لاش پر پیر رکھ کر پورے قد سے کھڑی ہو اور آگے کی زندگی کے لیئے سوچ۔۔۔"ستائش اسکی آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں کو بے دردی سے صاف کرتے ہوئے وہاں سے اٹھ گئ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"شکر ہے یہ فیس کا مسئلہ تو حل ہوا۔۔۔"وہ آفس سے باہر نکلتے ہوئے پر سکون انداز میں گویا ہوا۔

"چلو اسی خوشی میں ہمیں شیک پلاو۔۔۔"حماد فوراسے بولا۔

"یقین جانو جس دن سے یونی آرہا ہوں مسلسل اسی ٹینشن میں تھا کہ اتنی زیادہ فیس کیسے ادا

کروں گا اب قدرے پر سکون ہوں صرف پندرہ پرسنٹ ادا کرنا پڑے گا یہ تو دو مہینے کی سیلری سے بھی مینج کر سکتا ہوں۔۔۔"وہ جان بوجھ کر حماد کی بات کو اگنور کرتے ہوئے بولا۔

"حازق میں نے کچھ کہا ہے۔۔۔"وہ اسکے سامنے ہاتھ لہراتے ہوئے بولا۔

"ہمیشہ میں ہی کیوں جیب ڈھیلی کروں، کنجوس انسان کبھی تم بھی کچھ کھلا دیا کرو۔۔۔"حازق اسے گھورتے ہوئے بولا اور گراونڈ میں بیٹھ گیا۔

"اس نے کوئی پیسہ خرچ نہ کرنے کی قسم کھا رکھی ہے۔۔۔"سفائر بھی اسے چڑاتے ہوئے بولی۔

"تم دونوں میری غیرت کو للکار رہے ہو۔۔۔"وہ جوش سے بولا۔

"آج کا یونیورسٹی لنچ میری طرف سے۔۔۔"حماد اتنا کہہ کر بیگ لیئے وہاں سے کیفے کی طرف چل دیا۔

"اس کا دماغ تو درست ہے نا۔۔۔"سفائر حیرانگی سے بولی۔

"اب وہ اتنا بھی کنجوس نہیں، بس ویسے ہی مذاق کرتا رہتا۔۔۔"یقین تو حازق کو بھی نہیں تھا آرہا لیکن پھر بھی حماد کی حمایت میں بولنا ضروری جانا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"یہ کیا بکواس ہے۔۔۔"سفائر اور حازق ایک ساتھ چلائے۔

"یونیورسٹی لنچ۔۔۔"وہ مزے سے انکے ساتھ نیچے بیٹھتے ہوئے درمیان میں رکھی پچاس روپے کی فرائز کی پلیٹ سے ایک پیس اٹھاتے ہوئے بولا۔

"حماد آخر تمہیں شرم کیوں نہ آئی اتنے جن جیسے ہاتھوں میں اتنے لوگوں کے سامنے ایک معمولی سی پچاس روپے کی فرائز کی پلیٹ اٹھا کر لاتے ہوئے۔۔۔"سفائر رونے والی شکل بناتے ہوئے بولی۔

"آئی تھی نہ، پہلے سوچا بیگ میں ڈال لیتا ہوں پھر خیال آیا ایسے تو ساری اندر گر جائے گی، پھر صرف تم دونوں کی خاطر بے شرموں کی طرح ہاتھ میں ہی پکڑ کر لے آیا۔۔۔"وہ معصوم سی شکل بناتے ہوئے بولا۔

"دل چاہ رہا اسے اٹھا کر تمہارے سر پر ماروں۔۔۔"سفائر منہ کے عجیب زاویے بناتے ہوئے بولی۔

"خبر دار جو ایسا کرنے کا سوچا بھی، پورے پچاس روپے لگا کر آیا ہوں۔۔۔"وہ کھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے بولا۔

"حماد تم نے سفائر کے سامنے میرا سر جھکا دیا۔۔۔"حازق نے فرضی آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں بیچ میں رونا شروع نہ کر دینا، شیک کا آرڈر دے کر آیا ہوں تب تک سوچا بھوکوں کے لیئے فرائز لے جاتا ہوں۔۔۔"حماد منہ بناتے ہوئے بولا۔

"میں نے کہا تھا نہ حماد اتنا بھی کنجوس نہیں۔۔۔"حازق ہنستے ہوئے سفائر سے مخاطب ہوا۔

"ویٹ آمنٹ، میرے پیچھے تم دونوں مجھے اس نام سے یاد کر رہے تھے، اب میں نہیں پلا رہا کوئی شیک ویک۔۔"وہ گھورتے ہوئے غصے سے بولا۔

"اب انسان کو اسکی اصل پہچان سے یاد کرنا اتنی بھی غلط بات نہیں۔۔۔"سفائر سنجیدہ انداز میں بولتے ہوئے حماد کی سائیڈ پر رکھی شیک کی رسید پر ہاتھ صاف کر کے فوراسے بھاگی۔

"اے چور،۔۔۔۔"حماد چلایا۔

"حازق اسے پکڑو۔۔۔"وہ حازق کی طرف متوجہ ہوا جو حماد کے کہنے پر اسی کو دبوچ گیا، تاکہ وہ سفائر کے پیچھے نا جا سکے۔

"حازق مجھے چھوڑو۔۔۔"

"نا۔۔ آج شیک کے بغیر کام نہیں چلے گا۔۔۔"وہ ہنسی دباتے ہوئے بولا۔

"ارے کوئی تو چور نہیں نہیں چورنی کو پکڑو، دن دیہاڑے واردات کر کے فرار ہو گئی۔۔"

حماد ارد گرد کے طلباء سے مدد طلب انداز میں گویا ہوا۔جو صرف ہنستے ہوئے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

"ہائے میں لٹ گیا، برباد ہو گیا، نی سفائر تو مر کیوں نہیں جاندی۔۔۔"حماد نے سامنے سے آتی سفائر کو دیکھ کر اونچی آواز میں چلانا شروع کر دیا جو کہ ہاتھوں میں شیک کے گلاس تھامے ہوئے تھی۔

"یہ لو شیک پیو اور خود کو ریلیکس کرو۔۔۔"وہ دل جلانے والی ہنسی ہنستے ہوئے بولی۔

"میں تمہارا خون پی جاوں گا چڑیل نہ ہو تو۔۔۔"

"فی الحال شیک پی لو۔۔۔"حازق اسے چھوڑ کر اپنا گلاس لیتے ہوئے مزے سے بولا۔

"مجھے نہیں پینا۔۔۔"وہ روٹھے ہوئے انداز میں بولا۔

"میں آخری بار کہہ رہی ہوں، اگر نہ لیا تو میں، یہ بھی پی جاوں گی۔۔۔"سفائر وارننگ دیتے ہوئے بولی۔

"آخر شیطان نے اس بھوکی کو مجھ سے ملایا ہی کیوں۔۔۔"وہ اسکے ہاتھ سے اپنا گلاس چھینتے ہوئے شکوہ کن انداز میں بولا۔

"شیطان کب سے لوگوں کو ایک دوسرے سے ملانے لگا۔۔۔"حازق حیرانگی سے بولا۔

"مجھے یقین ہے اللہ تعالی مجھ جیسے معصوم انسان کے ساتھ کبھی ایسی زیادتی نہیں کر سکتے، ضرور یہ کام شیطان کا ہی ہے۔۔۔"وہ رونی شکل بناتے ہوئے بولا تو سفائر اور حازق اسکے انداز پر یکدم قہقہہ لگا گئے۔

"ویسے حازق ایک بات ہے فری کا کھانے میں اپنا مزہ۔۔۔"سفائر اتنا کہہ کر فورا سے اٹھ گئ، کہیں حماد اسکے سکارف میں چھپے بالوں پر اٹیک ہی نہ کر ڈالے۔

"تمہیں اسکا حساب چکانا پڑے گا وہ بھی سود سمیت۔۔۔"حماد اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

"ویسے یہ اچھا تم دونوں کی اس لڑائی میں مجھے روز روز کچھ نیا کھانے کو ملا کرے گا۔۔۔"حازق اتنا کہہ کر دوڑ لگا گیا، حماد ہنستے ہوئے اسکے پیچھے لپکا۔

کچھ لڑکوں نے اپنے موبائیل فون میں حازق کی دوڑتے ہوئے ویڈیو بنالی، کیونکہ اسکے بھاگنے کے انداز میں خالص زنانہ پن چھلک رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"چار سال گزر گئے خان۔۔۔" آنعم تانیس کو سکول کے لیئے تیار کرتے ہوئے افسوس سے بولی۔

"کس چیز کو۔۔۔" وہ مصروف سے انداز میں گویا ہوا۔

"آج کے دن آپ اپنی اولاد کو اپنے ہی ہاتھوں دنیا کی جہنم میں دھکیل آئے تھے۔۔۔" اسکی آنکھوں سے چند آنسو کے قطرے نکلے۔

"آنعم تانیس کے سامنے اس طرح کی گفتگو سے پرہیز کرو، میں نہیں چاہتا یہ کبھی اسکے بارے جانے۔" وہ اسے بازو سے تھام کر سرگوشی کے انداز میں گویا ہوا اور آنعم کے چہرے پر موجود آنسو صاف کیئے۔

"خان سچ میں آپکو کبھی افسوس یا ملال نہیں ہوا کہ ہمارے وجود کا وہ حصہ اس وقت کس حال میں ہو گا۔۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

"نہیں۔۔۔" خان اتنا کہہ کر کمرے سے نکل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نور گرو کا آرڈر آیا، اب تو بڑی ہو رہی ہے، اور خوبصورت بھی، اپنا خیال رکھا کر، اور یہ گھر کے کام کاج چھوڑ کر ناچ گانا سیکھنا شروع کر دے۔۔۔" ستائش اسکے ساتھ تپائی پر لیٹتے ہوئے بولی جو سارا دن کام کر کے تھک گئ تھی۔

ستائش نے ان گزرے چار سالوں میں نور کے بکھرے وجود کو کافی حد تک سنبھالا اور اسے

اسکے اصل سے متعارف کروایا۔

"پلیز مجھ پر رحم کھائیں مجھے ایسا کچھ نہیں سیکھنا، مجھے آپ لوگوں کی طرح نہیں بننا۔۔۔" وہ فوراً اٹھ کر بیٹھتے ہوئے سہم کر بولی۔

"تو کیوں بھول جاتی ہے کہ تو ہم سے الگ نہیں، ہماری تیری اصلیت ایک ہے، ہمارا دکھ بھی سانجھا اور ہمارے لیئے معاشرے کے بے حس لوگوں کی نفرت بھی ایک سی ہے اس لیئے بہتر یہی ہے تو وہی بن جا جیسا یہ معاشرہ ہمیں دیکھنا چاہتا، جس حیثیت سے ہمیں قبول کرتا۔۔۔" ستائش اسکی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے بولی۔

"میں ویسی کبھی نہیں بن سکتی جیسا یہ معاشرہ مجھے بنانا چاہتا، کیونکہ میری مما کہتی تھی نور کچھ بھی ہو جائے کبھی امید مت چھوڑنا اور دیکھ لیں اسی امید کے سہارے میں نے چار سال نکال دیے لیکن پلیز مجھے اس آزمائش میں مت ڈالیں۔۔۔" وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔

"نور تیرے چاہنے یا نہ چاہنے سے کچھ نہیں ہو گا یہاں گرو کی چلتی ہے وہ تجھے ساری زندگی خالی بیٹھا کر نہیں کھلائے گی۔" ستائش اسکے لیئے فکر مند دیکھائی دی۔

"ستائش باجی آپ گرو سے میرے لیئے سفارش کریں، انہیں کہیں نور گھر کے سارے کام کر دیا کرے گی لیکن خدارا اس سے یہ گناہ مت کروائیں۔۔۔" نور نے جس انداز سے اتنی بڑی بات کہی ستائش اسکی بات پر چونک گئی تھی۔

"اے خبر دار جو ہماری روزی روٹی کو گناہ کا نام بھی دیا تو۔۔" اب کی بار وہ دونوں گرو کی آواز پر چونکی جو وہاں سے گزرتے ہوئے نور کے آخری الفاظ سن چکی تھی۔

"میری غلطی ہے جو تجھے ضرورت سے زیادہ چھوٹ دی، اسی لیئے اب ہمارا ہی نمک کھا کر ہمارے ہی رزق کو گالی دے رہی ہے تو۔۔۔"وہ نور کے بالوں کو مٹھی میں لیئے غصے سے دھاڑی۔

"گرو اس بار معاف کر دے، بچی ہے ابھی سمجھ بوجھ نہیں رکھتی لیکن وقت کے ساتھ سیکھ جائے گی۔"ستائش نور کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر بولی۔

"یہ ایسے اپنی حقیقت قبول نہیں کرے گی کل سے علیشا اور نرگس اسے اپنے ساتھ ناچ گانے کے لیئے لے کر جائیں گی۔۔۔"اسنے جھٹکے سے نور کے بال چھوڑے تو اس کا سر دیوار سے ٹکرایا۔

"مما۔۔۔"تکلیف کی وجہ سے وہ یکدم ماں کو پکار گئ۔

"یہ لفظ ہم جیسوں کے لیئے نہیں بنا، آج ایک بات ذہن میں بیٹھا لے نہ تو ہم کسی کو ماں کہنے کا حق رکھتے ہیں اور نہ کسی کی ماں بننے کا عہدہ پا سکتے ہیں۔"وہ اونچی آواز میں اپنی اس محرومی پر چیختے ہوئے وہاں سے چلی گئ۔

"بس چپ ہو جاو۔۔۔"ستائش نور کو خود سے لگائے دلاسہ دینے لگی جو آنے والے وقت کا سوچ کر رو رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ادھر آ۔۔۔"نور کھانا کھانے کے بعد برتن کچن میں رکھنے گئ جب نرگس نے اسے اپنے

پاس بلایا۔

"جی نرگس باجی۔" وہ ڈری ہوئی اسکے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

"گرو نے کہا آج سے تو بھی ہمارے ساتھ ناچنے کے لیئے باہر جایا کرے گی۔۔۔" نرگس نے سنجیدگی سے کہا۔

"مجھے نہیں آتا یہ سب، اور مجھے اس گھر سے باہر کہیں نہیں جانا۔" وہ یکدم چلائی۔

"آواز نیچی رکھ، گرو نے سن لیا تو لحاظ نہیں کرے گی ویسے بھی وہ کل کی تجھ پر بھڑکی ہوئی ہے۔" نرگس نے اسے آنکھیں دیکھاتے ہوئے خاموش کروایا۔

"جب معاشرہ ہمیں گالی سمجھتا اور گالی دیتا تو اتنا برا نہیں لگتا جتنا آج لگا کیونکہ آج ہم جیسی مخلوق نے ہی ہمیں گالی دی۔۔۔" وہ نور کو باور کروا رہی تھی۔

"نرگس باجی میں نے گالی نہیں دی بس میں نے اتنا کہا کہ یہ گناہ۔۔۔ "

"دیر نہیں ہو رہی تجھے۔۔۔؟ کس طرف جانا تو نے اور علیشا نے۔۔۔" ستائش نور کی بات کاٹ کر درمیان میں بولی۔

"جوہر ٹاون کی طرف جانا کچھ ہی وقت میں نکلنے والے ہیں، بس اس نور کو تیار ہونے کا کہنے آئی تھی لیکن یہ نخرے دیکھا رہی ہے۔"

"آج تو اور علیشا جا دیر ہو رہی ہو گی، میں سمجھا دیتی ہوں اسے، کل سے یہ بھی تم لوگوں کے ساتھ ہی جایا کرے گی۔" ستائش نور کے بولنے سے پہلے بول پڑی۔

"اچھی طرح سمجھانا اور اسکا دماغ بھی ٹھکانے لگانا کہ یہ خود کو کسی محل کی شہزادی سمجھنے کی

بجائے اپنے آپ کو تسلیم کرے۔۔۔"نرگس اتنا کہہ کر اپنے کھلے براون بالوں کو پونی سے باندھ کر داخلی دروازے سے باہر نکل گئ۔

"ستائش باجی مجھے یہاں نہیں رہنا۔۔۔"نور روتے ہوئے اسکی طرف لپکی۔

"خبر دار جو ایک بھی لفظ منہ سے نکالا،ورنہ گرو ایک منٹ نہیں لگائے گی تجھے بے زبان کرنے میں۔۔۔"ستائش نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے غصے سے کہااور اسے اپنے ساتھ لیئے کمرے کی طرف بڑھ گئ۔

"نور میری بات دھیان سے سن جیسا گرو کہتی ہے ویسا کر،زبان درازی مت کیا کر ورنہ تو یہاں کسی کی بھی حیوانیت کا شکار ہو سکتی ہے۔۔۔"ستائش اسکا ہاتھ سہلاتے ہوئے پیار سے سمجھانے لگی لیکن گیارہ سال کی نور لفظ حیوانیت پر یکدم ساکت ہو گئ۔

"تو کم از کم اس چار دیواری کے اندر رہ کر گرو کی زبان بند کروانے کے لیئے ناچ گانا سیکھ لے، لیکن ایسے زبان درازی کر کے اپنے لیئے مشکلیں کھڑی مت کر،ایسا کرنے سے وہ تجھے اٹھارہ سال کی بجائے گیارہ سال کی عمر میں ناچ کر پیسے کمانے پر لگا دے گی۔"وہ نرمی سے نور کو سمجھا رہی تھی اور نور کافی حد تک اسکی بات سمجھ رہی تھی لیکن ابھی بھی اس کے ذہن پر پہلے والے لفظ کا تاثر موجود تھا۔

"تو سمجھ رہی ہے نا میں کیا کہنا چاہ رہی ہوں۔۔۔"ستائش کی بات پر نور نے آنسو صاف کر کے ہاں میں سر ہلایا۔

"بس پھر میں آج ہی گرو سے بات کروں گی کہ پہلے نور کی تربیت گھر میں کی جائے پھر ہی باہر

تو

نکالا جائے۔"وہ مسکرا کر کہتے گرو کے کمرے کی طرف بڑھ گئ۔

"مما مجھے آج سمجھ آرہا کہ آپ کیوں کہتی تھیں کہ میں خود پر کبھی کسی کو حاوی نہ ہونے دوں۔"وہ لاشعور میں اپنی ماں سے مخاطب ہوئی۔

"آپ کدھر ہیں، ایک بار آئیں اور دیکھیں آپ کی نور پر سب حاوی ہو رہے ہیں، جو باتیں آپ کبھی مجھے کھل کر نہیں بتا پائیں وہ ایک لمحے میں مجھ پر آشکار کر دی گئیں، جو مطلب آپ نے مجھے میرے نام کا میری ذات کا سمجھایا تھا آئیں اور دیکھیں آج وہ دونوں بے معنی ہو جائیں گے میں خود پر ان لوگوں کو حاوی ہونے سے نہیں روک پائی۔۔۔"وہ آنکھوں میں آنسو لیئے لفظ حیوانیت کی وجہ سے اپنی چار سال کی بنائی ہمت کھو رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈیوٹی ٹائم ختم ہونے کے بعد وہ کمرے میں آکر کتابیں لے کر بیٹھ گیا۔جب ہی واٹس ایپ پر داود نے میسج سینڈ کیا۔حازق نے جونہی اسکی بھیجی تصویر لورڈ کی تو وہ یونیورسٹی پیج کا سکرین شاٹ تھا۔تصویر کے ساتھ لکھے الفاظ سے اسکے دماغ کی رگیں تن گئ لیکن پھر خود کو نارمل کر کے اس پوسٹ پر کمنٹس چیک کرنے کی غرض سے اسنے فیس بک لاگ ان کی۔

"شہر بے مثال یونیورسٹی کی نامرد، چوڑیاں پہننے والی کترینا کیف۔۔۔"یہ چند الفاظ حازق کی اس ویڈیو کے ساتھ لکھے گئے تھے جہاں وہ گراؤنڈ میں دوڑ رہا تھا۔

ویڈیو اپلورڈ ہوئے ابھی کچھ ہی وقت گزرا تھا جو ضرورت سے زیادہ شئیر ہو چکی تھی۔

حازق نے جلدی سے کمنٹس پورشن کھولا تو وہاں یونیورسٹی کے بے شمار لڑکے اور لڑکیوں نے اس کے حوالے سے گھٹیا قسم کے کمنٹس کیئے، اسکے باوجود دلن طعن ایسے کی جیسے ایسا ہونے میں اس کا ہاتھ ہے۔

سکرول کرتے ہوئے اسنے اپنی کلاس کے تقریبا تمام دوستوں کے کمنٹس دیکھے جو اسکے حق میں تھے۔اسے یہ احساس تک نہ ہوا کہ وہ ان کمنٹس کو پڑھ کر رو رہا۔

"تمہیں کیا ہوا۔۔۔؟"اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر ارسلان نے استفسار کیا جو ابھی کسی کام سے کمرے میں آیا تھا۔

"کچھ نہیں ارسلان بھائی، یہ خوشی کے آنسو ہیں۔"وہ چہرہ صاف کرتے ہوئے بولا۔

"خیر یہ سب چھوڑیں، آپکو کچھ دیکھاتا ہوں۔"وہ قدرے آگے کی طرف آکر موبائیل پر چلنے والی ویڈیو اسے دیکھانے لگا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے، آخر اس طرح کی گھٹیا حرکت کرتے ہوئے لوگوں کو شرم کیوں نہیں آتی۔۔"ویڈیو کے ساتھ لکھی کیپشن دیکھ کر اسکی زبان سے یکدم گالی نکلی۔

"بس ظرف ظرف کی بات ہے۔"وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

"تم کس چیز کے بنے ہو، کیا تمہیں فرق نہیں پڑتا اس سب سے۔"وہ حیرانگی سے بولا کیونکہ حازق مسکرا رہا تھا حالانکہ ارسلان لوگوں کے گھٹیا قسم کے کمنٹس پڑھ پر رنجیدہ ہو گیا تھا۔

"ارسلان بھائی میں بھی انسان ہوں اور اسی مٹی سے بنا ہوں جس سے آپ اور یہ بے حس لوگ بنیں ہیں، مجھے آج بھی یاد ہے جب آپ پہلی بار میری حقیقت سے واقف ہوئے، تو

تو

آپ نے مجھے ایک عجیب ملامت کرتی نظر سے دیکھا تھا، مجھے شاید زندگی میں کبھی اس نظر کا تاثر نہ بھولتا کیونکہ ان چند لمحوں میں، میں گہری تکلیف سے گزرا تھا، جو شخص پہلے مجھ سے ہمدردی کر کے میرے لیئے اس ہوٹل کے اونر سے بات کرنے چلا گیا وہ اب میری حقیقت جاننے کے بعد مجھے اتنا ہی بے مول کر رہا تھا، لیکن پتہ وہ تکلیف انہی کچھ لمحوں بعد ختم بھی ہو گئ جب آپ نے اپنے ظرف کو بڑا کر کے مجھے اس کمرے میں اپنے ساتھ رہنے کی اجازت دی، بالکل اسی طرح میری کلاس بھی مجھ سے خائف تھی لیکن پھر ایک دن ایک کمزور لمحے کی زد میں آ کر میں خود پر گزرنے والی اذیت بیان کر گیا، پھر پتہ کیا ہوا جنہوں نے مجھے توڑا انہوں نے مجھے اتنی ہی خوبصورتی سے سمیٹ بھی لیا اور آج بھی جب سارے میرے بارے میں بکواس کر رہے ہیں میں ان کی باتوں پر غور کرنے کی بجائے ان چند لوگوں کے کمنٹس کو اپنی ہمت بنانا چاہتا جو مجھ سے واقعی سچ میں محبت کرتے ہیں، میں رویا اس لیئے نہیں کہ مجھے یہ ویڈیو یا اسکے ساتھ لکھے الفاظ برے لگے یہ آنسو تشکر کے تھے کہ میری زندگی میں بھی مجھے چاہنے والے لوگ موجود ہیں۔ جیسے آپ، علی، داود اور میری پوری کلاس۔" وہ مسلسل مسکرا رہا تھا۔

"تم شاید حماد کا نام لینا بھول گئے۔" ارسلان رسانیت سے گویا ہوا۔

"میں خود کو بھول سکتا ہوں لیکن حماد کو نہیں۔" وہ پھر سے مسکرایا۔

"ایسا کیا ہے اس میں جو تم اسکے دیوانے ہو۔" وہ مسکراتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔

"ایسا کیا نہیں اس میں جو میں اس کا دیوانہ نہ ہوں، میری زندگی کا وہ ایک ایسا شاندار حصہ ہے

جسکی کوئی ریپلیسمینٹ نہیں، کبھی کبھی سوچتا ہوں میں کیسے اسکا احسان اتاروں گا، کیسے اسکی زندگی کے گزرے وہ سال واپس لوٹاؤ گا جہاں وہ اپنی فیملی سے زیادہ مجھے اہمیت دیتا رہا، میری ہمت بڑھاتا رہا۔۔۔" حازق جب بھی ایموشنل ہو کر حماد کا ذکر کرتا تو اسکے چہرے پر ایک خوبصورت محبت سے لبریز تاثر موجود ہوتا۔

"ارسلان بھائی کچھ دن پہلے آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ میں آپکی انسپیریشن ہوں، یقین جانے اس میں میرا کوئی کمال نہیں کہ میں پڑھ رہا ہوں یا اپنے لیئے لوگوں سے لڑ رہا ہوں، میں اگر آج یہاں تک پہنچ سکا ہوں تو صرف بی جان اور ایک اس انسان کی وجہ سے، سو ٹیکنیکلی آپ مجھے نہیں حماد کو اپنی انسپیریشن بنائیں ورنہ میں تو کب کا پڑھائی کو خیر بعد کہہ کر سڑکوں پر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا نظر آتا۔" وہ مسکراتے ہوئے اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔

"آئی ریسپیکٹ دیم۔۔" ارسلان اتنا کہہ کر اسے اپنے ساتھ لیئے لابی کی طرف چل دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ ارسلان کے ساتھ آیا تھا سو آج یونیورسٹی سفائر اور حماد سے پہلے پہنچ گیا، جونہی وہ داخلی دروازے سے اندر آیا اپنے اردگرد موجود طلباء کی نظروں کو خود پر محسوس کرنے لگا، کیونکہ آج اسنے معمول سے ہٹ کر اپنے ماتھے پر آنے والے بالوں کو ہیر کین کی مدد سے پیچھے کیئے بالوں کی ایک چھوٹی سی پونی بنا رکھی تھی۔

"یار اس لڑکے پر کل کترینا کیف کی کنفیشن ہوئی تھی، اور یہ آج پھر بے شرموں کی طرح اپنا

تو

خلیہ بدل کر آ گیا جنانانہ ہو تو۔" حازق کو اپنے قریب سے ہی کسی لڑکی کی آواز سنائی دی تو وہ پلٹ کر اسے دیکھنے لگا جو سخت ناپسندیدگی سے اسے دیکھ رہی تھی، کچھ بھی کہے بغیر وہ اسے اگنور کیے آگے بڑھ گیا۔ اور وقتاً فوقتاً خود پر اٹھنے والی نظریں اور طنز حوصلے سے برداشت کرتا جا رہا تھا جب ہی حماد کا فون آنے لگا۔

"یونی کب تک پہنچو گے، میں مین گیٹ پر تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔۔" حازق کے کال ریسیو کرتے ہی حماد کی زبان چلنے لگی۔

"میں ایڈمن بلاک کی سیڑھیوں پر بیٹھا ہوں تم یہیں آ جاو۔" وہ سنجیدگی سے جواب دے کر کال ڈسکنیکٹ کر چکا تھا۔

"تم اتنی جلدی کیوں آ گئے، کم از کم مجھے بتا دیتے تاکہ میں بھی گھر سے جلدی نکل آتا۔" حماد شاید دوڑ کر یہاں تک پہنچا تھا اسی لیئے پھولے ہوئے سانس کے ساتھ بولا۔

"یہ ہے کترینا کیف۔۔" حماد کو یکدم اپنے گرد کسی کی آواز سنائی دی تو وہ فوراً سے حازق کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لیئے کلاس کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا ہوا۔۔۔؟" اسنے انجان بنتے ہوئے سوال کیا۔

"کچھ نہیں بس میں چاہ رہا تھا ہم جو بھی بات کریں کلاس میں کریں یہاں بیٹھنا مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔" حماد اپنے چہرے کے تاثرات نارمل کرتے ہوئے بولا۔

"حماد اٹس اوکے میں ٹھیک ہوں تم پریشان مت ہو۔۔۔" حازق مسکراتے ہوئے بولا۔

"میں کیوں پریشان ہونا، آئی نو آل از اوکے۔" وہ دوبدو مسکراتے ہوئے بولا۔

"تمہارا اتنا کیئر نگ انداز دیکھ کر مجھے تم پر بے انتہا پیار آرہا جیسے ماں کو بچے پر۔۔" حازق اتنا کہہ کر اس سے بغلگیر ہوا۔

"حازق آیئم سوری، میں نے لوگوں کو تمہاری تضحیک کرنے کی وجہ دی۔۔۔" وہ رنجیدہ دیکھائی دینے لگا۔

"شٹ اپ۔۔۔" حازق اس سے علیحدہ ہوتے ہوئے گھور کر بولا۔

"یہ سب میری غلطی ہے اور اسی شرمندگی کے ہاتھوں میں تمہیں رات کو فون بھی نہیں کر سکا پلیز اس بار معاف کر دو۔" اب کی بار حماد اسکے گلے لگا۔

"حماد تم کیوں اس معمولی کنفیشن کو خود پر سوار کر رہے ہو یا خود کو اس کا ذمے دار ٹھہرا رہے ہو، یہ سب جاہل لوگوں کی سرگرمیاں ہیں اس لیے اگنور دیم۔۔۔،

"Because I damn care about what those looser people are talking and thinking about me so you just relax..."

وہ اسکی شرمندگی ختم کر رہا تھا۔

"ویسے ایک بات ہے اس پوسٹ پر میرے لیئے جو کمنٹس تم نے اور سفائر نے کئے سچ میں؛

"Those words means to world, motivation and life for me."

اب کی بار وہ با قاعدہ مسکراتے ہوئے بے اختیار اپنا چہرہ اسکے چہرے سے مس کرنے لگا تو حماد فوراسے پیچھے ہٹ گیا کہیں کوئی پھر سے ویڈیو یا تصویر نہ بنالے۔

"تم ڈر رہے ہو۔۔۔" حازق اسکے پیچھے ہٹ جانے کا مطلب سمجھ کر قہقہ لگا گیا۔

"کس بات پر اتنا کھل کر ہنسا جارہا۔۔۔" سفائر جو کلاس کی طرف جارہی تھی لیب بلاک کے سامنے ان دونوں کو دیکھ کر وہیں آ گئی۔

"کچھ خاص نہیں بس چڑیل کو آئی مین تمہیں یاد کر کے ہنس رہا تھا۔۔۔" حماد فوراسے بولا۔

"ہنسنا تھا کیا لیکن افسوس بالکل ہنسی نہیں آئی۔" سفائر ناک چڑھاتے ہوئے اسے گھور کر بولی۔

"سفائر صبح صبح اپنا موڈ خراب مت کرو اسکی تو عادت ہے چلو ہم کلاس میں چلتے ہیں۔۔" حازق کے کہنے پر وہ دونوں ہی شریفوں کی طرح اسکی پیروی کرتے ہوئے کلاس کی طرف بڑھ گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"یہ دیکھیں۔۔۔" سب ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے جب حاشر نے اپنے موبائل کی سکرین قمر صاحب کی طرف کی۔

"سکرین پر چلنے والی ویڈیو اور اس پر لکھے الفاظ سے وہ یکدم چونکے، صرف ایک لمحے کے لیئے

انہیں برا لگا تھا لیکن پھر وہ اپنے ہول میں چلے گئے۔

"حاشر کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے۔۔۔"مسسز قمر اپنے شوہر کا یکدم ابھر کر غائب ہو جانے والا تاثر دیکھ چکیں تھی اسی لیئے حاشر سے استفسار کرنے لگیں،ماں کی بات پر حاشر نے اپنا موبائل انہیں تھما دیا۔

"یہ کیا بکواس ہے،کسی کو کوئی حق نہیں حازق کی تذلیل کرنے کا۔۔۔"مسسز قمر غصے سے بولیں۔

"یہ تو وہی حساب ہو گیا،زندہ انسان کو پوچھنا نہیں اور جونہی سانسیں تھم جائیں تو سو طرح کے جتن کرنے لگ جانا۔۔۔"عنائیہ مسسز قمر کو دیکھ کر طنزیہ انداز میں بولی۔

"عنائیہ یہ کس لہجے میں تم بات کر رہی ہو۔"قمر صاحب نے اسے ٹوکا۔

"ڈیڈ میں نے تو جنرل سی بات کی اب اگر آپ اسکا کچھ اور مطلب سمجھ رہے ہیں تو اٹس ناٹ مائے ہیڈیک۔"وہ کھانے کی پلیٹ سے ہاتھ کھینچ کر گویا ہوئی اور وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔

"کیا یہ ابھی بھی یونیورسٹی جاتا۔۔۔"قمر صاحب نے عنائیہ کی بات سے دھیان ہٹانے کے لیے فورا حاشر سے سوال کیا۔

"میں نے پوسٹ پر کمنٹس چیک کیے اس سے تو یہی ظاہر ہے کہ حازق نے پڑھائی نہیں چھوڑی۔"وہ موبائل رکھ کر بریڈ پر بٹر لگاتے ہوئے بولا۔

"قمر پلیز حازق کو واپس لے آئیں۔"ممتا نے آج پھر کئی دنوں بعد سر اٹھایا تھا۔

"میں نے اسے یہاں سے جانے کے لیئے نہیں کہا تھا وہ اپنی مرضی سے گیا تھا اس لیئے بہتر یہی

ہو گا تم اس کے بارے میں سوچنا چھوڑ کر عنائیہ پر دھیان دو جو ضرورت سے زیادہ بد لحاظ ہوتی جا رہی ہے۔۔۔"وہ ناشتہ ادھورا چھوڑ کر اپنا کوٹ اٹھا کر وہاں سے چلے گئے، کچھ ہی وقت میں حاشر بھی بغیر کچھ کہے چلا گیا۔اور مسسز قمر کو پچھتاوے ایک بار پھر سے گھیرنے لگے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کافی دنوں بعد حازق، سفائر، اور حماد کے علاوہ داود، علی، ایمان، سمائرہ وغیرہ سب انکے ساتھ کیفے آئے تھے۔

"میں کیا سوچ رہا ہوں آج شرط لگا کر پانی پوری کھائیں۔۔۔"حماد پر جوش ہو کر بولا۔

"آئی جسٹ لو پانی پوری۔۔۔"سفائر فوراً سے بولی۔

"پھر لگی شرط۔۔۔"حماد اپنی شاطرانہ ہنسی پر قابو پاتے ہوئے بولا۔

"میں شرط لگا کر کھانے کے لیئے تیار ہوں اگر پے تم کرو۔۔۔"وہ سمجھداری سے کام لیتے ہوئے بولی۔

"آئی ہیو آپلین۔۔۔"وہ چٹکی بجاتے ہوئے بولا تو تقریباً سب ہی اسکی طرف ناسمجھی سے دیکھنے لگے۔

"لسن ہم زیادہ سی پانی پوری دو پلیٹس میں منگوائیں گے جس نے پہلے ہار مان کر کھانا چھوڑ دیا وہ سارا بل دے گا اور نہ صرف بل دے گا بلکہ اپنے پیسوں سے ان سب آئے بھوکے تماشائیوں کو بھی کھلائے گا۔۔۔"حماد اتنا کہہ کر پاکٹ سے ہزار کا نوٹ نکال کر ٹیبل پر رکھ

چکا تھا۔

"Challenge Accepted..."

سفائر ٹیبل پر ہزار کا نوٹ رکھتے ہوئے بولی۔

"میں آرڈر دے کر آتا ہوں تب تک میرے حمایتی ایک طرف ہو جائیں اور سفائر کے ایک طرف۔۔۔"وہ علی کو آنکھ مارتے ہوئے کاونٹر کی طرف بڑھ گیا۔

حماد آرڈر دے کر پانی سے بھرا جگ اور دو گلاس لیئے ٹیبل پر رکھ کر پلیٹس لینے چلا گیا۔

"بھائی

"لا یار ایک پلیٹ میں بنا دیتا ہوں۔"حماد اسے آہستگی سے ہاتھ چلاتے دیکھ کر بولا اور ریک میں رکھی پلیٹ اٹھا کر گول گپے بھرنے لگا۔

ایک نظر اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کسی کا دھیان اپنی طرف نہ پا کر، وہ اپنے شیطانی دماغ کو حرکت میں لاتے ہوئے سفائر کی پلیٹ میں موجود گول گپوں میں تیکھا مرچ مصالح بھرنے لگا۔

کچھ ہی وقت میں دونوں پلیٹس ٹیبل پر رکھے وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے بیٹھ چکے تھے۔

"اگر کسی ایک کو سپورٹ کیا تو دوسرا منہ بنا لے گا اس لیے میں نیوٹرل۔"حازق درمیان میں

تو

کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔

"علی یہ میرا فون پکڑو اور اچھی سی فوکس کر کے ویڈیو بناو تاکہ اگر چیٹنگ ہو تو ہم ری پلے کر کے دیکھ سکیں آفٹر آل ہزار روپے کا سوال ہے۔۔۔"حماد اپنی بے وجہ امڈنے والی ہنسی پر قابو پاتے ہوئے بولا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تھری، ٹو، ون سٹارٹ۔۔۔"حازق نے ریفری کی ڈیوٹی سر انجام دیتے ہوئے ٹیبل پر ہاتھ مار کر کھانے کا اشارہ دیا تو حماد اور سفائر فوراً سے اپنی پلیٹ کی طرف متوجہ ہوئے۔اس دوران علی موبائل فون پر ویڈیو موڈ آن کر کے ان دونوں کو فوکس کرتے ہوئے مووی میکر کا کام سر انجام دینے لگا۔۔

"حماد اپنی پلیٹ پر دھیان دو۔۔"داود نے لقمہ لگایا کیونکہ حماد ایک گول گپہ کھانے کے بعد سفائر کا منہ دیکھنے لگا جو مزے سے دوسرے کے بعد تیسرا پیس پانی سے بھر کر منہ میں ڈال چکی تھی۔۔

"ناک کٹوائے گا کیا۔۔۔"داود نے اب کی بار اسے باقاعدہ جھنجھوڑ کر کہا۔

"سوری۔۔۔"خواص بحال کر کے وہ دوبارہ اپنی پلیٹ سے گول گپہ اٹھا کر پانی سے بھر کر منہ تک لے گیا۔

مقابلہ ٹاکرے کا تھا، دونوں ہی پے در پے گول گپے کھانے لگے۔

"اس چڑیل پر مرچ کا اثر بھی نہیں ہوتا کیا۔۔۔"حماد منہ میں بڑبڑاتے ہوئے ایک اور پیس

اٹھا کر پانی سے بھرنے لگا۔

"ویل میرے بھائی ہارنے کے بعد جیب ڈھیلی کرنے کے لیئے تیار رہو۔۔۔"سفائر کی پلیٹ میں صرف دو گول گپے باقی تھے،وہ حماد کو چڑاتے ہوئے شوخ انداز میں بولی۔

"لاحولا۔۔۔"وہ اسے گھورتے ہوئے بڑبڑایا۔

"مجھے وہ لڑکیاں سخت زہر لگتی ہیں جو مجھے بھائی کہتی ہیں۔۔۔"حماد دانت پیس کر بولا،لیکن اسکی کہی بات پر باقی سب نے حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے کھینچ کر اوہ۔۔۔کی آواز نکالی۔

"حماد۔۔۔۔"حازق نے ٹوکنے والے انداز میں غصے سے اسکا نام پکارا۔

"میں نے سنا،پہلے جو لڑکیوں کے لیئے بھائی ہوتے ہیں،وہ بعد میں انکے آباجی کے جوائی (داماد)ہوتے ہیں ایسے تو میں ساری زندگی جوائی ہی بنتا رہوں گا۔۔۔"وہ اپنی ہنسی دبا کر سمجھدار بنتے ہوئے بولا۔

"Shut up, You stupid Jawai an all..."

سفائر اسے دیکھتے ہوئے ملامتی انداز میں تنک کر بولی۔

"تمہیں کوئی ایک بار اپنی بیٹی نہ دے اور تم زندگی میں بار بار جوائی بننے کے خواب سجائے بیٹھے ہو۔۔۔"وہ حساب پورا کر گئی۔

"لگی شرط۔۔۔"حماد گول گپے بھول کر ٹیبل پر جوش سے ہاتھ پھیلاتے ہوئے کھلے عام جنگ

کا اعلان کر رہا تھا۔

"کیا مطلب۔۔۔" سفائر اسکا ٹیبل پر پھیلا ہاتھ دیکھ کر نا سمجھی سے بولی۔

"ارے پگلی میرا مطلب تھا، بے شک شرط لگالو، دنیا میں کوئی تو ایسا مرد ہو گا جو میرے یعنی حماد ملک کے ہاتھ میں اپنی بیٹی کا ہاتھ تھما دے گا، اور پھر تم رونا دیواریں پکڑ پکڑ کے۔۔" حماد خود بات کر کے خود ہی قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے سفائر کو آگ لگا گیا۔

"دیواریں پکڑ کر روتی ہے میری ٹوٹی جوتی جو کہ پچھلے سال ہی ٹوٹ گئی ہے، ویسے بھی روئے وہ، جس بیچاری کا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں تھمایا جانا۔۔۔" وہ غصے سے ناک چڑھاتے ہوئے بولی۔

"تب ہی تو تمہیں کہا۔۔۔" حماد کی بربراہٹ حازق نے واضع سنی تھی۔

"ذرہ اس جوائی نامے کو بند کرو، یہاں شرط کسی اور چیز کی لگی ہے۔۔۔" حازق اب کی بار باقاعدہ حماد کو گھورتے ہوئے ملامتی انداز میں بولا تو وہ خاموشی سے دانت بند کر کے اپنی پلیٹ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"ہم تو تمہیں جانتے ہی نہیں۔۔۔" جونہی وہ دونوں لڑائی سے فارغ ہو کر اپنی پلیٹس کی طرف متوجہ ہوئے تو داود اور احتشام سفائر کا نام لیتے ہوئے حماد کی سائیڈ سے کھسک کر دوسری طرف چلے گئے۔

"بیٹا یاد رکھنا ابھی اسکی پلیٹ میں دو گول گپے موجود ہیں۔۔" حماد شیطانی ہنسی ہنستے ہوئے ان دونوں کو باور کروا گیا کہ وہ گھاٹے کا سودا کر رہے ہیں۔

"ان کو کھانا تو میرے بائیں ہاتھ کا کام ہے، تم اپنی سوچو ابھی چار باقی ہیں۔" سفائر نے کندھے اچکا کر جلدی سے گول گپہ پانی سے بھر کر منہ میں ڈال لیا، جونہی وہ چبانے لگی اسکی خوفناک چیخ کیفے ٹیریا میں گونجی، وہ فوراً گہرا سانس لیتے ہوئے ٹیبل پر پڑا کھٹے پانی کا گلاس منہ سے لگا گئی، لیکن اب کی بار آواز کی شدت میں مزید اضافہ ہوا۔

"سفائر کیا ہوا آر یو اوکے۔۔۔؟" حازق پریشانی سے بولا کیونکہ چند ہی لمحوں میں اسکا پورا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"پانی۔۔۔" وہ اپنی آنکھوں اور ناک سے بہتا پانی صاف کرتے ہوئے بس اتنا ہی بول سکی تو حماد نے فٹ سے اپنا کھٹے پانی کا گلاس اسکی طرف بڑھایا جسے وہ ہاتھ مار کر گرا گئی اور اپنی جگہ سے اٹھ کر پہلے کرسی اور پھر ٹیبل کو زور سے کک کیا تو ٹیبل پر رکھا پانی کا جگ نیچے گر گیا۔

"لگتا خاتون پاگل ہو گئی ہے۔" پانی گرنے کی وجہ سے حماد کے کپڑے گندے ہو گئے تو وہ چڑھ کر بولا اور علی کو سفائر کی ویڈیو بنانے کا اشارہ کیا جو پہلے ہی اسکے ری ایکشن کی ویڈیو بنانے میں مصروف تھا۔

"حازق سادہ پانی پلیز۔۔۔" سفائر اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھامے نیچے بیٹھتے ہوئے گہرے گہرے سانس لینے لگی لیکن پھر بھی برداشت نہیں کر پا رہی تھی، اور کرتی بھی کیسے، حماد نے صرف ایک گول گپے میں تیکھی سرخ مرچ کا چمچہ بھر کر ڈالا اور اوپر معمولی سا میٹیریل رکھ دیا، لیکن اب اسکی بگڑتی حالت دیکھنے کے بعد باقی سب کی طرح وہ بھی پریشان ہو گیا تھا، گول گپہ مرچ سے بھرتے ہوئے وہ شاید جوش میں ہوش کھو گیا تھا۔

"یہ لو۔۔۔"حماد نے حازق کی طرف دیکھا جو سفائر کو پانی کی بوتل تھمارہا تھا جسے وہ گھٹا گھٹ پینے لگی،اس سب کے دوران اسکا پورا چہرہ سرخ اور ہونٹ لرز رہے تھے آنکھوں سے پانی بھی متواتر بہہ رہا تھا۔حماد فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کر کیفے کی طرف بڑھ گیا۔

"سفائر یہ کھاو۔۔۔"کچھ وقت بعد حماد نے اسے چاکلیٹ آفر کی جو پانی پینے کے بعد بھی گہرے سانس لے رہی تھی۔چاکلیٹ جھپٹ کر اسنے فوراً سے کھول کر کھائی،تو خود کو قدرے پر سکون محسوس کرنے لگی۔

"ٹھیک تو ہو نہ۔۔۔؟"حماد اسے دوبارہ خاموشی سے سر جھکاتے دیکھ کر شرمندہ سا ہو گیا۔

"ہاں ٹھیک ہوں،بس سر میں درد ہے۔۔۔"وہ جھکے ہوئے سر کے ساتھ آہستگی سے بولی۔

"تم نے تو ہمیں ڈرا ہی دیا،لیکن پھر بھی آئی مسٹ سے انکل کی خلاف کمپلین کرنی چاہیے یہ کیا گول گپے بنا کر دیے انہوں نے۔۔۔"ایمان نے سنجیدگی سے کہا تو سمائرہ اور باقی سب بھی اسکی ہاں میں ہاں ملانے لگے۔

"نہیں،ہم کیوں کسی کی روزی روٹی یہاں سے بند کروانے کا سبب بنیں،اور ویسے بھی یہ سب اتفاقاً ہوا،انکل نے غلطی سے میٹیریل کی جگہ مرچ سے گول گپے کو بھر دیا ہو گا۔۔۔"وہ سرخ آنکھیں اور سرخ ناک لیئے سنجیدگی سے کہتی ہوئی حماد کو آج پہلی بار معصوم لگی تھی۔

"آئیم سوری میری وجہ سے تمہاری یہ حالت ہوئی نہ میں شرط لگانے کی بات کرتا اور نہ ہی۔۔۔(میری نیت خراب ہوتی)۔۔۔"آخری الفاظ اسنے دل میں ادا کیئے۔

"ڈونٹ بی سوری اب میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

"پھر تم اتنی خاموش کیوں ہوں۔۔۔"

"میں واقعی ٹھیک ہوں، آپ سب پریشان مت ہوں، ایکچوئیلی یکدم زیادہ تیکھا کھانے کی وجہ سے طبعیت تھوڑی ڈسٹرب ہو گئی ہے۔۔۔"سفائر نے حماد کے ساتھ باقی سب کو بھی تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"اور تم یہ رکھو، میرے پیسوں سے انکل کو پے کرنے کے بعد باقی سب کے لیئے ان کی مرضی سے کچھ لے لینا۔۔۔"وہ حماد کو دونوں ہزار کے نوٹ تھماتے ہوئے پر سکون انداز میں گویا ہوئی اور بیگ سے اپنا موبائل نکال کر ڈرائیور کو کال ملا گئی۔

"اگر تم ٹھیک ہو، تو پھر گھر کیوں جا رہی ہو۔۔۔"سفائر کے لائن ڈسکنیکٹ کرنے کے بعد حماد فکر مندی سے بولا کیونکہ وہ ڈرائیور کو آنے کا کہہ چکی تھی۔

"کیونکہ اب مزید کوئی کلاس نہیں ہے۔۔۔"وہ حماد کے دوبدو سوالوں سے اکتا کر بولی اور کیفے سے باہر نکل گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حماد بات سنو۔۔۔"حازق اسے بازو سے کھینچ کر کیفے سے باہر لے آیا۔

"میں پوچھ سکتا ہوں یہ سب سفائر کے ساتھ کس نے کیا۔۔"وہ جانچتی نظروں سے سوال کر رہا تھا۔

"میں نے صرف بدلہ لینا چاہا۔۔۔"وہ سر جھٹکتے ہوئے آہستگی سے بولا۔

"شٹ۔۔۔"وہ دونوں ہاتھوں کی مٹھی بھینچتے ہوئے غصے سے بولا۔

"اگلے انسان کی بے شک جان چلی جائے، لیکن تمہارا وہ بدلہ تھہرا۔۔۔"حازق طنزیہ انداز میں بولا۔

"تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے کہ میں کتنا ڈر گیا تھا، جو اسکی حالت تھی مجھے لگ رہا تھا کہ اسے ابھی کچھ ہو جائے گا۔۔۔ "

"آئیم سوری۔۔۔"حماد اتنا ہی کہہ سکا۔

"ایک بات کہوں، مجھے تمہارے ان تین لفظوں پر قطع یقین نہیں، کیونکہ تم ہر بار جان بوجھ کر غلطی کرتے ہو۔۔۔"

"حازق بلیومی آئندہ ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ "

"ہوپ سو۔۔۔"اب کی بار وہ تھوڑا پر سکون ہوا۔

"لیکن حماد ایک بات یاد رکھنا، بے شک تم میری زندگی کا بہترین حصہ ہو، میری زندگی میں جو تھوڑا بہت چارم ہے اسکی وجہ بھی تم ہو، لیکن اس سب کے باوجود بھی میں تمہیں سفائر کے ساتھ فلرٹ کرنے کی اجازت ہر گز نہیں دوں گا۔۔۔"وہ صاف گو انداز میں بولا۔

"حازق تم اچھے سے جانتے ہو، میں نے آج تک کسی کے ساتھ فلرٹ نہیں کیا، بلکہ مجھے کبھی ہماری دوستی کے درمیان اتنا ٹائم ہی نہیں ملا کہ میں ان سب فضولیات میں پڑوں، لیکن اب کی بار اگر میں اسے تنگ کر رہا ہوں تو میں سنجیدہ ہوں۔۔۔"حماد پر یقین انداز میں بولا۔

"اگر تم سفائر کو لے کر تھوڑے سے بھی سنجیدہ ہوتے تو ہر گز اسے تکلیف نہ دیتے"

"اپنی ایمانداری سے جواب دینا کیا تم کبھی مجھ سے ایسا مذاق کرنے یا بدلہ لینے کا سوچ سکتے ہو۔۔۔؟" حازق کے سوال پوچھنے پر حماد نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"پتہ تم میرے لیئے ایسا کیوں نہیں سوچ سکتے کیونکہ تم میرے ساتھ فیئر ہو۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے اسے شرم دلا گیا۔

"حماد وہ ایک اچھی لڑکی، اور میرے لیئے وہ بھی اہم ہے جیسے تم اس لیئے میں چاہوں گا؛

"Stay away from her."

"کیونکہ میں ہر گز نہیں چاہتا میری زندگی میں موجود سب سے بہترین انسان کسی لڑکی کو اپنے پیار میں پھنسا کر اسکی زندگی خراب کرے۔" حازق اسے شرمندہ چھوڑ کر واپس کیفے کے اندر چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ کمرے کے ایک کونے میں سہمی ہوئی بیٹھی، اپنے کانوں پر دونوں ہاتھ رکھ کر باہر سے آنے والی گانے کی آوازوں کو روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

"نور دروازہ کھولو۔۔۔" وہ ایسے ہی بیٹھی تھی جب ستائش کی دروازے کے اس پار آواز سنائی دی اس نے اور زور سے اپنے کانوں کو بند کیا تاکہ وہ کوئی آواز نہ سن سکے۔

"نور میں ستائش دروازہ کھولو۔۔۔" اب کی بار دی جانے والی دستک قدرے اونچی تھی ناچار

اسے اٹھ کر دروازہ کھولنا پڑا۔

"مجھے سمجھ نہیں آتی آخر کیوں تو خود کے لیئے مشکلات کھڑی کر رہی ہے۔۔۔"وہ کمرے میں داخل ہونے کے بعد دروازہ بند کر کے نور کی طرف لپکی۔

"نور سمجھنے کی کوشش کر ابھی تو صرف گیارہ سال کی ہے، اگر ابھی سے اپنی من مانی کرے گی تو یاد رکھ گر وتجھے تھوڑی سی بھی رعایت نہیں دے گی۔۔۔"ستائش اسکا ہاتھ تھامے اسکے بھلے کے لیے اسے سمجھا رہی تھی۔

"ستائش آپی مجھے لگتا میرا دم گھٹ جائے گا لیکن میں خود کو بازار نمائش میں پیش نہیں کر سکوں گی۔۔۔"آنسو اسکے گال بگو رہے تھے۔

"تو تھوڑی سی ہمت کر، میں وہیں تیرے ساتھ ہوں گی۔۔۔"ستائش اسے اپنے ساتھ لیئے باہر کی طرف بڑھ گئ۔

درد دل کا یہ کہنا ہے کہ روتے جائیں
ضبط دل کا تقاضا ہے کہ آنسو نہ گریں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جونہی وہ دونوں ہال میں آئیں وہاں بیٹھے تمام نفوس اپنے مخصوص انداز میں دونوں ہاتھوں کی

تالیاں پیٹتے ہوئے اونچی آواز میں گانا بولنے لگے کیونکہ ستائش نور کو ہال میں سب کے درمیان لانے میں کامیاب رہی تھی۔

"چل آجا اب شرمامت۔۔۔"نور کو رکتے دیکھ گرو فورا بولی تو ستائش اسے اپنے ساتھ لیئے اب کی بار باقاعدہ سب کے درمیان آ کھڑی ہوئی۔

"بجاڈھولکی اور بولو گانا۔۔۔"گرو کے حکم پر ایک طرف بیٹھے آدمیوں سے مشابہت رکھنے والے خواجہ سرا نے ہارمونیم اور ڈھولک کی مدد سے لفظوں کی تان کھینچی۔

جونہی ہال میں باقاعدہ گانے کی آواز گونجی ستائش نور کے قریب ہو کر اسکا دوپٹہ اسکے سر سے اتار گئ۔۔۔،نور یکدم چلائی۔

"نور ریلیکس یہاں تو صرف ہم سب ہیں، کل کو جب باہر جاو گی تو وہاں بہت سارے لوگوں سے پالا پڑے گا اس لیئے ابھی سے خود میں خود اعتمادی پیدا کرو۔۔۔"ستائش اتنا کہہ کر اسکے پونی میں لپٹے بال آزاد کر چکی تھی،تب ہی علیشا اور نرگس ستائش کو ہٹا کر خود نور کو جبرا ناچنے پر مجبور کرنے لگیں۔۔۔، لفظوں کی تان میں،ڈھولک کی تھاپ میں اور خواجہ سرا کی تالیوں میں نور کی چیخیں اور آنسو بے موت مرنے لگے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"خان میرا دل بہت گھبرا رہا، مجھے لگ رہا جیسے کچھ غلط ہونے والا۔۔۔"آنعم ہال میں رکھے صوفے پر بیٹھی پریشانی سے بولی۔

"تم فضول کی سوچوں سے پرہیز کرو۔۔۔" خان بازو پر گھڑی پہنتے ہوئے آنغم کے برابر آ بیٹھا۔

"خان یہ سب فضول سوچیں نہیں، جس دن سے آپ نے میرے وجود کے حصے کو کاٹ کر مجھ سے علیحدہ کیا میں تب سے راتوں کو سو نہیں پاتی۔۔۔" وہ اسکے بازو پر دباو ڈالتے ہوئے بولی۔

"میں آپ سے یہ نہیں کہوں گی کہ اسے واپس لے آئیں، لیکن کم از کم مجھے اس سے ملوا دیں، میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ میری اولاد وقت کی مسافتیں طے کرتے ہوئے کس حد تک زخمی ہوئی۔۔۔" وہ آنکھوں میں آنسو لیئے التجا کرنے لگی۔

"ان دنوں میں کافی مصروف ہوں، لیکن وعدہ رہا کچھ وقت بعد لے جاوں گا۔۔۔" خان پر آنغم کے آنسوؤں نے تھوڑا سا اثر کیا تو اسنے خامی بھر لی اور پھر گاڑی کی چابیاں اٹھا گھر سے نکل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یونیورسٹی میں آج کل کافی گہما گہمی تھی کیونکہ نئے آنے والے طلباء کے اعزاز میں ویلکم پارٹی کی تیاریاں کی ہو رہی تھیں ایسے میں زیادہ تر سنئیرز کا کام، مین گیٹ سے میڈیا کلب تک اور میڈیا کلب سے کیفے تک جانا تھا، زیادہ تعداد کلاسس چھوڑ کر آڈیشن دینے کے بہانے بنک پر ہوتی یا پھر کچھ طلباء سلیکشن کے بعد پریکٹس کے بہانے کلاس سے باہر نظر آتی۔

"میں سوچ رہا ہوں میں بھی میڈیا کلب کا ممبر بننے کے لیئے فارم فل کروں۔۔۔"وہ تینوں کیفے میں خاموش بیٹھے تھے، کیونکہ سفائر کی موجودگی میں حماد کچھ بھی بولنے سے گریز کر رہا تھا ایسے میں حازق نے خاموشی کو توڑتے ہوئے اپنا خیال بیان کیا۔

"لیکن کیوں۔۔۔؟"حماد اور سفائر ایک ساتھ بولے۔

"کوئی خاص وجہ نہیں، بس دل چاہ رہا کہ میں بھی اس کلب کا حصہ بنوں۔۔۔"وہ کافی کا کپ منہ کو لگاتے ہوئے بولا۔

"یار میڈیا کلب کے ممبرز کو زیادہ ٹائم اسی کو دینا پڑتا، ایسے میں تم پڑھائی کب کرو گے اور پھر تمہاری جاب بھی ہے، خود کو انسان سمجھو، ضرورت سے زیادہ خود پر بوجھ مت ڈالو۔۔۔"حماد نے اسے ڈپٹا تھا۔

"حازق میں پوری طرح سے حماد کی بات سے سہمت ہوں۔۔۔"سفائر نے بھی اپنا خیال بیان کیا۔

"چلو ٹھیک ہے میں اس سوسائٹی کا ممبر نہیں بنتا کم از کم پارٹی میں ہونے والے کسی ڈرامہ میں تو پارٹ لے سکتا ہوں نا۔۔۔"حازق منہ بناتے ہوئے بولا۔

"ہاں ضرور۔۔۔"حماد کے کچھ بولنے سے پہلے سفائر بول پڑی۔

"تم بھی کچھ کہو۔۔"حماد کو خاموش دیکھ کر حازق نے اس سے سوال کیا۔

"میرا نہیں خیال کے تمہیں کسی بھی فنکشن میں حصہ لینا چاہیے، باقی تمہاری مرضی۔۔۔"حماد سنجیدگی سے بولا۔

"تم جیلس مت ہو حازق کے ٹیلنٹ سے۔۔۔" سفائر اسے گھورتے ہوئے بولی۔

"میں کیوں جیلس ہونے لگا حازق سے، اور حازق اگر تمہیں بھی یہی لگتا کہ میں تم سے جیلس ہو کر تمہیں منع کر رہا ہوں تو آئیم سوری میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں تم میڈیا کلب میں پارٹ لے لو۔۔۔" حماد سفائر کو جتانے کے بعد حازق سے مخاطب ہوا۔

"میں نے صرف مذاق میں کہا تم میری بات کو اتنا سریس کیوں لے رہے ہو۔۔۔" سفائر اسکے چہرے کے تاثرات سے حیران ہو کر بولی۔

"مجھے تم سے کوئی بحث نہیں کرنی۔۔۔" حماد ہاتھ اٹھاتے ہوے اسے سنجیدگی سے ٹوک گیا۔

"حماد دو دن پہلے تک تو ہمارے درمیان ہونے والی کوئی بات بھی بحث نہیں ہوا کرتی تھی۔۔۔"

"پھر آج ایسا کیا ہو گیا جو یہ کارٹون صبح سے اتنا سنجیدہ دیکھائی دینے لگا، کیا اس دن میرے جانے کے بعد کچھ ہوا تھا۔" سفائر حماد کی طرف دیکھتے ہوئے حازق سے پوچھ رہی تھی۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں، بس کبھی کبھی اسکا موڈ تھوڑا عجیب ہو جاتا تم پریشان مت ہو، اور چھوڑو اس بات کو میں نہیں لیتا کسی بھی چیز میں پارٹ۔۔۔" حازق بات کو بڑھنے سے پہلے سنجیدگی سے روک گیا۔

"حازق اگر تمہارا دل چاہ رہا تو پارٹیسیپیشن کر لو بلکہ آؤ ابھی فارم فل کرنے چلتے ہیں۔۔۔" حماد اسے سنجیدہ دیکھ کر فوراً سے بولا اور باقاعدہ اسکا ہاتھ تھام کر اسے اپنے ساتھ کھڑا کر چکا تھا۔

کیونکہ وہ اسکی آنکھوں میں اپنے ٹیلنٹ کے ذریعے یونیورسٹی میں ایک پہچان پانے کی خواہش دیکھ چکا تھا سو اب حازق کے منع کرنے کے باوجود بھی وہ زبردستی اسے کلب تک لے گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"مے آئی کم ان سر۔۔۔"حماد نے شیشے کا دروازہ دھکیل کر کلب میں موجود پروفیسر سے اجازت لی تو جواب ملنے پر وہ تینوں اندر داخل ہوئے۔

"السلام علیکم سر۔۔۔"تینوں نے ایک ساتھ سلام کیا تو انہوں نے محض سر ہلا کر جواب دیا۔

"جی آپ کون اور کہیے کس لیئے آنا ہوا۔۔۔؟"وہ ہاتھوں میں تھامے پیپرز سے نظریں ہٹا کر تینوں کا مکمل جائزہ لیتے ہوئے بولے۔

"سر ہم ADP-CS3 سے ہیں، مجھے ویلکم پارٹی کے حوالے سے میڈیا کلب میں پارٹیسیپیشن کرنی ہے۔۔۔"اب کی بار حماد کی بجائے حازق بولا تھا۔

"اڈیشنز ہو گئے ہیں، حتی کہ سلیکشن بھی ہو گئی، سوری آپ لیٹ ہیں۔۔۔"پروفیسر دراب اتنا کہہ کر واپس ہاتھوں میں پکڑے پیپرز کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"آپ میرا سٹینڈ بائے پر آڈیشن کر لیں، آپ جو کہیں گے میں وہ رول کر کے دیکھانے کے لیئے تیار ہوں۔۔۔"حازق پر اعتماد ہو کر اپنے مخصوص انداز میں ہاتھوں کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے گویا ہوا۔

"اتنا کانفیڈینس بھی اچھا نہیں۔۔۔"وہ طنزیہ انداز میں مسکرا کر بولے۔

"سر آپ فی الحال بغیر پرکھے کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکتے۔۔۔"سفائر سے مزید خاموش نہ رہا گیا تو بول پڑی۔

"اوکے لیٹس سی،لائٹس آف۔۔۔"وہ اتنا کہہ کر حازق کو سٹیج پر جانے کا اشارہ کر چکے تھے تو حازق مودب انداز میں سٹیج پر جا کھڑا ہوا،اور ایک سپاٹ لائٹ اس پر ٹھہرا دی گئی۔

"ہاں تو برخوردار کسی بھی موضوع پر کچھ بھی بول لو مجھے بس تمہاری سپیکنگ پاور چیک کرنی ہے۔۔۔"وہ حازق کو بولنے کا اشارہ دے چکے تھے۔

"کمی۔۔۔۔"اسنے گہرا سانس لے کر یہ لفظ ادا کیا۔

"کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ۔۔۔

وقت بھر دیتا ہے ہر کمی۔۔۔

لیکن نہیں، کمی پوری نہیں ہوتی۔۔۔

کیونکہ وہ کمی پل پل محسوس ہوتی ہے۔۔۔

وہ کمی آنسو لاتی ہے۔۔۔

وہ کمی محرومی بھی لاتی ہے۔۔۔

وہ کمی ہنسی چھین لیتی ہے۔۔۔

ہاں وہ کمی خوشی بھی چھین لیتی ہے۔۔۔

پھر بھی لوگ کہتے ہیں کمی پوری ہو جاتی ہے۔۔۔

لیکن کچھ دلوں سے پوچھو۔۔۔

کمی کتنی تکلیف دیتی ہے۔۔۔

لاکھ دل کو بہلا کو۔۔۔

لاکھ ذہن کو بھٹکالو۔۔۔

لیکن کمی موجود رہتی ہے۔۔۔

کاش کوئی کمی کسی کے حصے نہ آئے۔۔۔

کیونکہ کوئی کمی جان لے لیتی ہے۔۔۔

تو کوئی کمی لفظوں کو چھین لیتی ہے۔۔۔"حازق کا ایک ایک لفظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنے کا انداز وہاں کلب میں موجود تمام لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کروا گیا تھا، پروفیسر دراب کچھ لمحوں کے لیئے حازق کے ادا کیے لفظوں میں کھو گئے تھے لیکن اس کے باوجود بھی انہوں نے حازق کو کسی قسم کا تاثر نہیں دیا تھا کیونکہ حازق کے بولنے کے دوران وہ اسکے ہاتھوں کا استعمال بھی نوٹ کر رہے تھے جو کہ انہیں عجیب لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اور کیا کر سکتے ہو۔۔۔"جونہی حازق خاموش ہوا سر دراب اس سے مخاطب ہوئے۔

"جو آپ کہیں جیسے ایکٹنگ، سینگنگ، ڈانسینگ، فوٹو گرافی وغیرہ کچھ بھی۔۔۔"وہ انگلیوں پر گن کر بتاتے ہوئے با قاعدہ اپنا آپ بھی ہلا رہا تھا۔

"میں تب سے نوٹ کر رہا ہوں، تم ضرورت سے زیادہ ہاتھوں کا استعمال کرتے ہو اور اب یہ کمر ہلانا، بیٹا بعد میں آنا کسی چیز میں حصہ لینے، پہلے اپنی یہ لڑکیوں کی طرح کی حرکتیں تو تبدیل

کرو۔۔۔"سر دراب یکدم اسکے کھڑے ہونے اور نزاکت بھرے انداز سے کراہیت کھا کر بولے تو حازق اپنی اتنی صاف بے عزتی پر بالکل خاموش ہو گیا۔

"یار مجھے تو تم کوئی تیسری چیز ہی لگ رہے ہو اصل مرد تو لگ ہی نہیں رہے۔۔۔"اب کی بار وہ الجھن بھرے تاثرات لیئے حازق کا باقاعدہ مذاق اڑانے لگے۔

"ایکسکیوزمی پروفیسر دراب،بی ان لمٹس۔۔۔۔"حازق کے جواب دینے کی بجائے حماد یکدم غصے سے دھاڑا۔

"آپ کے سامنے جو شخص کھڑا وہ کوئی چیز نہیں ہے،اپنی آنکھیں اور کان کھول کر سن لیں۔۔۔"وہ سر کے سامنے آکر اونچی آواز میں بولا۔

"وہ۔۔۔کوئی۔۔۔چیز۔۔۔نہیں۔۔۔ہے۔۔۔"اب کی بار وہ انکی کرسی کے دائیں بائیں ہاتھ رکھ کر ایک ایک لفظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کرتا گیا۔

"حماد اٹس اوکے۔۔۔"حازق سٹیج سے نیچے اترتے ہوئے بولا اور اسے اپنے ساتھ باہر جانے کا اشارہ کیا۔

"حازق کچھ بھی اٹس اوکے نہیں،آخر تم کب تک چپ رہ کر اس طرح کے نام نہاد پڑھے لکھے لوگوں کی گالیاں کھاتے رہو گے وہ بھی اس بات پر جس میں تمہارا ہرگز کوئی قصور نہیں۔۔۔"حماد حازق پر بھی چلایا۔

"میں نہیں جانتا کہ تمہیں یہ ساری باتیں بری لگتی ہیں یا ان سے تکلیف ہوتی بھی ہے یا نہیں۔۔۔"وہ حازق سے اتنا کہہ کر سر کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"لیکن یقین جانیں سر جب کوئی اسے ہیجڑا، کھسرا یا اس طرح کے لفظوں سے پکارتا مجھے تکلیف ہوتی ہے دل چاہتا اس شخص کو جھنجوڑ کر کہوں کہ وہ ایک انسان ہے خدارا اسے اسکے نام سے پکارو۔۔۔"

وہ کرسی کو کک کرتے ہوئے بے بسی سے بولا جیسے ان بے حس لوگوں پر وہ اپنا اختیار کبھی نہیں چلا سکتا۔اس سب کے دوران سفائر گہری شرمندگی کہ وجہ سے خاموش رہی کیونکہ اسے پروفیسر دراب میں اپنا آپ نظر آرہا تھا، ایک وقت تھا جب وہ انکی جگہ موجود حازق کی ذات کو نشانہ بنا رہی تھی۔

"حماد پلیز ریلیکس۔۔۔"حازق اسے کندھے سے تھام کر خاموش ہونے کا اشارہ کرنے لگا۔

"حازق یار معاف کر دے جو تمہیں یہاں لے آیا۔۔، میں صرف اسی وجہ سے تمہیں یہاں حصہ لینے سے منع کر رہا تھا لیکن غلطی میری ہے سب جانتے ہوئے بھی تمہیں یہاں لے آیا، یہاں انسانوں کی کھال میں بے حسی کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔۔"حماد کی آنکھوں میں نمی واضع ہونے لگی۔

"حماد ڈونٹ بھی سوری، آخر تم کب تک لوگوں کے رویوں کی معافی مانگتے رہو گے۔۔۔"

حازق اسکی آنکھوں میں موجود نمی صاف کرتے ہوئے مسکرا کر بولا۔

"میں تب تک معافی مانگوں گا جب تک یہ نام نہاد پرفیکٹ لوگ تمہیں ہرٹ کرتے رہیں گے۔۔۔"وہ افسوس سے بولا۔

"کیا تم واقعی پرفیکٹ نہیں۔۔۔"پروفیسر دراب اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے باقاعدہ

حازق سے مخاطب ہوئے۔

"کیا آپکو نظر نہیں آرہا، وہ بالکل پرفیکٹ ہے اللہ کا شکر ہے اسکی آنکھیں بھی ٹھیک ہیں، سن بھی سکتا، چل بھی سکتا ہاں ایک کمی ہے بس آپکی طرح بھرپور مردانگی نہیں اس میں۔۔۔" حماد طنزیہ انداز میں چبھتی ہوئی نظروں سے انکی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو اب کی بار حیران ہونے کی باری سامنے موجود تقریباً چالیس سالہ پروفیسر کی تھی۔

"چلو یہاں سے۔۔۔" حماد حازق کا ہاتھ تھامے باہر کی طرف قدم بڑھا چکا تھا سفائر بھی ان کے پیچھے چلنے لگی۔

"ایک منٹ میری بات سنو۔۔۔" ان تینوں کو اپنے پیچھے سر کی آواز سنائی دی لیکن کسی نے بھی رک کر پیچھے مڑنے کی زحمت نہ کی۔

"حازق رکو مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔" وہ ایک بار پھر چلائے، لیکن تب تک وہ تینوں دروازہ دھکیل کر باہر نکل چکے تھے۔

سر دراب کو اپنا سانس رکتا محسوس ہوا کیونکہ دو آنکھیں مسلسل انہیں ملامت کرتی خود پر محسوس ہو رہیں تھیں وہ بے بسی سے کرسی پر ڈھے گئے، آج پہلی بار کسی کے لفظوں نے انہیں صاف شفاف آئینہ دیکھایا تو انکی ذات کی، انکی سوچ کی بدصورتی پوری آب و تاب سے چمکتی دیکھائی دینے لگی تو زندگی میں پہلی بار ندامت نے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حماد تم بولتے ہوئے کم از کم اتنا لحاظ تو کر لیتے کہ سامنے والا شخص ہمارا پروفیسر ہے۔۔۔" حازق نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ سفائر اب بھی خاموش بیٹھی تھی۔

"مجھے اس طرح گھور کر دیکھنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ اب میں خاموش نہیں رہوں گا، آئندہ کے بعد اگر کسی نے تمہیں کچھ کہا یا تمہاری دلآزاری کی تو میں کسی کا لحاظ نہیں کروں گا چاہے پھر سامنے والا میرا استاد یا میرا خاندان ہی کیوں نہ ہو۔۔۔" وہ تینوں اس وقت باسکٹ بال گراونڈ کی سیڑھیوں پر موجود تھے۔

"تم کیوں ہر کسی کے منہ چڑھنا چاہتے ہو کیا ایسا کرنے سے ان لوگوں کی سوچ بدل جائے گی۔۔۔" وہ بے بس سی مسکراہٹ لیئے بولا۔

"بے شک نہ بدلے سوچ، لیکن کم از کم میں آئینے میں انکو انکی سوچ کی بدصورتی تو دیکھا ہی سکتا ہوں۔۔۔" حماد دوبدو بولا۔

"حازق میں بھی حماد سے متفق ہوں، جب میں نے تمہیں تکلیف دی تو تم نے مجھ پر میری سوچ کی بدصورتی آشکار کی تو کیا تم باقی سب کو جواب دینے کی اہلیت خود میں نہیں پاتے۔۔۔" سفائر تب سے لے کر اب پہلی بار بولی تھی۔

"سفائر وہ ایک کمزور لمحے کی کہانی ہے، یقین جانو مجھے اپنے ایسا ہونے میں ایک پرسنٹ کی بھی شرمندگی نہیں پھر میں کیوں لوگوں سے بحث کرتا پھروں۔۔۔" وہ اتنا کہہ کر اپنی جیب سے موبائیل نکال چکا تھا۔

"یہی تمہاری سوچ مجھے زہر لگتی ہے، دیکھنا ایک دن لوگوں کی طرف سے ملنے والی تکلیف

تمہیں ختم کر دے گی اور پھر اپنے ساتھ تم مجھے بھی لپیٹ میں لے لو گے، حازق یقین جانو مجھے تکلیف ہوتی کم از کم اپنے لیے نہیں تو میری خاطر بولنا سیکھو۔۔۔"حماد نے اب کی بار با قاعدہ ہاتھ جوڑے تو حازق اسے خود سے لگا گیا۔

"اوکے باس۔۔۔"حازق اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو پلکیں جھپکا کر واپس پیچھے دھکیل چکا تھا۔

"ان سب باتوں کو چھوڑو آؤ تصویریں بنائیں۔۔۔"وہ حماد سے علیحدہ ہو کر موبائل کا فرنٹ کیمرہ آن کرتے ہوئے بولا جسکا مطلب تھا وہ مزید اپنی ذات کو زیر بحث نہیں رکھنا چاہتا۔

وقت اور حالات نے حازق کو ایک بات سمجھائی تھی کہ۔۔۔؛

"پتہ ہے وہ رب کس بات پے راضی ہوتا

جب تم اسکی دی بے بسی پر راضی ہو جاو۔"

اور وہ راضی ہے اس بے بسی پر، بس بندہ بشر ہے کبھی ہمت ٹوٹ بھی جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ڈونٹ ٹیل می کے اب تم اس فیلڈ کا حصہ بنو گے۔۔۔"حماد لیپ ٹاپ پر فیشن میگزین کی ویب سائٹ کھولے کچھ سرچ کرنے میں مصروف تھا جب مسسز گیلانی وہاں آ پہنچی اور اسے

سکرول کرتے دیکھ کر بھڑک گئیں۔

"اگر بن بھی جاوں تو اٹس ناٹ آبگ ڈیل مام، کیونکہ یہ اتنا برا آپشن بھی نہیں ہے۔۔۔" وہ ایک آنکھ دباتے ہوئے لاپرواہی سے بول کر انہیں چڑا گیا۔

"اوہ میں کیسے بھول گئ، تم نے کونسا میرے کہنے پر کچھ کرنا یا میری سننی ہے، ساری پٹیاں تو تمہیں وہ نامراد ہی پڑھاتا۔۔۔" وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے طنزیہ انداز میں بولیں۔

"آپ میری ماں ہیں اور یقین جانیں میں آپکی بہت عزت کرتا لیکن اسکے باوجود بھی میں آپکو حازق کے لیئے ایسے الفاظ استعمال کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دوں گا۔۔۔" وہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔

"ٹھیک ہے میں اسکے خلاف کچھ نہیں بولتی لیکن اسکے بدلے تم میری ایک بات مان لو۔۔۔! میری خاطر اسے چھوڑ دو، اس سے دوستی ختم کر دو، حماد میری جان میں نہیں چاہتی کہ اسکی ذات کی منحوسیت تمہیں اپنے گھیرے میں لے لے۔۔۔" مسسز گیلانی التجائیہ انداز اپنائے ہوئے بولیں۔

"اگر انسان اپنے سینے میں دھڑکتے دل کی دھڑکن کو خود اپنے ہاتھوں سے روک سکتا تو مام میں آپ کے کہے کے مطابق ایک لمحے کی تاخیر کیے بغیر یہ کر گزرتا لیکن میرے لیئے میرے دل کو خود مارنا ناممکن ہے، میں نہیں جانتا کب سے اور کیسے بس اتنا جانتا ہوں کہ وہ شخص مجھے اپنے دل کے سب سے قریب محسوس ہوتا۔۔۔" وہ لیپ ٹاپ پر کھلے فارم سے نظریں ہٹا کر ماں کی طرف دیکھتے ہوئے مخاطب ہوا۔

"حماد اگر وہ تمہارے دل کے قریب ہے تو میرے دل کے قریب تم ہو، جب لوگ تمہارے بارے میں طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں تو مجھ سے برداشت نہیں ہوتا وہ تمہیں بھی حازق کی طرح نامرد سمجھتے ہیں، لیکن تم ہو کہ میری بات سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتے۔۔۔" وہ اب کی بار آنکھوں میں آنسو لیئے اس سے مخاطب ہوئیں۔

"آئی ڈونٹ کیئر آف دیم۔۔۔" وہ لاپروائی سے بول کر دوبارہ لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہو کر سپیڈ سے انگلیاں چلانے لگا۔

"حماد ٹھنڈے دماغ سے سوچو، ابھی تم کم عمر ہو پڑھ رہے ہو لیکن کل کو جب عملی زندگی میں جاوگے تب تمہاری اس دوستی کا جوش مانند پڑ جائے گا، تو پھر کبھی سوچا جو باتیں تمہارے بارے میں لوگ کرتے ہیں انکی بنیاد پر کوئی تمہیں اپنی بیٹی نہیں دے گا، بھلا کوئی کیسے ایک نامرد کہلائے جانے والے لڑکے کے ہاتھ میں اپنی بیٹی کا ہاتھ تھما دے گا۔۔۔" مسسز گیلانی نا چاہتے ہوئے وہ بات کر گئی جو کہ وہ کرنا نہیں چاہتی تھیں۔

"مام اگر ایسی بات ہے تو ٹھیک ہے میں شادی ہی نہیں کروں گا۔۔۔" وہ سکرین سے نگاہیں ہٹائے بغیر فورا بولا۔

"شٹ اپ۔۔۔" وہ غصے سے دھاڑیں۔

"میری پیاری ماں زندگی کی مسافتیں طے کرنے کے لیئے کسی لائف پارٹنر کا ہونا ضروری نہیں اگر حازق اکیلے زندگی گزار سکتا تو میں کیوں نہیں۔۔۔" اب کی بار وہ لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھ کر مسکراتے ہوئے انکے ہاتھ تھام کر پیار سے بولا۔

"حماد اب مجھے اس بات کا یقین ہو چلا کہ وہ گھٹیا شخص تمہیں ٹریپ کر رہا، تم اسکی خاطر اتنا انتہائی قدم اٹھانے کی سوچ بھی رکھ سکتے ہو مجھے امید نہیں تھی لیکن دیکھنا تم ایک دن اسی کے ہاتھوں دھوکا کھاو گے۔"مسسز گیلانی اتنا کہہ کر پیر پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئیں تو حماد صوفے پر رکھا لیپ ٹاپ دوبارہ اٹھا کر گود میں رکھتے ہوئے جلدی سے فارم فل کرنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"شکر ہے سیل لگی ہے ورنہ میں اتنا مہنگا ڈریس سوٹ اپنی اتنی معمولی سیلری کے ساتھ ہر گز افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔"حازق ہنستے ہوئے بولا تو حماد بھی اسکی بات پر مسکرا دیا۔

آج وہ دونوں ایک ساتھ یونیورسٹی میں ہونے والی ویلکم پارٹی کے لیئے ڈریس لینے امپوریم مال تک آئے تھے۔

شاپنگ کے بعد جونہی وہ لوگ لفٹ کے ذریعے فوڈ ایریا میں داخل ہوئے تو حازق کا فون وائبریٹ کرنے لگا۔

"ہیلو۔۔۔"فون سکرین پر انجان نمبر جگمگا رہا تھا اسکے باوجود بھی حازق یس کا بٹن دبا کر فون کان سے لگا گیا۔

"ہیلو۔۔۔۔"اسنے ایک بار پھر پکارا کیونکہ دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں دے رہا تھا۔

"کس کا فون ہے۔۔۔؟"حماد حازق کو پیچھے رکتے دیکھ کر فورا سے بولا۔

"پتہ نہیں کوئی بول نہیں رہا۔۔۔"حازق اتنا کہہ کر کال دسکنکٹ کرنے لگا جب ہی ایک نسوانی

آواز اسے اپنے کانوں میں پڑتی سنائی دی۔

"میں حماد کی مدر بات کر رہی ہو، اور کوشش کرنا حماد کو میری کال کی بابت معمول نہ ہو۔۔۔"وہ ذرا جتا کر بولیں۔

"حماد تم آرڈر کرو میں یہ کال سن کر آتا ہوں۔۔۔"

"جی آنٹی کہیے میں سن رہا ہوں۔۔۔"حازق ریلنگ کے پاس جا کھڑا ہوا۔

"بات کچھ خاص نہیں بس ایک ریکوئیسٹ کرنی ہے اگر تم مان جاو تو۔۔۔"مسسز گیلانی سنجیدگی سے کہتی ہوئی تمہید باندھنے لگیں۔

"آنٹی آپ ایسے کیوں کہہ رہی ہیں، آپ حکم کریں پلیز۔۔۔"وہ فورا بولا۔

"دیکھو تم مجھے غلط مت سمجھنا، لیکن میں ایک ماں ہوں اپنی اولاد کا اچھا برا مجھ سے زیادہ کوئی نہیں سمجھ سکتا۔۔۔"وہ مزید گویا ہوئیں۔

"آنٹی پلیز آپ صاف الفاظ میں کہیں کیا کہنا چاہتی ہیں۔۔۔"

"میں صرف اتنا کہنا چاہتی ہوں خدا کا واسطہ میرے بیٹے کی جان چھوڑ دو، پتہ نہیں تم نے اس پر ایسا کیا کر دیا جو وہ تمہاری خاطر سب کچھ چھوڑنے کو تیار بیٹھا ہے۔۔۔"ائیر پیس میں اب باقاعدہ مسسز گیلانی کے رونے کی آواز گونجی۔

"کیا تم جانتے ہو، تمہاری طرح کا سٹائل اپنانے سے پورا خاندان اسے تمہاری طرح نامرد سمجھنے لگا، مجھ سے برداشت نہیں ہوتا جب کوئی میری اولاد کی اس طرح تذلیل کرتا۔۔۔"

"اور تو اور اب وہ بے وقوف تمہاری وجہ سے آنے والے کل میں شادی نہ کرنے کا فیصلہ بھی

تو

لے چکا۔۔۔، میں کہتی ہوں اگر تم ایسے نامکمل ہو تو اس میں حماد کا قصور تو نہیں ہے پھر تم اسکی جان چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔۔۔"مسسز گیلانی یکدم اپنا ٹیمپر لوز کر گئیں۔

"آنٹی میں نے ایسا کبھی نہیں چاہا کہ حماد میری وجہ سے یہ انتہائی فیصلہ کرے، بلکہ شاید لاشعوری طور پر میں وہ واحد انسان ہوں جسے حماد کے اس دن کا شدت سے انتظار ہے کیونکہ میں اچھے سے جانتا ہوں حماد کے علاوہ کوئی مجھے اپنے اس خاص دن پر انوائٹ کرنا بھی پسند نہیں کرے گا، لیکن آپ پریشان مت ہوں میں اس سے بات کروں گا۔۔۔"حازق مسسز گیلانی کے مطالبے کو اگنور کرتے ہوئے انہیں تسلی دینے لگا۔

"تم اس سے کوئی بات نہیں کرو، جب اسکی جان تمہارے آسیب سے چھوٹ جائے گی تو وہ خود بخود اپنی سوچ بدل لے گا۔۔۔"وہ خنک آمیز انداز میں گویا ہوئیں۔

"آئیم سوری آنٹی لیکن میں اس معاملے میں تھوڑا خود غرض ہوں۔۔۔"وہ بس اتنا ہی کہہ سکا۔

"تمہاری ذات میرے بیٹے کی بربادی کی وجہ بن جائے گی۔۔۔"

"اور آپکے بیٹے کی جدائی میرے مرنے کی وجہ بن جائے گی۔۔۔"اسکی آنکھوں میں نمی واضع ہوئی۔

"حازق میرا ایک ہی بیٹا کیوں اسے ہم سے دور کر رہے ہو، یقین جانو اسکے ڈیڈ اسکی انہیں حرکتوں کی وجہ سے اسے بلاتے نہیں ورنہ کونسا ایسا باپ ہو گا جو اپنی اکلوتی اولاد سے پیار نہ کرے۔۔۔"اب کی بار انکی آواز میں بے بسی شامل تھی۔

"میں حماد سے کہوں گا کہ وہ میری طرح کی لک چھوڑ دے لیکن پلیز آپ حماد کو مجھ سے مت چھڑوائیں۔۔۔" بے بسی اسکے انداز میں بھی تھی۔

"دیکھو میں جانتی ہوں تم اپنا گھر چھوڑ چکے ہو، اگر حماد تمہارے لیے آمدنی کی وجہ ہے تو میں ہر مہینے تمہارے اکاونٹ میں پیسے جمع کروادیا کروں گی وہ بھی تمہاری مرضی کے مطابق بس تم میری اتنی سی بات مان لو۔۔۔" مسسز گیلانی اپنے ہاتھوں میں موجود آخری کارڈ بھی پھینک چکی تھیں اور یہ کارڈ پھینکتے ہی انہوں نے ایک خوددار شخص کی خودداری پر کڑی ضرب لگائی، جس نے پوری بازی ہی پلٹ کے رکھ دی۔

"میں نے آج کیا سمجھیں ابھی سے آپکے بیٹے کو چھوڑ دیا لیکن آئندہ پیسوں کا طعنہ دینے سے پہلے حماد سے پوچھ ضرور لیجیئے گا کہ وہ میری مالی لحاظ کتنی مدد کرتا تھا اللہ خافظ۔۔۔" وہ اتنا کہہ کر اپنی آنکھوں میں تیرتے آنسوؤں کو بے دردی سے صاف کرکے فورڈ ایریا کی طرف بڑھ گیا۔

نظر چرا کر کہا کہ یہی مقدر ہے
بچھڑنے والے نے ملبہ خدا پر ڈال دیا

☆☆☆☆☆☆☆☆

"کس کا فون تھا۔۔۔"حازق کو سنجیدگی سے شاپنگ بیگ پکڑتے دیکھ حماد نے نا سمجھی سے سوال کیا تو وہ خاموش رہا اور بیگ تھامے وہاں سے ہٹ کر لفٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

"کیا ہوا۔۔۔؟ اتنی خاموشی سے کدھر جا رہے ہو سب ٹھیک تو ہے۔۔۔؟"وہ اسکے پیچھے لپکا۔

"حازق تم مجھے اگنور کر رہے ہو۔۔۔"حماد اب باقاعدہ اسکا بازو پکڑ کر اسے روک چکا تھا جو نظر ملائے اور بغیر جواب دیے چلتا جا رہا تھا۔

"حماد پلیز میری جان چھوڑ دو، مجھے کچھ وقت کے لیئے اکیلا رہنا۔۔۔"اسکی آنکھوں میں شدت ضبط کی وجہ سے نمی سمٹ آئی تو وہ اپنا بازو چھڑوا کر لفٹ کے اندر داخل ہو گیا۔

"حازق میری بات تو سنو۔۔۔"وہ ابھی اتنا ہی بول سکا تھا تب ہی لفٹ کا دروازہ بند ہو گیا، حماد جلدی سے واپس ٹیبل کے پاس آیا، اپنے شاپنگ بیگز لیئے اور ٹیبل پر جوس کا بل رکھ کر وہاں سے نکل کر حازق کے پیچھے چل دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فون کی گھنٹی کمرے میں مسلسل اپنا شور مچا رہی تھی تب ہی اس نے فون کو سائلینٹ موڈ پر لگا کر اسکی ابھرتی چیخوں کو دبا دیا۔

حازق نے خود کو بے بسی کی انتہا پر محسوس کرتے ہوئے یہ قدم اٹھایا تھا اور شاید وہ ایسا کر کے حماد سے زیادہ تکلیف میں تھا کیونکہ اب ایک واحد ساتھ بھی چھوٹ رہا تھا۔

دوسری طرف حماد شش و پنج کا شکار تھا کہ آخر ایسا بھی کیا ہو گیا جو حازق اسکی کال ریسیو نہیں

کر رہا پھر کچھ سوچتے ہوئے اسنے سفائر کا نمبر ملایا۔

"ہیلو۔۔۔"دوسری بیل پر ہی کال ریسیو کر لی گئ۔

"ہاں ہیلو سفائر بات سنو۔۔۔!تم سے ایک چھوٹی سی فیور چاہیے۔۔۔"اسنے تمہید باندھی۔

"ایک شرط پر فیور دوں گی۔۔۔"ائیر پیس میں اسکی شوخ سی آواز گونجی۔

"کیسی شرط۔۔۔؟"وہ فون سکرین کو گھورتے ہوئے بولا جیسے سامنے سفائر ہی موجود ہو۔

"شرط یہ ہے کہ تم مجھے اور حازق کو کچھ بہت اچھا اور مہنگا سا کھلاو گے۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے بولی۔

"اوکے۔۔۔"اس نے فوراحامی بھری۔

"حماد تم ٹھیک تو ہو۔۔۔"وہ حیران کن انداز میں گویا ہوئی۔

"میں نے صرف تمہیں چڑانے کے لیے یہ بات کہی، تم اتنی آسانی سے کیسے مان سکتے ہو، تم ایسے تو نہیں تھے آخر اس دن کے بعد سے ایسا بھی کیا ہو گیا جو تم اتنے سنجیدہ رہنے لگے، یا یہ سنجیدگی خاص میری حد تک ہے۔۔۔"اس دن سے لے کر سفائر کے ذہن میں جو بات تھی اس نے ہمت کر کے وہ کہہ دی۔

"میں کسی لمبی چوڑی تفصیل میں نہیں پڑنے والا، بس اتنا کہوں گا ایسی کوئی بات نہیں، میں فی الحال پریشان ہوں بس اسی لیئے تمہاری شرط کو زیادہ طول نہیں دیا ورنہ میں بخشنے والوں میں سے نہیں ہوں۔۔۔"اب کی بار وہ اپنا انداز قدرے پر سکون رکھ کر بولا کیونکہ وہ اپنی سرد مہری سے سفائر کو کچھ بھی جتانا نہیں چاہتا تھا، وہ حازق کے کہے کے مطابق بس دوستی کی

حد درمیان میں رکھ رہا تھا۔

"پریشان کیوں ہو سب ٹھیک تو ہے۔۔۔"وہ کچھ حد تک ریلیکس ہو گئ تھی۔

سفائر کے پوچھنے پر حماد نے اسے ساری بات بتائی کہ جب تک وہ نیچے گیا حازق ٹیکسی کے ذریعے جا چکا تھا اور اب حازق کا مسلسل اسکی کالز کو اگنور کرنا اسے پریشانی میں مبتلا کر رہا تھا۔

"میں کیا مدد کر سکتی ہوں۔۔۔"وہ بھی حازق کے رویے کا سن کر پریشان ہوئی تھی۔

"تم سے بس یہی فیور چاہیئے کہ تم حازق کو کال کرو، مجھے بس یہ جاننا کہ وہ تمہاری کال ریسیو کرتا یا نہیں، اگر تو کر لے گا اسکا مطلب وہ مجھ سے ناراض ہے۔۔۔"حماد سنجیدگی سے بولا۔

"اوکے میں کرتی ہوں، لیکن مجھے لگتا وہ مصروف ہو گا ورنہ ایسا وہ جان بوجھ کر کیوں کرے گا بھلا۔۔۔"انداز تسلی دینے والا تھا تو حماد محض سر ہلا کر فون بند کر گیا اور اب بے صبری سے سفائر کی کال بیک کا انتظار کرنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سفائر کو فون کرنے کے بعد وہ لیپ ٹاپ پر آئی میل چیک کرنے لگا ایک خوشی کی لہر نے اسے اپنی آغوش میں لیا، حماد نے جلدی سے لیپ ٹاپ کی پرنٹر کے ساتھ اٹیچمنٹ کر کے پیپر کو پرنٹ کرنے کی کمانڈ دے دی تب ہی اسکا فون بلنک کرنے لگا۔

"اٹھایا اسنے فون۔۔۔"سکرین پر سفائر کا نام جگمگاتا دیکھ کر اسنے کال ریسیو کرتے ہی ڈائریکٹ سوال کیا۔

"ہاں اسنے ریسیو کرلی تھی کال۔۔۔، لیکن اسکے انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ مصروف ہے۔"

سفائر نے حازق کی پوزیشن کلئیر کرنی چاہی۔

"ہاہاہا۔۔۔!یقین جانو کبھی اسکی مصروفیات مجھ سے بڑھ کر نہیں ٹھہریں۔۔۔"وہ بے بس سی ہنسی ہنس کر فون کال ڈسکنک کر چکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"مے آئی کم ان سر۔۔۔"پروفیسر دراب کلب میں ہی موجود تھے جب سینئیر-ADP CS5 کے سی آر نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔

میڈیا کلب کا چیئر مین بننے سے پہلے سر اس سیشن کو تھرڈ سمسٹر تک انگلش پڑھاتے رہے تھے،تو اس لحاظ سے تقریبا تمام سٹوڈنٹس ابھی تک انکی اتنی ہی عزت کرتے تھے جتنی کلاس کے وقت کرتے تھے،اب کبھی ان کے لیکچر فری ہوتے تو ایسے ہی مختلف ڈیپارٹمنٹ سے سٹوڈنٹس ملنے آتے رہتے جو کبھی ان سے پڑھ چکے تھے۔

"آو شیر از۔۔۔"وہ اسے اندر آنے کا کہہ کر اب باقاعدہ کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کر چکے تھے تو وہ مہذب انداز میں ٹیبل کے سامنے موجود ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیسی جا رہی ہے پڑھائی۔۔۔"وہ ٹیبل پر پڑے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر گویا ہوئے۔

"بورنگ۔۔۔"وہ منہ بنا کر بولا۔

"بورنگ کیوں،آئی مسٹ سے تم میرے کافی ہونہار سٹوڈنٹ رہے ہو۔۔۔"وہ مسکراتے

ہوئے گویا ہوئے۔

"سر اب وہ مزے کہاں جو آپ سے پڑھنے میں تھے، میری زندگی کا یادگار وقت آپکی کلاس میں گزرا۔۔۔" وہ کھوئے ہوئے انداز میں بولا۔

"میں نے تمہیں یہاں کام سے بلایا تھا، اور تم مجھے مکھن لگانے میں مصروف ہو۔۔۔" وہ مصنوعی انداز میں گھورتے ہوئے بولے۔

"سر آپ حکم کریں۔۔۔" وہ فوراسے بولا۔

"کچھ خاص نہیں بس مجھے دو لڑکوں کے بارے میں کچھ معلومات چاہئیں۔۔۔" انہوں نے بغیر کسی تمہید کے بات کی۔

"غالبا وہ تمہارے جونئیرز ہیں، ایک کا نام حازق ہے دوسرے کا نام یاد نہیں ان دونوں کے بارے میں اگر ہو سکے تو کچھ پتہ کر کے بتادو۔۔۔" وہ جھجکتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

"اوہ سر وہ جو دونوں ہیجڑوں کی طرح دکھتے ہیں۔۔۔" وہ یاد کر کے بے اختیار بولا۔

"سر ویسے وہ دونوں لڑکے یونی میں بہت بدنام ہیں۔۔۔" اب کی بار شیراز کا انداز خنک آمیز اور کراہت سے بھرا تھا۔

"کیا مطلب۔۔۔، کس حوالے سے بدنام ہیں۔۔۔؟" انہوں نے لفظ ہیجڑے کو اگنور کر کے نا سمجھی سے سوال کیا تو شیراز انہیں حازق پر ہونے والی کنفیشنز پھر حماد اور حازق کے ریلیشن کو لے کر غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے بتاتا گیا۔

"ہو سکتا تمہارا اندازہ غلط ہو، انکے درمیان صرف اچھی دوستی ہو۔۔۔"

"سر میں اکیلا انہیں ایسا نہیں سمجھتا، ساری یونیورسٹی ان دونوں کو گے کہتی ہے۔۔۔" وہ فورا بولا۔

"ایسا بھی تو ہو سکتا کہ سب نے انہیں غلط انداز میں پرسیو کیا ہو۔۔۔" انہوں نے اپنا خیال بیان کیا۔

"یس سر ہو سکتا۔۔۔" وہ پرسوچ انداز میں بولا۔

"خیر یہ سب چھوڑو، تم بس مجھے یہ پتہ کر کے بتا دو کہ حازق کا تعلیمی ریکارڈ کیسا ہے، میرا مطلب اسکا ابھی تک کا سی-جی-پی-اے، کلاس پرفارمنس، اور سب سے خاص بات کلاس کا اسکے حوالے سے اٹیٹیوڈ کیسا ہے۔۔۔" انہوں نے سنجیدگی سے کہا۔

"اوکے سر میں کل تک آپ کو ساری انفارمیشن دے دوں گا۔۔۔" شیراز اتنا کہہ کر ہاتھ ملا کر کلب سے باہر نکل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"یار میں تمہیں اتنی دیر سے ڈھونڈ رہا تھا اور تم یہاں چھپ کر بیٹھے ہو کم از کم بندہ میسج کا جواب تو دے دیتا۔۔۔" وہ لائبریری میں اسکے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔

حماد جب یونیورسٹی آیا تو حازق کے نہ دکھنے پر اسے ہوٹل سے لینے جانے لگا تب ہی داود نے اسے بتایا کہ وہ آیا ہے لیکن شاید لائبریری کی طرف چلا گیا۔۔

"میرا فون سائلینٹ پر تھا میں نے دیکھا نہیں میسیج۔۔۔" اسنے کتاب پر نظریں جھکائے

سرسری سا جواب دیا۔

"چلو اٹھو باہر آو مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔"حماد گہرا سانس لے کر اٹھتے ہوئے بولا۔

"میں ابھی فی الحال پڑھ رہا ہوں بعد میں بات کر لینا۔۔۔"حازق اسی پوزیشن میں بیٹھا رہا۔

لائبریرین نے دونوں کو گھور کر خاموشی اختیار کرنے کا اشارہ دیا۔

"تم یہ نخرے چھوڑو چلو باہر چلیں۔۔۔"اب کی بار وہ آواز کو ہلکا رکھ کر اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھانے کی کوشش کرنے لگا۔

"میں نے ایک بار کہا نہ کہ میں نہیں جاوں گا تو بس بات ختم اب میرا مزید دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔"وہ غصے سے اپنا ہاتھ چھڑاتا ہوا بولا۔تب ہی لائبریری انچارج نے دونوں کو انکے بیگ سمیت باہر جانے کا کہہ دیا تو حازق اسے گھورتے ہوئے اپنا بیگ اٹھا کر حماد سے پہلے باہر چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ دونوں جونہی لائبریری سے باہر نکلے تو حماد کے فون پر سفائر کا کال آنے لگی۔

"ہم لوگ لائبریری کی طرف ہیں، ادھر ہی آجاو۔۔۔"حماد نے جلدی سے کال ریسیو کر کے کہا۔

"اب تم مجھے بتاو کہ آخر تمہیں کیا تکلیف ہے، جو تم مجھے اگنور کر رہے ہو۔۔۔"وہ فون بند کر کے حازق کی طرف پلٹا جو کسی غیر مرائی نقطے کو گھورنے میں مصروف تھا۔

"یہ تمہاری غلط فہمی ہے، میں تو اگنور نہیں کر رہا۔۔۔"وہ کندھے اچکا کر بولا۔

"اگر یاداشت کمزور ہے تو میں بتاوں کل تم نے کیسا رویہ اختیار کیا تھا میرے ساتھ۔۔۔"حماد نے اسے دھکا دیتے ہوئے کہا تو حازق کا کندھے پر موجود بیگ نیچے گر گیا۔

"مجھے کسی قسم کی بحث نہیں کرنی تم سے۔۔۔،

"I just need my own personal space..."

حازق نے چلاتے ہوئے اسے دونوں ہاتھوں سے پڑے دھکیلا تو حماد نے جلدی سے دیوار کا سہارا لے کر خود کو گرنے سے بچایا۔

"لیکن مجھے ہر طرح کی بحث کرنی ہے، ورنہ تم اس پرسنل سپیس کے چکروں میں ہم دونوں کا نقصان کروانے پر تلے ہو۔۔۔"اب کی بار حماد اس کے کالر پر جھپٹا۔

"پیچھے ہٹو میرے راستے سے، ورنہ میں تمہارا لحاظ نہیں کروں گا۔۔۔"حازق نے غصے سے اسکے دونوں ہاتھ جھٹکے اور اپنا بیگ اٹھا کر آگے چل دیا۔

"تم نے پہلے کونسا میرا یا میری دوستی کا لحاظ رکھا جو اب لحاظ نہ رکھنے کی بات کر رہے ہو۔۔۔" حماد پیچھے سے اسکا بیگ کھینچتے ہوئے بولا۔

"میں اکتا گیا تم سے بھی اور تمہاری دوستی سے بھی، سنا تم نے اکتا گیا ہوں میں، اب چھوڑ دو میری جان۔۔۔"وہ حماد کی طرف گھوم کر باقاعدہ ہاتھ جوڑ کر بولا۔

وہاں سٹوڈنٹس کی تعداد نہ ہونے کے برابر تھی اس لیے کوئی بھی ان کی طرف متوجہ نہ تھا۔

"ہم دوست نہیں، بھائی ہیں، تم کیسے اتنی بڑی بات کہہ سکتے ہو۔۔۔" حماد نے اب کی بار حازق پر ہاتھ اٹھایا جو اسکے چہرے پر نشان چھوڑ گیا۔

"میں اب ہمارے مابین کوئی بھی رشتہ افورڈ نہیں کر سکتا۔۔۔" حازق نے دوبدو ہاتھ کا مکا بنا کر اسکے چہرے پر وار کیا۔

"لیکن کوئی وجہ ہوتی ہے اس سب کی، میں اصل بات جانے بغیر تمہارا پیچھا نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"

"یہ کیا طریقہ ہے، کیوں جنگلیوں کی طرح لڑ کر لوگوں کو خود پر بات کرنے کا موقع دے رہے ہو۔۔۔" سفائر دونوں کو پڑے ہٹا کر غصے سے بولی۔

"لڑائی پہلے اس نے شروع کی۔۔۔" حازق اپنا کالر ٹھیک کرتے ہوئے بولا۔

"تم جو کل سے مجھے اور میری فون کالز کو اگنور کر رہے تھے وہ کس زمرے میں آتا۔۔۔" حماد اپنا بیگ کندھے پر ڈالتے ہوئے بولا۔

"کتنی بار بتا چکا ہوں میں مصروف تھا۔۔۔" وہ نظریں چرا کر بولا۔

"اوہ سریسلی۔۔۔، غالبا اسی مصروفیت سے وقت نکال کر تم نے سفائر کی کال ریسیو کی لیکن میری نہیں، چلو یہ بھی مان لیا کہ تم مصروف تھے، تو پھر کیا بعد میں اپنے فون پر میری لاتعداد مس کالز دیکھنے کے بعد بھی جواب دینے کا وقت نہیں تھا تمہارے پاس۔۔۔" وہ شکوہ کن انداز میں بولا تو حازق تھوڑا سا شرمندہ ہوا۔

"حازق اگر حماد کی کوئی بات تمہیں بری لگی ہے تو ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں لیکن ایسے خاموشی سے کنارہ کشی کر دینے سے مسائل حل نہیں ہوتے۔۔۔"سفائر حازق کی طرف دیکھتے ہوئے التجائیہ انداز میں بولی۔

"مجھے کسی بھی مسئلے پر بات نہیں کرنی کیونکہ کوئی مسئلہ ہے ہی نہیں،بس میں ہر چیز سے دور جانا چاہتا ہوں، حتی کہ تم دونوں سے بھی میرا دم گھٹتا،اگر تم لوگ میرے راستے میں آنا نہیں چھوڑ سکتے تو میں یونیورسٹی آنا چھوڑ۔۔۔"حماد نے اسکی بات ختم ہونے سے پہلے اسکے چہرے پر ایک بار پھر تھپڑ رسید کیا۔

"تم نے سوچ بھی کیسے لیا یہ سب، تمہیں اندازہ ہی نہیں کہ تمہارے ان الفاظ سے مجھے کس قدر تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔۔"وہ اسکا کالر ایک بار پھر پکڑ چکا تھا۔

"تو پھر تمہیں بھی اندازہ نہیں کہ، تمہارا میری خاطر شادی نہ کرنے کا فیصلہ مجھے کتنی تکلیف دے رہا ہے۔۔۔"اب کی بار وہ کچھ نرم پڑا۔

"تمہیں اس دن مال میں مام کی کال آئی تھی کیا۔۔۔"حماد کچھ یاد کرتے ہوئے اسے مشکوک نظروں سے دیکھ کر بولا۔

"اٹس ناٹ یور کنسرن(یہ تمہارا مسئلہ نہیں)۔۔۔"وہ اپنا کالر چھڑا چکا تھا۔

"اٹ از مائن(یہ میرا مسئلہ ہے)جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے یہ بات صرف مام سے کی تھی اور وہ بھی سرسری سے انداز میں۔۔۔"وہ اپنے دونوں ہاتھ باندھ کر حازق کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔

"کوئی مجھے بھی بتائے گا کہ یہ سب ہو کیا رہا ہے۔۔۔"سفائر چڑ کر بولی۔

"Let me tell you."

حماد فوراً سے بولا اور پھر اسے ساری بات بتائی۔

"اوہ مائے گارڈ تم کتنے پاگل ہو۔۔۔"سفائر افسوس سے بولی۔

"تم یہ پاگل کسے کہہ رہی ہو۔۔۔"حماد اسے گھورتے ہوئے بولا۔

"ظاہر سی بات ہے دونوں کو، مطلب ایسے ایک دوسرے سے لڑ رہے ہو جیسے کل اس ڈفر کی شادی ہو اور یہ بارات لے جانے پر راضی نہ ہو۔۔۔"وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

"میں بھی تو یہی کہنا چاہ رہا ہوں کہ میں نے مام سے سرسری انداز میں یہ بات کی تھی مجھے کیا اندازہ تھا وہ حازق کو فون کر دیں گی اور یہ بھائی صاحب اس بات پر اتنا ری ایکٹ کریں گے۔۔۔"وہ حازق کو اب کی بار مصنوعی غصہ دیکھاتے ہوئے بولا۔

"حازق اب تو نارمل ہو جاو، اب تو بات بھی کلیئر ہو گئی۔۔۔"سفائر اسکی طرف دیکھ کر مسکرا کر بولی تو وہ مسکرا بھی نہ سکا۔

"ہاں اب غصہ چھوڑو، جلد ہی اپنی شادی کا کھانا کھلاوں گا۔۔۔"وہ آنکھ دباتے ہوئے بولا تو حازق ہلکا سا مسکرایا حماد نے فوراً اسے گلے لگایا تھا لیکن اس سب کے باوجود، وہ حماد کو جتا نہ سکا کہ اس دن فون پر اسکی عزت نفس کو بھی کچلا گیا تھا۔

"ان سب میں جو سرپرائز تمہیں دینے آیا تھا وہ تو بھول ہی گیا۔۔۔"حماد اس سے علیحدہ ہو کر سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا اور بیگ کی زپ کھول کر لفافہ نکالا اور اسے حازق کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ کیا ہے۔۔۔"نا سمجھی سے سوال کیا گیا۔

"کھول کر دیکھ لو۔۔۔"وہ اسکے ہاتھ میں لفافہ تھماتے ہوئے فخریہ انداز میں بولا، تو حازق نے فوراسے لفافہ چاک کیا اور اندر سے پیپر نکال کر پڑھنے لگا۔

"کیا لکھا اس میں۔۔۔"سفائر سے صبر نہ ہوا تو سوال کرنے لگی۔

"یہ چڑیلوں کے کام کی چیز نہیں۔۔۔"جواب حازق کی بجائے حماد نے دیا۔

"تم اپنا منہ بند رکھو میں حازق سے پوچھ رہی ہوں۔۔۔"وہ ناک چڑھاتے ہوئے بولی۔

"یہ کہاں سے آیا لیڑ، میں نے تو کہی پر بھی اپلائے نہیں کیا۔۔۔"وہ اپائنٹمنٹ لیٹر تھامے نا سمجھی سے پوچھ رہا تھا۔

"میں نے مختلف برینڈز میں تمہاری تصویریں بھیجیں اور پھر ایز آ ماڈل اپلائے کر دیا، وہیں سے فیکس آئی ہے انہوں نے انٹرویو کے لیئے بلایا۔"وہ مسکراتے ہوئے اپنا کارنامہ بیان کر رہا تھا۔

"حماد یہ تو بہت زبردست سرپرائز ہے۔۔۔"سفائر خوشدلی سے گویا ہوئی تو حماد سر جھکا کر داد وصول کرنے لگا۔

"مجھے آج تک ایک بات کی سمجھ نہیں آ سکی۔۔۔"حازق ہاتھ میں پکڑے پیپر کو دیکھ کر

مسکراتے ہوئے حماد سے مخاطب ہوا۔

"کیا مطلب۔۔۔ "

"تم کیسے بغیر کہے میرے دل کی بات جان لیتے ہو، یقین جانو میں اس فیلڈ میں آنا چاہتا تھا لیکن سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیسے۔۔۔" وہ تشکر بھرے انداز میں بولا۔

"بس اللہ نے مجھے یہ نظر عطا کی کہ میں تمہاری سوچ پڑھ سکوں۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے اپنا کالر اٹھا کر فخریہ انداز میں بولا تو حازق مسکرایا پھر مسکراتا ہی چلا گیا۔

"پھر بھی کیسے کر لیتے ہو حماد۔۔۔"

"جس دن تم نے میڈیا کلب جوائن کرنے کی بات کی، میں نے تمہارے انداز میں ایک عجیب سی حسرت محسوس کی، کہ تم بھی اپنی ایک پہچان چاہتے ہو بس پھر اسی دن سے تمہاری اس خواہش کے بارے میں سوچنے لگا تھا۔۔۔" وہ نرمی سے گویا ہوا۔

"حماد آئیم سوری میں نے تمہیں ہرٹ کیا، لیکن اس سب کے دوران میں بھی تکلیف سے گزرتا رہا، مگر اب اس بات کی سمجھ آئی کہ میری زندگی میں تمہاری ذات کا کوئی نعم البدل نہیں، تمہارے بغیر میں کچھ بھی نہیں ہوں۔۔" وہ اس کے گلے لگا تو سفائر ان دونوں کو دیکھ کر محض مسکرا دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منڈیا دوپٹہ چھڈ میرا نی شرما دا کنڈ لائی دا، نی ایویں نہیں ستانا چائی دا۔۔۔

ہال میں گونجتی موسیقی کی آواز پر نور نے ایک ادا سے اپنا دوپٹہ اتارا اور خود کی ذات سے بیگانی ہو کر ناچنے لگی۔۔۔"اس نے جس انداز میں سٹیپ لیا کوئی داد دیے بغیر نہیں رہ سکا تھا۔

تیزی سے گزرتے وقت میں نور اپنے دن بدن مردہ ہوتے احساسات پر پورے قد سے ناچتی تھی، اپنے اندر سے اٹھنے والی آوازوں کو دباتی جو ہر ناچ کے بعد اسے کہتیں کہ نور تو غلط کر رہی ہے۔

لیکن کہتے ہیں، انسان کو غلط کام کرنا پہلی بار مشکل لگتا پھر عادت ہو جاتی ہے اور پھر وقت کے ساتھ وہ عادت نشے میں تبدیل ہونے لگتی ہے اسے بھی شاید ناچاہنے کے باوجود یہ نشہ ہونے لگا تھا، وہ بھی اب عام خواجہ سرا کی طرح سجنے لگی تھی، یوٹیوب پر ٹیٹوریل دیکھ کر میک اپ کا بے جا استعمال کرتے ہوئے دوسرے خواجہ سرا کو کہیں جانے سے پہلے تیار کرتی تھی، وقت نے پندرہ سال کی نور کو بالآخر انکے رنگ میں رنگ ہی دیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"مے آئی کم ان۔۔۔"اجازت ملتے ہی وہ اندر کی طرف بڑھ کر پروفیسر دراب کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"سر آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔ "

"ڈریسنگ روم میں آجاو یہاں کافی شور ہے۔۔۔"وہ اسے اپنے ساتھ لیے اندر کی طرف بڑھ گئے کیونکہ کلب کے ہال میں دو دن بعد ہونے والی ویلکم پارٹی کی فائنل تیاریاں عروج پر تھیں۔

"اب کہو شیراز۔۔۔"وہ باقاعدہ اسکی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولے۔

"سر حازق کے بارے میں بات کرنی تھی۔۔۔"وہ شش و پنج کا شکار نظر آرہا تھا۔

"تو پھر کیا پتہ چلا اسکے بارے میں۔۔۔"وہ خود کو لاپرواظاہر کرتے ہوئے ہاتھ میں تھامے موبائل کی سکرین پر نظریں جما کر بولے۔

"سر وہ حازق صرف ہیجڑوں کی طرح دکھتا نہیں بلکہ ہیجڑا ہی ہے۔۔۔"شیراز قدرے رازداری سے گویا ہوا۔

"اچھا، تمہیں کیسے پتہ چلا۔۔۔؟"انہوں نے قدرے حیرانگی کا تاثر دیا۔

"سر وہ ایکچوئلی ان کی کلاس میں میرا ایک جاننے والا پڑھتا تو بس اسی سے کچھ معلومات لیں وہ بتا رہا تھا کہ حازق پرفیکٹ نہیں ہے۔۔۔"شیراز اتنا کہہ کر اب باقاعدہ حازق کی کلاس میں پوزیشن، کلاس کا اسے پرسنلی پسند کرنا، بتاتا چلا گیا تو پروفیسر دراب متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

"انٹرسٹنگ، سچ کہوں تو اب مجھے حازق کے ساتھ ساتھ اسکی کلاس سے ملنے کا بھی تجسس ہو رہا ہے۔۔۔"وہ کچھ سوچتے ہوئے بولے۔

"بائے داوے تھینکیو شیراز، تم نے کافی بڑی فیور دی۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولے اور فون پر کسی کا نمبر ملا دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حازق سیکیورٹی گارڈ تمہارے نام کا بلاوا لے کر آیا۔۔۔"وہ کلاس میں بیٹھا نوٹس بنا رہا تھا

جب سفائر نے آکر پیغام سنایا۔

"مجھے کس نے بلاوا بھیج دیا، گھر بار تو میرا ہے نہیں۔۔۔"وہ خود پر طنزیہ ہنستے ہوئے حماد سے مخاطب ہوا۔

"شٹ اپ، آو پوچھتے ہیں انکل سے۔۔۔"حماد اسے ٹوکتے ہوئے بولا اور اسکا ہاتھ تھام کر باہر لے آیا۔

"جی انکل کس نے بلایا۔۔۔؟"حماد نے دروازے پر موجود سیکیورٹی گارڈ سے سوال کیا۔

"بیٹا پروفیسر دراب نے بلایا۔۔۔"

"اس دن انکی کوئی حسرت باقی رہ گئی تھی کیا جو آج پھر سے بلا لیا۔۔۔"گارڈ کے منہ سے نکلنے والا نام سن کر حماد کو پتنگے ہی لگ گئے جبکہ سیکیورٹی گارڈ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔

"حماد۔۔۔!"حازق اسکے بازو پر دباو ڈالتے ہوئے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کرنے لگا۔

"انکل سر کہاں ملیں گے۔۔۔"

"وہ میڈیا کلب میں ہیں۔۔۔ "

"اوکے آپ چلیں میں آتا ہوں۔۔۔"وہ قدرے مہذب انداز میں گویا ہوا تو گارڈ وہاں سے چلا گیا۔

"تم کہیں نہیں جاو گے سنا تم نے۔۔"وہ گھورتے ہوئے بولا۔

"یار میں جانا چاہتا ہوں، مجھے تجسس ہو رہا کہ آخر سر نے مجھے کیوں بلایا۔۔۔"وہ منت بھرے انداز میں بولا تو حماد خاموش ہو گیا۔

"تھینکیو۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے اسکے گلے لگا اور پھر سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حازق کو کس نے بلایا۔۔"حماد کلاس میں آیا تو سفائر نے فوراسوال کیا۔

"پروفیسر دراب نے۔۔۔"وہ سنجیدگی سے جواب دے کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اور تم نے اسے جانے دیا۔۔۔"وہ حیرانگی سے گویا ہوئی۔

"وہ کوئی چھوٹا بچہ تو نہیں جو میرے منع کرنے پر رک جائے گا۔۔۔"وہ ناراضگی سے بولا اور اپنا موبائیل نکال کر گیم کھیلنے لگا۔

"اس وقت تم مجھے بالکل زہر لگ رہے ہو، تمہیں چاہیئے تھا کہ تم اسکے ساتھ چلے جاتے۔۔۔" وہ حماد کے ہاتھ سے موبائل کھینچتے ہوئے بولی۔

"سفائر فار گارڈ سیک، وہ کوئی دودھ پیتا بچہ نہیں جو میری انگلی پکڑ کر چلے، اسے کچھ بہتر لگا ہو گا تو ہی وہ گیا۔۔۔"وہ گھورتے ہوئے بولا۔

"اور پلیز اب تم میرا مزید دماغ خراب مت کرنا۔۔۔"وہ اپنا موبائیل سفائر کے ہاتھ سے لے کر دوبارہ گیم لگا چکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سر آپ نے بلایا، کوئی کام تھا کیا۔۔۔؟"حازق پروفیسر دراب کے سامنے سراپا سوال بنا کھڑا

تھا۔۔

"بس کچھ بات کرنی تھی، آو بیٹھو۔۔۔" انہوں نے اسے بیٹھنے کی پیشکش کی جسے وہ شکریہ کے ساتھ قبول کر کے ایک کرسی پر ٹک گیا۔

"فرسٹ آف آل میں اپنے کچھ دن پہلے کے رویے پر تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔۔۔" انہوں سے سنجیدگی سے بات کا آغاز کیا۔

"اٹس اوکے سر۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا کیونکہ اب یہ معافی تلافی اسکے لیئے عام تھی، پہلے لوگ جتنی سفاکی کے ساتھ اسے ہرٹ کرتے تھے پھر اتنی ہی خوبصورتی سے اپنی زبان سے ادا کیے لفظوں کی معافی مانگ لیتے تھے۔

"حازق تم سے ملنے کے بعد یقین جانو میں کتنی راتیں سو نہیں سکا، ایک گلٹ ہر وقت میرا احاطہ کیے ہوئے تھا اور آج بڑی مشکلوں سے اس گلٹ کے پیراہن کو دور اچھال کر میں تم تک کر سفر طے کر سکا۔۔۔" وہ گہرا سانس لیتے ہوئے بولے۔

"میں نے تمہیں یہاں، تم سے تمہاری ذاتیات کے بارے میں جاننے کے لیئے بلایا بس چند ایک سوالوں کا جواب چاہیئے مجھے۔۔۔" وہ مدعے پر آئے۔

"یس سر پوچھیں۔۔۔" وہ پرجوش لہجے میں گویا ہوا۔۔

"کیا تمہارے والدین اور بہن بھائی آسانی سے تمہاری حقیقت کو تسلیم کر لیتے ہیں۔۔۔" وہ جھجکتے ہوئے بولے۔

"نہیں۔۔۔، انہوں نے آج تک مجھے تسلیم نہیں کیا۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔

"اگر انہوں نے تمہیں تسلیم نہیں کیا تو پھر تم اس مقام تک کیسے پہنچے۔۔۔؟" وہ اصل سوال کی طرف آئے۔

"انہوں نے مجھے کبھی تسلیم نہیں کیا، لیکن اپنی باقی اولاد کی طرح ایک احسان مجھ بے کار ذات پر بھی کیا کہ مجھے تعلیم دلوائی اور یقین جانیں میں مر کر بھی انکا یہ احسان نہیں چکا سکتا۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"حازق تمہیں کبھی خدا سے شکوہ نہیں ہوا کہ آخر اسنے تمہیں ایسا کیوں بنایا۔۔۔" وہ اسکی سوچ کو ٹٹول رہے تھے۔

"سر یقین جانیں، مجھے اپنے پرفیکٹ نہ ہونے پر کبھی دکھ نہیں ہوا، بس میری ہمت تب ٹوٹتی یا میں خود ترسی کا شکار تب ہوتا، جب بچپن سے لے کر اب تک مام مجھے خود سے اور میرے بہن بھائیوں سے دور کرتی تھیں، لیکن اسکے باوجود بھی میں اتنا ڈھیٹ ہوں کہ کسی کے رویے کا اثر نہیں لیتا، شاید کسی کی دعا تھی کہ مجھے اپنے لیئے خود جنگ لڑنی ہے۔۔۔" وہ ناچاہتے ہوئے بھی خود کی ذات پر موجود ہول ہٹا رہا تھا۔

"سر کہتے ہیں والدین وہ عظیم ہستی ہے جو بغیر کسی غرض کے اولاد سے محبت کرتی ہے، لیکن میرے معاملے میں ایسا نہیں ہے، میرے ماں باپ کے نزدیک میں ان کے لیے وہ قابل نفرت چیز ہوں، جسے وہ جب چاہتے ٹھوکر مار کر توڑ دیتے یا لفظوں کے تیر سے چھلنی کر دیتے تھے۔۔۔" وہ گہرا سانس لیتے ہوئے بولا۔

"میں آج تک وہ اذیت نہیں بھولا جب میری زندگی سے ایک واحد بی جان کا محبت بھرا رشتہ

تو

مجھے چھوڑ کر اس دنیا سے پردہ کر گیا تو مام اور ڈیڈ نے مجھے انکی میت کے پاس نہیں جانے دیا تھا کہ لوگ مجھے دیکھ کر کیا کہیں گے، اینڈ یو نو وٹ تب مجھے لگنے لگا کہ اب میرا مرنا بھی ضروری ہے کیونکہ میری زندگی کا کوئی معنی باقی نہیں رہا تھا لیکن پھر اللہ نے مجھے میری اس بے بسی پر صبر دے دیا۔۔۔"وہ دکھ اور ہنسی کی ملی جلی کیفیت میں لفظ ادا کر رہا تھا حازق سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ کیوں اپنے آپ کو اس حد تک اس شخص کے سامنے کھول کر اپنے دل میں دبے شکوے بانٹنے لگا تھا۔

"حازق جب ماں باپ کی، اپنے ساتھ کی گئی زیادتیاں یاد آتی ہیں تو ان سے نفرت محسوس نہیں ہوتی۔۔۔"اب کی بار وہ اپنے دل میں موجود خدشہ پوچھ رہے تھے۔

"نہیں کبھی بھی نہیں محسوس ہوئی، بس اس وقت مجھے خود سے نفرت محسوس ہوتی ہے اور پھر ایک شکوہ زبان پر آتا کہ کاش میں ایسا نہ ہوتا تو میں بھی سب کی طرح ایک نارمل زندگی گزار رہا ہوتا۔۔۔"وہ باقاعدہ ہنستے ہوئے بولا تب ہی ٹیبل پر رکھے اسکی موبائیل سکرین پر حماد کلنگ جگمگانے لگا تو ایک دم خود سے ہٹے ہول میں واپس سمٹا اور شرمندہ سا دیکھائی دینے لگا۔

"اٹس اوکے، جو باتیں ہمارے درمیان ہوئیں وہ ہمارے درمیان ہی رہیں گے۔۔۔"پروفیسر دراب اسکی شرمندگی نوٹ کر کے فوراً سے بولے تو وہ فون کال ریسیو کرتا ہوا کلب سے باہر نکل آیا تو حماد سامنے کھڑا اسے گھور رہا تھا۔

"کیا کہہ رہے تھے سر۔۔۔"وہ حازق کی آنکھوں میں موجود سرخی دیکھ کر جانچتی نظروں

سے سوال کرنے لگا۔

"کچھ خاص نہیں بس اپنے اس دن کے رویے پر معذرت کر رہے تھے، اور اب تم مجھے ایسے مت دیکھو سچ کہہ رہا ہوں، چلو کلاس میں۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے اسے اپنے ساتھ کھینچتا ہوا اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کیسا رہا انٹرویو۔۔۔؟"وہ گاڑی چلاتے ہوئے حازق سے مخاطب ہوا جو آئینے میں دیکھتے ہوئے اپنے بال درست کر رہا تھا۔

"بہت اچھا رہا۔۔۔، بس اب کچھ دنوں بعد ٹرائیل فوٹو شوٹ ہے، اگر پرفارمنس اچھی رہی تو پھر پورے فیشن میگزین کے لیئے شوٹ ہو گا۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔

"اپنے پہلے کامیاب فوٹو شوٹ کے بعد میری بڑی سی ٹریٹ تیار رکھنا۔۔۔"حماد آنکھ دباتے ہوئے بولا۔

"اوکے جناب، اور کوئی فرمائش۔۔۔۔"وہ سر کو خم دیتے ہوئے بولا۔

"آج تم ضرورت سے زیادہ شریف بن رہے ہو۔۔"وہ قدرے گھور کر بولا۔

"الحمد اللہ بن نہیں رہا، میں پہلے سے ہی شریف ہوں۔۔۔۔"حازق اپنی جیکٹ کا کالر قدرے اٹھا کر بولا تو حماد ہنس دیا۔

"دھیان سے گاڑی چلاو، فی الحال ہمیں پارٹی میں پہنچنا اللہ کے پاس نہیں۔۔"حماد کی رف

ڈرائیونگ پر حازق نے اسے ڈپٹا کیونکہ وہ بے دھیانی میں آگے والی گاڑی کو ہٹ کرنے والا تھا۔

"سوری۔۔۔"وہ معذرت کرتے ہوئے اب کی بار پورا دھیان ڈرائیونگ کی طرف کر گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آپ نے کہا تھا کہ آپ مجھے نور سے ملوانے لے کر جائیں گے، اتنے دن گزر گئے آپ نے دوبارہ اس بات کا ذکر نہیں کیا۔۔۔"آنعم الماری سے خان کے کپڑے نکالتے ہوئے شکوہ کن انداز میں گویا ہوئی۔

"آج کل مصروف ہوں لیکن یاد رکھنا میں نے ایک طرح کا تم سے وعدہ کیا تھا تو بس مجھ پر یقین رکھو کہ میں تمہیں ایک دو دن تک لے جاوں گا، بس ابھی میں خود کو نور کے سامنے لے جانے کے لیئے تیار کر رہا ہوں۔۔۔"وہ آنعم کے شانوں پر دباو ڈالتے ہوئے گویا ہوئے۔

"ویسے ایک بات بتاؤ کیا تم اسے پہچان لو گی۔۔۔"انداز سوالیہ تھا۔

"خان آٹھ سال گزر گئے لیکن آپکو پتہ میں نے ہر رات کھلی آنکھوں سے گزرنے والے وقت کے ساتھ ساتھ اپنی نور کے چہرے کے بدلتے نقوش کو بڑا ہوتے دیکھا تو میں کیسے نہ اسے پہچانوں گی۔۔۔"وہ اپنے لہجے میں زمانے بھر کی محبت سمائے ہوئے بولی۔

"ایک بات سچ سچ بتانا آنعم۔۔"خان کے بولنے پر وہ محض ہاں میں سر ہلا گئ۔

"پوچھیں۔"

"کیا تمہیں کبھی مجھ سے نفرت محسوس نہیں ہوئی کہ میں نے سفاکی کی ساری حدیں توڑ کر تم سے ہماری اولاد کو چھین کر دلدل میں دھکیل دیا۔۔۔"وہ آنکھوں میں ندامت لیئے گویا ہوا جبکہ آنغم اسکے ہماری اولاد کہنے پر ہی ساکت ہو گئ تھی کیونکہ اتنے سالوں میں آج پہلی بار خان نے نور کو اپنی ذات کا حصہ تسلیم کیا تھا۔

"خان میں نے آپ کی ذات سے کبھی نفرت محسوس نہیں کی،بس مجھے خود کی بے بسی پر غصہ آتا تھا کہ میں اپنی اولاد کے لیئے لڑ نہیں سکی۔۔۔"وہ اسکی آنکھوں میں ندامت دیکھ چکی تھی سو قدرے پر سکون انداز میں گویا ہوئی۔

"تمہیں مجھ سے نفرت کرنی چاہیے تھی،اگر تم تب اپنی نفرت کا اظہار کر دیتی تو شاید میں نور کے لیئے وہ فیصلہ کبھی نہ کرتا اور نہ ہی آج اتنی تکلیف میں مبتلا ہو کر خود سے یا اپنی گھٹیا سوچ سے نفرت محسوس کرتا۔۔۔"اسکی کی ذات پر موجود ہول یکدم ٹوٹا تو اب کی بار آنغم کے ہاتھ تھام کر سر جھکاتے ہوئے بولا۔

"میں بہت کم ظرف ہوں آنغم،اگر آج مجھے نور کے ساتھ کی گئ زیادتی کا احساس ہوا تو صرف اس لیئے کہ میں نے اپنی یونیورسٹی میں نور کی طرح کے ایک سٹوڈنٹ کو تعلیم حاصل کرتے دیکھا جو کسی کی پرواہ کیے بغیر کامیابی کی طرف پورے جوش و خروش سے فاصلہ طے کرتا جا رہا جبکہ میں ایک استاد ہونے کے ناطے اپنی اولاد کی ہمت بڑھانے کی بجائے اسے توڑنے کا اسکی ذات کو دبانے کا سبب بنا۔۔۔"سر مزید جھکا تو آنکھوں میں آنسو بھی سمٹ آئے۔

"خان ابھی بھی کچھ زیادہ نہیں بگڑا،ہم نور کو واپس اپنے پاس لے آئیں گے۔۔۔"وہ ایک

امید لیئے رسانیت سے گویا ہوئی۔

"تم سچ کہہ رہی ہو کیا ایسا ممکن ہے، کیا اتنے سالوں بعد نور ہمیں پہچان کر ہمارے ساتھ آنے پر راضی تو ہو جائے گی۔۔۔" آنعم کی بات پر دراب خان نے اپنا جھکا سر فورا سے اٹھایا۔

"مجھے اپنی تربیت پر پورا یقین ہے۔۔۔" وہ آنکھوں سے بہتے آنسو صاف کرتے ہوئے ہنس کر بولی۔

"خان آپ جلدی سے تیار ہو جائیں میں تب تک ناشتہ لگاتی ہوں پھر جب آپ پارٹی سے واپس آئیں گے تو ہم نور کو لینے چلیں گے۔۔۔" وہ اسے کپڑے تھما کر کمرے سے باہر نکل گئ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اوہو آج بڑے بڑے لوگ کافی دنوں بعد ایک جیسے ڈریس سوٹ پہن کر فریشرز کی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہونے والے ہیں۔۔۔" وہ دونوں جونہی آڈیٹوریم میں داخل ہوئے تو اپنے پیچھے کسی کی آواز سنائی دی۔

"فریشرز کی کسے پروا، یہ سارا معاملہ تو بس اپنے دل کو اچھا لگنے کا۔۔۔" حماد علی کی بات پر فورا سے بولا۔

"یہ بات بھی ٹھیک ہے۔۔۔"

"اب یہاں کھڑے ہو کر باقی سب کا انتظار کرنا یا اندر چلیں۔۔۔" حازق اپنے گرد موجود

سٹوڈنٹس کی اپنے اوپر اٹھتی عجیب نظروں سے اکتا کر بولا۔

"میرا خیال ہے اندر چلتے ہیں۔۔۔" علی کے کہنے پر وہ تینوں ہی اندر کی طرف بڑھ گئے۔

"پارٹی تھیم کافی اچھی لگ رہی ہے۔۔۔" حازق چاروطرف کا جائزہ لیتا ہوا داد دینے والے انداز میں گویا ہوا۔

"کیسے نہ اچھی ہوتی، پروفیسر دراب نے یہ سارے انتظامات کروائے ہیں۔۔۔" علی فوراً سے بولا۔

"اس ساری ڈیکوریشن کو دیکھ کر آئی مسٹ سے ان کی اپنی بھی کافی آرگنائزڈ پرسنالٹی ہے۔۔۔" حازق مسلسل سٹیج کی بیک وال پر موجود فلیکس سے لے کر فرنٹ ڈور کو دیکھتے ہوئے گویا ہوا جو ایک ہی کلر سکیم سے ڈیزائن کیے گئے تھے، اسکی بات پر حماد کی بھنوئیں تن گئیں۔

"کوئی اتنی بھی خاص نہیں۔۔۔" وہ لاپروائی سے منہ چڑھاتے ہوئے بولا۔

"حماد تم میں یہ عادت کب سے آئی ہے، کہ کسی کی اتنی خوبصورت محنت کی تعریف نہ کرنا۔۔۔" حازق اسے گھورتے ہوئے بولا۔

"سوری ٹو سے لیکن میں پروفیسر دراب جیسے انسان کو داد دینا اپنی توہین سمجھتا ہوں، میری نظر میں وہ کوئی آرگنائزڈ نہیں بلکہ سطحی سوچ رکھنے والے ٹیپیکل مرد ہیں۔" وہ کندھے اچکا کر بولا۔

"حماد ڈونٹ بھی سو روڈ، جو بات گزر گئی میرا نہیں خیال اسے اب دوہرانے کا کوئی فائدہ

تو

ہے۔۔۔"حازق نے اسکا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا تو حماد محض آنکھیں دیکھا تارہ گیا۔

"مجھے تمہاری یہ عادت ہر گز نہیں پسند۔۔۔"وہ منہ بناتے ہوئے بولا۔

"چلو میں تو پسند ہوں نہ۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے بولا تو حماد بھی مسکرا دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آپ لوگوں کا سفائر سے رابطہ ہوا کہ وہ کب تک پہنچے گی۔۔۔"وہ دونوں ایک سائیڈ پر کھڑے آتے جاتے سٹوڈنٹس پر تبصرہ کر رہے تھے جب ایمان اور سمائرہ نے سوال کیا۔

"ایکسکیوز می آپ کون۔۔۔؟"حماد نا پہچانے کا تاثر دیتا ہوا بولا، کیونکہ روٹین سے ہٹ کر ان دونوں نے فینسی ڈریسنگ کے ساتھ چہرے پر میک اپ کر رکھا تھا اور بال بھی کھلے چھوڑے تھے۔

"تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔۔۔"ایمان ناک چڑھاتے ہوے بولی تو حماد کھسیانی ہنسی ہنسنے لگا۔

"اب تم لوگ لڑنا شروع مت کر دینا آ گئی ہے سفائر۔۔"حازق نے اسے داخلی دروازے سے اندر آتے دیکھ کر کہا۔

"سوری تھوڑی لیٹ ہو گئی میں۔۔۔"اسنے آتے ہی معذرت کی۔

"محترمہ کیسے نہ لیٹ ہوتیں، تیاری سے نظر آرہا۔۔۔"حماد سفائر کے چہرے پر نفاست سے کیئے گئے میک اپ چوٹ کرتے ہوئے بولا۔

"ویسے حازق آج کے دن بھی لڑکیوں کے میک اپ میں کوئی خاص فرق نہیں، پہلے عام یونیورسٹی کے دنوں میں منہ پر تھوڑا تھوڑا میک اپ ہوتا تھا آج میک اپ پر تھوڑے تھوڑے منہ لگے ہیں۔۔۔"وہ نہایت ہی سریس انداز اپنائے ہوئے بولا تو حازق کی بے ساختہ ہنسی چھوٹ گئی جبکہ ان تینوں کا تو منہ ہی کھل گیا۔

"ویسے حماد تمہارا ڈریس اچھا۔۔۔"سفائر حماد کی بات اگنور کرتے ہوئے بولی تو وہ یکدم حیران ہوا پھر اپنے کوٹ کو ٹھیک کرتے ہوئے فخریہ انداز میں شکریہ ادا کرنے لگا۔

"واچ بھی اچھی ہے۔۔۔"وہ ایک بار پھر سے بولی۔

"تھینک یو۔۔۔"حماد ایک بار پھر سے فخریہ انداز میں بولا۔

"شوز بھی اچھے ہیں۔۔۔"اب کی بار وہ ہنسی دباتے ہوئے بولی۔

"بس میری چوائس ہی بہت اچھی ہے بلکہ میں خود بھی بہت اچھا ہوں، بائے داوے شکریہ۔۔۔"اب کی بار وہ باقاعدہ جھک کر ایک ادا سے بولا۔

"چنگا فیروی نہیں لگدا پیا۔۔۔(اچھے پھر بھی نہیں لگ رہے۔۔۔)وہ جس انداز میں منہ چڑھاتے ہوئے بولی حازق سمیت سب کا یکدم قہقہہ بلند ہوا جبکہ حماد کا منہ بن گیا۔

"السلام علیکم ٹو ایوری ون۔۔۔۔"حماد ابھی سفائر کو دوبدو جواب دینے کا سوچ ہی رہا تھا کہ مائیک پر ابھرنے والی آواز نے سب کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔

"جی تو سٹوڈنٹس آج کی اس خوبصورت تقریب کا باقاعدہ آغاز ہمارے بی-بی-اے ڈیپارٹمنٹ کے سٹوڈنٹس کریں گے سو اٹس آ ہمبل ریکوئیسٹ ٹیک یور سیٹس پلیز۔۔۔"

پروفیسر دراب روسٹرم کے آگے کھڑے نہایت نرم لہجے میں گویا ہوئے تو حازق لوگوں کے گروپ سمیٹ تمام سٹوڈنٹس اپنی نشستوں کی طرف بڑھ گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اتنے خاموش کیوں بیٹھے ہو سب ٹھیک تو ہے۔۔۔" حازق کا اداس چہرہ دیکھ کر ارسلان نے سوال کیا، کیونکہ جب سے وہ پارٹی سے واپس آیا تھا چہرہ اترا ہوا تھا۔

"ہاں سب ٹھیک ہے، بس کچھ سوچ رہا تھا۔۔۔" حازق اپنی ساکت کیفیت سے نکلتے ہوئے بولا۔

"اوہو کیا سوچا جا رہا جناب۔۔۔" وہ اسکے بستر کے پاس کرسی رکھ کر بیٹھ گیا۔

"ارسلان بھائی میں سوچ رہا ہوں، ہم انسان کتنے کم ظرف ہیں، تنقید کا نشانہ بھی اس شخص کو بناتے ہیں جس میں کوئی کمی ہو۔۔۔" وہ ٹرانس کی کیفیت میں بولا۔

"یہ بات تو سو فیصد ٹھیک کہی تم نے، کیا کسی نے کچھ کہا تمہیں۔۔۔" وہ فکر مندی سے گویا ہوا۔"

"نہیں کسی نے کچھ نہیں کہا، بس یونیورسٹی میں ہونے والی پارٹی کے بارے میں سوچ رہا تھا، وہاں بزنس ڈیپارٹمنٹ کے لڑکوں نے ڈانس پرفارمنس پیش کی۔۔۔" وہ بیڈ کے ساتھ سے ٹیک چھوڑ کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"مجھے سب سے عجیب بات یہ لگی کہ تماشائی سٹیج پر ہونے والے ڈانس کو بھرپور طریقے سے اینجوائے کر رہے تھے، حتی کہ پروفیسرز نے بھی انہیں داد سے نوازا، بس اسی لمحے ایک بات

تو

ذہن میں آئی کہ اگر ان کی جگہ میں ڈانس کرتا تو کیا مجھے گالیوں کے بجائے داد دی جاتی۔۔۔؟"وہ ہنستے ہوئے سوالیہ انداز میں اس معاشرے کی تلخ حقیقت بیان کر گیا تھا۔

"میں جانتا ہوں آپ کے پاس میرے سوال کا جواب نہیں ہو گا۔۔۔"وہ ارسلان کو خاموش دیکھ کر خود ہی بات کو مزید آگے بڑھانے لگا۔

"خیر میں بتاتا ہوں۔۔۔"وہ گہرا سانس لے کر بولا۔

"جس وقت میں سٹیج پر سب کے سامنے ناچتا تو پتہ کیا ہوتا، وہاں سب میرا مذاق اڑاتے، مجھ پر لعنت بھیجتے کے آخر میں نے اپنے ہیجڑے ہونے کا ثبوت دے ہی دیا، مجھے بزنس ڈیپارٹمنٹ کے لڑکوں کی داد نہیں بلکہ طرح طرح کی گالیوں سے نوازا جاتا، کیونکہ ان میں تو نہیں لیکن مجھ میں کمی موجود ہے۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا۔

"ارسلان بھائی وہاں یہ سب دیکھ کر مجھے آج شدت سے اس بات کا احساس ہوا، اگر عزت دار شخص بھرے مجمے میں ناچے تو اٹس ٹیلنٹ، اور اگر مجھ جیسی مخلوق گلی محلوں میں ناچے تو گندگی کا ڈھیر، لیکن کبھی کسی نے یہ نہیں سوچا، جب ہم خواجہ سراوں سے عزت سے رہنے کا حق بڑی بے دردی سے چھین لیا جائے، تو پھر اس وقت ہم اپنے سروں کی چادریں اتار کر، یا سروں پر چادریں اوڑھ کر سڑکوں پر مانگنے یا ناچنے نکل آتے ہیں، لیکن کوئی یہ نہیں کہتا کہ چھوٹی موٹی نوکری کر لو کیونکہ کوئی ہم جیسوں کو نوکری دینا بھی گوارا نہیں کرتا۔۔۔"اب کی بار حازق طنزیہ انداز اپناتے ہوئے بولا، جبکہ ارسلان اسے خاموشی سے سنتا جا رہا تھا، کیونکہ وہ

تو

حازق کو بولنے دینا چاہتا تھا تاکہ وہ اپنے اندر سے فریسٹریشن کو نکال کر خود کو ریلیکس کر سکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نور موبائیل چھوڑ پہلے کھانا کھالے۔۔۔"ستائش اسکے سامنے چاولوں کی پلیٹ رکھتے ہوئے بولی۔

"کھاتی ہوں ستائش آپی، بس کنٹورنگ کا طریقہ دیکھ لوں۔۔۔"وہ موبائیل سکرین پر نظریں جمائے ہوئے بولی۔

"اتنے سارے سال گزر گئے ساتھ رہتے ہوئے لیکن مجھے آج تک تیری سمجھ نہیں آسکی، تو جس چیز کے پیچھے پڑ جائے، بس پھر جنونی انداز اپنا لیتی ہے۔۔۔"وہ نور کے سر پر پیار سے چپت لگاتے ہوئے بولی۔

"میں سوچ رہی ہوں، جب اس بار آپ کہیں پر ناچنے جائیں گی تو میں آپکا اس طرح سے میک اپ کروں گی، دیکھنا وہاں موجود آدمیوں نے آپکو دیکھتے ہی پیسے پھینکنا شروع کر دینے ہیں۔۔۔"وہ پرجوش ہو کر موبائیل سکرین پر موجود لڑکی کا چہرہ ستائش کو دیکھاتے ہوئے بولی۔

"نور تو اس طرح کی باتیں مت کیا کر، مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔"

"ستائش آپی، پریشان مت ہوں میں بھی اسی ماحول کا حصہ ہوں، یہاں کا نمک کھا کر عزت سے جینے کی خواہش اب کھوکھلی ہو کر اپنی موت مر گئی ہے۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی تو

ستائش شرمندگی کے مارے کمرے سے چلی گئی۔

پہلی بار خود پر سے چادر ہٹانے کے بعد وقت نے نور کو تیزی سے بدل دیا، جو امید اسے اللہ سے تھی وہ بھی کہیں جا سوئی۔ آج جب نور بغیر ہچکچاہٹ کے سب کے سامنے خوشی سے ناچتی تو ستائش کو نا جانے کیوں تکلیف ہوتی تھی کیونکہ کہیں نہ کہیں نور میں اس تبدیلی کی وجہ وہ تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اے تجھے کیا ہوا۔۔۔"علیشا نے ستائش کا سنجیدہ چہرہ دیکھ کر سوال کیا جو ابھی نور کے پاس سے اٹھ کر سب کے درمیان ہال میں آ بیٹھی تھی۔

"کچھ نہیں اب تو میرا دماغ نہ چاٹ۔۔۔"وہ اکتائے ہوئے لہجے میں بولی، تب ہی ٹیپو ہال کے داخلی دروازے پر دستک دے کر اندر آ گیا۔

"گرو باہر کوئی آپ سے ملنے آیا۔۔۔"وہ دونوں ہاتھ باندھے مہذب انداز میں بولا۔

"اس وقت کون کمبخت آ گیا۔۔۔"وہ ہاتھ میں پکڑا پان منہ رکھتے ہوئے بولی۔

"نور کے گھر والے آئیں ہیں، میں نے بیٹھک میں بیٹھا دیا انہیں۔۔۔"ٹیپو آگے بڑھ کر گرو کے کان کے قریب ہو کر قدرے رازداری سے بولا تو وہ یکدم چونکی اور فورا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"سب ٹھیک تو ہے۔۔۔"گرو کے چہرے کا منٹ میں بدلتا رنگ دیکھ کر ستائش نے سوال کیا،

لیکن وہ اسکے پوچھے گئے سوال کو اگنور کر کے ٹیپو کے ساتھ ڈرائنگ روم کی طرف چلی گئ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"السلام علیکم۔۔۔" گرو کو ٹیپو کے ہمراہ اندر آتے دیکھ کر دراب خان اور آنغم نے اپنی جگہ سے اٹھ کر سلام کیا تو وہ سر ہلا کر جواب دیتے ہوئے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کر کے خود بھی سنگل صوفے پر جا بیٹھی، اور ٹیپو کو باہر جانے کا حکم دیا۔

"کون ہیں آپ لوگ۔۔۔" وہ انجان بنتے ہوئے بولی۔

"میں دراب خان، آج سے آٹھ سال پہلے اپنی اولاد کو یہاں آپ کے حوالے کر کے گیا تھا۔۔۔" انداز سنجیدہ تھا۔

"اچھا وہ روتی ہوئی بچی جسے سات سال کی عمر میں تو بڑی بے حسی سے یہاں چھوڑ گیا تھا۔۔۔" وہ جتانے والے انداز میں بولی تو دراب خان نے اپنا اٹھا سر جھکا لیا۔

"جی وہی بچی۔۔۔ "

"اچھا کہو کیا کام ہے۔۔۔۔؟" وہ پان چباتے ہوئے بولی۔

"ہم نور کو لینے آئیں ہیں۔۔۔" اب کی بار دراب کی بجائے آنغم بولی تو گرو اسکی طرف متوجہ ہوئی۔

"کس خوشی میں۔۔۔؟ کیا اتنے سالوں سے تو سوئی ہوئی تھی جو آج اتنے وقت بعد اس کی محبت تیرے دل میں امڈ آئی ہے۔۔۔" وہ تھوڑا اکتائے لہجے میں بولی۔

"میں اپنی کی گئی اس غلطی پر شرمندہ ہوں اسی لیئے کفارہ ادا کرنا چاہتا ہوں اسے اپنے ساتھ لے جا کر۔۔۔" پروفیسر دراب نے نرمی سے کہتے ہوئے بات کو سنبھالنا چاہا۔

"اے میاں۔۔۔۔" وہ خواجہ سرا دونوں ہاتھوں سے تالی بجاتے ہوئے دھاڑا۔

"اس غلط فہمی میں مت رہیو کہ میں اسے تیرے ساتھ بھیج دوں گی، آٹھ سال سے اسے کھلایا پلایا جوان کیا، اب جس وقت معاوضہ لینے کا وقت ہے تو تجھے لگتا میں بڑی آسانی سے اسے تیرے ساتھ رخصت کر دوں گی۔۔۔" وہ باقاعدہ ہنستے ہوئے انکا مذاق اڑانے کے انداز میں بولی، آنعم کا دل یکدم لرزا تھا اسکے منہ سے ایسے الفاظ سن کر۔

"آپ ہوتی کون ہیں میری اولاد پر بے جا حق جمانے والی، ہم آپ پر پولیس کیس کریں گے۔۔۔" وہ غصے سے انگلی اٹھا کر وارن کرنے والے انداز میں گویا ہوئی تو دراب خان نے فورا اسے بازو سے تھام کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"لے آو پولیس، میں کسی سے نہیں ڈرتی۔۔۔" وہ ڈبل آواز میں چلائی اور انہیں کمرے سے باہر نکل جانے کا اشارہ کرنے لگی۔

"دیکھیں میری بات سنیں، آپ جتنے پیسے کہیں گی ہم آپکو دینے کے لیئے تیار ہوں لیکن آپ میری نور مجھے واپس کر دیں، میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔۔" آنعم اب کی بار نرمی سے بولتے ہوئے باقاعدہ دونوں ہاتھ جوڑ گئی تو گرو ہنسنے لگی۔

"جب میرے پاس جیتی جاگتی پیسہ کمانے کے لیے تیری اولاد موجود ہے تو میں کیوں گھاٹے کا سودا کروں، ویسے بھی نور میرے سارے شاگردوں میں سب سے خوبصورت انداز میں

ادائیں دیکھا دیکھا کرنا چتی ہے ایسے میں ہمارے معاشرے کے مرد بے جا پیسہ تو اسکی اداوں پر ہی لوٹا دیا کریں گے اس لیئے برائے مہربانی مجھے لالچ دینے کی بجائے تم دونوں یہاں سے تشریف لے جاو۔۔۔"وہ اتنا کہہ کر ٹیپو کو آواز لگا گئی۔

آنعم سکتے کی کیفیت میں کھڑی گرو کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"میں چھوڑوں گا نہیں تم لوگوں کو،میری اولاد سے کسی بھی قسم کا گناہ اور گھٹیا کام کروانے سے پہلے یہ بات یاد رکھنا۔۔۔"اب کی بار دراب خان سارے لحاظ بلائے طاق رکھ کر دھاڑا لیکن تب تک ٹیپو انہیں باہر نکلنے کا اشارہ دینے لگا تو وہ روتی ہوئی آنعم کو اپنے ساتھ لگائے ڈرائنگ روم سے باہر نکل آیا۔

"خس کم جہاں پاک۔۔۔"انکے نکلنے کے بعد گرو قدرے اونچی آواز میں بول کر جونہی ہال میں کھلنے والے دروازے کی طرف آئی اسے وہاں کسی کی موجودگی کا گمان گزرا لیکن پھر خیال سمجھ کر آگے بڑھ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"خان کاش آپ تب دل اور ظرف بڑا کر کے میری نور کے وجود کو قبول کر لیتے تو آج یہ نوبت نہ آتی۔۔۔"وہ جو سارا راستہ خاموش آئی تھی،گھر میں داخل ہوتے چلانے لگی اور روتے ہوئے تھک کر صوفے پر جا بیٹھی

"آئیم سوری آنعم،لیکن مجھ پر یقین رکھو،میں نور کو وہاں سے لے آوں گا،چاہے مجھے کچھ بھی

کرنا پڑے۔۔۔"وہ اسکے دونوں ہاتھ تھام کر پر یقین انداز میں بولا۔

"میں نے لاکھ چاہا کے وقت سے پہلے نور پر اسکی ذات کی ہر حقیقت آشکار کر دوں لیکن مجھ میں ہمت نہیں ہوئی اپنی اولاد کو اپنی نظروں کے سامنے ٹوٹتا دیکھنے کی، پلیز اسے اس دلدل سے بچالیں۔۔۔"وہ مسلسل آنکھوں میں ندامت کے آنسو لیئے رو رہی تھی۔

"بابا سب ٹھیک تو ہے اور مما کو کیا ہوا۔۔۔؟"تانیس جو پانی پینے کی غرض سے کچن میں آئی تھی دونوں کو پریشان دیکھ کر اب خود بھی پریشان ہو گئ تھی۔

"کچھ نہیں، بس آپکی مما کے سر میں تھوڑا درد ہے، اور دوسری بات آپکی مما اب بوڑھی ہو گئ ہیں۔۔۔"دراب خان ہنستے ہوئے بات کو سنبھال گیا۔

"ممالائیں میں دبادوں۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے آنغم کے سامنے جا کر اپنے نرم ہاتھوں سے اسکے گالوں پر پھیلے آنسو صاف کر کے صوفے پر چڑھ کر سر دبانے لگی تو آنغم بے اختیار اسکے دونوں ہاتھ تھام کر لبوں سے لگا گئ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نرگس۔۔۔"گروفون پر چلنے والی کال بند کر کے چلائی تو نرگس نے فوراسے اسکے کمرے اپنی حاضری دی جو خوبصورتی سے سیٹ کیا گیا تھا۔

"مجھے ابھی فون آیا کہ ملکوں گھر اکلوتا بیٹا پیدا ہوا، اب کل تو وہاں جائے گی لیکن علیشا نہیں بلکہ نور کو اپنے ساتھ لے کر جائے گی، اور ناچنے کو بھی اسے ہی کہے گی۔۔۔"وہ اپنے ہاتھوں

کے ناخنوں کو تراشتے ہوئے بولی۔

"لیکن گرو آپ نے تو کہا تھا کہ نور کو اٹھارہ سال کی عمر میں باہر نکالیں گی پھر اتنی جلدی کیوں۔۔۔"ستائش جو کسی کام سے گرو کے پاس آئی تھی اسکے منہ سے نکلنے والے الفاظ سن کر بے اختیار بول پڑی۔

"دیکھ ستائش دکھنے میں وہ اتنی چھوٹی نہیں لگتی، قد کاٹھ بھی کافی بھلا ہے اسی لیئے میں نے سوچا تین سالوں بعد جو کام اس نے کرنا وہ ابھی سے کرلے، کیا پتہ موئی پھر سے بپھڑ جائے ایسے گھر سے باہر نکل کر ایک دو ناچ گانا کرلے گی تو پھر اسے عادت ہو جائے گی۔۔۔"وہ قدرے رازداری سے اپنی شاطرانہ سوچ ستائش پر واضح کرتے ہوئے نور کے چھن جانے کا اصل خوف چھپا گئی تو ستائش کچھ سوچتے ہوئے محض سر ہلا گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نور۔۔۔نور۔۔۔"ستائش سوئی ہوئی نور کو آہستگی سے آواز لگا کر اٹھانے لگی شاید وہ گہری نیند میں تھی اس لیئے ذرا سا کسمسا کر کروٹ بدل کر پھر سے سو گئی۔

"نور میری بات سن۔۔۔"اب کی بار وہ اسے جھنجوڑ کر اٹھانے لگی تو نور کی یکدم آنکھ کھلی، اس سے پہلے کہ وہ چیختی ستائش نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر برآمد ہونے والی چیخ کا گلا گھونٹا۔

"میں ہوں ستائش، جلدی سے یہاں سے اٹھ۔۔۔"وہ اسکا بازو تھامے اسے اپنے برابر کھڑا کئے زبردستی باہر کی طرف گھسیٹنے لگی ایسے میں نور بھی اپنے حواس میں لوٹ آئی۔

"ستائش آپی آخر ہوا کیا۔۔۔،سب ٹھیک تو ہے نہ۔۔۔"وہ اپنی دونوں آنکھیں ملتے ہوئے آہستگی سے ستائش سے سوال کرنے لگی جو اسے خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے چھت پر کھلنے والی سیڑھیاں چڑھ گئ۔

"آپ مجھے بتا کیوں نہیں رہی کہ آخر ہوا کیا ہے۔۔۔"وہ ستائش کو چھت کے دروازے کی باہر کی طرف سے کنڈی لگاتے دیکھ اب کی بار قدرے اونچی آواز میں پریشانی سے بولی تو ستائش گہرا سانس لے کر اسے اپنے ساتھ لیے نیچے بیٹھ گئ۔

"نور کیا تو جانتی ہے آج کوئی تجھ سے ملنے آیا تھا۔۔۔"اسنے بات کا آغاز کیا۔

"کیا مطلب مجھے کون ملنے آسکتا ہے۔۔۔"وہ ناسمجھی سے ستائش کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"آج تیرے ماں باپ تجھے یہاں اس جہنم سے ہمیشہ کے لیئے لینے آئے تھے۔۔۔"اسنے یکدم نور پر دھماکا کیا تھا۔

"ایسا کبھی نہیں ہو سکتا، آپ نے کسی سے غلط خبر سنی ہو گی۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے بے یقینی سے بولی۔

"نور اس بارے میں کسی کو کچھ نہیں پتہ کیونکہ گرو نے کسی کو اس بارے میں کچھ بتایا ہی نہیں، میں یہ سب اس لیئے جانتی ہوں کیونکہ میں نے خود بیٹھک کے باہر کھڑے ہو کر اپنے کانوں سے یہ بات سنی تھی لیکن گرو نے تجھے بھیجنے سے منع کر دیا۔۔۔"وہ رازداری سے بولی تو نور کو یکدم تکلیف دہ دھچکا لگا۔

"انہیں یہاں نہیں آنا چاہیے تھا، کیونکہ اب میں خود یہاں سے کہیں نہیں جاوں گی۔۔۔"وہ

ٹرانس کی کیفیت میں بولی۔

"نور وہ تیرے ماں باپ ہیں، مانا دیر سے ہی سہی لیکن انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا، میں چاہتی ہوں تو ایک بار ان سے مل کر انکی طرف کی وضاحت سن لے۔۔۔" وہ اسکے دونوں ہاتھ تھام کر سمجھانے والے انداز میں بولی۔

"جب بے دردی سے کسی کا بچپن، کسی کی پوری زندگی اجاڑ دو تو پھر وضاحتیں کیسی۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے بولی۔

"وہ آدمی جو بد قسمتی سے میرا باپ تھا جب بے حسی کی ساری حدیں توڑ کر مجھے یہاں چھوڑ گیا تو یقین جانیں کتنی راتیں میں خوف سے سو نہیں سکی تھی۔۔۔"

"آپ کو پتہ ستائش آپی انسان کے لیئے سب سے زیادہ اذیت ناک ٹاچر کیا ہوتا، جب اس سے پر سکون نیند لینے کا اختیار چھین لیا جائے، اور آپ کہہ رہی ہیں میں اس شخص کی طرف سے وضاحت سنوں جس نے سات سال کی نور سے اسکی ماں کی پر سکون آغوش چھین کر اسے یہاں لا پھینکا تھا۔۔۔" اب کی بار نور کے چہرے پر مسکراہٹ کے ساتھ ساتھ سرخ ہوتی آنکھوں میں آنسو بھی موجود تھے۔

"نور وہ برا وقت تھا اسے خواب سمجھ کر بھول جا، لیکن ابھی تیرے پاس موقع ہے یہاں سے بھاگ کر خود کو مزید اس دلدل میں دھنسنے سے بچا لے۔۔۔" ستائش نے اسے کائل کرنا چاہا۔

"ستائش آپی اب تو اس دلدل میں دھنسنے کا مزہ آرہا، اب تو سمجھیں نشہ سر چڑھ کر بولنے لگا پھر کون کافر اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہے گا۔۔۔" نور کھڑی ہو کر دونوں بازو پھیلائے

تو

اس گندگی کی فضا میں سانس لیتے ہوئے بولی پھر کنڈی کھول کر نیچے جانے کی غرض سے دروازے کی طرف بڑھ گئ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نور۔۔۔نور۔۔۔"ستائش سوئی ہوئی نور کو آہستگی سے آواز لگا کر اٹھانے لگی شاید وہ گہری نیند میں تھی اس لیئے ذرا سا کسمسا کر کروٹ بدل کر پھر سے سو گئ۔

"نور میری بات سن۔۔۔"اب کی بار وہ اسے جھنجوڑ کر اٹھانے لگی تو نور کی یکدم آنکھ کھلی، اس سے پہلے کہ وہ چیختی ستائش نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر بر آمد ہونے والی چیخ کا گلا گھونٹا۔

"میں ہوں ستائش، جلدی سے یہاں سے اٹھ۔۔۔"وہ اسکا بازو تھامے اسے اپنے برابر کھڑا کئے زبردستی باہر کی طرف گھسیٹنے لگی ایسے میں نور بھی اپنے حواس میں لوٹ آئی۔

"ستائش آپی آخر ہوا کیا۔۔۔،سب ٹھیک تو ہے نہ۔۔۔"وہ اپنی دونوں آنکھیں ملتے ہوئے آہستگی سے ستائش سے سوال کرنے لگی جو اسے خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے چھت پر کھلنے والی سیڑھیاں چڑھ گئ۔

"آپ مجھے بتا کیوں نہیں رہی کہ آخر ہوا کیا ہے۔۔۔"وہ ستائش کو چھت کے دروازے کی باہر کی طرف سے کنڈی لگاتے دیکھ اب کی بار قدرے اونچی آواز میں پریشانی سے بولی تو ستائش گہرا سانس لے کر اسے اپنے ساتھ لیے نیچے بیٹھ گئ۔

"نور کیا تو جانتی ہے آج کوئی تجھ سے ملنے آیا تھا۔۔۔"اسنے بات کا آغاز کیا۔

"کیا مطلب مجھے کون ملنے آسکتا ہے۔۔۔"وہ ناسمجھی سے ستائش کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"آج تیرے ماں باپ تجھے یہاں اس جہنم سے ہمیشہ کے لیئے لینے آئے تھے۔۔۔"اسنے یکدم نور پر دھماکا کیا تھا۔

"ایسا کبھی نہیں ہو سکتا، آپ نے کسی سے غلط خبر سنی ہو گی۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے بے یقینی سے بولی۔

"نور اس بارے میں کسی کو کچھ نہیں پتہ کیونکہ گرو نے کسی کو اس بارے میں کچھ بتایا ہی نہیں، میں یہ سب اس لیئے جانتی ہوں کیونکہ میں نے خود بیٹھک کے باہر کھڑے ہو کر اپنے کانوں سے یہ بات سنی تھی لیکن گرو نے تجھے بھیجنے سے منع کر دیا۔۔۔"وہ رازداری سے بولی تو نور کو یکدم تکلیف دہ دھچکا لگا۔

"انہیں یہاں نہیں آنا چاہیے تھا، کیونکہ اب میں خود یہاں سے کہیں نہیں جاوں گی۔۔۔"وہ ٹرانس کی کیفیت میں بولی۔

"نور وہ تیرے ماں باپ ہیں، مانا دیر سے ہی سہی لیکن انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا، میں چاہتی ہوں تو ایک بار ان سے مل کر انکی طرف کی وضاحت سن لے۔۔۔"وہ اسکے دونوں ہاتھ تھام کر سمجھانے والے انداز میں بولی۔

"جب بے دردی سے کسی کا بچپن، کسی کی پوری زندگی اجاڑ دو تو پھر وضاحتیں کیسی۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے بولی۔

"وہ آدمی جو بد قسمتی سے میرا باپ تھا جب بے حسی کی ساری حدیں توڑ کر مجھے یہاں چھوڑ گیا تو یقین جانیں کتنی راتیں میں خوف سے سو نہیں سکی تھی۔۔۔"

"آپ کو پتہ ستائش آپی انسان کے لیئے سب سے زیادہ اذیت ناک ٹاچر کیا ہوتا، جب اس سے پر سکون نیند لینے کا اختیار چھین لیا جائے، اور آپ کہہ رہی ہیں میں اس شخص کی طرف سے وضاحت سنوں جس نے سات سال کی نور سے اسکی ماں کی پر سکون آغوش چھین کر اسے یہاں لا پھینکا تھا۔۔۔"اب کی بار نور کے چہرے پر مسکراہٹ کے ساتھ ساتھ سرخ ہوتی آنکھوں میں آنسو بھی موجود تھے۔

"نور وہ بر اوقت تھا اسے خواب سمجھ کر بھول جا، لیکن ابھی تیرے پاس موقع ہے یہاں سے بھاگ کر خود کو مزید اس دلدل میں دھنسنے سے بچالے۔۔۔"ستائش نے اسے کائل کرنا چاہا۔

"ستائش آپی اب تو اس دلدل میں دھنسنے کا مزہ آرہا، اب تو سمجھیں نشہ سر چڑھ کر بولنے لگا پھر کون کافر اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہے گا۔۔۔"نور کھڑی ہو کر دونوں بازو پھیلائے اس گندگی کی فضا میں سانس لیتے ہوئے بولی پھر کنڈی کھول کر نیچے جانے کی غرض سے دروازے کی طرف بڑھ گئ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نور نیچے جانے سے پہلے میری ایک بات کان کھول کر سن لے، اگر آج تو اس گندگی سے نہ نکلی، تو اگلی آنے والی ساری زندگی اسی گندگی کی فضا میں سانسیں لیتی رہے گی، کیونکہ گروکل سے باقاعدہ تمہیں ہماری طرح گلیوں، بازاروں میں ناچنے کے لیئے بھیجنے والی ہے۔۔۔" ستائش کے منہ سے ادا ہونے والے لفظوں نے اسکا دروازے کی طرف بڑھتا ہاتھ روک دیا۔

"میں یہیں رہنا چاہتی ہوں ستائش آپی، مجھے اب ناچنا اچھا لگتا، آپ کے ساتھ گھنٹوں بیٹھ کر باتیں کرنا اچھا لگتا، میں دوبارہ ان لوگوں میں نہیں جانا چاہتی جنہوں نے میرے وجود کو بے معنی کر کے ایک کچرے کا ڈھیر سمجھ کر پھینک دیا۔۔" انداز بے بسی لیئے ہوا تھا۔

"نور سب کچھ فراموش کر دے، بس یہ یاد رکھ کہ کل تیری عزت نفس کا ایک بھرے مجمعے میں قتل ہو گا اور یقین جان اس بار اپنی عزت نفس کی قاتل تو خود ہو گی۔۔۔" ستائش نے اسے دونوں شانوں سے تھام کر جنجھوڑا۔

"میری عزت نفس تو بڑی بے دردی سے آج سے آٹھ سال قبل قتل کر دی گئی اور پھر اتنی ہی خوبصورتی سے رونے کا حق بھی مجھ سے چھین لیا گیا، اب تو ڈھیٹ ہو گئیں فرق نہیں پڑتا۔۔۔" وہ ٹرانس کی کیفیت میں مسکرائی۔

"تو ضد چھوڑ دے اور وہی نور بن جا، جو آج سے آٹھ سال قبل عزت سے جینا چاہتی تھی۔۔۔" اسنے آخری مہم سی کوشش کی۔

"اگر میں ضد چھوڑ بھی دوں تو کیا فائدہ، میرے پاس کونسا رہنے کے لیئے کوئی دوسرا ٹھکانہ ہے۔۔۔" وہ کچھ حد تک اپنی ذات پر چڑھا یا ہول سر کا گئی تو ستائش نے اسے والہانہ طور پر گلے لگایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حماد تمہارے ڈیڈ تمہیں کھانے پر بلا رہے ہیں۔۔۔" وہ پارٹی سے واپس آ کر آرام کی غرض سے بستر پر لیٹا تھا جب مسسز گیلانی کی آواز کمرے میں گونجی۔

"مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔"وہ منہ پر تکیہ رکھتے ہوئے بولا۔

"انہیں تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے، جلدی سے نیچے آجاو۔۔۔"وہ اتنا کہہ کر دروازہ بند کرکے واپس چلی گئیں تو حماد کو نا چاہتے ہوئے بھی اٹھنا پڑا۔

"السلام علیکم۔۔۔"مسٹر گیلانی کھانا کھانے کے بعد چائے پی رہے تھے جب حماد نے لاونج میں داخل ہوتے ہوئے سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب دینے کے بعد اسے سامنے پڑے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"کیسی جارہی ہے پڑھائی۔۔۔"

"جی اچھی جارہی ہے۔۔۔"وہ لاتعلق سا بیٹھا تھا۔

"حماد مجھے تم سے ایک فیور چاہیے۔۔۔"مسٹر گیلانی بنا کسی تمہید کے مدعے پر آئے۔

"کیسی فیور۔۔۔"وہ نا سمجھی سے گویا ہوا۔

"میں چاہتا ہوں یونیورسٹی سے آنے کے بعد تم کچھ وقت میرے آفس کو دیا کرو۔۔۔"وہ چائے کا آخری گھونٹ بھرنے کے بعد کپ سینٹرل ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولے۔

"ڈیڈ میں اتنا شارپ نہیں ہوں کہ دن میں دو دو ڈیوٹیز نبھا سکوں۔۔۔"حماد بغیر کسی لگی لپٹی کے بولا۔

"لیکن تم کچھ وقت تو آفس کو دے سکتے ہو نہ۔۔۔"

"ڈیڈ میں ابھی اس ساری ذمے داری میں نہیں پڑنا چاہتا اور دوسری بات میرا بزنس کی فیلڈ میں آنے کا کوئی موڈ نہیں۔۔۔"وہ سنجیدگی سے کہہ کر منہ دوسری سائیڈ پر کر گیا۔

"دیکھو حماد جو کچھ میں نے برسوں سے محنت کر کے کمایا وہ سب آنے والے کل میں تمہارا، اگر میرے بزنس کو تم نہیں سنبھالو گے تو کون دیکھے گا اسے، اور سچ کہوں تو مجھے اب اپنی بڑھتی عمر سے اندازہ ہو رہا کہ میں یہ سب زیادہ دیر مزید ہینڈل نہیں کر سکوں گا آئی نیڈ سم ریسٹ۔۔۔" انکے انداز میں التجا واضع تھی۔

"ڈیڈ آپ ایسے کیوں کہہ رہے ہیں۔۔۔" وہ کشمکش کا شکار ہوا۔

"میں حقیقت بیان کر رہا ہوں، مجھے کچھ دیر سکون سے رہنا کسی بھی سٹریس کے بغیر اور اس میں صرف تم میری مدد کر سکتے ہو۔۔۔ "

"کیا تم میری مدد کرو گے۔۔۔؟" وہ اپنا ہاتھ اسکے سامنے پھیلا گئے۔

"لیکن ڈیڈ میں یہ سب ہینڈل نہیں کر سکوں گا۔۔۔" انداز بے بس تھا۔

"میں تمہیں گائیڈ کرتا رہوں گا۔۔۔" وہ اپنا پھیلا ہوا ہاتھ مزید آگے کرتے ہوئے بولے جسے حماد نے کچھ سوچتے ہوئے تھام لیا۔

"میں اپنی پوری کوشش کروں گا۔۔۔" وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولا تو مسٹر گیلانی نے اپنی جگہ سے اٹھ کر باقاعدہ اسے گلے لگا لیا۔

"آئی ایم پراوڈ آف یو۔۔۔" وہ اسکی کمر تھپتھپاتے ہوئے بولے تو حماد مسکرا بھی نہ سکا کیونکہ اسے اپنی آنکھوں کے سامنے ایک ذمے داری کی تلوار لٹکتی ہوئی نظر آنے لگی۔

"میں کچھ وقت کے لیئے باہر جا رہا ہوں۔۔۔" حماد مسٹر گیلانی سے علیحدہ ہو کر کی سٹینڈ سے اپنی گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر نکلتا چلا گیا۔

"کیا آپ کو لگتا حماد کو بزنس میں شامل کرنے سے اسکا حازق کی طرف جھکاؤ کم ہو جائے گا۔۔۔"حماد کے جانے کے مسسز گیلانی پریشانی سے گویا ہوئیں۔

"بیگم تم پریشان مت ہو، میں اسے کچھ پراجیکٹس میں ایسا الجھاؤں گا کہ اسکے پاس حازق تو کیا اپنے لیئے بھی ٹائم نہیں بچ سکے گا۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے انہیں اپنے ساتھ لگائے بیڈ روم کی طرف چلے گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فیشن میگزین کے صفحات پلٹتے ہوئے وہ اکتایا ہوا نظر آرہا تھا جب ہی موبائیل کی سکرین بلنک ہونے لگی، حازق سکرین پر جگمگانے والا نام دیکھ بھرپور انداز میں مسکرایا اور فورا سے کال ریسیو کرلی۔

"کیسے ہو۔۔۔"وہ حماد کے سلام کا جواب دیتے ہوئے مزید گویا ہوا۔

"اللہ کا شکر ہے ہمیشہ کی طرح بہت خوبصورت۔۔۔"آواز میں واضع شرارت کا عنصر شامل تھا۔

"حماد ایسے مت کیا کرو، مجھے ڈر لگتا کہیں تمہیں کسی کی نظر نہ لگ جائے۔۔۔"

"جب تم ساتھ ہو، تو کسی کی نظریں مجھے چھو کر بھی نہیں گزر سکتیں۔۔۔"حماد مسکراتے ہوئے بولا۔۔

"کیوں میں کوئی نظر بٹو ہوں۔۔۔"وہ مصنوعی غصے بھرے انداز میں بولا۔

"تم تو وہ ماشااللہ ہو جسکے ساتھ چلتے ہوئے میں ہمیشہ خود کو ایک محضوظ حصار میں تصور کرتا ہوں۔

"حماد یہ تو میری لائن ہے، ایسا میرے ساتھ ہوتا، میں جب بھی تمہارے ساتھ چلوں مجھے دنیا کی ملامت کرتی ہوئی نظریں بھولنے لگتی ہیں۔۔۔"

"پھر میں فخر سے کہہ سکتا ہوں؛

"We are enough for each other."

حماد نرمی سے گویا ہوا۔

باتیں بنانا کوئی تم سے سیکھے، اب یہ بھی بتادو فون کس لیئے کیا۔۔۔" حازق اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔

"بس ویسے ہی تمہاری یاد آرہی تھی۔۔۔"

"میرا خیال ہے اب سے تقریبا پانچ گھنٹے پہلے تک ہم ساتھ تھے۔۔۔" حازق وال کلاک کی طرف نظر دوڑاتے ہوئے بولا۔

"کیا تم جانتے ہو پانچ گھنٹے میں تین سو منٹ اور ہر منٹ میں ساٹھ سیکنڈ ہوتے ہیں ایسے میں تمہاری یاد آنا فطری بات ہے، سو اب ٹیکنیکلی تم ایک منٹ ضائع کیئے بغیر نیچے پارکنگ ایریا میں آجاو۔۔۔" وہ گاڑی پارک کر کے باہر نکلا اور دروازے سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

"تم اس وقت نیچے کیا کر رہے ہو۔۔۔"

"بتایا تو ہے تم سے ملنے آیا ہوں۔۔۔" جتنا حازق اسکی اچانک آمد پر حیران تھا اتنا ہی حماد پر سکون انداز اپنائے ہوئے بولا اور ساتھ ہی کال ڈسکنیکٹ کر دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اسے خود پر اچھے سے اوڑھ لے۔۔۔۔" ستائش نے اپنے کندھوں سے چادر اتار کر نور کی طرف بڑھادی جسے وہ کپکپاتے ہاتھوں سے تھام کر خود پر اوڑھ چکی تھی۔

"یہ امرینہ کے گھر کا پتہ، میرا فون نمبر اور کچھ پیسے اپنے پاس رکھ لے، امرینہ سے میری بات تو ہو گئی ہے لیکن پھر بھی تو وہاں اسکے پاس پہنچ کر مجھے اپنی خیریت سے آگاہ کر دینا، وہ تیرا انتظار کر رہی ہے۔۔۔۔" ستائش اسکی ہتھیلی پر پانچ ہزار ہزار کے نوٹ اور پرچی پر لکھا گھر کا ایڈریس رکھتے ہوئے نرمی سے گویا ہوئی تو نور اپنی مٹھی میں وہ پیسے اور پرچی دبا گئی۔

"میں ساری زندگی آپ کا یہ احسان فراموش نہیں کروں گی۔۔۔" نور اسکے گلے لگی یکدم سسکی اور پھر بے شمار خاموش آنسو پلکوں کی بھاڑ توڑ کر دونوں کے چہرے پر پھیل گئے۔

"اللہ تجھے اپنی امان میں رکھے اور تو جہاں بھی رہے عزت سے رہے۔۔۔" ستائش اسکے چہرے پر موجود آنسو صاف کرتے ہوئے چھت کے پیچھے سے نیچے اترنے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔۔

"ستائش آپی، آپ بھی یہ سب چھوڑ کر میرے ساتھ چلیں۔۔۔" نور نے تقریباً دسویں بار یہ

بات دوہرائی۔

"نور میرے لیئے یہ لت چھوڑنا موت کے مترادف ہو گا کیونکہ میں خود کو مار کر کب سے اس نشے کی گہرائی میں اتر چکی ہوں۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے اسے الوداع کر رہی رہی تھی۔

"میں آپکو بہت یاد کروں گی۔۔۔"وہ ایک بار پھر اسے گلے لگی اور الوادعی نظر ڈال کر زینے اترتی چلی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آنغم پلیز خود کو سنبھالو۔۔۔"وہ بیڈ پر کروٹ لیئے لیٹی مسلسل آنسو بہا رہی تھی جب دراب خان نے کھانے کی ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے اسے ٹوکا۔

"میں کیا کروں خان، مجھے صبر نہیں آرہا۔۔۔"وہ آنسو صاف کرتے ہوئے اٹھ بیٹھی۔

"تم رو رو کر خود کو ہلکان کیوں کر رہی ہو، مجھ پر یقین رکھو میں اسے واپس لے آوں گا، میں نے بات کی ہے پولیس سے، کل ہم دوبارہ جائیں گے اور مجھے امید ہے اب کی بار ہم نور کو وہاں سے بازیاب کروانے میں کامیاب رہیں گے۔۔۔"وہ اسکا ہاتھ سہلاتے ہوئے آنغم کو تسلی دے رہا تھا۔

"آپ سچ کہہ رہے ہیں۔۔۔"یکدم اسکے چہرے پر خوشی پھوٹی تھی۔

"بالکل سچ۔۔۔"دراب خان اسکے چہرے پر موجود آنسو صاف کرتے ہوئے رسانیت سے بولا۔

"کھانا کھالو، تانیس بھی تمہاری وجہ سے پریشان ہو گئی تھی، بہت مشکل سے اسے کھانا کھلا کر سلایا۔۔۔" وہ ٹرے سائیڈ ٹیبل سے اٹھا کر بیڈ پر رکھتے ہوئے گویا ہوا۔

"آپ نے کھانا کھایا۔۔۔" آنکھوں کی سرخی اب بھی برقرار تھی۔

"سترہ سال سے مجھے تمہارے ہاتھ سے سرو کیا گیا کھانا کھانے کی عادت ہے۔۔۔" اسنے نرمی سے بولتے ہوئے ایک نوالہ آنعم کی طرف بڑھا دیا۔

"آپ بھی کھائیں نہ۔۔۔"

"آپ کھلا دیں میڈم۔۔۔" جس انداز میں آنعم بولی، دراب خان خوبخواسی انداز میں آنکھوں میں محبت لیئے گویا ہوا تو اتنی ٹینشن کے باوجود بھی وہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گاڑی کے شیشے پر ہاتھ رکھے وہ حسرت سے ہر گزرتے ہوئے مناظر کو دیکھتے ہوئے اپنی پندرہ سالہ زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

ہاں وہ سوچ رہی تھی کہ وہ پہلے کبھی اس دنیا سے روشناس نہیں ہوئی جہاں آج وقت نے اسے لا کھڑا کیا تھا۔

نور جونہی سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی اسنے خود کو ایک اندھیری گلی میں کھڑے پایا پھر سمت کا تعین کیے بغیر مین سڑک کی تلاش میں اپنے اوپر اوڑھی چادر کو مزید لپیٹے آگے بڑھنے لگی۔

کافی دیر چلنے کے باوجود بھی وہ خود کو انہی سنسان گلیوں میں کھڑا محسوس کر رہی تھی پھر

اچانک ایک طرف سے آتی ہلکی سی روشنی دیکھائی دی تو وہ اسی سمت دوڑنے لگی، کچھ ہی وقت بعد وہ مین روڈ پر جا پہنچی اور گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے سڑک پر بھاگتی دوڑتی گاڑیوں کو دیکھنے لگی پھر فوراسیدھے ہو کر نور نے پاس سے گزرتی ایک ٹیکسی کو رکنے کا اشارہ کیا اور متوقع جگہ کا ایڈریس بتا کر خاموشی سے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئ۔

نور اپنی منزل کی طرف گامزن تھی جب اچانک گاڑی کے بیچ سڑک پر رک جانے سے وہ اپنے لاتعداد خیالات جھٹک کر واپس حقیقت کی دنیا میں لوٹی۔

"انکل کیا ہوا۔۔۔"وہ پریشانی سے ٹیکسی ڈرائیور سے استفسار کرنے لگی جو دوبارہ گاڑی سٹارٹ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"بیٹا پٹرول ختم ہو گیا۔۔۔"

"اب کیا ہو گا۔۔۔"یکدم اسکی زبان سے نکلا۔

"بیٹا آپ یہاں سے کوئی اور ٹیکسی کروالیں کیونکہ مجھے یہاں سے جا کر پٹرول لانے میں کافی وقت لگے گا ایسے میں اتنی رات کو آپ اکیلی سڑک پر کیا کرو گی، بہتر یہی ہے آپ چلی جاو۔۔۔"وہ گاڑی سے اترتے ہوئے بولا تو نور بھی اسکی تقلید کرتی ہوئی نیچے اتر آئی اور کرایہ دینے کے بعد شکریہ ادا کرتے ہوئے سڑک کے ایک کونے کی طرف چلنے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اب بتانے کی زحمت کرو گے، کس مقصد کے تحت تم یہاں تشریف لائے۔۔۔"حازق جونہی

نیچے آیا تو حماد کو پارکنگ ایریا میں گاڑی کے پاس کھڑے پایا پھر مسکراتے ہوئے اسی کی طرف بڑھ گیا۔

"ارادے تو نیک ہیں۔۔۔" حماد ہنستے ہوئے اسکے گلے لگا۔

"لگتا نہیں۔۔۔"

"تم مجھ پر شک کر رہے ہو۔۔۔" حماد گھورتے ہوئے بولا۔

"ہاں تم کہہ سکتے ہو۔۔۔" حازق گاڑی کے بمپر پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"کیا تم جانتے ہو تمہیں مجھ جیسا معصوم اور سیدھا سادہ انسان دوبارہ نہیں مل سکتا۔۔۔" حماد فورا دروازے سے ہٹ کر حازق کے برابر بیٹھ گیا۔

"ہاں میں جانتا ہوں تم جلیبی جیسے۔۔۔" وہ ہنسی دباتے ہوئے بول ہی رہا تھا جب حماد نے رکھ کر ایک مکا اسکے کندھے پر مارا۔

"کیا تم یہاں مجھے مارنے آئے ہو۔۔۔" وہ اپنا کندھا سہلاتے ہوئے گھور کر بولا۔

"نہیں آیا تو میں تم سے ٹریٹ اور ایک مشورہ لینے تھا۔۔۔" وہ بالوں کو جھٹک کر ایک آنکھ دباتے ہوئے بولا۔

"ٹریٹ کس خوشی میں۔۔۔" حازق ابرو اٹھا کر بولا۔

"غالبا آپ موصوف کا ایز اے ماڈل سلیکشن ہو گیا بس اسی خوشی میں زیادہ کچھ نہیں ایک پیزا کھانا چاہتا ہوں وہ بھی ایکسٹرا لارج۔۔۔" وہ ہونٹ دباتے ہوئے اپنی ہنسی کنٹرول کر رہا تھا۔

"اور غالبا ہماری یہ ٹریٹ کی بات ایک کامیاب فوٹو شوٹ کے بعد کی ہوئی تھی۔۔۔" وہ

نروٹھے پن سے بولا۔

"تم پر یہ حساب کتاب کرنا سوٹ نہیں کرتا۔۔۔"

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو، چاہے میں کنگال ہو جاوں لیکن حساب کتاب کرنا مجھے زیب نہیں دیتا۔۔۔" حازق اسے گھورتے ہوئے قدرے دانت پیس کر بولا۔

"پھر کیا کہتے ہو چلیں اب۔۔۔" حماد اسکی بات کا اثر لیئے بغیر بولا۔

"تم گاڑی سٹارٹ کرو میں تب تک روم سے اپنا واٹلٹ لے آوں۔۔۔"

"کہاں پھر سے اتنی دور جاوگے، میں پے کر دوں گا تم بعد میں مجھے پیسے دے دینا۔۔۔" وہ کندھے اچکا کر حل پیش کرنے لگا۔

"بڑی مہربانی ہو گی آپکی۔۔۔" حازق اسے گھورتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گیا۔

"اب یہ بھی بتادو مشورہ کس حوالے سے چاہیے۔۔۔"

"یار ابھی کچھ وقت پہلے ڈیڈ نے ایک الگ کہانی سنادی مجھے تو سمجھ نہیں آرہا میں یہ سب ہینڈل کیسے کروں گا۔۔۔" اب کی بار حماد چہرے پر سنجیدگی طاری کرتے ہوئے اسے ساری بات بتانے لگا۔

"اوہ۔۔۔"

"حماد سچ کہوں تو میرے خیال سے تم نے انکل کی بات مان کر بہت اچھا کیا، ایک بیٹا ہونے کے ناطے تمہارا یہ فرض بنتا کہ تم ان دونوں کی عزت کرو ان کا خیال رکھو۔۔۔" حازق مسلسل مسکراتے ہوئے اسے شاباشی دے رہا تھا۔

"حازق تم میری پریشانی سمجھ نہیں رہے، ایک بات ہے جو مجھے کھٹک رہی ہے۔۔۔" وہ مدھم آواز میں گویا ہوا۔

"ایسی کونسی بات ہے جو تمہیں تنگ کر رہی ہے۔۔۔" وہ باقاعدہ اسکی طرف رخ کیئے استفسار کرنے لگا۔

"مجھے لگتا یہ سب مام ڈیڈ نے کسی پلین کے تحت کیا، لیکن میں انکی بلیک میلنگ کے آگے اتنا مجبور ہو گیا کہ مجھے انکی بات ماننی پڑی۔۔۔" حماد سر جھٹکتے ہوئے بولا اور گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی۔

"میں تمہیں سمجھ رہا ہوں لیکن میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا تم پر مجھ سے، حتی کہ اپنے آپ سے بھی پہلے انکا حق ہے اس لیئے وہ جو چاہتے اسے خوش اسلوبی سے پورا کرو۔۔۔" حازق حماد کے ہاتھ پر ہاتھ دھرتے ہوئے نرمی سے بولا اور پھر خود کو کمپوز کرنے کے لیئے کھڑکی کے اس پار دیکھنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ماما میں سکول کیوں نہیں جاتی۔۔۔" معصومیت اسکے چہرے پر واضع تھی۔

"آپکو سکول جانے کی ضرورت ہی نہیں کیوں کہ میری نور کے پاس تو پہلے سے ہی اتنی اچھی ٹیچر موجود ہے۔۔۔"

"لیکن آپ میری ماما ہیں مجھے بھی ٹیچر سے پڑھنا۔۔۔" یکدم اسکے کانوں میں جانی پہچانی

آوازیں گونجی تو وہ سر جھٹک گئ۔

"کاش ماما آپ نے اپنی نور کا دفاع کیا ہوتا تو آج مجھے یوں دربدری کی ٹھوکریں نہ کھانی پڑتی۔۔۔"وہ لمحہ بہ لمحہ ماضی اور حال کے خیالوں میں مگن چلتے ہوئے کب مین روڈ سے ہٹ کر ایک سٹریٹ میں اتر آئی اسے اندازہ ہی نہ ہو سکا چونکی وہ تب جب اسے اپنے پیچھے کسی کے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی، جونہی وہ پیچھے مڑی تو تین لڑکوں کی خود پر اٹھتی غلیظ نظروں سے گھبرا کر اپنی چال میں واضع تیزی پیدا کیئے چلنے لگی۔

"پیچھے ہٹو، میرا راستہ چھوڑو۔۔۔"وہ ان تینوں کو اپنے گرد گھیرا بناتے دیکھ کر ڈرتے ہوئے کانپتے لہجے اور آنکھوں میں وحشت لیئے گویا ہوئی۔

"بھئی ہم تو نفس کے مارے ہیں، کبھی بھی کہیں بھی شکار کی تلاش میں رہتے ہیں۔۔۔"وہ تینوں حباثت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگے تو نور کو اپنے پیروں سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔

"پلیز مجھے جانے دو، میں وہ نہیں ہوں جو آپ لوگ مجھے سمجھ رہے ہو۔۔۔"یکدم اسکی آنکھوں میں ڈھیرو آنسو جمع ہو گئے تو سامنے موجود نفوس دو قدم کا فاصلہ طے کر کے مزید اسکے قریب ہوئے جبکہ نور پیچھے کھسک رہی تھی اسکا پورا جسم خوف ہراس سے سرد پڑ رہا تھا جب ہی وہ اپنے پیچھے موجود ان میں سے ایک کے سینے سے ٹکرائی تو اسنے ایک جھٹکے سے نور کے وجود پر موجود چادر اتار کر دور اچھال دی اور ہنستے ہوئے اسکا رخ اپنی طرف کیا۔

"کون کافر رات کے اس اندھیرے میں تم سے منہ موڑ کر جانا چاہے گا۔۔۔"وہ بہت کھولتی

ہوئی خواہشات کے طلاطم سے سرشار نور کی جانب بڑھے تو وہ روتے ہوئے اپنی امید اور حواس کھونے لگی اور وہیں زمین پر بیٹھتی چلی گئ گویا خود کو خود ہی ڈش میں رکھ کر پیش کرنے کے مترادف۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نور ابھی تمہیں اس سورت کی سمجھ نہیں آئے گی لیکن جب تم تھوڑی اور بڑی ہو جاو گی تو اسے باقاعدہ تفسیر کے ساتھ پڑھنا، چاہے تب میں تمہارے ساتھ موجود ہوں یا نہ ہوں، ہمیشہ اپنے لیئے اللہ سے نور مانگنا، وہ تمہارے دل میں اپنا نور بھر دے، تمہارے وجود کو اپنے نور سے مہکا دے اور پھر تم کسی غلط کام کی طرف نہ بڑھ سکو، اسکے قریب نہ جا سکو۔۔۔" اسے شاید اپنی اولاد کے کھو جانے کا ڈر تھا اسی لیئے اتنی سنجیدگی سے نور کو اسکی عمر سے بھر کر باتیں بتانا چاہ رہی تھی۔

"مما میں آپ کے پاس ہی تو ہوں، آپ ایسے کیوں کہہ رہی ہیں۔۔۔" وہ ہر چیز سے بے خبر تھی یہاں تک کہ اپنی حقیقت سے بھی۔

"نور بس تم اپنی عزت کی حفاظت کرنا، خود پر کبھی کسی کو حاوی مت ہونے دینا۔۔۔" آنعم محض اتنا ہی کہہ سکی تھی، اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی، وہ نور کو کن الفاظ میں اسکی حقیقت سے آشنا کروائے، وہ اسے کیسے سمجھائے کہ یہ دنیا بھیڑیوں سے بھری ہے، اور اسکی اولاد میں مرد کے ساتھ ساتھ عورت کا انصر بھی موجود ہے تو وہ اس بے رحم دنیا سے خود کو محفوظ رکھے۔

"آئی پرامس مما، میں اپنا خیال رکھوں گی، اب مجھے آگے پڑھائیں اتنا مزہ آرہا تھا آپکو سننے کا۔۔۔"وہ چہک کر بولی اور دوبارہ قرآن مجید کھول کر ماں کے سامنے بیٹھ گئ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نورا بھی تمہیں اس سورت کی سمجھ نہیں آئے گی لیکن جب تم تھوڑی بڑی ہو جاو تو اسے باقاعدہ تفسیر کے ساتھ پڑھنا، چاہے تب میں تمہارے ساتھ موجود ہوں یا نہ ہوں، ہمیشہ اپنے لیئے اللہ سے نور مانگنا، وہ تمہارے دل میں اپنا نور بھر دے، تمہارے وجود کو اپنے نور سے مہکا دے اور پھر تم کسی غلط کام کی طرف نہ بڑھ سکو، اسکے قریب نہ جا سکو۔۔۔"

"مما میں آپ کے پاس ہی تو ہوں، آپ ایسے کیوں کہہ رہی ہیں۔۔۔ "

"نور بس تم اپنی عزت کی حفاظت کرنا، خود پر کبھی کسی کو حاوی مت ہونے دینا۔۔۔"

"آئی پرامس مما، میں اپنا خیال رکھوں گی، اب مجھے آگے پڑھائیں اتنا مزہ آرہا تھا آپکو سننے کا۔۔۔"

وہ بے بسی کی تصویر بنی خود پر ان درندوں کو حاوی ہوتا دیکھ رہی تھی جب اچانک ذہن کے پردے پر ایک فلم شناسا آوازوں کے ساتھ چلنے لگی تو وہ گہرا سانس لے کر خود کو مضبوط ظاہر کرتی اٹھ کھڑی ہوئی اور ان میں سے ایک کو دھکا دے کر مخالف سمت میں بھاگنے لگی، اپنے پیچھے بلند ہوتے قہقہے وہ با آسانی سن سکتی تھی۔

وہ شاید اسے اپنے سامنے بے بس اور مجبور دیکھ کر لطف اندوز ہو رہے تھے جب ہی اسے چھوٹ دے کر بھاگنے دے رہے تھے۔

نور کچھ ہی آگے گئ جب کسی نے سامنے سے آکر اسے شانوں سے تھاما اور پھر بالوں سے دبوچ کر پیچھے کھڑے اپنے دونوں ساتھیوں کی طرف دھکیلا جیسے ایک زندہ جیتے جاگتے انسان کی بجائے وہ ایک فٹبال سے کھیل رہے ہوں جبکہ نور انکی آنکھوں میں اتری درندگی دیکھ کر خوف کے زیر اثر وہیں جم گئ۔

"اللہ کا واسطہ مجھے جانے دو۔۔۔"ایک بار پھر اپنے بچاو کے لیئے وہ ہذیانی انداز میں چلاتے ہوئے سامنے کھڑے شخص کے چہرے پر اپنے ہاتھوں کی چھاپ چھوڑ چکی تھی تب ہی اس نے بے دردی سے نور کو زمین کی طرف دھکیلتے ہوئے اسکی قمیض کا دامن چاک کیا۔

"مما بچائیں۔۔۔۔"اپنے ہواس کھونے سے پہلے یہ آخری الفاظ اسکی زبان نے ادا کیئے اور پھر خود پر کسی کو بے دردی سے جھکتے دیکھ وہ آنکھیں موند گئ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نور۔۔۔۔"وہ جیسے ایک خوفناک خواب سے جاگی تھی، چہرے پر موجود بے جا پسینہ اور پریشانی واضع نظر آرہی تھی۔

"خان اٹھیں، ابھی نور کو لے کر آئیں۔۔۔"وہ یکدم دراب خان کو جھنجھوڑنے لگی جو بے خبری کی نیند سو رہا تھا۔

"آنغم کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے۔۔۔"وہ ہڑبڑا کے اٹھتے ہوئے استفسار کرنے لگے۔

"خان میں نے نور کے حوالے سے بہت برا خواب دیکھا، وہ ایک انجانی جگہ پر اکیلی بیٹھی

مسلسل رو رہی تھی تب ہی کوئی اسے سفاکی سے اپنی طرف کھینچنے لگا وہ مجھے آوازیں دے رہی تھی خان۔۔۔"وہ مسلسل روتے ہوئے اپنی بات بیان کر رہی تھی۔

"آنعم تم پریشان مت ہو وہ ٹھیک ہے بلکہ اس وقت سو رہی ہو گی تم فضول میں ٹینشن لے رہی ہو۔۔۔"دراب خان نے اسکے چہرے پر پھیلے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"خان وہ مجھے آوازیں دے رہی تھی، میں نے خود سنا وہ مجھے بلا رہی تھی، میں جانتی ہوں میری بچی اس وقت کسی تکلیف میں ہے آپ پلیز اسے ابھی واپس لے آئیں۔۔۔"وہ روتے ہوئے التجائیہ انداز میں کہنے لگی۔

"آنعم اس وقت کافی رات ہو چکی ہے، ہم صبح نور کو لینے جائیں گے تب تک اس کے حق میں دعا کرو کہ وہ جہاں بھی ہو ٹھیک ہو۔۔۔"دراب خان اسکا ہاتھ سہلاتے ہوئے تسلی بھرے انداز میں بولا اور پھر اسے اپنے ساتھ لگا لیا تاکہ خواب کا اثر زائل ہو سکے لیکن کون جانے یہ خواب نہیں حقیقت تھی جس نے ایک ماں کے دل کو باخبر کر دیا کہ اسکی اولاد پر قیامت ٹوٹنے والی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"گاڑی روکو۔۔۔"وہ جو حماد سے دوری کا سوچ کر کھڑکی اس پار نا جانے کیا کھوجنے میں مصروف تھا، اچانک آنکھوں کے سامنے کسی بے بس وجود کو گرتے دیکھا۔

"کیا ہوا۔۔۔"حازق کے یکدم چلانے سے حماد نے فوراً بریک لگائی، وہ ایک منٹ کی تاخیر کئے

بغیر دروازہ کھول کر باہر نکلا۔

"تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے جو اس سنسان سڑک پر یوں گاڑی سے اتر آئے ہو۔۔۔" حماد باہر نکل کر اسکی عقل پر ماتم کرنے لگا لیکن حازق ان سنی کرتا پیچھے کی طرف سٹریٹ میں داخل ہوا اور سامنے کا منظر دیکھ کر پورے قد سے کانپ گیا جہاں معصوم بچی کو تار تار کرنے کی پوری تیاری کی جا چکی تھی۔

"پیچھے ہٹو۔۔۔" اس نے دوڑ کر نور تک کا فاصلہ طے کیا جو زمین پر ہوش و خرد سے بیگانہ کسی کی درندگی کا نشانہ بننے والی تھی۔

حازق نے آگے بڑھ کر نور کے اوپر جھکے شخص کو کالر سے پکڑا اور اسکے چہرے پر جا بجا تھپڑ مارے، پھر اپنی شرٹ اتار کر نور کے پھٹے ہوئے دامن پر پھینک دی، وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ اس میں اتنی ہمت کیسے آئی بس یاد تھا، تو صرف اتنا کہ اسکی نظروں کے سامنے اس وقت ایک بچی کی عزت خطرے میں تھی۔

"اوئے تو کون ہے نکل یہاں سے۔۔۔" ایک نے پیچھے سے حازق کی کمر پر وار کیا تو وہ دوہرا ہوا، لیکن اگلے ہی لمحے اپنے دونوں مضبوط ہاتھوں کا استعمال کرتے ہوئے اسے دھکا دے گیا تو سامنے کھڑا وحشی شخص پیچھے موجود درخت سے ٹکرا کا زمین بوس ہو گیا۔

"ہینڈز اپ۔۔۔" ایک کے گرنے پر باقی دو جونہی حازق پر جھپٹے تب ہی اندھیرے میں دائیاں ہاتھ اٹھائے یقیناً ہاتھ میں گن تھامے ایک شخص روب دار آواز میں دھاڑا تو سب اپنی جگہوں پر ساکت ہوئے۔۔۔

"یہ سب کیا ہو رہا۔۔۔؟" نیچے پڑے وجود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رات کے اندھیرے میں روب دار آواز ایک بار پھر سے گونجی تو حازق خود کو ان سے چھڑا کر سیدھا ہوا اور لفظ بہ لفظ تفصیل بتانے لگا اسی دوران وہ تینوں پولیس سے خوف کے مارے کھسکتے ہوئے دوسری سٹریٹ کی طرف دوڑ لگا گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حازق جلدی سے اس بچی کو اٹھاؤ۔۔۔" حماد ہاتھ میں تھاما لکڑی کا ٹکڑا دور اچھال کر ہانپتا ہوا بولا۔

"وہ پولیس والا بندہ جو کہے گا مزید وہی کریں گے ابھی ایسے ہم اس بچی کو نہیں لے جا سکتے۔۔۔" وہ حماد کے پیچھے کچھ وقت پہلے کھڑے شخص کو ڈھونڈ رہا تھا جو اب کہیں دیکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"تمہارا دماغ خراب ہے یہاں کوئی پولیس والا نہیں ہے۔۔۔" وہ ہنسی دباتے ہوئے بولا۔

"یار ابھی کچھ وقت پہلے ادھر ہی موجود تھا۔۔۔" وہ پریشانی سے اپنے ماتھے اور ناک سے بہتا خون صاف کرتے ہوئے بولا۔

"حازق تم ہمیشہ سے اتنے معصوم تھے یا ابھی بن رہے ہو۔۔۔"

"کیا مطلب۔۔۔" وہ مسلسل اپنے ماتھے کو سہلا رہا تھا۔

"یہی کہ تم اتنے معصوم ہو، اپنے سامنے موجود پولیس آفیسر کو پہچان ہی نہیں پا رہے۔۔۔۔"

حماد اپنی بے ساختہ امڈ آنے والی ہنسی کو ضبط کرتے ہوئے بولا۔

"ڈونٹ ٹیل می کہ وہ تم تھے۔۔۔"وہ اپنے ماتھے پر لگی چوٹ بھول کر حماد کی طرف متوجہ ہوا جو کہ مسکرا رہا تھا۔

"جب میں نے تمہیں انکی گرفت میں دیکھا تو تمہاری طرف اٹھتے اپنے قدم وہیں روک لیئے، اور لکڑی کا ٹکڑا اٹھا کر سکینڈ کے ہزارویں حصے میں پولیس والا بن گیا۔۔۔"اب کی بار وہ باقاعدہ قہقہہ لگا کر ہنسا تو حالات کی سنگینی کے حلاف جا کر حازق بھی مسکرا دیا۔

"تمہاری اس جاندار اداکاری پر بعد میں انعام دوں گا پہلے اس بچی کا سوچو کیا کرنا۔۔۔"وہ پھر سے نور کی طرف متوجہ ہوا جو ابھی تک ہوش کی دنیا سے بے نیاز زمین پر پڑی تھی۔

"فی الحال میں گاڑی لے کر آتا ہوں باقی بعد میں سوچتے کیا کرنا۔۔۔"حماد اتنا کہہ کر سڑک کی طرف چل دیا جبکہ حازق نے اپنے سے کچھ فاصلے پر گری نور کی چادر اٹھا کر اس پر اوڑھ دی، اور اسے اپنے بازووں میں اٹھائے گاڑی کی طرف بڑھ گیا جہاں حماد پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولے کھڑا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تمہارا کچھ وقت ابھی ختم ہوا، جو صبح کے دو چار بجے گھر داخل ہو رہے ہو۔۔۔"حماد دبے پاوں سیڑھیاں چڑھ رہا تھا کہ اچانک ابھرنے والی مسٹر گیلانی کی آواز نے اسکے قدموں کو بریک لگائی۔

"بس لانگ ڈرائیو پر نکل گیا تھا اس لیئے اندازہ نہیں ہوا ٹائم کا۔۔۔"وہ سر کھجاتے ہوئے

معصومیت سے چور لہجے میں بولا۔

"کیا تم حازق کے ساتھ تھے۔۔۔؟" عجیب سے انداز میں سوال کیا گیا۔

"ڈیڈ یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے۔۔۔" وہ پر سکون انداز میں جواب دیتے ہوئے سیڑھیاں اتر کر انکے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"حماد ایک بات سچ سچ بتانا کیا تمہیں کبھی اس نامراد سے کراہیت محسوس نہیں ہوئی۔۔۔"

"ڈیڈ۔۔۔" اسے اپنی خود کی آواز کسی گہری کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

"میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ آپ اتنی چھوٹی سوچ کے مالک ہوں گے، ویسے آپ خود کو لبرل کہتے ہیں لیکن سوچ وہی دو ٹکے کی اور ہاں ایک بات کہوں، مجھے اس سے تو نہیں لیکن آپ لوگوں کی سوچ سے ضرور کراہیت محسوس ہوتی ہے۔۔۔" وہ افسوس سے کہہ کر بغیر رکے اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"غضب ہو گیا گرو، وہ کلموئی اپنے بستر میں نہیں ہے۔۔۔" علیشا نے صبح صبح نور کو جگانے کی غرض سے چادر ہٹائی تو سامنے بستر پر ترتیب سے تکیے پڑے دیکھ کر چلاتی ہوئی گرو کے پاس پہنچ گئی۔

"وہ کہاں جا سکتی ہے، ٹھیک سے دیکھ ادھر ہی کہیں ہو گی۔۔۔"

"میں نے سہی سے دیکھا وہ اپنے بستر میں نہیں ہے، وہ کہیں چلی گئی ہے۔۔۔"

"یہ کیا بکواس کر رہی ہے تو، ایسا کیسے ہو سکتا اسے تو باہر کی دنیا کا علم بھی نہیں پھر کیسے وہ یہاں سے بھاگ سکتی ہے۔۔۔"کچھ ہی لمحوں میں گرو کے دھاڑنے کی آوازیں گونجنے لگیں تو سارے خواجہ سرا ہال میں جمع ہو گئے۔

"مجھے سچ سچ بتاؤ کس نے اسکی یہاں سے بھاگنے میں مدد کی، کون ہے میرا نمک حرام جسکو کل کی آئی وہ موئی مجھ سے زیادہ عزیز ہو گئی۔۔۔"اب کی بار وہ باقاعدہ دونوں ہاتھوں کو آپس میں غصے سے بجاتے ہوئے گویا ہوئی، تو سب کے چہرے لاتعلقی کا اظہار کرنے لگے۔

"گرو آپ ہم سب کی بجائے صرف اس ستائش سے پوچھیں جو ہر وقت اس کے ساتھ نظر آتی تھی۔۔۔"نرگس نے مطمئن کھڑی ستائش کی طرف تنبیہی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا جسکے اطمینان میں رتی برابر فرق نہ آیا۔

"ستائش کیا تو نے اسکی یہاں سے بھاگنے میں مدد کی، کیا تو نے اسے بتایا کہ وہ آج باقاعدہ ناچنے کے لیئے باہر بھیجی جانے والی تھی۔۔۔؟"گرو کے شک کا کانٹا بھی آخر کار ستائش پر آٹکا تو وہ محض مسکرا دی۔

"اگر آپ بھول گئی ہیں تو میں یاد کرواتی چلوں وہ میں ہی تھی جس نے نور کو پہلی بار ناچنے پر مجبور کیا، وہ میں ہی تھی جس نے نور کو ناچنا سکھایا پھر آپ کیسے بغیر کسی ثبوت کے مجھ پر اتنا بڑا الزام لگا سکتی ہیں کہ میں یعنی کے ستائش جسے نام، یہاں تک کہ اسکی کھوکھلی پہچان بھی آپ نے دی۔۔۔"انداز ٹھہرا ہوا تھا۔

"پھر اسے زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا، وہ چار فٹ کی بچی گئی تو گئی کہاں۔۔۔"وہ غصے سے پاس

پڑے گلدان کو ہاتھ مارتے ہوئے گویا ہوئیں تو سب کے چہرے پر ایک بار پھر اضطراب کی کیفیت چھلکنے لگی جبکہ ستائش سب میں مطمئن کھڑی تھی جیسے اپنے اعمال کے ذریعے جنت جیت لی ہو۔۔۔

"گرو مجھے لگتا اس میں عزت سے جینے کی خواہش نے پھر سے سر اٹھالیا ہو گا اس لیئے وہ ہم سب کو چھوڑ کر یہاں سے بھاگ گئی۔۔۔" ستائش نے اپنا خیال بیان کیا تو اسی لمحے موبائیل کی کی سکرین بلنک ہوئی وہ ایکسکیوز کرتی ہوئی قدرے سائیڈ پر ہٹ کر فون کان سے لگائے سننے لگی لیکن ائیر پیس پر ابھرنے والی امرینہ کی آواز نے ایک لمحے میں اسکے پیروں سے زمین نکال دی۔

"یا اللہ نور کو اپنی حفاظت میں رکھنا۔۔۔" بے اختیار فون کان سے ہٹا کر وہ دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے نور کے لیئے دعا گو ہوئی، تب ہی ٹیپو گھبرایا ہوا پولیس کے ہمراہ اندر داخل ہوا جسکے پیچھے دراب خان موجود تھا جو ہال میں موجود تمام خواجہ سرا میں صرف نور کو تلاش کر رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نور تمہارا میرے ہاتھوں سے ریت کی طرح پھسل جانا، وہ دکھ ہے جسے موت کی آخری ہچکی تک میرے ساتھ رہنا۔۔۔" آنعم خان اور نور کے انتظار میں مسلسل لاونج میں چکر لگاتے ہوئے اپنے خیالوں میں نور سے مخاطب تھی تب ہی دراب خان ہال کا داخلی دروازہ دھکیل کر

جھکے سر اور جھکے کندھوں سے نڈھال اندر کی طرف بڑھ آیا جیسے اپنا سب کچھ ہار آیا ہو۔

"خان نور کہاں ہے۔۔۔؟" وہ دراب خان سے مخاطب تھی لیکن نظریں مسلسل بیرونی گیٹ کی طرف تھی جیسے ابھی سات سال کی نور وہاں سے کھکھلاتی ہوئی اندر داخل ہو گی۔

"خان میں آپ سے کچھ پوچھ رہی ہوں، کہاں ہے میری نور، آپ تو اسے لینے گئے تھے نہ۔۔۔" وہ اسے جھنجھوڑنے لگی جو آٹھ سال پہلے کی طرح آج پھر خالی ہاتھ لوٹا تھا۔

"آنعم وہ ہمارے پاس واپس آنے کی بجائے، جانتے بوجھتے اس دنیا کی بھیڑ میں کھو گئ۔۔۔" دراب خان کی آواز میں واضع کپکپاہٹ تھی۔

"آپ کہنا کیا چاہ رہے ہیں۔۔۔؟" آنعم کے نا سمجھی سے سوال کرنے پر دراب خان اسے سب بتاتا چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نور کہاں ہے۔۔۔" وہ گرو کے سامنے موجود روب دار لہجے میں استفسار کر رہا تھا جبکہ اسکے چہرے پر پریشانی کے آثار تھے۔

"وہ یہاں نہیں ہے۔۔۔"

"مجھے کسی قسم کا ڈرامہ نہیں چاہیے، نور کو ابھئ میرے سامنے لاو۔۔۔" یکدم دراب خان کے دھاڑنے کی آواز گونجی۔

"کہاں سے سامنے لاوں، میں سچ کہہ رہی ہوں وہ یہاں نہیں ہے اور تم میری بات کان کھول

کر سن لو اگر آج وہ یہاں پر نہیں ہے تو صرف تمہاری وجہ سے۔۔۔" گرو اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو قدرے آپس میں بجا کر گویا ہوئی۔

"یہ کیا بکواس ہے، آپ لوگوں نے اسے کہاں چھپا رکھا۔۔۔"

"میں نے اسے نہیں چھپایا، بلکہ وہ خود چھپ گئی، جب سے اسے پتہ چلا کہ تم یعنی کے اسکے نام نہاد ماں باپ اسے یہاں سے لینے آئے تھے، تو اس نے خود کو تم لوگوں کی بے حسی سے بچانے کے لیئے یہاں سے بھاگ جانا مناسب سمجھا لیکن کچی عمر کی تھی یہ نہ سوچ سکی کہ باہر کی دنیا کتنی ظالم ہے ہم جیسے ہیجڑوں کو جینے نہیں دیتی، وہ ننگا سر لیئے در در کی ٹھوکریں کھانے اور تم سے بچنے کے لیئے یہاں سے بھاگ گئی۔۔۔" گرو نے بروقت نور کے بھاگ جانے کی وجوہات خود سے گڑھ کر دراب خان کو سنادی سمجھو مرے ہوئے کو مزید مارنے کے لیئے اقدامات کر دیئے گئے تھے۔

گرو کے منہ سے نکلنے والے چند الفاظ سن کر دراب خان نے با قاعدہ دیوار کا سہارا لے کر خود کو گرنے سے محفوظ رکھا، لیکن اندر کہیں بائیں سائیڈ پر موجود دل پر ضمیر کی ملامت کا بوجھ بڑھتا محسوس ہوا تو وہ قدم واپس موڑ کر وہاں سے نکل گیا۔

"کس طرح سے صدا لگاؤں کہ وہ
میرے کاسے میں ڈال دے تم کو"

"نور۔۔۔" آنعم کو ساری بات بتاتے ہوئے دل سے اسکے لیئے ایک ہوک نکلی، اب تو ساری زندگی کے پچھتاوے، شرمندگی، کبھی نہ ملنے والا سکون دراب خان کی ذات کا حصہ بننے والے تھے جبکہ آنعم ایک بار پھر سے نور کی جدائی پر ٹوٹی لیکن اس بار کا ٹوٹنا زیادہ خطرناک تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جونہی اسے ہوش آیا تو خود کو نرم بستر پر لیٹے پایا، وہ ارد گرد کے ماحول سے خود کو مانوس کر رہی تھی کہ اچانک ذہن کے پردے پر کل کی اندھیری رات کے خوفناک لمحات پوری آب و تاب سے اپنی وحشت پھیلائے اسکو خود سے مزید نفرت کرنے پر مجبور کر رہے تھے، جبکہ وہ ابھی تک اس بات سے بے خبر تھی کہ کل رات اس کی آدھی ادھوری ذات کو دوسری آدھی ادھوری ذات نے مکمل ذات کی درندگی سے بچا کر اس میں سے زندگی جینے کی امنگ کو مرنے نہیں دیا، وہ انہی سوچوں میں غرق تھی جب کوئی یکدم کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو وہ خود پر اوڑھی چادر کو مزید اوپر تک لے گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نیکسٹ، نیکسٹ، نیکسٹ۔۔۔" فلیش لائٹ کی چمک اسکے چہرے کو مزید چکما رہی تھی جو شیشے کے سامنے کھڑا خود کو ہر گونجتی آواز پر مختلف زاویوں میں ڈھال رہا تھا۔

"Done, now you can change..."

کیمرے کی سکرین پر مختلف کپڑوں میں مختلف انداز سے لی گئ تصویریں دیکھتے ہوئے ایک بار پھر سے حارث نے صدا بلند کی تو وہ سر جھٹکتا ہوا ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔

"واجد۔۔۔"جونہی حازق کپڑے تبدیل کر کے باہر آیا تو میک اپ بوائے کو آواز لگائی۔

"لاسٹ شاٹس کے لیئے حازق کا ہیئر سٹائل چینج کر دو۔۔۔"واجد کے سامنے آنے پر حارث بیک گراؤنڈ میں مختصر سی تبدیلیاں کرواتے ہوئے مصروف سے انداز میں گویا ہوا تو وہ سر ہلاتا ہوا حازق کو اپنے ساتھ لئے میک اپ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"واجد اب کی بار میرے بالوں کو پیچھے کی طرف سیٹ کرنا۔۔۔"وہ کرسی پر ریلیکس انداز میں بیٹھتے ہوئے بولا۔

اسنے جلدی سے ہاتھ چلاتے ہوئے جیل سے بالوں کو پیچھے کی طرف سیٹ کیا پھر حازق نے آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگا لیا جو کہ صرف دکھاوے کے لیے تھا۔

"دس از اٹ۔۔۔،اس ڈریسنگ کے ساتھ یہ لک پرفیکٹ ہے۔۔۔"وہ سپاٹ بوائے کے ساتھ سر کھپا رہا تھا جب حازق کو تھری پیس سوٹ میں،ڈریسنگ روم سے باہر آتے دیکھ ستائشی انداز میں گویا ہوا،تو حازق محض مسکرا کر اپنی پوزیشن لے چکا تھا تب ہی حارث ایک کے بعد ایک مختلف زاویوں سے شاٹس لینے لگا۔

"پیک اپ۔۔۔،حازق اب تم گھر جاو اور آرام کرو،کل سے باقاعدہ پریکٹس کا آغاز ہو گا جو کہ ایک مشکل ٹاسک ہے۔۔۔"حارث ہاتھ اٹھاتے ہوئے اسے نیو آرئیول میگزین کا فوٹو شوٹ ختم ہونے کا اشارہ دیتے ہوئے مزید گویا ہوا۔

"اب کونسی پریکٹس ہے، نیو آرئیول کا فوٹو شوٹ تو آج مکمل ہو گیا۔۔۔" انداز لاپرواہی لیئے ہوا تھا۔

"بیٹا پندرہ دن بعد ہوٹل پرل کونٹینینٹل میں لاہور فیشن ویک کا آغاز ہو رہا، وہاں جانے مانے ڈیزائنرز اپنے بنائے گئے کپڑوں، اور جیولری کی نمائش کریں گے، سو ٹیکنیکلی ہماری برینڈ کی طرف سے اس بار ایک ہفتے کے لیئے تمہیں شوسٹاپر منتخب کیا گیا۔۔۔" وہ اپنی بات مکمل کر کے حازق کا ری ایکشن دیکھنا چاہ رہا جو بالکل سپاٹ کھڑا تھا۔

"کیا تم میرے ساتھ مذاق کر رہے ہو۔۔۔؟" وہ حارث کو گھورتے ہوئے بولا۔

"بالکل بھی نہیں، کیا تمہارا میرا کوئی مذاق ہے۔۔۔" وہ ہنسی دباتے ہوئے بولا۔

"پھر تم سے کس نے کہا کہ میں شوسٹاپر ہوں۔۔۔؟" وہ اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے بولا۔

"ہیڈ آفس سے آرڈرز آئیں جناب، آپکی قابلیت کے چرچے وہاں تک پہنچ گئے کہ شہر بے مثال کا حازق، جو ایک یونیورسٹی سٹوڈنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ ماڈلنگ کے میدان میں پچھلے دو سال سے اپنے قدم جمائے کامیابی کی منزلیں زینہ بہ زینہ طے کرتا جا رہا۔۔۔" اب کی بار حارث مسکرا کر اسکا کندھا تھپکتے ہوئے بولا۔

"مجھے یقین نہیں آ رہا۔۔۔، اومائے گارڈ مجھے یقین کیوں نہیں آ رہا۔۔۔" حازق منہ پر ہاتھ رکھے اپنی خوشی پر قابو پانا چاہ رہا تھا جو کہ اس وقت مشکل مرحلہ تھا۔

"یہ عزت اور شہرت جو آج تمہیں مل رہی ہے وہ تمہاری مسلسل دو سالوں کی محنت کا نتیجہ ہے، اور یقین جانو یہ اب تک کی تمہارے لیئے سب سے بڑی اچیومنٹ ہو گی، جہاں لائیو

میڈیا اور اتنی بڑی بڑی شخصیات کے سامنے چلتے ہوئے تم فیشن کی دنیا کے جانے مانے ڈیزائنر ایچ ایس وائے کو پریذینٹ کروگے، مجھے تو ابھی سے سوچ کر ایکسائٹمنٹ ہو رہی ہے، کہ اس بار ہماری برانچ کے ماڈل کو شوسٹاپر کا عہدہ دیا جارہا۔۔۔"وہ کیمرے سے ایس ڈی کارڈ نکال کر لیپ ٹاپ میں لگاتے ہوئے آج کا ڈیٹا اس میں ٹرانسفر کرتے ہوئے بولا۔

"میں یہ خبر سب سے پہلے حماد کو سنانا چاہتا ہوں۔۔۔"وہ زیر لب بڑبڑایا تو فوراً سپاٹ بوائے سے اپنا موبائل لے کر جونہی حماد کا نمبر ڈائل کرنے لگا تب ہی سکرین بلنک ہونے لگی۔

"کیسے سمجھ جاتا یہ بندہ کہ میں کس وقت اسے شدت سے یاد کرتا ہوں۔۔۔"حازق مسکراتے ہوئے خود سے مخاطب ہوا پھر آنکھوں پر موجود چشمہ ہٹا کر فون کان کو لگائے ڈریسنگ روم کی طرف چل دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کدھر رہ گئے تھے، تمہاری کال کے پندرہ منٹ بعد میں یہاں موجود تھا اور تم مزید ایک گھنٹہ گزرنے کے بعد آرہے ہو۔۔۔"حازق گھڑی پر وقت دیکھ کر اسے گھورتے ہوئے بولا۔

"یار کچھ نہ پوچھو ڈیڈ نے زبردستی میٹنگ کے لیئے روک لیا جبکہ اصل میں کوئی میٹنگ تھی ہی نہیں۔۔۔"حماد سر جھٹکتے ہوئے افسوس سے بولا۔

"دنیا میں دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں، ایک وہ جو اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارتے ہیں اور دوسرے وہ جو کلہاڑی سے خود کو بچاتے ہیں لیکن میں تیسری قسم کا ہوں، خود دوڑ کر کلہاڑی کے گلے جالگا اور رو رو کر اس سے کہا بھئی تو میرے پیر پر لگ اور مجھے کاٹ ڈال۔۔۔"حماد منہ

بناتے ہوئے بولا جبکہ حازق مسلسل اپنی امڈ آنے والی ہنسی کنٹرول کر رہا تھا۔

"اس میں تمہارا ہی فائدہ اتنے کم وقت میں اچھا خاصہ بزنس کو سمجھنے لگے ہو۔۔۔"وہ حماد کا ٹیبل پر دھرا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے بولا۔

"یار کیا خاک سمجھنے لگا ہوں، دو سال ہو گئے اس میں سر گھسائے ابھی تک الف ب کی کو کو نہیں آتی مجھے۔۔۔"وہ خو مخواہ چڑچڑا ہو رہا تھا۔

"تم شیک پیو، خود کو ریلیکس کرو پھر مجھے تمہیں کچھ بتانا بھی ہے۔۔۔"حازق اسکے آنے سے پہلے شیک کا آرڈر دے چکا تھا جو کہ اب ویٹر نے دونوں کے آگے سرو کر دیا تو حازق اسکا بزنس کی اکتاہٹ سے دھیان ہٹاتے ہوئے بولا۔

"یہ بھی پی لوں گا پہلے تم کہو جو کہنا۔۔۔"وہ باقاعدہ اسکی طرف متوجہ ہوا تو حازق ٹھہرے ہوئے انداز میں سب بتاتا چلا گیا، وہ جیسے جیسے بولتا جا رہا تھا حماد کے چہرے پر خوشی واضع ہوتی جا رہی تھی۔

"مبارک ہو، آخر کار اس فیلڈ میں آنے کا تمہارا امبیشن پورا ہوا۔۔۔"حماد مسکراتے ہوئے ہوئے بولا۔

"حماد یہ میرا امبیشن نہیں، گروتھ موٹیویشن تھی، میں پازیٹووے میں آگے بڑھتے ہوئے اپنے جیسے لوگوں کے لیئے کچھ کرنا چاہتا ہوں، انسانیت کو فروغ دینا چاہتا ہوں، اگر یہ میرا امبیشن ہوتا تو نیگیٹو ہوتا اور میں صرف پیسہ کمانے کو ہی ترجیح دیتا۔۔۔"وہ مسلسل مسکراتے ہوئے اپنے خیالات بیان کر رہا تھا۔۔۔

"تم بہت مشکل ٹرمز کا استعمال کرتے ہو جو میرے یہاں سے گزر جاتی ہیں۔۔۔" وہ سر کے اوپر سے اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

"جیسے میں تو تمہیں جانتا نہیں، میرے ساتھ یہ ڈرامے مت کرو، اور اب یہ بتادو کیوں اتنی عجلت میں فون کیا تھا۔۔۔" وہ گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے بولا۔

"اوہ بھائی صاحب آپ نے ذرہ سہ نام کیا کمالیا تو اب وقت مجھ سے زیادہ اہم ہو گیا۔۔۔" وہ حازق کے بار بار وقت دیکھنے پر مصنوعی انداز میں منہ بناتے ہوئے بولا۔

"اوہ پلیز حماد مجھے یہ نام کمانے کا تانہ مت دیا کرو، یہ جو نام اور عزت مجھے آج اپنی فیلڈ کے لوگوں سے ملتی ہے یہ صرف اور صرف تمہاری بدولت ہے۔۔۔"

"تم مجھ پر بار بار یہ مت جتایا کرو، یہ سب تمہاری محنت کا نتیجہ اس کا کریڈٹ کسی اور کو مت دیا کرو۔۔۔" وہ سنجیدہ ہوا۔

"جو بھی کہو لیکن میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا کہ میری کامیابی کے پیچھے ہمیشہ تم جیسے بے لوث بھائی کا کردار رہا جو مجھے گرنے سے پہلے تھامتا رہا۔۔۔" حازق محبت سے حماد کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہماری زندگیوں میں آنے والے اگلے مراحل میں بھی تم خود کے ساتھ ہمیشہ مجھے پاو گے۔۔۔" وہ حازق کا ہاتھ دباتے ہوئے شیک کا گلاس لبوں سے لگا گیا۔

"یہ تو میں جانتا ہوں، کوئی نئی بات بتاو۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"یار نئی بات بھی ہے بتانے کے لیئے، لیکن اب تمہارے سامنے بیان کرنے میں شش و پنج کا

شکار ہو رہا ہوں۔۔۔"حماد سر کھجاتے ہوئے بولا۔

"ایسی کونسی بات ہے جس سے تم گھبرا رہے ہو۔۔۔"حازق کھوجتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔

"وہ میں سوچ رہا تھا اس آخری سمسٹر، میرا مطلب یونیورسٹی ختم ہونے کے بعد شادی کر لوں۔۔۔"بالآخر اسنے کہہ ہی ڈالا۔

"تم ٹھیک تو ہو جو آج بلاوجہ شادی کی باتیں کر رہے ہو، کہیں کسی سے پیار تو نہیں ہو گیا۔۔۔" حازق ہنستے ہوئے بولا۔

"پیار کا تو پتہ نہیں، بس اتنا جانتا ہوں مجھے وہ اچھی لگتی ہے، یوں لگتا اگر وہ میری زندگی میں نہ آئی تو میرے لیئے بہت سی مشکلات کھڑی ہو سکتی ہیں۔۔۔"اب کی بار حماد سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔

"کون ہے وہ، جو تمہیں اس حد تک انسپائر کر گئی کہ تم مجھ سے نظریں ہٹا کر کسی اور کے بارے میں بھی سوچنے لگے۔۔۔"

"تم کیا جانو اس بندی میں میری پسندیدگی کا محور صرف تمہاری ذات ہے۔۔۔"یہ بات وہ صرف سوچ سکا تھا۔

"مجھے ایسے کیوں مسکرا کے دیکھ رہے ہو بتا بھی دو کون ہے، صبر نہیں ہو رہا۔۔۔"

"سفائر۔۔۔"وہ جو شیک کا گلاس لبوں تک لے جا رہا تھا ادھر ہی ساکن ہوا اور حیران کن انداز میں حماد کو گھورنے لگا۔

"تم پرینک کر رہے ہو۔۔۔؟"گلاس ٹیبل پر رکھ کر دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے عجیب سے انداز میں اسے دیکھنے لگا۔

"میں یہ بات مذاق میں کیوں کروں گا۔۔۔"

"میرا مطلب تھا تم جانتے بوجھتے بقول تمہارے ایک چڑیل سے شادی کر لو گے اور دوسری اہم تم دونوں کو کم از کم میں نے تو پچھلے گزرے وقت میں کبھی سلوک سے ایک ساتھ بیٹھے کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا، تو زندگی ایک ساتھ کیسے گزارو گے۔۔۔"

"کیا تم اسکے لیئے سنجیدہ ہو یا یہ صرف ایک وقتی جذبہ۔۔۔؟"حازق وقفہ لے کر ایک بار پھر سے بولا۔

"اس کے لیئے جو کچھ میں محسوس کرتا ہوں فی الحال اپنے ان محسوسات کو کوئی نام نہیں دے سکتا، لیکن اتنا ضرور جانتا ہوں یہ وقتی جذبہ نہیں، اگر تمہیں یاد ہو، تو تھرڈ سمسٹر میں تم نے مجھ سے ایک بات کہی تھی کہ میں سفائر سے دور رہوں کیونکہ تم نہیں چاہتے تمہاری زندگی کا ایک بہترین انسان کسی لڑکی کی زندگی خراب کر دے تو بس میں نے اس بات پر عمل کرتے ہوئے دوبارہ کبھی سفائر کو تنگ نہیں کیا لیکن اب جبکہ ہماری یونیورسٹی ختم ہونے میں چند ماہ رہ گئے ہیں تو میں چاہتا ہوں تھرڈ سمسٹر سے اسکے لیئے پختہ ہوتی اپنی ان خاموش فیلنگز کو حلال نام دے دوں، اسکے گھر باقاعدہ رشتہ بھجوا دوں۔۔۔"وہ حازق پر اپنی سوچ واضع کرنے کے بعد پر سکون سانس خارج کر کے کرسی سے ٹیک لگا گیا۔

"حماد تمہیں اس معاملے میں اتنا سنجیدہ میں نے آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا، کیا کوئی اور بات

بھی ہے۔۔۔"حازق بغور اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے بولا۔

"مام ڈیڈ میری شادی اس لندن پلٹ ماہم سے کروانا چاہتے ہیں لیکن ابھی یہ بات ان کی نظر میں مجھ سے ڈھکی چھپی ہے اسی لیئے میں چاہتا ہوں کہ وہ لوگ مجھ سے ماہم کی بات کریں اس سے پہلے میں خود انہیں اپنا فیصلہ سنادوں۔۔۔"وہ گرم ہوتا شیک کا گلاس قدرے پڑے ہٹا کر بولا تو حازق محض سر ہلا گیا۔

"پھر ساری بات سن کر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں، اگر تم اس چڑیل کو ہینڈل کر سکتے ہو تو یقین جانو سفائر سے بہتر احساس کرنے والی لڑکی تمہیں کبھی نہیں مل سکتی۔۔"

"پھر پکا آج بات کرلوں مام ڈیڈ سے۔۔۔؟"اس نے آخری بار تائید چاہی۔

"سو فیصد پکا۔۔۔"

"دیکھ لو جوتے نہ پڑوا دینا۔۔۔"

"انکل آنٹی کا تو پتہ نہیں لیکن سفائر سے نہیں بچتے، حماد بیٹا تیری تو نکل پڑی۔۔۔"حازق مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔

"یقین جانو پچھلی کتنی راتوں سے اسکے ری ایکشن کا سوچ سوچ کے میں سو نہیں سکا۔۔۔"چہرے پر مظلومیت طاری کی گئی تو حازق نے سارے لحاظ بالائے طاق رکھتے ہوئے زندگی سے بھرپور قہقہہ لگایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بے شمار طلباء کے درمیان پر اعتماد انداز میں سب سے الگ تھلگ کھڑی خود کو سورج کی وقت بہ وقت تیز ہوتی شعاعوں سے بچانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے وہ انتظار میں ہلکان ہونے لگی، تب ہی تنگ آکر گیٹ کے سامنے موجود درخت کی چھاوں میں بنے چبوترے پر پیر لٹکا کر بیٹھ کر اپنے ارد گرد موجود چہروں پر زندگی سے بھرپور مسرتیں دیکھنے لگی، اور ناچاہتے ہوئے بھی اپنی حالات زندگانی کا موازنہ کرنے لگی، ہر شخص قیامت سے پہلے اپنی طرز کی قیامت دیکھتا جیسے ایک چیونٹی کے لیئے کسی کے قدموں کی بلند چھاپ قیامت آجانے کے مترادف ہے اسی طرح نور داب خان کے لیئے اس اندھیری رات میں انسان نما درندوں سے بے حرمت ہونے کا خیال قیامت برپا ہو جانے کے مترادف تھا لیکن پھر اللہ کے کرم سے اس قیامت کے ٹل جانے کے بعد نور کے لیئے اپنی اصلیت حازق پر واضع کرنا ایک الگ شرمندگی کا مقام تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تمہارا نام کیا ہے۔۔۔؟" سفائر اسکے سامنے سراپا سوال بنی بیٹھی جو کہ کسی بھی بات کا جواب نہیں دے پا رہی تھی۔

"نور۔" وہ ڈرتے ہوئے جواب دے کر دوبارہ خاموشی کا قفل لگا گئی۔

"پورا نام بتاو، کہاں کی رہنے والی ہو۔۔۔؟، تاکہ ہم تمہیں تمہارے گھر تک پہنچا سکیں۔۔۔" سفائر نے نور کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسکی ہمت بندھائی لیکن دوسری طرف خاموشی ایک بار

تو

پھر سامنے موجود تینوں نفوس کا منہ چڑھا رہی تھی۔

"نور دیکھو تمہیں یہاں رہتے ہوئے ایک ہفتہ ہونے کو ہے، ایسے میں تمہارے والدین پریشان ہوں گے، اگر تم بولو گی نہیں، کچھ بتاو گی نہیں تو ہم کیسے تمہیں ان تک پہنچائیں گے۔۔۔" اب کی بار سفائر کی بجائے حماد نے کوشش کی۔

"اگر مجھ جیسی اولاد کے سر پر والدین کا سایہ موجود ہو تو ہم کبھی اندھیری رات میں کسی درندے کی ہوس کا نشانہ بنتے نظر نہ آئیں۔۔۔" حماد کے پوچھنے پر نور خود پر ضبط کرتے ہوئے گویا ہوئی لیکن اس کے باوجود بھی آنکھوں میں موجود سیال مایا بے اختیار پلکوں کی بھاڑ توڑ کر چہرے پر پھیلنے لگا۔

"نور فار گارڈ سیک، میں تمہیں کتنی بار بتا چکا ہوں کہ اس رات ایسا کچھ نہیں ہوا تھا تو پھر کیوں تم خود کو اس کیفیت سے نہیں نکال پا رہی، تمہیں تو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے تمہیں محفوظ رکھا۔۔۔" حازق ماتھے پر قدرے تیوری چڑھاتے ہوئے بولا۔

"کس بات کا شکر ادا کروں صاحب، اس بات کا کہ میری عزت بچ گئی یا میرا بھرم رہ گیا یا اس بات کا کہ زندہ بچنے کے بعد بھی اللہ کی اتنی بڑی زمین پر میرے لیئے عزت سے رہنے کا کوئی ٹھکانہ موجود نہیں۔۔۔" آنسو ایک بار پھر سے بہنے لگے۔

"نور تم پریشان مت ہو، ہم تمہارے ساتھ ہیں، تم ہمیں اپنا خیر خواہ سمجھ سکتی ہو۔۔۔" سفائر نے ایک بار پھر سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے یقین دلایا۔

"کیا یہ لہجے کی نرماہٹ، ہمدردی اور خیر خواہی میری اصلیت جاننے کے بعد بھی باقی رہے

گی۔۔۔؟"وہ سفائر کے ہاتھوں میں موجود اپنے ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

"اگر آپ مجھے اس بات کا یقین دلا سکتی ہیں تو سنیں، میرا اس دنیا میں کوئی نہیں، میں تن تنہا سات سال کی عمر سے اس ظالم دنیا کی ظلمت کا نشانہ بنتی آرہی ہوں، اور قیامت تو یہ، کہ اس بدصورت معاشرے کے رحم و کرم پر مجھے بے آسرا چھوڑنے والا اور کوئی نہیں میرا اپنا باپ تھا۔۔۔"نور کے رونے کی شدت اضافہ ہوا تو سفائر نے اسکے ہاتھ پر اپنی گرفت مزید مضبوط کی۔

"نور تم پریشان مت ہو، سب ٹھیک ہو جائے گا، بس تم اللہ پر یقین رکھو۔۔۔"حازق نے نرمی اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"اللہ کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے ہی تو سات سال سے پندرہ سال تک کا سفر طے کر لیا ورنہ میں اچھے سے جانتی ہوں نہ سات سال پہلے معاشرے میں میری اہمیت تھی اور نہ آنے والے سات سالوں میں مجھ جیسی ذات کی کوئی اہمیت ہو گی۔۔۔"

"تم چھوٹی سی ہو ابھی، اتنی ناامیدی کی باتیں کہاں سے کرنی سیکھ لیں۔۔۔"حماد نے سنجیدہ صورتحال کو مزاح کا رنگ دیا۔

"وقت سب کچھ سیکھا دیتا صاحب، لیکن آپ لوگ نہیں سمجھیں گے، کیونکہ اللہ نے آپ کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں رکھی، حتی کہ آپ لوگ اپنی ذات میں بھی مکمل ہیں جبکہ میرے پاس رشتوں کی کمی کے ساتھ ساتھ میری ذات میں بھی کمی ہے، ایک نامکمل شخصیت جو نہ تو ایک پندرہ سالہ لڑکی کہلانے کے قابل ہے اور نہ ہی پندرہ سالہ نوعمر لڑکا۔۔۔"نور کے منہ

سے ادا ہونے والے الفاظ سن کر سفائر کے ہاتھوں کی گرفت یکدم ڈھیلی ہوئی۔

"میں جانتی ہوں، سب کی طرح آپ لوگوں کے لیئے بھی میرا وجود قابل نفرت ہے، لیکن میرا اس میں کوئی اختیار نہیں۔۔۔" وہ روتے ہوئے بے اختیار خود پر گزری اذیت بتاتی چلی گئی۔

"اس رات ستائش آپی نے مجھے کچھ پیسے، اپنا فون نمبر اور ایک جگہ کا ایڈریس دیا تھا کہ میں وہاں پہنچ کر ان سے رابطے میں رہوں لیکن میرے کالے بخت نے مجھ سے میرا واحد سہارا بڑی بے دردی سے چھین لیا وہ پیسے اور فون نمبر کسی کی ہوس کا نشانہ بن جانے کے خوف میں کہیں پیچھے ہاتھ سے چھوٹ گئے۔۔۔" وہ روتے ہوئے سفائر کے ہاتھوں پر سر ٹکا گئی۔

"میرے ماتھے پر لکھو
بخت سے ہاری ہوئی"

"نور خاموش ہو جاو، ریلیکس رہو۔۔۔" سفائر نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا ورنہ یہ اسکے لیئے کم شاک نہیں تھا۔

"میں کیسے ریلیکس رہوں، جبکہ میں جانتی ہوں اب سے کچھ لمحوں بعد، ایک بار پھر سے دربدری کی ٹھوکریں کھانا میرے مقدر میں لکھ دیا گیا، لیکن اب کی بار میں گرو سے بچ نہیں سکوں گی۔۔۔"

"اب کی بار تم دربدر نہیں کی جاو گی۔۔۔" حازق نے خود کو شاک کی کیفیت سے نکال کر اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جب کہ نور رونا بھول کر حیرت کا مجسمہ بنی اسے دیکھنے لگی۔

"آپ مجھ پر ترس کھا رہے ہیں۔۔۔؟" وہ اپنے چہرے پر پھیلے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

"نہیں بالکل بھی نہیں، میں کافی عرصے سے خواجہ سرا کمیونٹی کے لیئے کچھ اچھا کرنا چاہتا تھا سمجھو آج شروعات تم سے کرنے کا فیصلہ کیا۔۔۔" وہ روانگی سے بولا۔

"میں کیسے آپ پر اعتبار کروں، سچ تو یہ ہے کہ اب مجھے کسی پر یقین نہیں رہا پندرہ سال کی عمر میں انسانیت کے اتنے گھناؤنے روپ دیکھ لیئے کہ آپکی بے وجہ اچھائی کے پیچھے کچھ غلط ہو جانے کا احساس مجھے اب کی بار موت کے گھاٹ اتار دے گا۔۔۔" نور نے روتے ہوئے ہاتھ جوڑے۔

"پچھلی ہر بات بھول جاو بس اتنا یقین رکھو کہ یہ جو شخص تمہارے سامنے، تمہارے سر پر ہاتھ رکھے کھڑا وہ تمہارے لیئے لڑ ضرور سکتا، لیکن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔۔۔" حماد نے حازق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اور مجھے یہ بھی یقین ہے جب تم اس کی شاگردی میں رہو گی تو زندگی جینا سیکھ جاو گی۔۔۔" سفائر نے بھی حازق کی طرف دیکھتے ہوئے رسانیت سے کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بچے تم ابھی تک یہاں بیٹھا ہے، کوئی لینے نہیں آیا کیا۔۔۔" وہ اپنے قریب ابھرتی آواز سن

کر یکدم ماضی کی یادوں سے واپس لوٹی تھی۔

"بس آنے والے ہیں۔۔۔"نور نے مختصر سا جواب دے کر اپنے ارد گرد دیکھا جہاں اب پہلے سے قدرے کم تعداد میں لڑکیاں رہ گئ تھیں۔

"سفائر آپی نے ٹھیک کہا تھا، میں زندگی جینا سیکھ جاوں گی، میں اپنے ہر ڈر ہر خوف کو مات دے کر زندگی میں آگے بڑھنے لگوں گی، صرف حازق بھائی کی وجہ سے، میں کیسے ساری زندگی انکا احسان چکا سکوں گی۔۔۔"ایک بار پھر وہ خود سے مخاطب ہوئی تب ہی گیٹ کے سامنے گاڑی کا ہارن ابھرا جسے نور بخوبی پہچانتی تھی یکدم چہرے پر مسکراہٹ سجائے باہر کی طرف بڑھ گئ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"لوگوں کے پیپرز کیسے ہوئے۔۔۔؟"جونہی وہ پچھلا دروازہ کھول کر اندر بیٹھی، فرنٹ سیٹ پر موجود حماد نے سوال کیا۔

"جیسا لوگوں کے بہترین دوست نے مجھے پڑھایا ویسا ہی ان ناچیز لوگوں کے پیپرز ہوئے۔۔"وہ ہنسی دباتے ہوئے بولی۔

"ویسے لوگ کافی چالاک نہیں ہوگئے۔۔۔"وہ باقاعدہ پیچھے مڑ کر نور کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"کیونکہ لوگ اب آپ کے ساتھ رہنے لگے ہیں۔۔۔"وہ کھڑکی کی طرف رخ موڑ گئ مبادہ

حماد اسکے چہرے پر امڈتی ہنسی کی رمق نہ دیکھ لے۔

"میں تو معصوم ہوں۔۔۔"وہ کالر جھاڑتے ہوئے بولا۔

"ہاں نور یہ بہت معصوم ہے،اسکی معصومیت کی انتہا یہ ہے کہ ہمارے موصوف سفائر صاحبہ سے شادی کی خواہش رکھتے ہیں،اب خود سوچ لو اسکے ساتھ آنے والے کل میں کیا کیا ہونے والا۔۔۔"حازق دانت نکالتے ہوئے بولا۔

"شکل اچھی نہ ہو بندہ بات ہی اچھی کر لیتا،مجھے پہلے سے مت ڈراو۔۔۔"

سر فروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

حماد پر جوش ہو کر بولا۔

"بھئی آپکی تو نکل پڑی۔۔۔ "

"حازق یہ فاول ہے تم نے اس مینڈکی کو کیوں بتایا اب اگر میرا پرپوزل ریجیکٹ ہوا تو یہ میرا جینا حرام کر دے گی۔۔۔"وہ شکایتی انداز میں گویا ہوا۔

"حماد بھائی اللہ نہ کرے آپکا پرپوزل ریجیکٹ ہو،میں تو چاہتی ہوں سفائر آپی کے ہاتھوں آپکی اچھی بھلی درگت بنے۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے اسے مزید چڑا گئی۔

"یا اللہ کیا میری زندگی میں ایک چڑیل کم تھی جو دوسری ڈائن بھی آ گئی۔۔۔ "

"اوئے خبر دار جو نور کو ڈائن کہا۔۔۔"حازق یکدم بولا۔

"تو چپ کر کے بیٹھ کوہقاف کے جن۔۔۔"حماد منہ چڑھاتے ہوئے بولا۔

"اوہو شہزادہ گلفام تو دیکھو۔۔۔"حازق با قاعدہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"وہ تو میں ہوں،نور تم بتاؤ آگے کیا کرنے کا ارادہ۔۔۔؟"حماد نے نور کو مخاطب کیا

"جو حازق بھائی میرے لیئے بہتر سمجھیں میں وہی کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔۔۔"جواب مسکراہٹ سے بھرپور تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بابا میرے گریڈز دیکھیں،میں کلاس میں فرسٹ آئی ہوں۔۔۔"دراب خان اپنی سوچوں میں غرق تھا جب تانیس اسکے پاس صوفے پر اپنا رپورٹ کارڈ ہاتھ میں لیئے جا ٹکی تو وہ اسکی طرف متوجہ ہوا۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے،اپنی مما کو دیکھایا۔۔۔؟"وہ اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولا جبکہ تانیس کا چہرہ یکدم سنجیدہ ہوا۔

"میں گئی تھی،وہ اب بھی ویسی کی ویسی ہیں جیسی دو سال پہلے،وہ مجھ سے بات نہیں کرتیں، میری طرف دیکھتیں نہیں،میری کسی خوشی میں خوش بھی نہیں ہوتیں،بابا اب میری امید ٹوٹتی جا رہی ہے،وہ مجھ سے اتنی نفرت کیوں کرتی ہیں۔۔۔"اس کی آنکھوں میں آنسو سوال بن کر چمکنے لگے۔

"آپکی ماما پریشان ہیں، مجھے یقین ہے وہ جلد ٹھیک ہو جائیں گی وہ بس مجھے سزا دے رہی ہیں، آپ ان کی لاپروائی یا انکی بے فکری کو کچھ اور مطلب کبھی مت دینا بس یہ یاد رکھنا کہ آپ کی مما آپ سے بے حد محبت کرتی ہیں۔۔۔" دراب خان اپنی انگلیوں کے پوروں سے اسکے چہرے پر پھیلے آنسو صاف کرتے ہوئے گویا ہوا۔

"بابا آپکی بندھائی ہمت کو تھامے میں نے دو سال اپنی ماں کے ہونے کے باوجود بن ماں کے گزار دیے۔۔۔" وہ شکوہ کر گئی۔

"میری جان آپ بد ظن مت ہو، بس اللہ کی طرف سے اس بے سکونی کو ایک آزمائش سمجھو۔۔۔، کیونکہ آج سے دس سال پہلے، میں نے تمہاری ماں سے اسکی اولاد کو چھین کر اسے بے سکون کیا تھا آج اللہ وہی بے سکونی مجھے لٹا رہا۔۔۔" وہ تانیس کو خود سے گلے لگائے گہری سانس لے کر اپنے آپ سے مخاطب ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نور جو کچن میں موجود حازق اور حماد کے لئے گاجر کا جوس بنا رہی تھی یکدم ڈور پر ہونے والی بیل پر دروازہ کھولنے باہر کی طرف بڑھی۔

"سرپرائز۔۔۔! پیپرز ختم ہونے کی خوشی میں تمہارے لیئے ایک چھوٹا سا گفٹ۔۔۔" سفائر ہاتھوں میں تھاما بوکے اور ایک چاکلیٹس سے بھری باسکٹ نور کی طرف بڑھاتے ہوئے خوش کن انداز میں بولی جسے وہ مسکراتے ہوئے شکریہ سے تھام چکی تھی۔

"آج تو پھر لوگ خوب آرام کریں گے۔۔۔" وہ نور کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔

"کہاں کا آرام، ابھی ابھی سکول سے آئی تو حماد اور حازق بھائی نے کچن میں جوس بنانے بھیج دیا۔۔۔" وہ اسے مزید تفصیلات سے آگاہ کرتے ہوئے لاؤنج میں لے آئی جہاں وہ دونوں صوفے پر الٹے سیدھے لیٹے ہوئے تھے۔

"کچھ شرم ہوتی ہے، کچھ حیا ہوتی ہے، بچی کے آج پیپرز ختم ہوئے، اسے کچھ اچھا کھلانے کی بجائے تم دونوں الٹا اسی سے فرمائشیں کر رہے ہو۔۔۔" سفائر نے کشن اٹھا کر پہلے حماد اور پھر حازق کو مارا۔

"محترمہ بچی کے پچھلے جتنے دن سے پیپرز تھے، یہ معصوم بچہ انہیں ناشتہ، دوپہر کا، شام کا کھانا، حتی کہ ان کے کپڑے تک استری کر کے دیتا رہا۔۔۔" حازق سیدھے ہو کر بیٹھے ہوئے چلا اٹھا۔

"وہ تمہارا فرض تھا۔۔۔" سفائر آنکھیں گھماتے ہوئے بولی تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"اور آج بزنس مین صاحب، ہم سب کے لیئے کچھ بہت اچھا سا آرڈر کروائیں گے کیوں حماد۔۔۔" وہ نور کو آنکھ مارتے ہوئے بولی۔

"کس خوشی میں۔۔۔" وہ تڑپ کر بولا۔

"بس میں نے کہا اسی خوشی میں۔۔۔"

"ابھی میں تمہاری محبت میں اتنا اندھا نہیں ہوا کہ اپنا سب کچھ لٹا دوں۔۔۔" حماد نے محض

سرگوشی کی جسے حازق بآسانی سن کر قہقہہ لگا چکا تھا۔

"تمہیں کیا ہوا۔۔۔"سفائر نے حازق کو گھورا۔

"کچھ بھی تو نہیں وہ بس میں کہنا چاہ رہا تھا آج حماد کی طرف سے رہنے دو، میں کچھ کھلاتا ہوں ایکچوئیلی میری پرموشن ہو گئی، مجھے شوسٹاپر کے طور پر لاہور فیشن ویک میں پارٹ دیا جارہا۔۔۔"وہ پرسکون انداز میں بولا۔

"Congratulations Haziq I'm so happy for you."

اللہ تعالی تمہیں اسی طرح کامیابیاں عطا کرے۔۔۔"سفائر کے کہنے پر سب نے یکدم آمین کہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کہاں سے آرہے ہو۔۔۔؟"قمر صاحب نے آنکھوں پر موجود چشمہ قدرے نیچے کر کے حاشر کو مخاطب کیا جو انگلی پر چابی گھماتے ہوئے رات کے ایک بجے گھر میں داخل ہوا۔

"یہ آپ کا کنسرن نہیں۔۔۔"انداز لاپروائی لیے ہوئے تھا۔

"اپنے لہجے پر غور کرو، سامنے تمہارا باپ کھڑا۔۔۔"وہ غصے سے دھاڑے۔

"تو آپ بھی اپنی حدود میں رہیں میری زندگی میں دخل مت دیا کریں۔۔۔"

"میں تمہارا باپ ہوں۔۔۔"

"باپ ہیں تو اسکا مطلب آپکو پرمٹ مل گیا کہ آپ مجھ پر بے جا اپنا اختیار چلائیں۔۔۔" اب کی بار انداز ہتک آمیز تھا۔

"حاشر یہ مت بھولو میں نے اپنی ساری جائیداد تمہارے نام کر دی تو میں کمزور ہو گیا، میں ابھی زندہ ہوں، جو کچھ تمہارے نام کیا اسے واپس لینے کا اختیار اب بھی اپنے پاس محفوظ رکھتا ہوں۔۔۔" انداز پر سکون تھا۔

"جانتا ہوں لیکن یقین جانیں مجھے اس دولت کی چاہ بھی نہیں رہی، آپکو پتہ کبھی کبھی میرا دل چاہتا کاش میں آپ جیسے بے حس انسان کی اولاد نہ ہوتا، میں حازق کا بھائی نہ ہوتا یا اگر میں اسکا بھائی تھا تو حماد جیسا ہوتا، کیونکہ میں حاشر قمر رضا بن کر بے سکون ہوں ہاں میں تب سے بے سکون ہوں جب سے وہ ہماری نظروں سے دور چلا گیا۔۔۔" اسنے دیوار پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"حاشر۔۔۔۔" قمر صاحب نے اسے ٹوکا۔

"عنائیہ اپنی شادی پر آپ سے کہتی رہی کہ حازق کو بلا لیں، وہ یہ کہتی ہوئی لندن چلی گئی لیکن آپ نے اپنی ضد نہیں چھوڑی۔۔۔"

"میں آج بھی اپنی بات پر قائم ہوں، میں نے اسے گھر سے نہیں نکالا وہ اپنی مرضی سے گیا تھا۔۔۔" وہ کرخت آمیز لہجے میں گویا ہوئے۔

"ڈیڈ ہمارے دلوں میں حازق کے لیئے نفرت پیدا کرنے میں آپ کا کردار سب سے اہم رہا، کیا آپ نے کبھی سوچا ہماری نفرت کے بدلے اگر اسکی کوئی آہ مجھے یا عنائیہ کو لگ گئ۔۔۔" وہ آخر کار اپنی بے سکونی بیان کر گیا۔

"کہتے ہیں اولاد کا دکھ سب سے بڑا دکھ ہوتا، اگر حازق کی کوئی آہ مجھے اور عنائیہ کو اپنی لپیٹ میں لے گئ تو آپ کی یہ شاندار اولاد ریزہ ریزہ ہونے میں وقت نہیں لگائے گی لیکن مجھے اس بات کا بھی یقین ہے کہ حازق نے کبھی ہمیں بد دعا نہیں دی ہو گی وہ ہم جیسا چھوٹے ظرف کا مالک نہ تھا وہ تو زندہ دل تھا خوش رہنے والا، خوشیاں بانٹنے والا نفرت کا آغاز تو میں نے کیا بچپن سے، اسے اسکی کلاس کے سامنے شرمندہ کیا، اسے کیا کچھ نہ کہا وہ کبھی پلٹ کر خواب تک دیتا کیونکہ وہ مجھے کہیں نہ کہیں بڑا بھائی ہونے کے ناطے عزت دیتا تھا لیکن ہم نے سب کچھ خود بکھیر دیا۔۔۔، آپ مجھے کہتے ہیں کہ میں شادی کیوں نہیں کرتا بس یہی وجہ میری شادی نہ کرنے کی، اگر شادی کے بعد میرے گھر حازق جیسی اولاد پیدا ہو گئ تو آپ اسے بھی نکال باہر کریں گے، کیا پتہ میں خود بھی لوگوں کے ڈر سے اسے نکال دوں یا اسکا گلا دبا کر اسے مار ڈالوں۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولتا جا رہا تھا۔

"حاشر تم اس طرح کی باتیں کیوں کر رہے ہو، میرا دل دکھ رہا۔۔۔" قمر صاحب نے اسے گلے لگایا۔

"ڈیڈ مجھے حازق کے سامنے جانے سے ڈر لگتا اسے سوچنے سے ڈر لگنے لگا۔۔۔"

"حاشر تم نماز پڑھو اللہ سے معافی مانگو، اپنے لیئے سکون مانگو، بے شک اللہ کی ذات ہدایت

بخشنے والی ہے۔۔۔"مسسز قمر جو کب سے لاؤنج کے دروازے میں کھڑی دونوں باپ بیٹے کی گفتگو سن رہیں تھی یکدم آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے گویا ہوئیں تو اب کی بار قمر صاحب محض سر جھکا گئے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تمہارا آخری سمسٹر کب سے شروع ہو رہا ہے۔۔۔؟"حماد جو بڑے انہماک سے ناشتہ کر رہا تھا یکدم مسسز گیلانی کی باز پرس پر ششدر رہ گیا۔

"یہی کوئی تین چار دنوں تک، آپ کیوں پوچھ رہی ہیں خیریت۔۔۔؟"وہ پانی کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے دونوں کے چہرے کے تاثرات سے کچھ اندازہ لگا رہا تھا۔

"کچھ خاص نہیں، بس ہم سوچ رہے تھے۔۔۔"

"مام ڈیڈ مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔"وہ یکدم مسسز گیلانی کی بات کاٹ کر بولا مبادہ وہ پہلے کچھ کہہ نہ دیں۔

"ہاں کہو۔۔۔"مسٹر گیلانی نے حماد کو مزید بولنے کا اشارہ کیا تو وہ گلا کھنکار کر سفائر کے حوالے سے اپنی پسندیدگی کا اظہار کرنے لگا جب جب وہ بولتا گیا ان کے ماتھے پر سلوٹیں واضع ہوتی گئیں۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا، اپنا پورا دھیان پڑھائی پر لگاؤ کیونکہ تمہارے آخری سمسٹر کے بعد ہم ماہم سے تمہاری شادی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، ورنہ اس ہیجڑے کے ساتھ رہ رہ کر لوگ تمہیں

بھی اس جیسا سمجھنے لگیں ہیں ایسے میں کوئی بھی اپنی بیٹی کا ہاتھ تمہارے لیئے ہمارے ہاتھوں میں نہیں تھمائے گا۔۔۔"مسسز گیلانی کا انداز ہتک آمیز تھا۔

"میں آپ کو اپنی پسند سے آگاہ کر چکا ہوں،ڈیڈ نے کہا بزنس جوائن کرو میں نے کر لیا،لیکن اب کی بار اپنی زندگی کا فیصلہ میں خود لوں گا اگر آپ راضی ہیں تو اس ایڈریس پر رشتہ لے جایئے گا ورنہ آپ بھی میری ایک بات یاد رکھیں میں اس لڑکی کے علاوہ کسی اور سے ہر گز شادی نہیں کروں گا پھر چاہے آپ جتنا مرضی مجھے بلیک میل کریں۔۔"وہ کھانے کی پلیٹ پڑے دھکیل کر ٹیبل پر سبکتگین صاحب کے گھر کا ایڈریس چھوڑ کر آفس کے لیے نکل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نور ادھر آو۔۔۔"حازق لیپ ٹاپ کھولے مخاطب ہوا جو ایک طرف کھڑی چیزوں پر موجود گرد صاف کر رہی تھی۔

"میں سوچ رہا ہوں رزلٹ آنے سے پہلے تمہارا فارغ رہنے سے بہتر ہے کہ تم باقاعدہ طور پر میک اپ کلاسسز جوائن کر لو۔۔۔"انداز مصروفیت لیئے ہوا تھا۔

"جیسا آپکو بہتر لگے لیکن حازق بھائی میری بھی ایک خواہش ہے۔۔۔"وہ نظریں زمین کی اوڑھ کرتے ہوئے بولی،حازق نے اسے مزید بولنے کا اشارہ دیا۔

"میں تفسیر سے قرآن پاک پڑھنا چاہتی ہوں خاص طور سورت نور۔۔۔"نور اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے مزید گویا ہوئی۔

"مجھے تمہاری اس خوبصورت خواہش پر قطعی کوئی اعتراض نہیں،میں کل ہی تمہارے لیے

کسی قرآن پڑھانے والے ٹیچر کا بندوبست کر دوں گا لیکن تم مجھے بتاو، یہ خواہش کب سے تم نے اپنے اندر دبائے رکھی ہے۔۔۔"وہ لیپ ٹاپ بند کر کے مکمل طور پر نور کی طرف متوجہ ہوا۔

"سہی سے یاد نہیں، بس ذہن کے پردے پر کچھ آدھ مٹے چہروں میں ایک چمکتا چہرہ مجھ سے روز اپنی اس خواہش کی تکمیل کی آرزو کرتا۔۔۔"انداز میں نرماہٹ کا عنصر موجود تھا۔

"اور وہ چمکتا چہرہ کس کا ہے۔۔۔"وہ مزید اسے کریدرہا تھا جو کم ہی اپنی ذات پر موجود ہول ہٹاتی تھی۔

"مجھ سے بے پناہ محبت کرنے والی ایک بے بس ماں، جو میرے حق کے لیئے اپنے شوہر سے لڑ نہ سکی۔۔۔"وہ اتنا کہہ کر دوبارہ چیزوں پر نظر نہ آنے والی گرد صاف کرنے لگی اس دوران یادوں کا ایک دریا بہا جس نے چٹان کی طرح مضبوط نور کی آنکھوں میں چند درد کے قطرے بھر دیے، جبکہ حازق خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا جسکا دکھ، جسکی تکلیف اسے اپنی تکلیف سے کئ گناہ زیادہ لگتی تھی کئ دفعہ تو حازق لاشعوری طور پر بے اختیار ہو کر شکر ادا کرتا کہ وہ نور کی طرح دربدری کی ٹھوکریں نہیں کھاتا رہا، عزت سے ماں باپ کے سائے تلے زندگی جیتا رہا۔

"السلام علیکم، جناب کن سوچوں میں ڈوبے ہیں آپ۔۔۔؟"حماد کی آواز نے حازق کو واپس سوچوں سے حقیقت میں پٹخا۔

"نہیں کچھ خاص نہیں تم بتاو آج صبح صبح یہاں کیسے، آفس نہیں جانا کیا۔۔۔؟"

"موڈ نہیں آفس جانے کا۔۔"وہ منہ بسورتے ہوئے بولا تب ہی نور ٹرے میں جوس کا گلاس

لیئے حاضر ہوئی۔

"کیوں تمہارے موڈ کو کیا ہوا۔۔۔؟" حازق اسے تنبیہی نظروں سے دیکھتے ہوئے جوس کا گلاس ٹرے سے اٹھا کر حماد کے سامنے رکھتے ہوئے بولا۔

"میں مام ڈیڈ سے سفائر کے بارے میں بات کر کے آرہا ہوں، انکار سپانس کچھ اچھا نہیں۔۔۔"

"بس اتنی سی بات پر موڈ آف ہے۔۔۔" نور یکدم جوش سے بولی تو حماد نے محض سر ہلا دیا۔

"حماد بھائی میرے پاس ایک آئیڈیا، اگر آپ کے گھر والے نہیں مانتے تو آپ بھاگ کر شادی کر لیں۔۔۔" وہ چہرے پر امڈ آنے والی ہنسی پر قابو پاتے ہوئے گویا ہوئی۔

"جس سے شادی کرنی ہے وہ بھاگ کر شادی کے لیئے راضی ہونے کی بجائے میرا قتل کر کے ثواب کمانا زیادہ بہتر سمجھے گی۔۔۔"

"نور میں تم سے اس قدر فلاپ آئیڈیا ہی ایکسپیکٹ کر رہا تھا۔۔۔" حازق حماد کے انداز پر قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔

"تم دونوں میری فیلنگز کا مذاق اڑا رہے ہو۔۔۔" وہ گھورتے ہوئے بولا۔

"ہر گز نہیں ہم تو بس تمہارا موڈ فریش کر رہے تھے۔۔۔" وہ حماد کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا تو یکدم اسکے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

کبھی کبھی کچھ رشتے آپ کے لیے اتنی اہمیت ضرور رکھتے ہیں کہ آپ چاہ کر بھی انہیں آفسردہ یا پریشان نہیں دیکھ سکتے ایسا ہی کچھ بے لوث تعلق حماد اور حازق کا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ مشینوں میں جکڑا آنعم کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیئے کسی غیر مرائی نقطے کو گھورنے میں مصروف تھا، ایک ایسا لمحہ آتا، جب زندگی انسان کو اتنا بے بس کر دیتی ہے کہ ہم بلک بلک کر گزرا وقت واپس لوٹ آنے کی دعا کرتے ہیں تا کہ دانستہ یا نادانستہ سرزد ہوئے گناہوں کو مٹا کر خود کو ندامت میں گھرنے سے بچالیں کیونکہ اس ندامت، اور بے سکونی میں رب کی ذات کی طرف سے ہمارے لیے دنیا میں ہی خاموش سزا منتخب کر دی جاتی ہے جیسے پچھلے دو سالوں سے آنعم کا خاموش مشینوں میں جکڑا وجود دراب خان کے لیے منتخب کردہ سزا تھی۔

"آنعم دو سال گزر گئے، کیا اب بھی مجھ سے ناراض ہو، کیا تم میری بے سکونی محسوس نہیں کرتی مجھے اور تانیس کو تمہاری ضرورت ہے پلیز ہمارے لئے واپس لوٹ آو۔۔۔"ہمیشہ کی طرح آج پھر دراب خان اسکے پاس بیٹھا اسکے ذہن کو اپنی باتوں میں الجھا رہا تھا لیکن دوسری طرف ہمیشہ کی طرح سکوت چھایا تھا۔

"مجھے پتہ تم مجھے سن رہی ہو، انعم میرا یقین کرو میں اپنی بیٹی کی قسم کھا کر کہتا ہوں میں نے نور کو ہر جگہ ڈھونڈا لیکن وہ کہی نہیں کیونکہ جو خود کو خود چھپالیں وہ کہاں اس دنیا کی بھیڑ میں ملا کرتے ہیں تم ٹھیک ہو جاو ہم دونوں مل کر اسے ڈھونڈے گے ایسے خاموش بستر پر لیٹے رہنے سے تم بھی تکلیف میں ہو اور میں بھی میرے لیے نہ سہی نور کے لیئے واپس آجاو۔۔۔"

دراب خان کا لہجہ غمگین تھا جو اپنی ندامت کو مٹاتے مٹاتے دن بدن خود مٹتا جا رہا تھا۔

"میری طرف دیکھو اور محسوس کرو، میں ہر نئے چڑھتے دن اور ڈھلتے سورج میں اس ندامت کے ہاتھوں تھوڑا تھوڑا مر رہا ہوں مجھے وقت سے پہلے ضائع ہونے سے بچالو۔۔۔" وہ آنکھوں میں خاموش آنسو لیے اسکے ہاتھ پر جھکتا چلا گیا تو یکدم آنغم کے وجود میں حرکت پیدا ہوئی جو کہ کچھ لمحوں پر محیط تھی لیکن دراب خان اسے محسوس نہ کر سکا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حماد کھانا کھالو۔۔۔" مسسز گیلانی نے ایک بار پھر دروازے پر دستک دے کر اسے مخاطب کیا جو موبائل پر کچھ ڈھونڈنے میں مصروف تھا یا صرف اپنی مصروفیت دیکھا رہا تھا۔

"مجھے بھوک نہیں۔۔۔" انداز ناراضگی لیئے ہوا تھا۔

"یہ دو دن سے چلتی آرہی بھوک ہڑتال کا کیا مقصد ہے۔۔۔؟" وہ دروازہ دھکیل کر اسکے سامنے آکھڑی ہوئیں۔

"میں نے اپنا مقصد آپ پر اور ڈیڈ پر بڑے ہی مہذب انداز میں واضع کر دیا تھا اب اگر آپ لوگ اس سے جان بوجھ کر انجان رہیں تو میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔"

"حماد تم سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے، ماہم بہت اچھی لڑکی ہے، تم اسکے ساتھ خوش رہو گے۔۔۔"

"تو آپ لوگ کیوں نہیں سمجھنے کی کوشش کرتے کہ میں ماہم سے نہیں سفائر سے شادی کرنا چاہتا اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔۔۔" وہ اتنا کہہ کر دوبارہ فون کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"ٹھیک ہے ہم تمہاری منتخب کردہ لڑکی کے ہاں رشتہ لے جاتے ہیں لیکن پھر ہماری بھی ایک شرط ہے۔۔۔" مسٹر گیلانی جو کہ دروازے میں کھڑے تھے یکدم بولے تو حماد انکی طرف متوجہ ہوا۔

"کیسی شرط۔۔۔؟"

"تمہیں شادی کے بعد حازق سے رشتہ توڑنا ہو گا کیونکہ میں نہیں چاہتا اس ہیجڑے کی وجہ سے تمہاری شادی شدہ زندگی متاثر ہو اور نہ ہی یہ بات تمہاری زندگی میں شامل ہونے والی وہ لڑکی برداشت کرے گی اس لیئے بہتر یہی ہے کہ ابھی سے احتیاط کرو کیونکہ میں یہ بھی نہیں چاہتا تمہاری شادی والے دن لوگ مجھے آکر یہ کہیں آپ کا بیٹا تو ہیجڑا تھا پھر کیسے اسکی شادی کروا دی، پہلے ہی تم مجھے بہت شرمندہ کروا چکے میں مزید شرمندگی افورڈ نہیں کر سکتا۔۔۔" انداز وارننگ دینے والا تھا۔

"ڈیڈ لوگوں کا کام ہے باتیں بنانا، جب میں جانتا ہوں آپ جانتے ہیں کہ میں بالکل ٹھیک ہوں تو کسی کی باتوں کی کیا اہمیت۔۔۔" وہ آج پھر انہیں حازق کے لیئے کائل کرنے لگا۔

"مجھے اپنا سٹیٹس بہت عزیز ہے، اس لیے میں ہرگز نہیں چاہوں گا کہ تم آج کے بچے میری سالوں کی کمائی عزت کو خاک میں ملا دو۔۔۔"

"ڈیڈ یہ سٹیٹس اور دھن دولت انسان کے جذبات سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی، کبھی حازق سے مل کر اس سے بات تو کر کے دیکھیں وہ ہماری طرح چھوٹے ظرف کا نہیں ہے اگر اللہ نے اس میں ایک کمی رکھی ہے تو اسکے بدلے اسے سینکڑوں خوبیوں سے نواز دیا۔۔۔" وہ

مسلسل اس کے حصے کی جنگ لڑ رہا تھا۔

"جب اسکا باپ اسکے اندر موجود ان خوبیوں کو نہیں پہچان سکا تو میرا نہیں خیال کہ تم مجھے یہ سبق پڑھاو۔۔۔" وہ ناک چڑھاتے ہوئے بولے۔

"اگر مجھے ایک قتل کرنے کا حق ہوتا تو میں ایک لمحے کی دیری کیئے بغیر اس نام نہاد بزنس مین مسٹر قمر رضا کو قتل کرتا جسکی وجہ سے حازق نے کئی راتیں، کئی دن رو رو کر اذیت میں گزارے۔۔۔"

"آپ سوچ رہے ہوں گے میں اتنا جنونی کیوں ہو رہا ہوں، سچ کہوں تو میں خود بھی نہیں جانتا بس اتنا پتہ کہ اسکے معاملے میں، میں بے اختیار ہوں لیکن آپ اس بے اختیاری کو کبھی نہیں سمجھ پائیں گے کیونکہ میں اسے اپنا سمجھتا ہوں اتنا اپنا کہ جب وہ روتا تو اسکی تکلیف اسکے آنسوؤں سے مجھے درد ہوتا، مجھے تکلیف ہوتی ہے۔۔" وہ اپنے سینے کے بائیں طرف ہاتھ رکھتے ہوئے بے بسی سے بولا۔

"حماد وہ بس تمہارے ذہن پر قابض ہے۔۔۔" مسٹر گیلانی حازق کے لیے اسکی جنونیت دیکھ کر حیران رہ گئے۔

"نہیں ڈیڈ وہ میرے ذہن پر قابض نہیں ہے، حتی کہ ہم دور دراز کے کزن تھے لیکن میری باقاعدہ پہلی ملاقات اس سے آٹھویں کلاس میں ہوئی اور یقین جانیں اس وقت اسکی طرف دوستی کے لیئے پہلا ہاتھ میں نے ہی بڑھایا تھا، آپکو پتہ میں نے اسکی طرف پہل کیوں کی۔۔۔؟" وہ کچھ وقت کے لیئے خاموش ہوا جبکہ مسٹر اور مسسز گیلانی اسے مسمرائز ہوئے

سنتے جارہے تھے۔

"میں نے اسکی طرف یہ سوچ کر پہلا ہاتھ بڑھایا کہ میرے پاس تو سارے رشتوں کا پیار ہے لیکن وہ ادھورا اپنی ذات کو لے کر احساس کمتری کا شکار تھا اور آپ جانتے اسے یہ احساس کمتری سونپنے والے اور کوئی نہیں آپ اور مجھ جیسے کم ظرف لوگ تھے جو خواجہ سرا کو آدمی اور عورت سے ہٹ کر ایک انسان بھی نہیں سمجھتے۔۔۔"

"لیکن ڈیڈ مجھے ساری زندگی ایک بات کا افسوس رہے گا ایک حازق سے دوستی کرنے کی وجہ سے آپ اور مام مجھ سے ہار کھانے لگے، مجھے بھلا برا کہنے لگے، ڈانٹنے لگے، آپ دونوں نے مجھ سے میرے وہ محبت بھرے رشتے چھین لیے جن پر مجھے فخر ہوا کرتا تھا، آپ اندازہ بھی نہیں لگا سکتے آپ کے رویوں سے مجھے اتنی تکلیف ہوتی تھی کہ میں سوچنے لگتا اگر میں سچ میں حازق کی طرح ہوتا تو آپ کی نفرت کا عالم کیا ہوتا۔۔۔"

"میں حازق کی طرح نہ تھا لیکن میں نے اس جتنی تکلیف برداشت کی، اور آپکو پتہ اس لمحے جب میں پریشان ہوتا تو مجھے سنبھالنے والا صرف وہ تھا پھر آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ میں اسے چھوڑ دوں جس نے مجھے آج اس قابل بنایا کہ میں اتنے بڑے میٹنگ ہال میں بغیر ہچکچائے بولتا چلا جاتا ہوں، لیکن اس سب کے باوجود بھی اگر کبھی آپ اس سے ملیں، تو پتہ وہ آپ سے کیا کہے گا۔۔۔؟" حماد سانس لینے کے لیے ایک بار پھر سے خاموش ہوا۔

"وہ کہے گا اسکی تمام تر کامیابیوں کے پیچھے آپکے بیٹے کا ہاتھ ہے جبکہ حقیقت اسکے برعکس ہے، اگر آج آپکا بیٹا کسی قابل ہے تو صرف اسی کی وجہ سے، جسے آپ اور مام اکثر نامراد کہتے

ہیں۔۔۔"اب کی بار اسکے چہرے پر ایک نرم مسکراہٹ تھی اور حماد وہی مسکراہٹ لیئے اپنے کمرے سے نکل کر ان سے پہلے ڈائینگ ٹیبل تک پہنچ گیا جبکہ مسٹر اور مسسز گیلانی کے لیئے سوچوں کے کئ در وا کر گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حازق بھائی آپ کہیں جا رہے ہیں۔۔۔؟"نور اسے تیار ہوتا دیکھ کر استفسار کرنے لگی۔

"ہاں سٹوڈیو جا رہا ہوں کوئی کام تھا کیا۔۔۔؟"وہ کلائی پر گھڑی باندھتے ہوئے مصروف سے انداز میں بولا۔

"وہ ایکچوئیلی کچن کا کافی سامان ختم ہو گیا تو بس وہی لانا تھا، آپ یہ لسٹ لے جائیں واپسی پر لے آیئے گا۔۔۔"نور لسٹ تھماتے ہوئے بولی۔

"آج تو ممکن نہیں کیونکہ میری فائنل ریہرسل ہے تو یقیناً واپسی پر لیٹ ہو جاؤں گا۔۔۔" حازق لسٹ پر سرسری سی نظر ڈالتے ہوئے بولا۔

"لیکن پریشان نہیں ہو میں حماد یا سفائر سے کہتا ہوں، تم ان کے ساتھ جا کے آسانی سے شاپنگ کر لینا۔۔۔"وہ اپنا کریڈٹ کارڈ ڈائینگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا۔

"اسکی ضرورت نہیں میرے پاس پہلے سے میری پاکٹ منی موجود ہے، میں وہ استعمال کر لوں گی۔۔۔"وہ قدرے شرمندہ دیکھائی دی۔

"وہ پاکٹ منی ذاتی طور پر صرف تمہاری ہے، اور گھر کے حوالے سے جو بھی کام ہو گا اسکی

ذمے داری صرف مجھ پر ہے۔۔۔"وہ اتنا کہہ کر مسکراتے ہوئے نور کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے گاڑی کی چابی اٹھائے گھر سے باہر نکل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سفائر نور کے پیرنٹس سے آپ لوگوں کا کوئی رابطہ ہوا۔۔۔؟"وہ دونوں ماں بیٹی اس وقت لان میں بیٹھی چائے سے لطف اندوز ہو رہی تھیں جب کرن نے اچانک سوال کیا۔

"نہیں ماما، وہ اپنے پیرنٹس کے بارے میں کوئی بات نہیں کرتی، ہم نے تو اب پوچھنا بھی چھوڑ دیا کیونکہ اسکے والدین کے ساتھ اسکی تکلیف دہ یادیں جڑی ہیں تو ان ناپسندیدہ یادوں کو کرید کر ہم اسے غمگین نہیں کرنا چاہتے۔۔۔"وہ چائے کا کپ مسسز سبکتگین کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔

"کبھی کبھی مجھے اس کے لیئے بے حد برا لگتا، اتنی سی عمر میں وہ اتنی بڑی بڑی تکلیفوں سے گزری۔۔۔"وہ بے اختیار بولیں۔

"بھئی ہماری بیگم کو کس کے لیئے برا لگتا۔۔۔" سبکتگین صاحب ابھی ہوٹل سے آئے تو سیدھا لان میں آ گئے۔

"بس نور کے بارے میں بات کر رہی تھی، کہ اتنی چھوٹی سی عمر میں اسے اتنا کچھ برداشت کرنا پڑا۔۔۔"انداز رنجیدہ تھا۔

"اللہ نے اسکی دربدری میں یہی بہتری رکھی تھی، تاکہ وہ ہمارے بچوں سے ملے، جو اسے زندگی جینے کا مطلب سمجھا سکیں، زندگی سے پیار کرنا سیکھا سکیں اور سب سے بڑھ کر اسے

ضائع ہونے سے بچا سکیں، اور یقین جانیں کرن اس سب کے لیئے مجھے اپنے تینوں بچوں پر بے حد فخر ہے۔۔۔" وہ سفائر کی طرف دیکھتے ہوئے فخریہ انداز میں بولے۔

"بابا اس سب کا کریڈٹ حازق کو جاتا، ہم تینوں میں سب سے زیادہ وہ نور کے لئے حساس ہے۔۔۔"

"سفائر بیٹا وہ کیسے نہیں اسکے لیئے حساس ہو گا، کیونکہ ہم سب سے بہتر وہ نور کی تکلیف کو سمجھتا ہو گا بلکہ کہیں نہ کہیں وہ خود کو قدرے خوش قسمت تصور کرتا ہو گا کہ اسکی حالات زندگی اتنی مشکل نہیں تھی جتنی کہ نور کی لیکن کہتے ہیں اللہ کے کاموں میں کوئی نہ کوئی راز پوشیدہ ہوتا اگر آج حازق اس قابل نہ ہوتا، پڑھا لکھا نہ ہوتا، تو وہ ایک بے سہارا نور کو کبھی سہارا نہ دے پاتا، ایک انسان کی عزت کو بے آبرو ہونے سے نہ بچا پاتا اور نہ ہی نور کو آگے پڑھنے کے لیئے موٹیویٹ کر پاتا۔۔۔" سبکتگین صاحب آنکھوں پر لگا نظر کا چشمہ اتار کر رومال سے صاف کرتے ہوئے بولے۔

"بابا میں آپ کی بات سے متفق ہوں، وہ نہ صرف نور بلکہ میرے اور حماد پر بھی کئی احسان کر جاتا وہ بھی جتائے بغیر۔۔۔" وہ رسانیت سے گویا ہوئی۔

"اور آپکو پتہ حازق لاہور فیشن ویک میں ایز آشوسٹاپر سلیکٹ ہوا۔۔۔" سفائر یکدم یاد آنے پر پرجوش ہوتے ہوئے بولی۔

"اپنی اس اچیومنٹ پر حماد کو بتانے کے بعد اس نے یقیناً دوسرا فون مجھے اور تمہاری ماما کو کیا تھا۔۔۔" سبکتگین صاحب مسکراتے ہوئے بولے تو سفائر یکدم خاموش ہو گئی لیکن پھر فوراً ہی

مسکرادی۔

"آپکو بتایا مجھے بتایا ایک ہی بات ہے۔۔۔"وہ کندھے اچکاتے یوئے بولی۔

"بالکل۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے بولے۔

"تم اپنا بتاو یونیورسٹی کب سے دوبارہ شروع ہو رہی ہے۔۔۔"کرن جو کہ تب سے خاموش تھیں اب سفائر سے مخاطب ہوئیں۔

"کل سے۔۔۔"وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔

"اتنا منہ کیوں بنا رہی ہو۔۔۔"کرن اسے گھورتے ہوئے بولی۔

"کوئی خاص وجہ نہیں بس سوچ رہی تھی پھر سے وہی روٹین، اس جنگلی حماد سے ہمیشہ کی طرح بحث و مباحثہ اور لڑائیاں شروع ہو جائیں گی۔۔۔"وہ اپنی ہنسی پر قابو پاتے ہوئے بولی۔

"کیسے کس منہ سے جاو گی سفائر شرم تم کو مگر آتی نہیں اس معصوم بچے کو جنگلی کہتے ہوئے۔۔۔"وہ گھورتے ہوئے بولیں۔

"ماما کلمہ پڑھ کر اپنی زبان پاک کر لیں آپ نے غلطی سے اس شیطان کو معصوم کہہ دیا۔۔۔" سفائر کے انداز پر سبکتگین صاحب بے ساختہ قہقہہ لگا گئے۔

"بہت بد تمیز ہو تم۔۔۔"

"ویسے ایک بات ہے ماما، ان چار سالوں میں بہت کچھ بدل گیا اگر نہیں بدلا کچھ تو وہ ہے ہم دونوں کا ہر بات پر بحث کرنا اور لڑنا۔۔۔"وہ گزرا وقت یاد کر کے مسکراتے ہوئے بولی تب ہی اسکے فون پر حازق کا نام بلنک ہونے لگا، وہ ایکسکیوز کرتی ہوئی یس کا بٹن دبا کر فون کان سے

لگا گئ، دوسری طرف حازق سلام لینے کے بعد ڈائریکٹ مدعے پر آیا۔

"اوکے کوئی مسئلہ نہیں، تم اپنا کام کرو، میں کچھ وقت تک اسکے پاس پہنچ جاوں گی۔۔۔ "

"کس کا فون تھا۔۔"فون بند ہونے پر کرن نے استفسار کیا۔

"حازق کا فون تھا کہہ رہا تھا نور کو شاپنگ کے لیئے لے جاو۔۔۔"سفائر اپنا فون پکڑے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گئ اور کچھ ہی وقت میں سر پر نفاست سے سکارف اوڑھے تیار ہو کر اپنی گاڑی لیئے گھر سے نکل گئ۔

"صاحب آپ سے ملنے کچھ مہمان آئے ہیں۔۔۔"وہ ابھی سفائر کو جاتا دیکھ رہے تھے تب ہی گیٹ پر موجود ملازم نے آکر انہیں اطلاع دی۔

"انہیں ڈرائینگ روم میں بیٹھاو، میں چینج کر کے آتا ہوں، اور کرن آپ ذرہ مہمانوں کو دیکھیں میں پانچ منٹ میں جوائن کرتا ہوں۔۔۔"وہ اتنا کہہ کر گھر کے داخلی دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ کرن نظیرہ کو مہمانوں کے لیئے کچھ کھانے کے لوازمات لانے کی ہدایات دے کر ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"میڈم آپ نے یاد کیا اور بندی حاضر۔۔۔"سفائر فرنٹ ڈور کھول کر بیٹھتی ہوئی نور سے مخاطب ہوئی جو لیمن اور وائٹ کنٹراسٹ میں سر پر سرخ رنگ کا حجاب اوڑھے ایک مکمل مہذب وجود لگ رہی تھی جسے عموما ہمارا معاشرہ ایک گالی سمجھتا۔

"تھینک یو میڈم۔۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"اچھا یہ بتاو جانا کدھر ہے۔۔۔"سفائر نے گاڑی کو مین روڈ پر لاتے ہوئے سوال کیا۔

"مجھے جگہوں کا کچھ خاص علم نہیں، بس گھر کا کچھ سامان لینا اس حوالے سے جو جگہ آپکو مناسب لگے وہاں چلے جاتے ہیں۔۔۔"نور کی بات پر سفائر نے سر ہلاتے ہوئے گاڑی کی سپیڈ بڑھادی۔

"نور تم سے ایک بات پوچھوں۔۔۔؟"سفائر مسلسل کھڑکی سے باہر دیکھتی نور سے مخاطب ہوئی۔

"جی ضرور۔۔۔"وہ اپنا چہرہ سفائر کی طرف کرتے ہوئے بولی۔

"کیا تمہارا کبھی اپنے والدین سے ملنے، ان سے شکوے شکایتیں کرنے کو دل نہیں چاہا۔۔۔؟" انداز تجسس لیے ہوئے تھا۔

"سچ کہوں تو بالکل بھی نہیں، میں چاہتی ہوں میں کبھی زندگی میں انہیں اپنی شکل نہ دیکھاوں کیونکہ جو سات سال میں نے ان کے ساتھ گزارے وہ تکلیف سے زیادہ اذیت ناک تھے، میں دوبارہ وہ اذیت، وہ نفرت برداشت نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔"لہجے میں مصبوطی واضع تھی۔

"نور کیا پتہ وہ تمہیں خود سے دور کرکے آج احساس ندامت کا شکار ہوں۔۔۔"وہ مسلسل گاڑی چلاتے ہوئے بول رہی تھی۔

"ہو سکتا، لیکن میرا ماننا جب کسی کے خواب، کسی کی خواہشیں بڑی بے دردی سے ان معصوم

آنکھوں سے الگ کر دی جائیں تو پھر ندامت کس بات کی۔۔۔"نور مسکراتے ہوئے بولی لیکن اسکے باوجود بھی آنکھوں میں نمی چمکنے لگی تو وہ اپنا چہرہ کھڑکی کی طرف موڑ کر باہر کی دنیا میں رونق کو ٹٹولنے لگی جہاں ارد گرد گاڑیوں کا مجمع دیکھائی دے رہا تھا یقینا گاڑی کسی سگنل یا ٹریفک پر رکی تھی۔وہ دونوں اپنی اپنی جگہ لاہور کی اس بے وقت ٹریفک سے کوفت کا شکار تھیں کہ یکدم کھڑکی سے پار دیکھتی نور کے سامنے ایک بڑی سی چادر سے خود کو ڈھکے وجود نے پیسوں کے لیئے ہاتھ آگے بڑھایا تو وہ غائب دماغی سے مانگنے والی کا چہرہ دیکھنے لگی جس کے چہرے پر پہلے مسکینیت کا عنصر تھا پھر وہی عنصر حیرت میں بدلا اور یکدم وہ پر جوش ہو کر شیشہ بجانے لگی۔

"نور شیشہ نیچے مت کرنا یہ ان لوگوں کے ہتھکنڈے ہوتے ہیں۔۔۔"وہ اسے ہدایت دینے لگی۔

"ایک منٹ۔۔۔"جونہی سفائر گاڑی تھوڑی آگے بڑھانے لگی تو نور اسے رکنے کا کہہ کر دروازہ کھول کر باہر نکل آئی جہاں سامنے موجود اس گندگی سے لپٹے وجود نے والہانہ جوش سے اسے خود میں سمو لیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تو کہاں چلی گئ تھی، میں نے تجھے کہاں کہاں نہ ڈھونڈا لیکن تو مجھے کہی ملتی ہی نہیں تھی، جب امرینہ نے مجھے بتایا کہ تو اس تک نہیں پہنچی میں اتنا ڈر گئ تھی کہ تو کسی غلط ہاتھوں میں نہ چلی جائے لیکن آج تجھے اتنی بڑی گاڑی میں بیٹھے دیکھ کر اندازہ ہو رہا کہ تو واقعی اپنی خواہشات کی

تکمیل کے راستے میں گامزن ہے مجھے یقین نہیں آرہا تو اتنی بڑی اور اتنی سوہنی ہو گئ، لیکن پھر بھی دیکھ میں نے تجھے پہچان لیا۔۔۔"وہ بار بار نور کا ہاتھ تھامے اسے خود سے گلے لگائے بولتی جارہی تھی۔

"ستائش آپی آپ یہاں سڑک پر اس حالت میں۔۔۔"وہ ارد گرد پر نظر دوڑاتے ہوئے بولی۔

"یقین جانیں میں نے پہلی نظر میں آپکو پہچانا ہی نہیں، آپ وہ ستائش تو نہیں جسے میں چھوڑ کر آئی تھی۔۔۔"نور اس سے علیحدہ ہو کر اسکے چہرے پر موجود آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔ بکھرے بال جن میں کئ دنوں سے کنگھی نہ کی گئ تھی، چہرے پر بے جا گرد اٹی تھی جیسے منہ دھونے کے لیئے پانی بھی میسر نہ ہو اور ہاتھوں کے ناخن جن کو ہمیشہ تراش کر نیل پالش لگی ہوتی تھی ان میں اب میل پھنسی ہوئی تھی۔

"نور تجھے اس دلدل سے نکالنے کے بعد ستائش کے عروج کو زوال آگیا اور وہ ان حالات کا حصہ بن گئ۔۔۔"وہ روتے ہوئے بولی۔

"ستائش آپی خاموش ہو جائیں، ہم گھر چل کر بات کرتے ہیں ابھی آپ گاڑی میں بیٹھیں۔۔۔"وہ گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر اسے وہاں بیٹھا کر خود خاموشی سے فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئ جبکہ سفائر اس تمام کاروائی کے درمیان خاموش رہی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"مبارک ہو آپکی وائف کو ہوش آ گیا، مسلسل دو سالوں سے موجود انکا کوما آج بالآخر ٹوٹ گیا۔۔۔" دراب خان ڈاکٹر کی بات سن کر بے اختیار شکر کرنے لگا۔

"کیا میں اپنی وائف سے مل سکتا ہوں۔۔۔؟" انداز بے تابی لیئے ہوئے تھا۔

"فی الحال نہیں کیوں کہ ابھی ہم نے انہیں انڈر ابزرویشن رکھا ہوا، لیکن مسٹر دراب خان ایک بات میں آپ پر واضع کر تا چلوں جتنا زیادہ ہو سکے اپنی مسسز کو ایسی چیزوں سے دور رکھیں جن سے انکا ذہنی توازن پھر سے بگڑنے کا خطرہ ہو۔۔۔" ڈاکٹر آنعم کی فائل پر سرسری نظر دوڑاتے ہوئے بولا۔

"جی انشاءاللہ میں اختیاط کروں گا۔۔۔" وہ کرسی گھسیٹ کر ان سے ہاتھ ملاتے ہوئے باہر نکل گیا، اور اب اسکا رخ اس کمرے کی طرف تھا جہاں آنعم موجود تھی۔

دراب خان بند دروازے پر لگے چھوٹے سے شیشے سے آنعم کا وجود دیکھ رہا تھا جسے آج دو سالوں بعد کئی طرح کی تکلیف دہ مشینوں سے آزاد کیا جا چکا تھا۔

"بابا آپ نے بلایا مجھے۔۔۔" وہ اپنی سوچوں میں گم تھا جب تانیس سکول یونیفارم پہنے ڈرائیور کے ہمراہ ہسپتال پہنچی۔

"جی میں نے بلایا کیونکہ میرے پاس اپنی گڑیا کے لیئے ایک اچھی خبر ہے۔۔۔" وہ اسکے بال ٹھیک کرتے ہوئے خوش کن انداز میں بولا۔

"وہ کیا۔۔۔ "

"تانیس آپکی ماما ٹھیک ہو گئی ہیں، اب وہ آپ سے بات کیا کریں گی، ہم پہلے کی طرح نارمل

زندگی گزاریں گے۔۔۔"دراب خان اسکے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے بولا تو وہ یکدم خوشی سے اچھل پڑی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سب خیریت تو ہے اتنی عجلت میں کیوں بلایا مجھے۔۔۔؟"وہ گھر داخل ہوتے ہی نان سٹاپ بولنا شروع ہو گیا لیکن ہال کے صوفے پر موجود ایک نئے چہرے کو دیکھ کر یکدم خاموش ہوا۔

"آو حازق تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے،ان سے ملو یہ ستائش ہیں،نور ان کے ساتھ رہتی تھی اور انہوں نے ہی نور کی وہاں سے بھاگنے میں مدد کی۔۔۔"حماد نے اس کی سوالیہ نظریں خود پر اٹھتی دیکھ کر آگاہ کیا تو وہ سلام کرتا ہوا صوفے پر جا ٹکا۔

"آپ سے مل کر بہت اچھا لگا۔۔۔"انداز مروت لیئے ہوئے تھا۔

"مجھے بھی،کیونکہ میں نے کبھی نہ سوچا تھا کوئی آدمی یا عورت ہم جیسی ادھوری ذات کو اپنی ذات کی طرح مکمل محبت اور عزت بھی دے سکتے ہیں لیکن آج نور کو اس قدر مطمئن اور خوش دیکھ کر میرا اس بات پر اور بھی یقین پختہ ہو گیا کہ خدا ہم جیسوں کا بھی ہے۔۔۔"اسکی آنکھوں میں تشکر کے آنسو چمک رہے تھے۔

"نور مجھے لگتا ناچ گانے کے میدان میں میرے عروج کو زوال اسی لیئے آیا کیونکہ مجھے تجھ سے ملنا تھا۔۔۔"وہ کھوئے سے انداز میں بولتی جا رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"مجھے سمجھ نہیں آرہی،وہ چار فٹ کی لڑکی آخر گئی تو گئی کدھر۔۔۔"دراب خان کے جانے کے بعد گرو مسلسل پریشانی کا شکار نظر آرہی تھی کیونکہ اسے تو جھوٹ بول کر مطمئن کر دیا لیکن خود کو کیسے مطمئن کرتی۔

"میں ایک بار پھر سے پوچھتی ہوں کس نے مجھ سے نمک حرامی کی۔۔۔"دھاڑنے کی آواز ہال میں گونج رہی تھی۔

"گرو میں نے پہلے بھی کہا تھا اب بھی کہوں گی آپ ستائش سے پوچھیں،یہی پر وقت اس نور کے ساتھ اسکی ڈھال بن کے کھڑی رہتی تھی۔۔۔"علیشا نے ایک بار پھر سے کہا لیکن اب کی بار ستائش کے چہرے پر بھی پریشانی کا عنصر موجود تھا وہ اس لیئے نہیں کہ شاید وہ پکڑی جائے بلکہ اس لیئے کہ نورا ابھی تک اسکے بتائے گئے ٹھکانے تک نہیں پہنچی تھی۔

"ستائش اگر یہ تیرا کام ہے تو یاد رکھنا میں تیرا وہ حال کروں گی کہ تو مجھ جیسی بدبخت سے پناہ مانگے گی۔۔۔"وہ ستائش کا جبڑا پکڑ کر غصے سے بولتے ہوئے اسے وارن کر کے چلی گئی جبکہ وہ اب بھی خاموش کھڑی تھی۔

وقت ایسے ہی ستائش کو شک کی نظر میں رکھتے ہوئے سرکنے لگا۔

"ہاں بول امرینہ کچھ پتہ چلا نور کا۔۔۔"وہ فون پر مخاطب تھی جب دروازے کے پاس سے گزرتی علیشا وہی کان لگا کے کھڑی ہو گئی۔

"وہ کہیں اور کیسے جا سکتی ہے،اسے تو باہر کی دنیا کا علم تک نہیں تھا وہ کہیں کھو گئی ہے تم ڈھونڈو

اسے ورنہ میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاوں گی۔۔"ستائش کی آواز میں واضح بھیگا پن موجود تھا جبکہ علیشا حیرت کا مجسمہ بنی کھڑی سوچ رہی تھی کہ بالآخر اسکا شک سہی نکلا۔

وہ منٹ کے ہزارویں حصے میں گروتک پہنچی اور انہیں سب بتاتی چلی گئ بس پھر اسی لمحے سے ستائش کا برا وقت شروع ہو گیا کیونکہ کچھ ہی لمحوں میں گرو کے دھاڑنے کی آوازیں بلند ہو گئ جو چیخ چیخ کا ستائش کا نام لے رہی تھی۔

"جی۔۔۔"وہ مودب انداز میں سر جھکائے کھڑی تھی۔

"میں نے تجھ سے کہا تھا اگر نور کے بھاگ جانے میں تیرا ہاتھ ہوا تو میں تیرا حشر کر دوں گی لیکن تو نے میری بات کو سنجیدہ نہیں لیا اب تو دیکھ۔۔۔"وہ اتنا کہتی ہوئی ستائش کے بالوں پر جھپٹ گئ تو یکدم اسکی چیخ بلند ہوئی باقی تمام خواجہ سرا بھی ہال میں آن پہنچے جہاں گرو کی سب سے لاڈلی ستائش عبرت کا نشان نظر آرہی تھی۔

کیونکہ وہ پہ در پے اسکے چہرے پر اپنے بھاری ہاتھ کا نشان چھوڑتی جا رہی تھی جب اتنا بھی کافی نہ ہوا تو گرم سلاخ سے ستائش کی خوبصورتی کو برباد کرنے لگی۔

"ایک منٹ مجھے میری بات کہنے کا موقع تو دیں۔۔۔"وہ گرم خود سے دور کرتے ہوئے بولی۔

"بول۔۔۔"

"میں مانتی ہوں میں نے نور کو یہاں سے بھگایا لیکن میں اور کیا کرتی وہ عزت سے جینا چاہتی تھی اور مجھ سے بہتر کوئی نہیں جانتا کہ ہم خواجہ سرا کو کم از کم اس خلیے میں کوئی عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا بلکہ ہم جہاں سے گزریں تو بس ایک ہی آواز کانوں میں گونجتی ہے وہ دیکھ

کھسرا۔۔۔"وہ اپنے چہرے پر پھیلے بال پیچھے ہٹاتے ہوئے بولی۔

"میں نہیں جانتی کب اور کیسے بس اتنا جانتی ہوں اسکی باتیں میرے دل میں اترتی چلی گئیں اور میں بھی اسکی طرح صاف ستھری زندگی گزارنے کی خواہش مند ہو گئی لیکن جو ایک بار دلدل میں پیر رکھ دے اسکے لیئے واپس نکلنا ناممکن ہے اسی لیئے میں نے اسے اس دلدل میں اترنے سے پہلے یہاں سے بھگا دیا کیونکہ وہ سہی تھی وہ کہتی تھی قرآن کی کس آیت یا کس حدیث میں بیان کیا گیا کہ ہم ناچ کر اپنی عزت کو دو کوڑی کا کر کے روزی روٹی کمائیں اور میرے پاس جواب کے لیئے کچھ نہ ہوتا، اب میں یہی سوال آپ سے کرتی ہوں کہاں لکھا ہے یہ سب۔۔۔"وہ یکدم خود پر سے کنٹرول کھونے لگی۔

"میں قرآن وحدیث کو نہیں سمجھتی اور نہ ہی میں سمجھنا چاہتی ہوں، میں بس اتنا جانتی ہوں کہ وہ خدا جو ہمیں بنا کر بھول گیا اسی خدا کے بندوں کی بے حسی نے ہمیں یہ ناچ گانا کرنے کے پر مجبور کیا۔۔۔"گرو کی دلیل میں دم نہ تھا لیکن پھر بھی ستائش خاموش رہی۔

"لیکن میری ایک بات کان کھول کر سن لے مجھے کہیں سے بھی نور لا کر دے تو نے اسے بھگایا تو ہی اسے واپس لائے گی۔۔۔"وہ ایک بار اسکے بال دبوچتے ہوئے بولی۔

"میں نے اسے یہاں سے بھگا تو دیا لیکن میرا اس سے کسی قسم کا کوئی رابطہ نہیں میں نہیں جانتی وہ اس وقت کہاں ہے۔۔۔"وہ مسلسل اپنے بال آزاد کروا رہی تھی جن پر پکڑ مضبوط تھی۔

ستائش کی بات سن کر گرو نے اسے دھکا دیا تو وہ پیچھے رکھے ٹیبل سے ٹکرا کر نیچے گر گئی۔

"تجھ میں اب بھی اتنی ہمت ہے کہ تو مجھ سے جھوٹ بولے گی۔۔۔"وہ مسلسل اس کے وجود

پر جابجا لاتوں کی بارش کرنے لگی اور وہ تب تک مارتی رہی جب تک وہ خود نہ تھک گئ جبکہ ستائش نیم بے ہوش فرش پر پڑی تھی۔

"اٹھا کر اسے کمرے میں بند کر دو آج سے اسکا باہر جانا بند اب سے یہ روز گھر کے کام کاج کرنے کے بعد کسی کی رات رنگین کیا کرے گی۔۔۔"وہ اتنا کہہ کر وہاں سے چلی گئ جبکہ باقی سب گرو کا ایک نیا روپ دیکھ کر خوف کا شکار تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جونہی وہ خاموش ہوئی تو وہاں موجود تمام نفوس کی آنکھوں میں آنسو جمع تھے۔

"آئیم سوری ستائش آپی۔۔۔"وہ روتے ہوئے ہچکچا کر بولی۔

"اگر مجھے ذرہ سا بھی اندازہ ہوتا کہ میرے جانے سے آپ کے لیئے اتنی مشکلات کھڑی ہو جائیں گی تو میں آپ کے کہنے پر بھی کبھی وہاں سے نہ بھاگتی۔۔۔"وہ مسلسل اسکا ہاتھ تھامے رو رہی تھی۔

"یہ سب قسمت میں ایسے ہی ہونا لکھا تھا اور یقین جانو تجھے آج اتنا خوش دیکھ کر مجھے کوئی ملال نہیں کہ تجھے وہاں سے بھگانے پر مجھے کن سزاوں کا سامنا کرنا پڑا۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"آپ وہاں سے نکلی کیسے۔۔۔؟"یکدم نور کے ذہن میں سوال آیا تو پوچھ بیٹھی۔

"یہ بھی ایک مشکل ترین مرحلہ تھا لیکن میں خود کو اس گندگی سے بچا کر بھاگ نکلی۔۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"یہ سامان لادے گرو نے آج رات خاص کھانا بنانے کے لیئے کہا۔۔۔"وہ ٹیپو کو لسٹ پکڑاتے ہوئے بولی۔

"رک پہلے میں گرو سے فون کر کے پوچھ لوں۔۔۔"وہ اسے شک کی نظر سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"آج وہ چودھریوں کے گھر گئی ہے،تو فون کر کے سر اسر اپنا وقت برباد کر رہا اگر گرو کے آنے تک کھانا نہ بنا تو میں تجھے ہی سامنے کروں گی۔۔۔"ستائش جتانے والے انداز میں بولی تو ٹیپو کچھ سوچتے ہوئے گیٹ سے ہٹ کر موٹر سائیکل لیئے نکل گیا۔ستائش نے ایک منٹ کی دیری کیے بغیر مین دروازہ کھولنے کی کوشش کی جو کہ باہر سے لاک کر دیا گیا تھا۔

کچھ سوچتے ہوئے وہ سائیڈ پر رکھی کرسی کو دیوار کے ساتھ جوڑ کر اسکا سہارا لیتے ہوئے دیوار پھلانگ گئی اور بڑی سی چادر سے خود کو اور اپنے چہرے کو اچھی طرح سے ڈھانپ کر سمت کا تعین کرتے ہوئے پیچھے کا راستہ اختیار کیا جہاں سے کم ہی لوگ گزرتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بس ایسے ہی دھکے کھاتی کھاتی لوگوں سے بھیک مانگ مانگ کر تجھ تک پہنچ گئی۔۔۔"اسکے ساتھ اتنا سب ہو جانے کے بعد بھی انداز مطمئن تھا۔

"لیکن آج سے آپ ایسا کوئی کام نہیں کریں گی جو آپ کی عزت نفس کو مجروح کرے، میں چاہوں گا آپ بھی میری اور نور کی طرح حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا سیکھیں خود کو منوائیں لوگوں کو دیکھائیں کہ ہم خواجہ سرا کسی سے کمتر نہیں، وہ اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے بلکہ اپنے راستے خود بناتے چلے جاتے ہیں۔۔۔"حازق کے لفظوں کے چناو نے ستائش کو ایک پل کے لیئے ساکن کر دیا وہ نا سمجھی سے نور کی طرف دیکھنے لگی جیسے کہنا چاہ رہی ہو کہ کیا یہ ہم میں سے ہے۔

"آپ نے سہی سمجھا ستائش آپی، لیکن یہ ہم جیسے عام سڑکوں پر پھرنے والے خواجہ سرا نہیں، بلکہ یہ تو وہ شخصیت ہے جسے جاننے کی، سمجھنے کی ہماری اس بے رحم دنیا کو اشد ضرورت ہے۔۔۔"اسکے لہجے میں حازق کے لیئے دعا تھی مان تھا۔

"یہ بھلے ہی خواجہ سرا لیکن یہ ہماری طرح بات بے بات تالی نہیں بجاتے۔۔۔"

"نور میں بھی آپ لوگوں کی طرح ہوتا اگر میں آپ والے ماحول میں پرورش پاتا اس لیئے تم مجھے خود سے برتر مت سمجھو، بس یہ یاد رکھو ہم ایک ساتھ ایک جیسے ہیں۔۔۔"وہ نور کو مزید بولنے سے ٹوک گیا تو وہ سر ہلا کر اپنا رخ حماد کی طرف کر گئی جسکا مطلب تھا کہ اب وہ ستائش کو باقاعدہ حماد اور سفائر کا تعارف کروانے والی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اتنے خاموش کیوں بیٹھے ہو۔۔۔؟"وہ لان میں رکھی کرسی پر بیٹھا سنجیدہ دیکھائی دے رہا تھا

جب مسسز قمر اسکے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے استفسار کرنے لگیں۔

"یہ خاموشی تو کئی سالوں سے میری ذات کا حصہ بن گئی ہے، لیکن آپ نے محسوس کرنا اب شروع کیا۔۔۔"وہ اپنے اندر کی گھٹن کو تازہ ہوا کے سپرد کرتا ہوا بولا۔

"حاشر تم نے اسے ڈھونڈا۔۔۔"وہ مکمل طور پر اسکی طرف متوجہ ہوتے ہوئیں۔

"مام اسے ڈھونڈنا میرے لیئے مشکل نہیں، حتی کہ اسنے یہاں سے نکلنے کے بعد اپنا فون نمبر تک بھی تبدیل نہیں کیا لیکن آپ مجھے بتائیں کہ اسکی ذات کو توڑنے کے بعد میں اسکا سامنا کرنے کے لیئے خود میں حوصلہ کہاں سے لاوں۔۔۔"ندامت کے اشک آنکھوں سے ایک قطار کی طرح بہہ رہے تھے۔

"تم اسکے سامنے جاو اس سے بات کرو مجھے یقین ہے وہ مسکراتے ہوئے تمہیں گلے لگا لے گا۔۔۔"انداز پر امید تھا۔

"یقینا وہ ایسا ہی کرے گا لیکن ایک حقیقت یہ بھی ہے مجھ میں ہمت نہیں اسے خود سے اوپر دیکھنے کی، کاش کہ ہمارے دلوں میں ایک دوسرے کے لیئے اتنی نفرت نہ ہوتی تو میں فخر سے اسے خود سے گلے لگاتا اور کہتا کیا ہوا اگر اللہ نے تمہاری ذات میں کمی رکھی بس تم یہ سوچو کہ تمہارا بڑا بھائی ہر طرح کے حالات میں تمہارے ساتھ کھڑا رہے گا۔۔۔۔"

"لیکن آپکو پتہ یہ کاش ہمیشہ کاش رہ جائے گا، کیونکہ جب اسے میری یا آپکی یا ہم سب کی سب سے زیادہ ضرورت تھی تب اسے دھتکارنے والے ہم تھے لیکن اب دی سپر ماڈل حاذق قمر رضا مشکل سے مشکل حالات سے لڑ کر کامیابی کی زندگی میں قدم رکھ چکا۔۔۔"اسکے انداز

میں حازق کے لیئے اپنائیت تھی۔۔

"سپر ماڈل۔۔۔۔"وہ نا سمجھی سے بولیں۔

"وہ بہت اچھی ماڈلنگ کرتا بلکہ اس ہفتے کے آخر میں لاہور فیشن ویک میں وہ خاص طور پر اپنی قابلیت کی بنیاد پر سیلیکٹ ہوا۔۔۔ "

"کیا تم وہاں جاوگے۔۔۔؟"

"نہیں میرا وہاں کیا کام، میں نے آپ سے پہلے بھی کہا میں اسکا سامنا کرنے کی خود میں ہمت نہیں پاتا۔۔۔"حاشر اتنا کہہ کر وہاں سے چلا گیا جبکہ ایک طرف پیچھے کھڑے مسٹر قمر رضا اس کے جانے کے بعد خاموشی سے پلٹ گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سفائر بیٹا صاحب آپ کو اپنے کمرے میں بلا رہے ہیں۔۔۔"وہ جو ابھی گھر میں داخل ہوئی تھی کچن میں کام کرتی نظیرہ گاڑی کی آواز سن کر ہال میں آگئ تاکہ اسے کرن اور سبکتگین صاحب کا پیغام دے سکے۔

"خیریت تو ہے نظیرہ بی۔۔۔"

"اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتی کیونکہ صاحب کافی سنجیدہ لگ رہے تھے۔۔۔"وہ اتنا کہہ کر واپس کچن میں چلی گئ جبکہ سفائر سیدھی س ان کے کمرے کی طرف بڑھ گئ۔

"السلام علیکم بابا، نظیرہ بی کہہ رہی تھیں آپ نے بلایا مجھے۔۔۔"وہ سلام کرتی ہوئی کرن کے پاس جا کھڑی ہوئی جو صوفے پر بیٹھی تھیں، انہوں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے اسے بیٹھنے

کا اشارہ دیا۔

"مجھے کچھ پوچھنا تم سے۔۔۔" گہرا سانس لیتے ہوئے بات کا آغاز کیا۔

"جی بابا ضرور پوچھیں لیکن آپ کا اتنا سنجیدہ انداز مجھے پریشان کر رہا۔۔۔" اسکا انداز واقعی پریشانی لیئے تھا۔

"کیا تم کسی کو پسند کرتی ہو۔۔۔؟" وہ بغیر کسی تمہید کے بولے۔

"ہر گز نہیں۔۔۔" جتنی تیزی سے سبکتگین صاحب نے سوال کیا اتنی ہی تیزی سے سفائر نے جواب دیا۔

"ایک بار ذہن کے پردے پر زور ڈالو شاید کوئی شناسا چہرہ ابھر آئے۔۔۔" وہ اسے کرید رہے تھے۔

"بابا میری زندگی میں آنے والے پہلے مرد آپ ہیں اگر آپکے علاوہ میں کسی کو جانتی یا سمجھتی ہوں تو وہ حازق اور حماد ہیں۔۔۔" وہ مطمئن انداز میں بولی تو سبکتگین صاحب ٹیک چھوڑ کر سیدھے ہوئے۔

"بس مجھے یہی جاننا تھا۔۔۔" انہوں نے محض سر گوشی کی اور کرن کو مزید بولنے کا اشارہ کیا۔

"سفائر آج تمہارے لیئے ایک پرپوزل آیا تھا، لیکن ابھی ہم نے انہیں کوئی تسلی نخش جواب نہیں دیا۔۔۔" وہ اسکے ہاتھ تھامے آہستگی سے سب بتاتی چلی گئیں، جب جب سفائر سنتی جا رہی تھی اسکے چہرے کے تاثرات میں واضح کھنچاؤ پیدا ہوتا جا رہا تھا۔

"میں آپکو بتا رہی ہوں میں اسکو جان سے مار ڈالوں گی، اسکی ہمت بھی کیسے ہوئی یہ سب کرنے

کی۔۔۔"وہ اپنے ہاتھ چھڑاتے ہوئے غصے سے بولی۔

"عقل سے کام لو،ایک بار اچھے سے سوچ لو پھر اپنا فیصلہ سناو۔۔۔ "

"اس میں سوچنا کیا میری طرف سے نہ ہے،ماما آپ خود سوچیں پانچ منٹ تو ہم دونوں ایک دوسرے کو برداشت نہیں کرتے پھر پوری زندگی کیسے گزاریں گے۔۔۔"وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

"میں پھر بھی کہوں گی تم کل تک اچھی طرح سے سوچ لو،پھر جو تمہارا فیصلہ ہو گا ہم حماد کے پیرنٹس کو اس سے آگاہ کر دیں گے۔۔۔"کرن رسانیت سے گویا ہوئیں تو وہ محض خاموشی سے سر ہلا گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ادھر آو بیٹھو۔۔۔"وہ ابھی گھر میں داخل ہی ہوا تھا کہ گیلانی صاحب نے اسے شام کے کھانے کے لیئے ڈائینگ ٹیبل پر بلا لیا۔

"میں باہر سے کھانا کھا آیا ہوں۔۔۔"حماد ہاتھ میں پکڑی گاڑی کی چابی گھماتے ہوئے بولا۔

"پھر بھی بیٹھو کچھ بات کرنی ہے تم سے۔۔۔"گیلانی صاحب اپنے آگے رکھی پلیٹ پرے ہٹا کر ہاتھ صاف کرتے ہوئے بولے۔

"جی کہیے۔۔۔؟

"آج ہم تمہارے بتائے ہوئے ایڈریس پر گئے تھے۔۔۔"وہ حماد کا تاثر چیک کرنے کے لیئے

قدرے خاموش ہوئے جبکہ اسکا چہرہ کسی بھی قسم کے تاثر سے عاری تھا۔

"پوچھو گے نہیں کیا کہا انہوں نے۔۔۔"

"مجھے اندازہ ہے لیکن پھر بھی آپ بتادیں۔۔۔" انداز لاپرواہی لیئے ہوئے تھا۔

"لڑکی تو گھر پر نہیں تھی لیکن اسکے پرینٹس نے کہا وہ اپنی بیٹی کی رضامندی جان کر ہمیں انفارم کردیں گے۔۔۔" گیلانی صاحب اپنے انداز کو نارمل رکھتے ہوئے بات کر رہے تھے۔

"اب لڑکی کی رضامندی سے تو تم واقف ہو گے اس لیئے سمجھو رشتہ پکا ہو گیا۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے اسکے ہاتھ پر ہاتھ مار کر بولے جبکہ وہ ابھی تک سنجیدہ تھا۔

"ڈیڈ میں جانتا ہوں اسے وہ اتنی آسانی سے نہیں مانے گی۔۔۔ "

"اگر وہ تمہیں پسند نہیں کرتی تو تم اسی سے کیوں شادی کرنا چاہتے ہو۔۔۔؟" مسسز گیلانی نے اس ساری کاروائی میں پہلی بار حصہ لیا وہ بھی پریشانی سے۔

"آپ نہیں سمجھیں گی۔۔۔" وہ دھیمی سی مسکراہٹ سے بولا۔

"تم سمجھاوگے تو سمجھ جاوں گی۔۔۔" مسسز گیلانی پیار سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں۔

"مام جیسے میں حازق کا بہت اچھا دوست ہوں ویسے سفائر بھی اسکی دوست ہے، بس یہی ایک وجہ اس سے شادی کرنے کی۔۔۔" حماد اتنا کہہ کر وہاں سے اٹھ گیا۔

"حماد۔۔۔" وہ ٹرانس کی کیفیت میں بولیں۔

"میں یہ تو جانتی تھی اسکی تمہاری زندگی میں بہت اہمیت ہے، لیکن اس بات کا اندازہ نہ تھا کہ

تم اپنی زندگی کا اتنا اہم فیصلہ اس طرح سے لو گے۔۔۔" آج ان کے انداز میں حازق کے لیئے نفرت نہیں بلکہ رشک تھا۔

"مام میں کچھ نہیں جانتا بس یہ سب خود بخود سے ہوتا چلا گیا۔۔۔" حماد سر جھکاتے ہوئے بولا تو اسی لمحے گیلانی صاحب نے اسے گلے لگایا۔

"حماد تم نے مجھ سے کہا تھا اگر تم حازق کی طرح ہوتے تو ہماری نفرت کا عالم کیا ہوتا، میں نے اس بارے میں سوچا اتنا سوچا کہ تمہیں اسکی جگہ تصور کر کے میری آنکھوں میں بے جا پانی بھرنے لگا کیونکہ مجھے احساس ہوا میں چاہ کر بھی اپنی اولاد سے نفرت نہ کر پاتا۔۔۔" وہ آنکھوں میں آنسو لیئے حماد کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے اس سے علیحدہ ہوئے۔

"تمہیں اسکی جگہ تصور کرنا یقین جانو صرف وہ ایک نے اختیار لمحہ تھا جب حازق کی ذات سے نفرت میرے دل سے اتر گئ، میں کھلے دل سے تمہارے ساتھ بازو کھولے حازق کو اپنے گھر ہماری زندگیوں میں والہانہ خوش آمدید کہتا ہوں، میں سرینڈر کر رہا ہوں سنا تم نے تمہارا ظالم باپ خود کو تمہارے سامنے جھکا رہا ہے۔۔۔" گیلانی صاحب اتنا کہہ کر سر جھکا گئے۔

"ڈیڈ یہ آپ کیا کر رہیں ہیں، آپ ایسے اچھے نہیں لگتے۔۔۔" وہ اپنی آنکھوں میں خوشی کے آنسو لیئے سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں انکا جھکا سر اور جھکے کندھے تھام کر پوری خوشی سے انکے گلے لگا۔

"حماد کبھی کبھی ہم بڑوں کی غلطیوں کا احساس ہمیں چھوٹے دلاتے ہیں اس لئے شرمندہ ہونا ہم پر فرض ہے۔۔۔" گیلانی صاحب حماد سے علیحدہ ہو کر سر جھکائے کھڑیں مسسز گیلانی کا

ہاتھ تھام کر انہیں اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولے۔

"آج سے اسی لمحے سے ہم دونوں ہر فیصلے میں تمہارے ساتھ ہیں چاہے وہ حازق کی ذات سے متعلق کیوں نہ ہوں۔۔۔"حماد بے اختیار دونوں کے گلے لگا وہ آج کئ سالوں بعد خود کو مکمل محسوس کر رہا تھا جیسے حازق سے دوستی کا حق ادا کر دیا گیا ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حازق میرے یار، میرے بھائی۔۔۔"حماد گاڑی سے اترتے ساری بازو پھیلائے سامنے اپنے انتظار میں کھڑے حازق کو آوازیں دینے لگا تو وہ محض گھورتے ہوئے اسکے قریب آ گیا۔

"یہ کیا چھچھوڑی حرکتیں کر رہے ہو۔۔۔"حازق منہ بناتے ہوئے بولا۔

"تم اندازہ نہیں کر سکتے میں آج کس قدر خوش ہوں۔۔۔"حماد والہانہ جوش سے اسکے گلے لگتے ہوئے بولا۔

"اس خوشی کی کوئی خاص وجہ۔۔۔"

"خاص نہیں بہت خاص، مام ڈیڈ نے تمہیں آج رات گھر پر انوائٹ کیا۔۔۔"

"مجھے معاف کرو، میں پہلے ہی ان سے بہت عزت افزائی کروا چکا ہوں اور ویسے بھی جب سے گھر چھوڑا ان گلیوں میں جانا بھی چھوڑ دیا۔۔۔"حازق مسکراتے ہوئے بولا۔

"پہلے کی بات اور تھی اس سب کے لیئے آئیم سوری لیکن اب کی بار مام ڈیڈ نے اپنی خوشی سے تمہیں بلایا اس لیئے کسی قسم کا ایکسکیوز نہیں چلے گا۔۔۔"حماد گھورتے ہوئے بولا تو حازق نے

خامی بھر لی۔

"اور کچھ جناب۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے حماد کے بال خراب کرتے ہوئے بولا جو دن بدن اپنے ہر عمل سے اپنی محبت سے اسکی ذات کو معتبر کرتا جا رہا تھا کیونکہ اسے اچھے سے اندازہ تھا پچھلے کئی سالوں سے اسکے حصے کی لڑنے والی جنگ آج وہ اپنے والدین سے جیت چکا۔

ہاں ایک اور اہم بات بھی تمہیں بتانی ہے۔۔۔"حماد سر کھجاتے ہوئے بولا۔

"بتاو پھر دیری کس بات کی۔۔۔"اب کی بار وہ دونوں مین گیٹ سے ہٹ کر یونیورسٹی کے اندرونی حصے کی طرف بڑھنے لگے۔

"وہ کل جب ہم تمہارے گھر پر تھے تو مام ڈیڈ سفائر کے گھر گئے تھے سو ٹیکنیکلی آج میرا برا دن ہے۔۔۔"یکدم اسکے چہرے پر مسکینیت چھلکنے لگی تو حازق کی بے ساختہ ہنسی نکل گئی۔

"اب تیرا کیا ہو گا کالیا۔۔۔"حازق اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

"یار مجھے کہیں اپنے پروں میں چھپالو، وہ حسین چڑیل میرا قتل کرنے کے پورے اقدامات کر کے آئی ہو گی۔۔۔"حماد یکدم حازق کا ہاتھ تھام کر آگے پیچھے دیکھنے لگا کہیں سفائر تو نہیں کھڑی۔

"یہ سب تمہیں پرپوزل بھیجنے سے پہلے سوچنا چاہئے تھا۔۔۔"وہ ہنسی دباتے ہوئے بولا۔

"حازق مجھے ایسا محسوس ہو رہا جیسے اس دنیا میں آج میرا آخری دن ہے اس لیئے تم ایک مرتے ہوئے انسان کی آج کے دن بہت کئیر کرو، اسکی ہر خواہش کو آخری خواہش سمجھ کر پورا کرتے جاو۔۔۔"وہ گراونڈ سے گزر کر اپنی مخصوص جگہ ایڈمن بلاک کے سامنے جا

بیٹھے۔

"اس طرح کی بکواس کرنے پر میں تمہارا منہ توڑنا زیادہ پسند کروں گا۔۔۔" وہ اسے دھکا دے کر خود سے دور کرتے ہوئے بولا۔

"حازق بھاگ وہ آ گئی۔۔۔" حماد جو خود کو گرنے سے بچا رہا تھا سامنے سے آتی سفائر کو دیکھ کر بے اختیار اونچی آواز میں بولا۔

"بھاگنے کی مجھے نہیں تمہیں ضرورت ہے۔۔۔ "

"مصیبت میں اپنے بھائی کو اکیلا چھوڑنے پر میرے آنے والے بچے تجھے بد دعائیں دیں گے۔۔۔ "

"پہلے تم بچوں کی ماں سے تو نمٹ لو بلکہ اپنی دھلائی کروالو باقی جو بعد میں بچے ہوں گے ان کو میں سنبھال لوں گا۔۔۔" وہ مسلسل اپنی بے ساختہ ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہا تھا جب حماد ہنستے ہوئے حازق کے کندھے پر مکا رسید کر کے وہاں سے بھاگ نکلا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سفائر تمہارا شکار یہاں ہے۔۔۔" حازق نہایت سنجیدہ انداز اپناتے ہوئے کلاس میں داخل ہوتی بپھری ہوئی سفائر سے مخاطب ہوا جو پہلے ہی ایڈمن بلاک کی سیڑھیوں سے حماد کے بھاگ جانے پر آگ بگولہ تھی۔

"یاد رکھنا بیٹا اب تو نہیں بچتا میرے ہاتھوں سے۔۔۔" وہ یکدم نیچے سے اٹھ کر سینہ تان کر کھڑا ہو گیا جیسے ساری کشتیاں جلا کر میدان میں اترا ہو جبکہ کلاس میں موجود باقی تمام نفوس

تجسس سے آٹھویں سمسٹر کی دھماکے دار شروعات دیکھ رہے تھے

"تم۔۔!گھٹیا انسان میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔۔"سفائر کندھے پر ڈالا بیگ پہلی لائن میں رکھی کرسیوں پر پھینک کر حماد کی طرف لپکی۔

"میں تو چاہتا ہی یہی ہوں کہ تم مجھے کبھی نہ چھوڑو۔۔"حماد بھڑکی ہوئی آگ کو مزید ہوا دیتے ہوئے وہاں سے بھاگ کر روسٹرم کے پاس جا ٹکا جبکہ حازق مسلسل اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنستا چلا جا رہا تھا۔

"میں تمہارا منہ توڑ دوں گی اگر اب تم نے مزید بکواس کی۔۔۔"وہ دونوں کلاس میں سب سے لاپرواہ ٹوم اینڈ جیری کی طرح اودھم مچا رہے تھے۔۔۔

"بے شک منہ توڑ لو مگر دل نہ توڑنا۔۔۔"اب کی بار حماد چہرے پر مسکراہٹ سجائے،سینے کے بائیں جانب ہاتھ رکھتے ہوئے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتا ہوا بولا اس کے ان الفاظ پر کلاس میں یکدم ہوٹنگ کی آواز گونجی۔

"پہلے تمہارا قتل کرنا مجھ پر واجب تھا لیکن ابھی اور اسی وقت سے یہ مجھ پر فرض قرار دے دیا گیا۔۔"سفائر کلاس کو نظر انداز کر کے بروقت پاوں میں پہنے کھسے کو ہاتھ ڈالتے ہوئے بولی۔

"اوہ تیری۔۔۔"حماد اسکا ارادہ بھانپتے ہوئے کلاس کا دروازہ کھول کر کوریڈور کی طرف بڑھا تو بروقت پڑنے والے سفائر کے جوتے کے نشانے سے خود کو بچا کر گہرا سانس لیا اور موقع ملتے ہی پاوں مار کر سلاخوں سے جوتا گراونڈ میں گرا دیا۔

"مجھے جوتا لا کر دو۔۔"وہ اپنے دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے غصے سے بولی۔

"جہاں تک مجھے یاد پڑتا ابھی کچھ وقت پہلے تک تم مجھے مار کھانے کو دوڑ رہی تھی اب اچانک سے جوتوں کی فرمائش۔۔!لڑکی اپنی سپیڈ آہستہ رکھو ابھی نہ ہماری منگنی ہوئی،نہ نکاح،اور شادی کا تو دور دور تک پتہ نہیں تو پھر کس حق سے یا اتنے روب سے فرمائشیں کر رہی ہو۔۔۔"

وہ آنکھیں پٹپٹا کر بولتا ہوا یہ سوچ کر واپس کلاس کے اندر چلا آیا کہیں ساری یونیورسٹی کے سامنے دھلائی نہ ہو جائے جبکہ اب کی بار حازق کے ساتھ ساتھ باقی پوری کلاس بھی اس ٹوم اینڈ جیری کے کھیل سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

"حماد۔۔۔۔۔!"سفائر چیختے ہوئے اسکے پیچھے کلاس میں داخل ہوئی اور سائیڈ پر کھڑے ہنستے ہوئے داود کے ہاتھ سے فولڈر ہتھیا کر حماد پر ٹوٹ پڑی۔

"ایک منٹ،ایک منٹ میری بات تو سنو۔۔۔"جونہی اس کے سر پر رجسٹر پڑا وہ فوراسے ہاتھ کھڑا کئے سفائر کو مزید مارنے سے باز رکھنے لگا۔

"بکو۔۔۔"وہ آنکھیں دیکھاتی ہوئی بولی۔

"دیکھو میں کہہ رہا تھا ایسے لڑنے جگڑنے سے کیا فائدہ،ہم مل بیٹھ کر آرام سے مذاکرات کرتے ہیں شاید کوئی تسلی بخش حل مل جائے۔۔۔"حماد نے معصومیت سے کہتے ہوئے حازق کو اشارہ کیا جیسے کہنا چاہ رہا ہو یار اس چریل سے جان چھڑوا دے۔

"سفائر میرا خیال ہے حماد ٹھیک کہہ رہا۔۔۔"جونہی حازق کو ترس آیا وہ اپنی ہنسی پر قابو پاتے ہوئے دونوں کی اس لڑائی میں کود پڑا۔

"نہیں میرا کہنے کا مطلب یہ تھا تم دونوں ایک بار آرام سے،کسی پر سکون جگہ پر بیٹھ کر بات

کرو، شاید ایک دوسرے کو زیادہ اچھے سے سن اور سمجھ سکو اور پھر شاید تم حماد کے اس فیصلے پر زیادہ اچھے انداز میں نظر ثانی کر سکو۔۔۔" وہ سفائر کی خود پر اٹھتی غصیلی نظروں سے گھبرا کر فورا بولا مبادا سفائر بی بی کے ہاتھ میں پکڑا فولڈ اسکے سر پر پڑنے کا بھی اعزاز حاصل نہ کر لیں۔

"حازق مجھے ایسا کیوں لگ رہا حماد کے اس فیصلے میں تم اسکا پورا پورا ساتھ دے رہے ہو۔۔۔"

"تمہاری بات کچھ حد تک ٹھیک ہے، لیکن تم سے شادی کرنے کا فیصلہ سراسر اسکا اپنا اس میں میرا کوئی رد عمل نہیں۔۔۔" وہ فورا ہاتھ اٹھا کر اپنا دامن بچا گیا۔

"تمہارے گندے دماغ میں یہ بات آ بھی کیسے سکتی ہے۔۔۔" سفائر واپس حماد کی طرف پلٹتی ہوئی غصے سے بولی۔

"کیا تم نے یہ سوچ کر میرے گھر اپنا پرپوزل بھیجا کہ اتنا وقت ہو گیا سفائر کو ذلیل نہیں کیا، چلو کچھ نیا ٹرائے کرتا ہوں، اس بار کچھ انوکھے انداز میں ایڈونچر کرتا ہوں لیکن حماد لٹ می کلئیر یوون تھنگ یہ پرپوزل بھیجنا اور ہمارا ہر بات پر ایک دوسرے سے اختلاف رکھنا از کمپلیٹلی ڈفرنٹ تھنگ ہم دوست ہیں لیکن تم چار سالوں بعد بھی وہی پر کھڑے ہو جہاں سے ہم نے اس دوستی کا خوبصورت سفر شروع کیا، تم آج بھی وہی پر ہو جہاں ہم دونوں ایک دوسرے کو نیچا دیکھانے کے لیئے باز نہیں رہتے تھے، لیکن فار گارڈ سیک حماد بس اب اور نہیں یہ سب مذاق نہیں ہے، چند مہینوں بعد ہم سب عملی زندگی کا حصہ بننے والے ہیں اس لیئے میں قطعی نہیں چاہوں گی تمہارا اس بار کا یہ بے تکا مذاق میری فیملی کی نظر میں میری عزت نفس کو مجروح کرے۔۔" سفائر سخت لہجہ اپنائے کافی سنجیدہ الفاظ بول گئی تھی۔

"ہو گئ تمہاری بات، اب ایک لفظ بھی مزید مت کہنا، میں تب سے شرافت سے سن رہا ہوں اب میری سنو۔۔۔" وہ یکدم ہاتھ اٹھا کر بولا۔

"میں تمہاری نظر میں جیسا بھی ہوں، چاہے بھلا ہوں برا ہوں لیکن اسکے باوجود بھی میں کسی کو یہ اختیار نہیں دیتا کہ کوئی تمہارے حوالے سے رکھنے والے میرے احساسات یا، میرے جذبات کی انسلٹ کرے حتی کہ تمہیں بھی نہیں۔۔۔" وہ شہادت کی انگلی اٹھا کر سنجیدگی سے بولتے ہوئے سب کو حیران کر گیا جبکہ سفائر حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھتی جا رہی تھی۔

"تم نے کہا میں اب بھی چار سال پیچھے کھڑا ہوں جہاں تمہیں زلیل کرنا میرا پسندیدہ کام تھا، بٹ ناولٹ می کلئیر یو ون تھنگ تم نے شاید کبھی یہ سوچا ہی نہیں کہ حماد تم سے بے تکی لڑائی کیوں لڑتا تھا، چلو آج میں بتاتا ہوں، میں تم سے اس لیئے لڑتا تھا کیونکہ تم حازق کی ذات پر وار کرتی تھی لیکن پھر جب تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا اور تم ہمارے گروپ کا حصہ بن گئ، میں اس کے بعد بھی تم سے خار کھاتا رہا کبھی سوچا ہے کیوں۔۔۔؟ کیونکہ کہیں نہ کہیں مجھے اس چیز کا ڈر تھا کہ تم حازق کو توڑ دو گی اسے تکلیف دو گی لیکن جس رات فون پر تم نے مجھے حازق کا اپنا گھر چھوڑنے اور ہوٹل میں مستقل طور پر رکنے کے بارے میں بتایا، میں نے تمہاری آواز میں حازق کے لیئے واضح پریشانی محسوس کی تھی اور پھر اسی لمحے مجھے اس بات کا یقین ہوتا چلا گیا کہ تم بھی حازق کے حوالے سے مجھ سے مختلف احساسات نہیں رکھتی، میں نہیں جانتا کیسے لیکن اتنا ضرور جانتا ہوں ان چند لمحوں میں تمہاری ذات سے محبت نے میرے دل پر دستک دے ڈالی یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ میں خود کافی وقت تک اپنے ان احساسات کو

کوئی نام نہ دے سکا حالانکہ حازق بھانپ گیا تھا، پھر اس نے مجھے وارن کیا کہ میں تم سے دور رہوں، تم پر فی الحال کچھ بھی واضح نہ کروں میں محض تمہیں ڈسٹرب نہ کرنے کی خاطر تیسرے سمسٹر سے اپنی فیئر فیلینگز کو پرے رکھ کر اسی ہنسی مذاق میں لگ جاتا کہیں میرا بدلہ انداز تم پر حقیقت آشکار نہ کر دے لیکن افسوس پچھلے گزرے چار سالوں میں تم مجھے سمجھ نہ سکی۔" وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا سفائر کو حیران پریشان چھوڑ کر کلاس سے باہر چلا گیا تو حازق فورا اسی کے پیچھے ہو لیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حماد تم نے ضرورت سے زیادہ ری ایکٹ کیا۔۔۔" وہ دونوں اس وقت کیفے میں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

"مجھے نہیں لگتا۔۔۔"

"تم خود ٹھنڈے دماغ سے سوچو جب کسی نے تمہارے حوالے سے اس بارے میں کبھی سوچا نہ ہو پھر ایسے میں تم پرپوزل بھیج دو تو میرا خیال ہے اسکا ری ایکشن بھی ایسا ہی ہو گا جیسا سفائر کا تھا۔۔۔" حازق کا انداز رسانیت لیئے ہوئے تھا۔

"لیکن یار وہ مجھے اتنا غلط سمجھتی ہو گی مجھے اندازہ نہیں تھا اگر مجھے ذرا سی بھی بھنک پڑتی میں کبھی اس کے گھر پرپوزل نہ بھیجتا، بلکہ ڈائریکٹ اس سے بات کرتا لیکن میں نے تو صرف یہ سوچ کر اس سے بات کرنے کی بجائے مام ڈیڈ کو بھیج دیا کہ مجھے کوئی چھچھوڑی حرکت کر کے

اسے پرپوز نہیں کرنا تھا میں عزت دار طریقے سے اسے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا تھا، لیکن خیر ابھی بھی کچھ بگڑا نہیں، میں اسکا خیال ذہن سے نکالنا بہتر سمجھوں گا۔۔۔"وہ سر جھٹکتے ہوئے بولا۔

"کیا تم اتنی آسانی سے دستبردار ہو سکتے ہو۔۔۔؟ "

"ہاں شاید، کیونکہ وہ میری ملکیت نہیں، وہ اپنا فیصلہ لینے میں آزاد ہے۔۔۔"اب کی بار حماد چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے بولا۔

"اگر تم مجھے میری زندگی کا کسی بھی قسم کا فیصلہ لینے میں آزاد سمجھتے تو کلاس سے نہ آتے بلکہ، وہاں رک کر میرا جواب سنتے۔۔۔"سفائر نے جوابی کاروائی کی کیونکہ وہ حماد کی آخری بات سن چکی تھی۔

"حازق میں آفس جا رہا ہوں، شام میں ملاقات ہو گی۔۔۔"وہ ٹیبل سے گاڑی کی چابی اٹھاتے ہوئے بولا۔

"رکو۔۔۔"اسنے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر حماد کو اٹھنے سے روکا۔

"سفائر میرا راستہ چھوڑو، میں مزید کوئی بحث نہیں چاہتا۔۔۔ "

"میں بحث کر بھی نہیں رہی، بس تم سے ایکسکیوز کرنا چاہتی ہوں۔۔۔"سفائر اتنا کہہ کر حماد کے آگے پھیلایا اپنا ہاتھ پرے ہٹاتے ہوئے بولی تو حماد واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم دونوں بات کرو میں ایک فون کال کر کے آتا ہوں۔۔۔"حازق انہیں اکیلا چھوڑ کر کیفے سے نکل کر باہر گراونڈ میں جا کھڑا ہوا جہاں بہت سے ایسے طلباء جو اسے جانتے تھے سلام دعا

کرنے لگے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حماد میں سچ کہہ رہی ہوں میرے ذہن میں کبھی یہ خیال نہیں آیا کہ تم میرے بارے میں ایسا کچھ سوچ سکتے ہو، مجھے لگا یہ میرے ساتھ صرف ایک پرینک ہے اس سے زیادہ ایسا کچھ ممکن نہیں۔۔۔"وہ گہرا سانس لیتے ہوئے اپنی طرف کی بات کا آغاز کر چکی تھی۔

"سفائر میں ہمارے ریلیشنشپ کو بڑے فیئر طریقے سے قائم کرنا چاہتا تھا اس لیے میں نے تم سے کوئی بات کیئے بغیر مام ڈیڈ کو بھیج دیا۔۔۔"

"یہ سب میں پہلے نہیں سمجھ سکی، لیکن اب ذہن کے کچھ بند دریچے کھلے تو ہر عکس ہر بات واضع ہونے لگی۔۔۔"اب کی بار اسکا انداز مطمئن تھا۔

"دیکھو میں مانتا ہوں کہ میں تمہیں بے جا تنگ کرتا ہوں، فضول بحث کرتا ہوں، تمہیں چڑاتا ہوں لیکن تم یہ بھی دیکھو کہ یہ سب میں حازق کے ساتھ بھی کرتا ہوں تو کیا تمہیں اس سے میری محبت پر کوئی شک ہے۔۔۔؟"انداز سوالیہ تھا جس پر سفائر نے دائیں بائیں نہ میں سر ہلا دیا۔

"تو بس پھر ساری باتوں کی ایک بات، تم میری اپنی ذات سے محبت کو کبھی غلط مت سمجھنا۔۔۔"وہ گہرا سانس لیتے ہوئے بولا تو سفائر سر جھکا گئی۔

"اور ہاں اب اپنا فیصلہ سنا دو کیا تمہیں میرا پرپوزل قبول ہے۔۔۔؟"حماد اسکی شرماہٹ سے

محضوض ہوتے ہوئے بولا۔

"جب پرپوزل میرے گھر بھیجا تھا تو جواب بھی وہی سے ملے گا۔۔۔"سفائر اتنا کہہ کر مسکراتی ہوئی کیفے سے باہر نکل گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"صاحب آپ کے لیئے فون ہے۔۔۔"رات کا کھانا کھانے کے بعد وہ لوگ چائے پی رہے تھے جب ملازمہ ہاتھ میں کارڈلیس پکڑے ہال میں داخل ہوئی۔

"ایکسکیوزمی۔۔۔"مسٹر گیلانی حازق سے معذرت کرتے ہوئے فون ملازمہ کے ہاتھ سے لے کر کان کو لگا گئے۔

"السلام علیکم جی کہیے کون۔۔۔"سلام کے بعد تعارف لینا ضروری جانا تو ماوتھ پیس سے ابھرنے والی آواز سن کر یکدم اجنبیت کا عنصر جاگا لیکن پھر جب فون کرنے والے نے فون کرنے کا مقصد بیان کیا تو چہرے پر مسکراہٹ سمٹ آئی۔

"جی انشاءاللہ ٹھیک ہے، کل آپ ہماری طرف چکر لگائیں پھر اس موضوع پر مزید گفتگو بھی ہو جائے گی۔۔۔"گیلانی مسلسل مسکرا رہے تھے کیونکہ سامنے بیٹھا حماد ٹکٹکی باندھے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"اوکے پھر ملاقات ہوتی ہے تب تک کے لیئے فی امان اللہ۔۔۔"

"ڈیڈ کس کا فون تھا۔۔۔"ابھی فون ڈسکنیکٹ ہوا ہی تھا کہ حماد نے فوراسوال کیا۔

"تمہارے سسرالیوں کا۔۔۔"وہ گھوری سے نوازتے ہوئے بولے۔

"یہ تو میں جانتا ہوں یہ بتائیں کہا کیا انہوں نے۔۔۔"اب کی بار دانت نکالتے ہوئے بولا۔

"کہہ رہے تھے ہماری بیٹی کی مت ماری گئی ہے تم سے شادی کرنے کی خامی بھر کر وہ جانتے بوجھتے اپنے پیر پر خود کلہاڑی مار رہی ہے۔۔۔"گیلانی صاحب کی بات پر حازق کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ امڈ آئی۔

"تو آپ نے کہنا تھا کئی سالوں سے ہم بھی اسی کلہاڑی کے ساتھ گزارا کر رہے ہیں آپ بے فکر ہو جائیں۔۔۔"اپنوں سے ہونے والی بے عزتی محسوس کرنا اسنے سیکھا ہی نہیں تھا۔

"تم نہیں سدھر سکتے،وہ کہہ رہے تھے فی الحال اس رشتے کی اناؤنسمنٹ کرنے کے لیئے ہم باقاعدہ کوئی تقریب رکھ لیتے ہیں تو میں نے کہہ دیا آپ کل ہماری طرف آجائیں پھر فیصلہ کر لیں گے۔۔۔"وہ چائے کا آخری گھونٹ بھرتے ہوئے بولے۔

"ڈیڈ ویسے میری مانیں تو ڈائریکٹ نکاح رکھ لیں جب یہ آخری سمسٹر ختم ہو جائے گا تو رخصتی کروالیں گے،کیوں حازق ٹھیک کہا نہ میں نے۔۔۔؟"حماد دونوں بازو اوپر چڑھاتے ہوئے جوش سے بولا۔

"ہاں آئیڈیا تو اچھا باقی جو انکل آنٹی کی مرضی۔۔۔"وہ اچکاتے ہوئے بولا تو حماد محض اسے گھور تا رہ گیا۔

"اس بیچارے نے تو تمہاری ہاں میں ہاں ہی ملانی ہے لیکن تم میری بات دھیان سے سنو یہ فیصلہ سراسر لڑکی والوں کا ہو گا۔۔۔"وہ اسے ڈپٹ کر خاموش کرواتے ہوئے حازق کی طرف متوجہ ہوئے جو سارا وقت فارمل سے انداز میں بیٹھا رہا کیونکہ آج سے پہلے وہ جب بھی

یہاں آیا تھا لعن طن سنتا تھا آج جب سب کچھ اسکے برعکس ہے تو ہضم کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کچھ سیل بھی ہوئے یا نہیں۔۔۔؟" آج تقریباً پوری کلاس کافی عرصے بعد اکھٹی گراونڈ میں ڈیرہ جمائے سر سے سر جوڑے بیٹھی تھی کیونکہ زیر بحث موضوع اس ہفتے کے آخر میں ہونے والا فیشن شو تھا جس میں آئی کان آف ADP-CS8 حازق قمر رضا بطور شوسٹاپر منتخب ہوا تھا۔

یہاں بیٹھے تمام نفوس کا صرف ایک موٹیو تھا حازق کو ملے کوٹے کے پاس سیل کروانا جو کہ وہ بخوبی انجام بھی دے رہے تھے۔

"میں جاؤں اور خالی ہاتھ لوٹوں ایسا ناممکن ہے۔۔۔" حماد فرضی کالر اٹھاتے ہوئے بولا۔

"آپ مہان ہیں۔۔۔" وہ ہنسی دباتے ہوئے بولا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"اچھا سب سنو میرے پاس تین انویٹیشن کارڈز ہیں میں سوچ رہا ہوں جو فیملی والا وہ سبکتگین انکل کو دے دوں باقی ایک نور اور ستائش آپی کو اور جو ایک بچتا وہ پروفیسر دراب کو دے دوں، باقی تم سب اگر فنکشن میں آنا چاہتے ہو تو اپنی جیبیں ڈیلی کرو پیسے نکالو اور پاس خریدو۔۔۔" وہ ایک آنکھ دبائے ہوئے بولا۔

"میرا تو فری ہوا، بابا کے ساتھ ایز آ فیملی جاوں گی۔۔۔" سفائر کا انداز صاف حماد کو چڑانے والا تھا۔

"ہاں تو میں بھی فری ہوں آفٹر آل سبکتگین صاحب کا ہونے والا ہونہار داماد جو ٹھہرا سو ٹیکنیکلی وی آر ہیپی فیملی۔۔۔"وہ کہاں پیچھے رہنے والا تھا جبکہ باقی سب حماد کی حاضر دماغی پر داد دیئے بنا نہ رہ سکے۔

"ذرا بریک پر پیر رکھو۔۔۔"وہ گھورتے ہوئے بولی تو حماد محض کندھے اچکا گیا۔

"ہم تو ضرور جائیں گے۔۔۔"یکدم کچھ لڑکوں کی آواز گونجی جن میں داود اور علی کی آواز واضع تھی۔

"اور ہم بھی۔۔۔"دوسری طرف سفائر کے ساتھ بیٹھی لڑکیاں بھی بولیں۔

"تو پھر دیر کس بات کی رکھو درمیان میں اپنے اپنے پیسے اور پاس لیتے جاو اگر پھر بھی کچھ بچ گئے تو وہ یونیورسٹی کے کچھ اور طلباء کو دے دیں گے۔۔۔"سفائر سمجھداری سے کام لیتے ہوئے بولی تو باری باری سب نے پیسے رکھنے شروع کر دیے۔

"حازق یہ اتنے سے بچ گئے ہیں۔۔۔"سب کو دینے کے بعد سفائر چار پاس اسکے سامنے لہراتے ہوئے بولی۔

"حماد کو دیا۔۔۔"داود نے سوال کیا۔

"اس نے لیا ہی نہیں۔۔۔"وہ کندھے اچکا کر بولی۔

"میں بتا رہا ہوں میں فیملی ہوں، میں ایک روپیہ نہیں دوں گا۔۔۔"حماد وارننگ دینے والے انداز میں بولا۔

"سفائر ہمیں تم پر ترس آتا۔۔۔"داود نے ہنستے ہوئے بات لگائی۔

"مجھے خود بھی کیونکہ بزنس مین صاحب اتنے کنجوس ہیں کہ مجھے لگتا مستقبل میں مجھے بھوکا مارنے کا ارادہ ہے۔۔۔"وہ ناک چڑھاتے ہوئے بولی۔

"دیکھو اگر کبھی مستقبل میں اللہ نے روکھی سوکھی سے بھی نوازا تو صبر شکر کر لینا۔۔۔"انداز ایک دم سنجیدہ تھا۔

"حماد اس بیچاری کو ڈراو تو نہیں بھلا ابھی اپنی انگلی میں موجود نظر نہ آنے والی انگوٹھی اتار کر تمہارے منہ پر مار دے۔۔۔"سمائرہ نے اسے شرم دلانی چاہی۔

"میں نے اسی لیئے پہنائی ہی نہیں۔۔۔"اس کا حساب مانو سو بے شرم مرنے کے بعد ایک حماد پیدا ہونے کے مترادف تھا۔

"بڑے کنجوس ہو۔۔۔"اس ساری کاروائی میں ایمان نے پہلی بار تبصرہ کیا۔

"حماد ایسا نہیں ہے جتنا وہ سخی دل ہے آپ لوگ اندازہ بھی نہیں کر سکتے بس اسکا طریقہ الگ اسے جتانا نہیں پسند اور دوسری بات جب میں موجود ہوں تو اسے پیسے دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ حماد کے بغیر میری ذات نامکمل ہے۔۔۔"وہ حماد کے بولنے سے پہلے بول پڑا۔

"حازق کبھی کبھی تم دونوں کی دوستی پر رشک آتا اللہ تعالی اسے بری نظر سے بچائے۔۔۔"داود کے کہنے پر سب نے بے اختیار آمین کہا۔

"اچھا ان سب باتوں کو چھوڑو، یہ چار پاس بھی سیل کر دو، میں تب تک پروفیسر دراب کو کال کر کے پوچھوں کے وہ کہاں تاکہ انہیں انکا کارڈ دے دوں۔۔۔"فون پر نمبر ڈائل کیئے حازق قدرے سائیڈ پر ہو گیا تاکہ با آسانی بات کر سکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"لیٹی رہو، ابھی بیماری سے اٹھی ہو۔۔۔" آنعم جو کمرے میں بکھری چیزیں اٹھانے کے لیئے بستر سے اٹھنے لگی تھی، شیشے کے سامنے کھڑے بالوں میں کنگھی کرتے ہوئے دراب خان نے ٹوک دیا۔

"پچھلے دو سالوں سے یہی ایک کام کرتی آرہی ہوں۔۔۔" وہ سنجیدگی سے کہتی ہوئی بستر سے اتر آئی۔

"تم چاہے جو بھی کہو لیکن فی الحال ان سب چیزوں کو چھوڑ دو یہ سب میں کرلوں گا تم بس آرام کرو۔۔۔" وہ اسکے ہاتھ میں پکڑا تاول لیتے ہوئے اسے واپس بیڈ تک لے گئے۔

"خان میں ٹھیک ہوں زندہ ہوں اور سب سے بڑھ کر آپ کے سامنے ہوں، مجھے کچھ نہیں ہونے والا کیونکہ میں بہت ڈھیٹ ہوں اگر کچھ ہونا ہی ہوتا تو تب ہوتا جب مجھ پر قیامت ٹوٹی، اللہ اسی وقت میری سانسیں کھینچ لیتا لیکن مجھے میری اولاد کا دکھ نہ دیکھاتا لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔۔" وہ افسوس سے کہتی ہوئی بستر کے ایک کونے پر ٹک گئی۔

"آنعم مایوسی کفر ہے، تم پر امید رہو اس بات پر یقین رکھو کہ وہ جہاں ہوگی بالکل محفوظ ہوگی باقی ہر بات ذہن سے نکال دو۔۔۔" دراب خان اسکے کمزور ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیئے ہوئے گویا ہوا۔

"کاش کہ ایسا ہو، لیکن میں کیا کروں مجھے صبر نہیں آتا۔۔۔" ناچاہتے ہوئے بھی اسکی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔

"وقت بہت بڑا مرہم ہے، ہر زخم کو بھر دیتا بس تم ہر دوسری سوچ کو جھٹک کر اللہ سے اسکی سلامتی کی دعا مانگا کرو اسکے گھر دیر ہے اندھیر نہیں۔۔۔"

"ماما۔۔۔" دراب خان آنعم کی آنکھوں میں سمٹی نمی کو صاف کرتے ہوئے گویا ہوا تب ہی تانیس دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اونچی آواز میں چلائی۔

"جی ماما کی جان۔۔۔" وہ اپنا ہاتھ خان سے چھڑا کر تانیس کو بانہوں میں بھرتے ہوئے محبت سے بولی اور اسکے سر پر بوسہ دینے لگی۔

"آپ کو پتہ میں کونسی کلاس میں ہوں۔۔۔" تانیس کی بات پر آنعم نے ڈرامائی انداز میں دائیں بائیں نہ میں سر ہلایا تو وہ ہنسنے لگی۔

"میں ون، ٹو، تھری، فور، فائیو، سکس اور سیون۔۔۔" وہ باری باری اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر گنتی کے نمبر گننے لگی اور پھر سات پر آکر رک گئی۔

"میں اتنی والی کلاس میں ہوں۔۔۔" اب کی بار تانیس ایک ہاتھ کی پانچوں اور دوسرے ہاتھ کی دو انگلیاں آنعم کے سامنے لہراتے ہوئے فخریہ انداز میں بولی تو وہ بے اختیار اسے خود سے لگا کر پیار کرنے لگی۔

"اچھا تو میری بیٹی قرآن پاک کا سبق کتنا پڑھ چکی ہے۔۔۔؟" وہ اسکے بالوں کو درست کرتے ہوئے سوال کرنے لگی۔

"وہ تو آپ سے پڑھنا، ویسے بھی آپ نے کہا تھا جب میں بڑی ہو جاوں گی آپ مجھے تفسیر سے پڑھائیں گی، اب میں بڑی ہو گئی ہوں تو کل سے پڑھنا شروع کریں۔۔۔" وہ آنکھیں پٹپٹاتے

ہوئے بولی تو آنعم مسکرا کر اسکے گال پر پیار کرنے لگی۔

"کل سے کیوں آج سے شروع کرتے ہیں۔۔۔" وہ اپنا ہاتھ اسکے سامنے پھیلاتے ہوئے بولی جسے تانیس نے سر ہلاتے ہوئے تھام لیا، دراب خان آنعم کو یوں قدرے مطمئن دیکھ کر کچھ حد تک خود کو پر سکون محسوس کر رہا تھا جب ہی سائیڈ ٹیبل پر رکھا فون وائبریٹ کرنے لگا۔

"السلام علیکم۔۔۔" سکرین پر حازق کا نام جگمگاتا ہوا دیکھ کر وہ مسکراتے ہوئے بولے۔

"سر آپ کہاں ہیں، مجھے ملنا آپ سے۔۔۔" سلام کا جواب دینے کے بعد فوراً سے سوال کیا گیا۔

"یار آج کل میں ذرا مصروف ہوں تو یونیورسٹی آنا مشکل ہے اگر زیادہ ضروری کام ہے تو گھر آجاو۔۔۔" وہ آنعم اور تانیس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولے۔

"ایڈریس سینڈ کر دیں، انشااللہ میں کچھ وقت تک ملتا ہوں آپ سے۔۔۔" انداز ٹھہرا ہوا تھا۔

"اوکے میں بھیج دیتا ہوں۔۔۔" دراب خان کال ڈسکنیکٹ کر کے اسے میسج سینڈ کر کے مسکراتے ہوئے واپس تانیس اور آنعم کی طرف متوجہ ہو گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آو برخوردار میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔۔۔" دروازے پر ہونے والی گھنٹی کی آواز سن کر دراب خان نے دروازہ کھولا تو توقع کے عین مطابق سامنے مسکراتے ہوئے حازق کو پایا۔

"السلام علیکم سر کیسے ہیں آپ۔۔۔؟ کل بھی یونیورسٹی میں آپکو ڈھونڈتا رہا آپ نظر نہیں

آئے، سو آج مجبورن یہاں تک اپروچ کرنا پڑی۔۔۔"وہ مسکرا کر مصافحہ کرتے ہوئے گویا ہوا۔

"بس کچھ پرسنل وجوہات کی وجہ سے غیر حاضر تھا لیکن انشااللہ ایک دو دن میں ریگولر ہو جاوں گا۔۔۔"وہ سلام کا جواب دیتے ہوئے حازق کو ڈرائنگ روم تک لے گئے۔

"تم کہو کیا کام تھا۔۔۔"

"میں نے آپکو اپنی ماڈلنگ کے بارے میں بتایا تھا بس اسی کے لیئے باقاعدہ انویٹیشن کارڈ دینا تھا۔۔۔"حازق سینٹرل ٹیبل پر خوبصورتی سے ڈیزائن کیا گیا کارڈ رکھتے ہوئے بولا۔

"میں تمہاری اس کامیابی پر بہت خوش ہوں بس کچھ مصروفیات کی وجہ سے باقاعدہ مبارکباد نہیں دے سکا لیکن انشاءاللہ میں یہاں ضرور آوں گا۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے کارڈ کھولتے ہوئے بولے۔

"سر پلیز اپنی فیملی کو بھی لایئے گا میرے لیئے کچھ گنے چنے لوگ ہی میرے تعارف، یا میری پہچان کے مترادف ہیں۔۔۔"پچھلے گزرے وقت میں جس طرح پروفیسر دراب نے یونیورسٹی میں حازق کے لیئے سٹینڈ لیا تو وہ بے اختیار انکے قریب ہوتا چلا گیا لیکن اس سے کہیں زیادہ وہ خود اس سے انسیت محسوس کرتے تھے کیونکہ کہیں نہ کہیں یہ انکی نور کے ساتھ ہوئی زیادتی کا احساس ندامت تھا لیکن اس سب کے باوجود بھی وہ آج تک حازق کو اپنی اصلیت سے آگاہ نہ کر سکے کہ جسے وہ اتنا معتبر سمجھتا وہ اصل میں ایک گھناؤنا ماضی رکھتا جو اپنی اولاد کو جانتے بوجھتے جہنم کی نظر کر آیا۔

"ہاں کیوں نہیں یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے۔۔۔"وہ رسانیت سے گویا ہوئے۔

"اوکے سر اب اجازت دیں۔۔۔"

"ایسے کیسے اجازت دوں، آج پہلی بار گھر آئے ہو کم از کم چائے پیئے بغیر تو نہیں جانے دوں گا، تم بیٹھو میں دیکھ کر آتا ہوں ابھی تک چائے بنی کیوں نہیں۔۔۔"وہ اسے بیٹھنے کا اشارہ کر کے گھر کے اندرونی حصے میں غائب ہو گئے جبکہ حازق کمرے کی نفاست سے ہوئی آرائش و زیبائش دیکھنے لگا کہ اچانک سے ایک نرم گو آواز اسے اپنے کانوں میں پڑتی ہوئی محسوس ہوئی، بے اختیار وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس آواز کی تاک میں چلنے لگا جو کہ لان میں کھلنے والی کھڑکی سے آرہی تھی۔

"سب سے پہلے تعارف ہو جائے۔۔۔"آنعم تانیس کے سامنے رکھا قرآن پاک کھولتے ہوئے بولی تو وہ سر ہلا کر اسکی متوجہ ہو گئی۔

"سورہ فاتحہ نہ صرف قرآن مجید کی موجودہ ترتیب میں سب سے پہلی سورت ہے، بلکہ یہ پہلی وہ سورت ہے جو مکمل طور پر نازل ہوئی، اس سے پہلے کوئی سورت پوری نہیں نازل ہوئی تھی، بلکہ بعض سورتوں کی کچھ آیتیں آئی تھیں، اس سورت کو قرآن کریم کے شروع میں رکھنے کا مقصد بظاہر یہ ہے کہ جو شخص قرآن کریم سے ہدایت حاصل کرنا چاہتا ہو اسے سب سے پہلے اپنے خالق و مالک کی صفات کا اعتراف کرتے ہوئے اس کا شکر ادا کرنا چاہیے اور ایک حق کے طلب گار کی طرح اسی سے ہدایت مانگنی چاہیے، چنانچہ اس میں بندوں کو وہ دعا سکھائی گئی ہے

جو ایک طالب حق کو اللہ سے مانگنی چاہیے، یعنی سیدھے راستے کی دعا، اس طرح اس سورت میں صراط مستقیم یا سیدھے راستے کی جو دعا مانگی گئی ہے پورا قرآن اس کی تشریح ہے کہ وہ سیدھا راستہ کیا ہے؟ عربی کے قاعدے سے رحمن کے معنی ہیں وہ ذات جس کی رحمت بہت وسیع (Extensive) ہو، یعنی اس رحمت کا فائدہ سب کو پہنچتا ہو اور رحیم کے معنی ہیں وہ ذات جس کی رحمت بہت زیادہ (Intensive) ہو، یعنی جس پر ہو مکمل طور پر ہو، اللہ تعالیٰ کی رحمت دنیا میں سب کو پہنچتی ہے، جس سے مومن کافر سب فیضیاب ہو کر رزق پاتے ہیں اور دنیا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور آخرت میں اگرچہ کافروں پر رحمت نہیں ہو گی، لیکن جس کسی پر (یعنی مومنوں پر) ہو گی، مکمل ہو گی کہ نعمتوں کے ساتھ کسی تکلیف کا کوئی شائبہ نہیں ہو گا، رحمن اور رحیم کے معنی میں جو یہ فرق ہے اس کو ظاہر کرنے کے لئے رحمن کا ترجمہ سب پر مہربان اور رحیم کا ترجمہ بہت مہربان کیا گیا ہے۔۔۔" وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولتی جا رہی تھی۔

"ایک دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ اس سورت کو مختلف نام دیے گئے، اسی بات سے اس خوبصورت سورت کی فضیلت اور شرف کی دلیل ملتی ہے۔۔۔" حازق مسلسل مسمرائز ہوئے اسے سنتا جا رہا تھا کیونکہ اسکی زبان سے ادا ہونے والے لفظ سیدھا دل میں اترنے کی وسعت رکھتے تھے۔

"سورۃ فاتحہ واقعی عجیب ہے، یہ انسان کو مٹی سے اٹھا کر عرش کے نیچے لا کھڑا کرتی ہے، ہمیں عدم سے وجود میں لانے والا، پیدا کرنے والا کون؟ اللہ ____ الحمدللہ!

پھر ہمیں پالنے والا کون ____ رَبِّ الْعَالَمِینَ

دنیا میں ہمیں تھامنے اور چلانے والا کون ____ "اَلرَّحْمٰن"

آخرت میں ہم کس کے سہارے ہوں گے ____ "اَلرَّحِیْم"

ہمیں دنیا سے آخرت منتقل کرنے والا اور وہاں ہمیں انصاف دینے والا ____ "مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْن"

جب ہماری پیدائش سے لے کر اگلے جہاں لے جانے والا صرف اللہ ہے تو بس پھر ہم اسی کے بندے اسی کے غلام ____ اِیَّاکَ نَعْبُد

جب غلامی اس کی اختیار کی تو اب مدد کے لئے بھی صرف اسی کے سامنے جھکیں گے ____ "وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن"

مانگو کیا مانگتے ہو یا اللہ آپ سے آپ ہی کو مانگتے ہیں، وہ راستہ جو سیدھا آپ تک پہنچا دے ____ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

اور ہمیں انعام یافتہ افراد میں شامل کرا دے ____ صِرَاطَ الَّذِینَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ

اور ہمیں گمراہی اور آپ کے غضب سے بچا دے ____ غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِّین

آمین یارب العالمین۔۔۔ "

"کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔؟" وہ روانگی سے بولتی ہوئی آنغم کو ہر چیز سے بے پرواہو کر سن رہا تھا جب دراب خان نے کھڑکی کے پاس کھڑے حازق کو مخاطب کیا۔

"آئیم سوری وہ میں بس آواز کی تاک میں یہاں تک آگیا۔۔۔"لہجہ شرمندگی لیئے ہوئے تھا جبکہ دوسری طرف آنعم اب باقاعدہ ایک ایک آیت کی تفسیر بیان کرنے لگی تھی۔

"اٹس اوکے، پریشان نہیں ہو، قرآن کی آیتوں میں اتنا حسن ہے کہ یہ کسی کو بھی اپنی طرف متوجہ کرنے کی وسعت رکھتی ہیں۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے رسانیت سے بولے۔

"آپ جائیں، میں کرلیتا ہوں۔۔۔"دراب خان چائے بناتی ملازمہ سے مخاطب ہوا۔

"سر ویسے یہ ہیں کون۔۔۔؟"آنعم کو سنتے ہوئے حازق کے ذہن میں مسلسل نور کا خیال چل رہا تھا۔

"برخوردار یہ میری مسسز ہیں، میری بیٹی کی خواہش تھی تفسیر سے قرآن پاک پڑھنا تو بس وہی پڑھا رہی ہیں۔۔۔"پروفیس دراب خان کپ میں قہوہ انڈیلتے ہوئے بولے۔

"سر آپ چھوڑیں میں کرلیتا ہوں۔۔۔"بہت ہی مہذب انداز میں حازق سنٹرل ٹیبل کے ایک طرف زمین پر بیٹھ کر اپنے اور پروفیسر دراب خان کے لیئے چائے بنانے لگا۔

"سر ایک چیز مانگنا چاہتا ہوں آپ سے۔۔۔"اپنے مطلب کی بات کرنے کے لیئے اسنے تمہید باندھی۔

"مانگنا کیوں ہے تم خواہش ظاہر کرو اپنی۔۔۔"انداز مسکراہٹ لیئے ہوئے تھا۔

"سر آپ کی مسسز کا وقت چاہیے، جب وہ اپنی بیٹی کو قرآن پاک پڑھائیں تو میری چھوٹی بہن کو بھی پڑھا دیا کریں گی۔۔۔؟"وہ کپ میں چینی ڈال کر چمچ ہلاتے ہوئے بولا۔

"میرا نہیں خیال اس میں کوئی منع کرنے والی بات ہے یہ تو ایک نیک عمل ہے وہ ضرور پڑھا

دیں گی، لیکن ایک بات مجھے حیران کن لگی، کیا تم اپنی فیملی کے پاس واپس چلے گئے۔۔۔؟"وہ حازق کے ہاتھ سے چائے کا کپ پکڑتے ہوئے استفسار کرنے لگے۔

"نہیں سر ایسا شاید اب ممکن نہیں کہ میں وہاں پر واپس جاوں۔۔۔"انداز تھوڑا سنجیدہ ہوا۔

"تو پھر چھوٹی بہن، کیونکہ جہاں تک مجھے یاد ہے اپنے گھر میں سب سے چھوٹے تم ہی تھے۔۔۔"وہ چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے باقاعدہ حازق کی طرف متوجہ ہوئے۔

"وہ ایکچوئیلی میں نے بے سہارا بچوں اور لوگوں کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا، اور یہ کام میں پچھلے دو سالوں سے کرتا بھی آرہا ہوں بس اسی سلسلے میں ملنے والی ایک بچی کو اپنی چھوٹی بہن کہا۔۔۔"حازق کے چہرے پر نور کا ذکر کرتے ہوئے ایک نرم تاثر آ ٹھہرا۔

"یہ تو بہت زبردست اور نیک فعل ہے لیکن ایک شکایت ہے، تم ہر بات مجھ سے شئیر کرتے ہو، پھر اس بارے میں کیوں نہیں بتایا، کیا تم اکیلے اکیلے نیکیاں کمانا چاہتے ہو۔۔۔؟"وہ مصنوعی ناراضگی لیئے ہوئے بولے۔

"باخدا میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں، بس مجھے لگا اگر میں یہ کام کر رہا ہوں تو وہ نیکی کر دریا میں ڈال کے مترادف ہونا چاہیے نہ کہ ڈھنڈھورا پیٹ پیٹ کر سب کو بتاوں، اور یقین جانے اس بارے میں صرف سفائر کی فیملی اور حماد جانتا ہے باقی سب بے خبر ہیں۔۔۔"وہ اپنا چائے کا کپ لیئے صوفے پر جا ٹکا۔

"حازق میں جب جب تمہیں دیکھتا ہوں، میرے اندر اپنے کئے گئے گناہوں کا احساس مزید بڑھنے لگتا، پھر بے اختیار اللہ کی زمین پر ماتھا رگڑ رگڑ کر التجائیں کرتا ہوں صرف ایک موقع

دے دے میں سب ٹھیک کر دوں، لیکن ایسا ممکن نہیں ہو پا رہا مجھے لگتا میری سانسیں تمام ہو جائیں گی لیکن وہ پنلٹی کبھی میسر نہیں آئے گی۔۔۔"اتنے سالوں میں آج پہلی بار دراب خان نے اپنی ذات کی کمزوری بے اختیار حازق کے سامنے ظاہر کر دی۔

"سر اگر آپ جیسی شخصیت بھی اپنے آپ کو گناہگار تصور کرتی ہے تو پھر ہم کہاں کے عالم، میں تو آپ کے نقش قدم پر چلتا ہوں جیسے آپ یونیورسٹی میں بے شمار طلباء کی خاموشی سے مدد کر دیتے ہیں ایسے ہی میں بے سہارا بچوں کی پھر ہم مختلف تو نہ ہوئے۔۔۔"

"تم نہیں سمجھ سکو گے، لیکن جب تم میری ذات کی اصلیت دیکھو گے مجھ سے نفرت کرنے پر مجبور ہو جاو گے۔۔۔"اب کی بار وہ مسکراتے ہوئے حازق کو عجیب لگے کیونکہ ان کے انداز خود کے لیئے ہتک تھی۔

"شاید کسی کے لیئے آپکا کردار بد سے بدترین ہو لیکن اگر کوئی مجھ سے پوچھے تو میں کہوں گا مجھے ہمت دینے والوں میں ایک دراب خان بھی ہے جو میرے تمام سیاہ سفید کا رازدان ہے۔۔۔"اسکے لہجے میں اپنے استاد محترم کے لیئے احترام جھلک رہا تھا۔

"آئی مسٹ سے، تم ایک اچھے موٹیویشنل سپیکر بن سکتے ہو، کسی کو بھی اپنی باتوں کے جال میں پھنسا کر اسے اپنا گرویدہ کر سکتے ہو۔۔۔"

"میں اس سب سے دور ہی رہنا پسند کروں گا ورنہ مولوی حضرات مجھ پر بے جا فتوے عائد کر دیں گے۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے ٹھنڈی ہو گئی چائے کا آخری گھونٹ بھرتے ہوئے نزاکت سے بولا تو دراب خان بھی مسکرا دیے۔

"ویسے سوچنا ضرور۔۔۔"انکی بات پر حازق سر تسلیم خم کر گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"لو گو مبارک ہو اللہ اللہ کر کے آپکا نکاح ہونے جا رہا۔۔۔"نور ڈائننگ ٹیبل پر شام کا کھانا لگاتے ہوئے شوخ انداز میں گویا ہوئی تو حماد مسکرانے لگا۔

"ویسے ایک بات تو بتائیں، یہ نکاح کے لیے آپ نے فورس کیا۔۔؟ کیونکہ سبکتگین انکل تو ابھی صرف منگنی کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔۔"وہ پانی کا جگ ٹیبل پر رکھ کر اب کی بار حماد کے مخالف سمت پڑے صوفے پر ستائش کے ساتھ جا بیٹھی۔

"خدا گواہ اس میں میرا کوئی عمل دخل نہیں وہ تو خود انہوں نے ڈیڈ سے اپنی مرضی سے نکاح کی تقریب رکھنے کا کہا کیونکہ اس کے بعد وہ عمرے پر جا رہے ہیں تو وہ چاہتے ہیں منگنی کی بجائے باقاعدہ رشتہ امبوجا سیمنٹ ڈال کر مضبوط کر جائیں۔۔۔"وہ دانت نکالتے ہوئے بولا کیونکہ آج دوپہر میں ہی سبکتگین صاحب کی گیلانی صاحب سے ملاقات ہوئی سو اسی ملاقات میں انہوں نے دس دن بعد اپنے ہوٹل میں نکاح کی تقریب رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔

"بڑا خوش رہتا میرا بھائی ان باتوں میں۔۔۔"حازق اسے مزید تنگ کر رہا تھا جبکہ وہ اثر لیئے بغیر صوفے سے اٹھ کر ڈائننگ ٹیبل پر جا بیٹھا۔

"ویسے ایک بات ہے تم دونوں کی جوڑی خوب سجے گی۔۔۔"اس سارے وقت میں ستائش پہلی مرتبہ بولی۔

"ستائش آپی یہ سب میری ہی مرہون منت ہے۔۔۔"وہ باقی سب کو ٹیبل پر آنے کا اشارہ کرتا ہوا بولا۔

"لو گو کچھ تو خیال کرو رزق آگے رکھ کر جھوٹ، سفائر آپی زیادہ پیاری ہیں۔۔۔"نور اپنی پلیٹ میں سلاد نکالتے ہوئے بولی۔

"چل سفائر کی چمچی نہ ہو تو۔۔۔"حماد کے انداز پر بے ساختہ سب کا قہقہہ گونجا۔

"اچھا نور یہ سب چھوڑو پہلے میری بات سنو تمہارے لیئے میں نے قرآن کلاس کا بندوبست کر دیا، اب تم بتاو کب سے جوائن کرو گی۔۔۔"نور جو کہ حماد کو جواب دینے لگی تھی حازق کی بات سن کر اس طرف متوجہ ہو گئ۔

"آج سفائر آپی کی کال آئی تھی بول رہی تھیں کچھ دن ان کے ساتھ مجھے اور ستائش آپی کو بازار جانا تو اس سب فارغ ہو کر باقاعدہ جوائن کر لوں گی۔۔۔"

"کوئی مسئلہ نہیں، میں تمہیں کل آنٹی سے ملوا لاوں گا، تم ان سے کچھ ضروری معلومات لے لینا، میرا مطلب تفسیر کی کونسی کتابیں لینی ہیں یا ہفتے میں کتنے دن آنا باقی پھر جب حماد کا نکاح ہو جائے تو اسکے بعد باقاعدہ جوائن کر لینا۔۔۔"وہ رسانیت سے گویا ہوا تو نور محض سر ہلا گئ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ رات کے دو بجے لیپ ٹاپ کھولے نیند سے بوجھل آنکھیں لیئے اپنا کام ختم کرنے کی کوشش کر رہا تھا کیونکہ شو میں صرف دو دن باقی بچے تھے تب ہی سائیڈ ٹیبل پر رکھا فون

وائبریٹ ہونے لگا۔

وہ کھلی اور بند ہوتی آنکھوں کے درمیان سکرین پر جگمگاتا ہوا اجنبی نمبر دیکھ رہا تھا جو کہ پاکستان کے کسی نیٹ ورک سے میل نہیں کھا رہا تھا نا چاہتے ہوئے بھی یس کا بٹن دبا کر فون کو لگا لیا۔

"ابھی تک جاگ رہے ہو۔۔۔؟" جونہی ماوتھ پیس سے نازک سی آواز کانوں میں پڑتی سنائی دی، یکدم اسکی آنکھوں میں موجود نیند اڑ گئی۔

"کون۔۔۔؟" اب کی بار حازق لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھ کر ایک بار پھر سکرین پر موجود نمبر دیکھنے لگا جو کہ پہچان میں نہیں آرہا تھا لیکن اتنا ضرور یاد آگیا، کئی دفع اس نمبر سے رات کے اسی پہر فون آیا کرتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کاش کہ ہم میں کبھی اتنے فاصلے نہ ہوتے جو آج یوں اپنا تعارف کرواتے ہوئے مجھے شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔۔۔" فون پر ابھرنے والی آواز میں واضع بھیگا پن چھلک رہا تھا۔

"میں سمجھا نہیں، کیا ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔۔۔؟" اب کی بار حازق کے انداز میں سنجیدگی تھی۔

"ہاں ہم ایک دوسرے کو بہت اچھے سے جانتے ہیں بلکہ نہیں شاید ہم کبھی تمہیں سمجھ نہیں سکے یا سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔۔۔" اسکی آواز میں کپکپاہٹ بڑھتی جا رہی تھی۔

"عنائیہ۔۔۔" بے اختیار حازق کی زبان نے بے یقینی کی کیفیت میں یہ نام ادا کیا۔

"ہاں تمہاری ایک عدد بد قسمت بہن جو کبھی تمہیں عزت نہ دے سکی تم سے محبت نہ کر سکی۔۔۔" فون پر ابھرنے والی سسکیاں اب کی بار حازق کی آنکھیں بھگونے لگی۔

"میں نے کبھی تصور نہیں کیا تھا کہ میری زندگی میں ایسا وقت بھی آئے گا جب میرا کوئی خونی رشتہ مجھ سے اتنی نرماہٹ سے پیش آئے گا۔۔۔" انداز جتانے والا تھا۔

"خیر کیسی ہو، اور یہ نمبر۔۔! کیا تم بیرون ملک چلی گئ۔۔۔؟" عادت سے مجبور دوسروں کو خود کے سامنے زیادہ دیر شرمندگی میں نہیں دیکھ سکتا تھا اسی لیے موضوع بدل گیا۔

"کیا تم اپنی ناراضگی بھول کر مجھے معاف کر سکتے ہو۔۔۔؟" عنائیہ واپس اسی بات پر آ ٹھہری۔

"میں ناراض نہیں ہوں، شاید میں کبھی کسی سے خفا نہیں ہو سکتا کیونکہ ناراض وہ ہوتے ہیں جن کو مان ہو کہ کوئی انہیں منا لے گا لیکن میں نے اپنے ارد گرد کسی کو ایسا نہیں پایا سو اپنا بھرم قائم رکھنے کے لیے لفظ ناراض اپنی ڈکشنری سے نکال پھینکا۔۔۔" اسکی آواز میں ٹھہراو تھا جبکہ آنکھیں مسلسل بھیگ رہیں تھیں۔

"میں سکون میں نہیں ہوں، جب سے تم گئے ہو، کوئی ایسا لمحہ نہیں آیا جب تمہیں یاد نہ کیا ہو، کسی نے سہی کہا جب کوئی انمول ہیرا آپکی دسترس سے دور کہیں بہت دور نکل کر چمکنے لگے تو پھر پچھتاوں کے ناگ ہر وقت ڈستے رہتے ہیں۔۔۔ "

"اگر تمہیں لگتا کہ میں تم سے یا باقی سب سے ناراض ہوں تو واقعی غلط لگتا کیونکہ وہ گھر میں اپنی مرضی سے چھوڑ کر آیا تھا۔۔۔"

"لیکن ہم تمہیں روک سکتے تھے، بس یہی ایک کسک مجھے سکون نہیں لینے دے رہی کہ کاش گھر کی دہلیز پار کرتے ہوئے تمہارے قدم ہمارے دلوں کو نرم کر دیتے تو آج ہم کسی بد گمانی کا شکار نہ ہوتے۔۔۔"عنائیہ کی سسکیاں اب بلند ہوتی جا رہیں تھیں۔

"تم پریشان نہیں ہو، میں اپنی اس زندگی سے بہت مطمئن ہو، ہاں اگر تمہیں لگتا کہ میرا اتنا کہنا تمہاری بے سکونی مٹا دے گا تو پھر سنو عنائیہ قمر رضا میں تمہیں پورے دل کی آمادگی سے معاف کرتا ہوں۔۔۔"بھیگا پن حازق کی آواز میں بھی تھا لیکن وہ مسلسل خدا کی ذات کا شکر ادا کر رہا تھا جو اسکا روٹھا رشتہ واپس سدھار رہا تھا۔

"حازق آئیم سوری۔۔۔"اب کے بھیگے لہجے میں شرمندگی کا عنصر تھا، پوری زندگی گھر والوں سے نفرت سمیٹنے کے باوجود بس اتنی سی ناراضگی جو ایک معافی پر ٹوٹ گئ، آج مکمل انسانوں کی بھیڑ میں اس نامکمل وجود کو خود سے کئ اوپر تصور کر رہی تھی۔

"اب ان الفاظ کو دوبارہ مت دوہرانا۔۔۔"

"بس یہ بتاو بیرون ملک میں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟"خوشی کے آنسو حازق کی آنکھوں میں سمٹے ہوئے تھے۔

"میری شادی ہو گئی، کافی عرصے سے تم سے رابطہ کرنا چاہتی تھی لیکن ہمت نہیں ہو رہی تھی،

فون کرتی پھر ایک بیل کے بعد بند کر دیتی آج بھی اسی امید پر فون کیا کہ تم پاکستانی وقت کے مطابق سو رہے ہو گے لیکن آج توقع کے برعکس ہوا۔۔۔"اب کی بار وہ اپنے آنسو پونچھ کر

حازق کے ساتھ نارمل انداز میں بات کر رہی تھی جبکہ حازق اسے مبارکباد دیتے ہوئے مزید خوشیوں کی دعائیں دینے لگا۔

کئی سالوں بعد دلوں پر موجود بھاری سیل ہٹی تو ایسے میں اپنے اپنے دکھ درد بانٹتے ہوئے وقت کیسے گزرا کہ دونوں کو احساس تک نہ ہوا، حازق کو احساس تب ہوا جب موزن نے آذان کی صدا بلند کی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نور جلدی سے تیار ہو جاو، تمہیں آنعم آنٹی کے پاس چھوڑ کر مجھے آگے سٹوڈیو کے لیئے نکلنا۔۔۔" حازق عجلت میں ٹوسٹ منہ میں رکھتے ہوئے گویا ہوا جبکہ نور اسکی زبان سے ادا ہونے والا نام سن کر یکدم ساکت ہوئی۔

"میں تو کب سے تیار گھوم رہی ہوں آپ ہی لیٹ اٹھے۔۔۔" اپنا خیال سمجھ کر اس بات کو جھٹکتے ہوئے وہ واپس خوش باش حازق سے مخاطب ہوئی۔

"بس آج لیٹ ہو گیا، ساری رات کام کرتا رہا ایسے میں نماز کا وقت ہو گیا تو فجر ادا کر کے بس پھر ایسا سویا کہ حساب یہ تھا میں جانوں اور میرا بستر۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے بولا۔

"ویسے آج خیر تو ہے بڑا بات بے بات مسکرایا جا رہا۔۔"

"کیا چیز ہو تم، چلو اب لیٹ ہو رہے ہیں بعد میں حماد کی موجودگی میں مسکراہٹ کی وجہ بھی

بتاوں گا۔۔۔"وہ ایک بار پھر سے مسکراتے ہوئے گاڑی کی چابی اٹھائے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حازق بھائی ہم جہاں جارہے ہیں کیا وہ لوگ جانتے ہیں کہ میں خواجہ سرا ہوں۔۔۔؟"سر پر نیلے رنگ کا حجاب اوڑھے، چمکتا ہوا معصوم چہرہ لیے نور نے سوال کیا۔

"نہیں لیکن تم پریشان نہیں ہو، یہ حقیقت انکی نظر میں تمہیں قابل نفرت نہیں بنائے گی کیونکہ جب وہ میری ذات کو تسلیم کرسکتے ہیں تو تمہیں کیوں نہیں۔۔۔"وہ گاڑی کو ایک بڑے سے گھر کے دروازے کے سامنے روکتا ہوا بولا، نور نے اپنے سامنے اونچے بلند مکان کو دیکھا، ذہن کا پردہ بڑی شدت سے پھڑ پھڑایا تو بے اختیار زوروں سے دل دھڑکنے لگا جیسے وہ لمحہ آگیا ہو جسکا انتظار پچھلے دس سالوں سے لاشعوری طور پر سات سال سے سترہ سال کی مسافت طے کرتی نور نے کیا تھا۔

"باہر آجاو۔۔۔"وہ سوچ میں ڈھوبی ہوئی نور سے مخاطب ہوا تو وہ اپنے حواس میں لوٹی اور گاڑی سے اترنے سے پہلے کانپتے ہاتھوں سے چہرے کو دوپٹے سے ڈھانپ کر ایک طرف پن لگادی۔

اسکے پورے وجود پر کپکپی طاری تھی، لیکن دل مسلسل اپنی کو ماں کو دیکھنے کے لیئے بے تاب ہورہا تھا، چیخ رہا تھا رو رہا تھا، اسکی آنکھوں میں ہر بڑھتے قدم پر نمی سمٹنے لگی جو سر جھکائے اسے

چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی جبکہ حازق اب کسی ملازمہ سے مخاطب تھا جو انہیں بیٹھک میں بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود گھر کے اندرونی حصے میں کہیں گم ہو گئی۔

"تم نے چہرہ کیوں ڈھانپ لیا۔۔۔"جونہی وہ نور کی طرف متوجہ ہوا تو بے ساختہ بولا۔

"بس ویسے ہی مجھے کچھ عجیب لگ رہا تھا۔۔۔"جواب سر جھکائے ہوئے ہی دیا تب ہی دراب خان اور آنعم باآواز بلند سلام کرتے ہوئے ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے۔

"گویا دس سالوں کی خواری آج تمام ہوئی۔۔۔"ان دونوں کی آواز سن کر وہ بے اختیار بڑبڑائی پھر جونہی اسنے حازق سے بغلگیر ہوتے شخص کا چہرہ دیکھنے کے لیئے سر اٹھایا تو صوفے کے ہتھے پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔

"بیٹا کیسی ہو آپ۔۔۔؟"نہ وہ ہل پا رہی تھی اور نہ کسی قسم کا تاثر دے رہی تھی بس مبہوت ہوئے اپنے سامنے پورے قد سے کھڑے دراب خان کو دیکھ رہی تھی کہ یکدم آنعم کی آواز گونجی جو یقینا نور سے مخاطب تھی۔

"ٹھیک ہوں۔۔۔"ایک بار پھر اسنے سر جھکائے جواب دیا کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی اسکی آنکھوں کی سرخی کوئی پر انا راز افشا کر دے لیکن ضروری نہیں جیسا ہم سوچیں ویسا ہی ممکن ہو، کبھی کبھی آنکھوں میں موجود مایا اتنا بے اختیار ہوتا کہ چیخ چیخ کر خود پر گزرے درد کی کہانی بیان کرنے لگتا، جیسے ابھی نور کے آنسوؤں نے اسکے گلے میں پھندا سا ڈال دیا تو وہ یکدم بچوں کی طرح ہچکیاں لے لے کر بے آواز رونے لگی اسکا پورا وجود کانپ رہا تھا۔

"ماما۔۔۔"زیر لب یہ ایک لفظ وہ مسلسل دوہرائی جا رہی تھی

"آر یو اوکے۔۔۔"حازق یکدم اسکی طرف متوجہ ہوا تو فوراسے پوچھنے لگا جبکہ نور نے دائیں سے بائیں سر ہلاتے ہوئے نہ میں جواب دیا۔

"بیٹا کیا ہوا آپ رو کیوں رہیں ہیں۔۔۔؟"دراب خان نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے استفسار کیا تو یکدم اسکے وجود پر طاری کپکپاہٹ ہوا ہو گئی یوں لگا سالوں سے بھٹک رہے وجود کو آج اس گھڑی قرار مل گیا ہو۔

"لاشعوری طور پر میں نے ہمیشہ یہ چاہا کہ کاش وہ دونوں کبھی میرے روبرو آئیں اور میں انہیں روندتی ہوئی آگے گزر جاوں اور وہ بلک بلک کر روئیں مجھے پکاریں لیکن میں کبھی واپس نہ مڑوں جیسے میرا باپ مجھے فراموش کر کے چلا گیا تھا، لیکن پھر آج اپنے اصل کو دیکھ کر میرے ارادوں کی پختگی میں فرق کیوں آگیا، کیا نور کمزور پڑ رہی ہے جسے سات سال کی عمر میں کچرا سمجھ کر پھینک دیا گیا تھا۔۔۔"وہ مسلسل آنسو بہاتے ہوئے اپنے آپ سے جنگ لڑ رہی تھی کہ یکدم فیصلہ صادر ہوا اور وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مجھے یہاں نہیں رہنا گھر جانا۔۔۔"نور اپنی بھیگی ہوئی آنکھوں کو بے دردی سے صاف کرتے ہوئے مخاطب ہوئی، وہ چاہنے کے باوجود بھی آنعم کا چہرہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی کیونکہ اسے لگتا تھا اگر وہ اسکے روبرو آئی تو پتھر کی ہو جائے گی اور اگر اس بار یہ پتھر ٹوٹا تو اتنے ٹکڑوں میں تقسیم ہو گا کہ حازق اپنی تمام جمع پونجی لٹا کر بھی اسے سمیٹ نہیں سکے گا۔

"اوکے ریلیکس ہم گھر چلتے ہیں، پھر کسی دن آجائیں گے۔۔۔"وہ دراب خان سے اجازت

طلب کرتے ہوئے نور کو لیئے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بیٹا کیسی ہو آپ۔۔۔؟"نہ وہ ہل پا رہی تھی اور نہ کسی قسم کا تاثر دے رہی تھی بس مبہوت ہوئے اپنے سامنے پورے قد سے کھڑے دراب خان کو دیکھ رہی تھی کہ یکدم آنغم کی آواز گونجی جو یقینا نور سے مخاطب تھی۔

"ٹھیک ہوں۔۔۔"ایک بار پھر اسنے سر جھکائے جواب دیا کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی اسکی آنکھوں کی سرخی کوئی پرانا راز افشا کر دے لیکن ضروری نہیں جیسا ہم سوچیں ویسا ہی ممکن ہو، کبھی کبھی آنکھوں میں موجود مایا اتنا بے اختیار ہوتا کہ چیخ چیخ کر خود پر گزرے درد کی کہانی بیان کرنے لگتا، جیسے ابھی نور کے آنسوؤں نے اسکے گلے میں پھندا سا ڈال دیا تو وہ یکدم بچوں کی طرح ہچکیاں لے لے کر بے آواز رونے لگی اسکا پورا وجود کانپ رہا تھا۔

"ماما۔۔۔"زیر لب یہ ایک لفظ وہ مسلسل دوہرائی جا رہی تھی

"آر یو اوکے۔۔۔"حازق یکدم اسکی طرف متوجہ ہوا تو فورا سے پوچھنے لگا جبکہ نور نے دائیں سے بائیں سر ہلاتے ہوئے نہ میں جواب دیا۔

"بیٹا کیا ہوا آپ رو کیوں رہیں ہیں۔۔۔؟"دراب خان نے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے استفسار کیا تو یکدم اسکے وجود پر طاری کپکپاہٹ ہوا ہو گئی یوں لگا سالوں سے بھٹک رہے وجود کو آج اس گھڑی قرار مل گیا ہو۔

"لاشعوری طور پر میں نے ہمیشہ یہ چاہا کہ کاش وہ دونوں کبھی میرے روبرو آئیں اور میں

انہیں روندتی ہوئی آگے گزر جاوں اور وہ بلک بلک کر روئیں مجھے پکاریں لیکن میں کبھی واپس نہ مڑوں جیسے میرا باپ مجھے فراموش کر کے چلا گیا تھا، لیکن پھر آج اپنے اصل کو دیکھ کر میرے ارادوں کی پختگی میں فرق کیوں آگیا، کیا نور کمزور پڑ رہی ہے جسے سات سال کی عمر میں کچرا سمجھ کر پھینک دیا گیا تھا۔۔۔"وہ مسلسل آنسو بہاتے ہوئے اپنے آپ سے جنگ لڑ رہی تھی کہ یکدم فیصلہ صادر ہوا اور وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مجھے یہاں نہیں رہنا گھر جانا۔۔۔"نور اپنی بھیگی ہوئی آنکھوں کو بے دردی سے صاف کرتے ہوئے مخاطب ہوئی، وہ چاہنے کے باوجود بھی آنعم کا چہرہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی کیونکہ اسے لگتا تھا اگر وہ اسکے روبرو آئی تو پتھر کی ہو جائے گی اور اگر اس بار یہ پتھر ٹوٹا تو اتنے ٹکڑوں میں تقسیم ہو گا کہ حازق اپنی تمام جمع پونجی لٹا کر بھی اسے سمیٹ نہیں سکے گا۔

"اوکے ریلیکس ہم گھر چلتے ہیں، پھر کسی دن آجائیں گے۔۔۔"وہ دراب خان سے اجازت طلب کرتے ہوئے نور کو لیئے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نور۔۔۔"آنعم جو سامنے بیٹھے وجود کو آنسو بہاتے دیکھتی جا رہی تھی نا جانے کب اسکی اپنی آنکھوں میں ڈیروں آنسو آ ٹھہرے تو بے اختیار ذہن کے پردے پر ہمیشہ چمکنے والے چہرے کی یاد میں تڑپ کر آواز لگا بیٹھی حازق پیچھے مڑا جبکہ نور کا چہرہ اب بھی دروازے کی طرف تھا لیکن اسکے وجود میں مسلسل کپکپاہٹ تھی اسنے خود کو سنبھالنے کے لیئے دیوار کا سہارا لیا آیا

زمین بوس نہ ہو جائے۔

"میں نور نہیں ہوں، سنا آپ نے میں نور نہیں ہوں۔۔۔" وہ پیچھے مڑے بغیر چیختے ہوئے ایک ایک لفظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کرتی ہوئی بے بسی کا مجسمہ بنی زمین پر بیٹھتی چلی گئی جبکہ دراب خان پورے قد سے کھڑا کانپ گیا، اور بے اختیار سوچنے لگا کیا ایسے بھی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

"تم میری نور ہو، میں جانتی ہوں، اپنے ان ہاتھوں میں سات سال کھلایا تمہیں میں نہیں پہچانو گی تو کون پہچانے گا لاکھ چہرہ چھپالو لاکھ پردے گرالو لیکن سچ تو یہ ہے کہ میں آج بھی اپنی نور کے لیئے اتنی ہی حساس ہوں جتنی کے پہلے تھی۔۔۔" آنعم نے بھاگ کر نور تک چند قدم کا فاصلہ طے کیا اور اسکے برابر اسی کے دونوں ہاتھ تھام کر بیٹھتی چلی گئی۔

"نور میری طرف دیکھو۔۔۔" اب کی بار وہ اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھام کر اپنی طرف کرتے ہوئے بولی تو بے اختیار سارے ضبط توڑ کر نور نے پلکیں اٹھا کر روتی تڑپتی آنعم کی طرف دیکھا جسکے چہرے پر وقت سے پہلے ابھرنے والی لکیریں اس کی جدائی کی داستان بیان کر رہی تھی۔

وہ یکدم خود پر سے ضبط کھو کر اپنی ماں کی آغوش میں سمٹ کر دھاڑیں مار مار کے رونے لگی مانو دس سالوں کا جمع شدہ غبار نکال رہی ہو۔

"میں آپ جتنی ظالم نہ بن سکی، میں اپنے اصل کو روند کر اس گھر کی دہلیز پار نہیں کر سکی۔۔۔" وہ سسکیاں بھرتے ہوئے اپنے چہرے سے آنعم کے ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولی۔

"نور وہ میں نہیں تھی میں نے خود سے تمہیں کبھی دور نہیں کیا۔۔۔"وہ اس کے انداز پر تڑپ کر بولی۔

"یو نو وٹ ظلم پر خاموش رہنے والا بھی ظالم ہوتا اور آپ نے مجھ پر یہ ظلم کیا، کیونکہ آپ میرے حق کے لیئے اپنے شوہر سے لڑ نہ سکیں۔۔۔"اپنے معصوم ٹوٹے خوابوں کی کرچیاں آج پھر اسکی آنکھوں میں چبنے لگی تو بے اختیار وہ تلخ ہوتی گئ۔

"ظلم کرنے والا میں تھا جو چاہے سزا دو مجھے منظور ہے۔۔"دراب خان آنکھوں میں ندامت کے آنسو لیئے دونوں ہاتھ جوڑے سترہ سال کی نور کے آگے اس طرح گھٹنوں کے بل بیٹھتا چلا گیا جیسے مداوا کر کے ہی اٹھے گا۔

"جس لمحے آپ مجھے اس گندگی پر پھینک کر آئے میں اسی وقت آپ کے لیے مر گئ تھی اور آپ میرے لیئے اس لیئے مرنے والوں پر فاتحہ پڑھ کر بھول جانا بہتر ہے۔۔۔"یہ نور نہیں اس کی زندگی میں پیش آنے والی اذیتیں بول رہیں تھیں۔

"نور تمہیں خدا کا واسطہ اپنے دن بدن ڈھلتے، موت کی اوڑھ بڑھتے ہوئے باپ کو معاف کر دو کیا پتہ کونسا لمحہ زندگی کا آخری لمحہ ہو۔۔۔"اب کی بار دراب خان اپنے بندھے ہاتھ کھول کر نور کو خود سے لگاتے ہوئے مسلسل سسکیاں لے لے کر رو رہا تھا۔

"مجھے گھر جانا۔۔۔"وہ خود کو دراب خان سے علیحدہ کرتی ہوئی کھڑے ہو کر حازق کی طرف متوجہ ہوئی جو خاموش آنسو بہا رہا تھا۔

"سر اگر آپ کہیں تو میں بات کروں۔۔۔"اس ساری کاروائی میں وہ پہلی بار بولا کیونکہ وہ

دراب خان کی خود سے انسیت کی وجہ آج صحیح معنوں میں سمجھا تھا پھر ایسے میں نور کو یہاں سے لے جانا ایک نہایت تکلیف دہ فعل ہوتا۔

"نور تم بہت خوش قسمت ہو، تمہارے ماں باپ تمہارے لیئے تڑپتے رہے، ہمیشہ ہر لمحے تمہیں یاد کرتے رہے اور ایک میں ہوں جسکا ہونا نہ ہونا ان کے لیئے کوئی معنی نہیں رکھتا۔۔۔" وہ دراب خان کے اشارے پر گہرا سانس لے کر بولنا شروع ہو گیا۔

"کچھ وقت پہلے تم نے مجھ سے استفسار کیا کہ آج میں اتنا خوش کیوں ہوں میں نہیں جانتا تھا، یہ بات میں تمہیں یہاں کھڑے ہو کر اس انداز میں بتاوں گا لیکن اب موقع ہی ایسا ہے، کل رات میرے خونی رشتوں میں سے ایک کے دل پر جمی برف پگھل گئ تو اسنے فون کیا، وہ مجھ سے معافی مانگ رہی تھی، اتنی تکلیف سہنے کے باوجود بھی میں نے اسے معاف کر دیا، پتہ ہے میں نے اسے کیوں معاف کیا۔۔۔؟ وہ سانس لینے کے لیئے رکا۔

"کیونکہ مجھے لگتا جو تکلیفیں اللہ نے ہماری قسمت میں لکھیں وہ ہمیں مل کر رہنی تھیں اگر اسکا سبب ہمارے اپنے نہ بنتے تو شاید کوئی اور ہوتا اور تم یہ سوچو اگر یہ لوگ ہمیں بے مول نہ کرتے تو آج ہماری قدر کیسے کرتے۔۔۔" وہ جب بولنے لگا تو ہمیشہ کی طرح اسکے الفاظ نور کے دل میں سرایت کرنے لگے جیسے دل پر برجمان تکلیفیں ہر زبان سے ادا ہونے والا لفظ زائل کرتا جا رہا تھا۔

"میں کیسے بھول جاوں کہ ان کی وجہ سے میرا معصوم بچپن چھن گیا، میں کیسے بھول جاوں کہ ان کی وجہ سے میں کتنا دربدر ہوئی۔۔۔" اسنے کمزور سے لہجے میں دلیل دی۔

"جس ذات نے جس خدا نے ان دونوں کی دعاوں کے صدقے تمہیں گلی بازاروں میں ناچنے سے، اس سیاہ رات میں درندوں کی ہوس سے تمہیں بے حرمت ہونے سے بچایا بس اسی ذات کے واسطے سب بھول جاو۔۔۔" الفاظ تھے یا کوئی ہنجر جو آنعم اور دراب خان کو نور کی تکلیفوں پر ساکت کر گئے۔

"نور۔۔۔" وہ دونوں بے اختیار اسے خود میں بینچ گئے اور زارو قطار رونے لگے نا جانے کونسی نیکی سامنے آگئ جس نے انکی اولاد کو محضوظ رکھا۔

"کیا تم نے کبھی سوچا کیسے ہر مصیبت سے اللہ نے تمہیں نکال لیا، چلو میں بتاتا ہوں یہ جو آدمی تمہارے سامنے گھٹنے ٹیکے بیٹھا اسنے اپنے کیئے گئے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا، اسنے تمہارے لیئے صدقے دیے، خیرات کی، لوگوں کی بے جا مدد کی اور بدلے میں کیا چاہا میری ندامت مٹ جائے اللہ نے تمہیں محفوظ رکھ کر ایک باپ کی ندامت مٹا کر گویا تمہارے لیئے جنت کے دروازے کو معتبر کر دیا۔۔۔" دراب خان چہرے پر نرمی سجائے حازق کو دیکھ رہے تھے جب وہ مزید بولنے لگا۔

"میں ہر وقت اپنے اس خیر خواہ کی آنکھوں میں ایک نمی محسوس کرتا تھا لیکن یقین جانو آج وہ نمی آنسوؤں کی شکل اختیار کر گئ کیونکہ پہلے ملال کی نمی تھی اب شکرانے کے آنسو ہیں۔۔۔" اب کی بار حازق کے چہرے پر بھی مسکراہٹ موجود تھی۔

"باقی تم اپنا فیصلہ کرنے میں آزاد ہو، اگر تم اب بھی واپس جانا چاہتی ہو، تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں، میں کل بھی تمہاری ذمے داری اٹھا سکتا تھا میں آج بھی تمہیں پناہ دینے کا حوصلہ رکھتا

ہوں۔۔۔"وہ نور کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تا کہ اسکا فیصلہ جان سکے اور پھر فیصلہ ہوا جس نے سب کے چہروں پر مسکراہٹ پھیلا دی۔

خواجہ سراؤں نے ثابت کر دیا کہ خواہ تم اسکی ذات کو موت کے آخری دہانے پر ہی کیوں نہ لے جاوو تب بھی تم مکمل انسانوں کو معاف کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تم کہیں جا رہے ہو۔۔۔؟"مسسز قمر حاشر کو نفاست سے تیار ہوئے دیکھ کر استفسار کرنے لگیں۔

"ج۔۔جی کچھ پرانے دوستوں کے ساتھ پارٹی ہے بس اسی سلسلے میں جا رہا ہوں، ہو سکتا واپسی پر لیٹ ہو جاوں، کیا آپ بھی کہیں جا رہی ہیں۔۔۔؟"اچانک پوچھے جانے والے سوال پر وہ گھبرا گیا لیکن پھر خود کو کمپوز کرتے ہوئے بولا۔

"کچھ وقت پہلے تمہارے ڈیڈ کی کال آئی تھی انکی آج کوئی اہم بزنس میٹنگ ہے تو اسی سلسلے میں وہ دیر سے گھر آئیں گے ایسے میں اکیلی گھر پر کیا کروں گی، ایک کٹی پارٹی پر انوائٹڈ تھی اس لیئے سوچا وہی پر چلی جاوں تا کہ وقت گزر جائے۔۔۔"وہ گھر سے باہر نکلتے حاشر کو اپنا فیصلہ سنا رہی تھیں جو سر ہلاتے ہوئے خدا حافظ کر گیا۔

مسسز قمر نے اسکے جانے کے بعد ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا کہا اور بیٹھتے ہی ہوٹل پرل کانٹینینٹل جانے کا حکم صادر کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میں تھوڑا سا نروس ہو رہا ہوں، مجھے لگتا مجھ سے کچھ غلط ہو جائے گا۔۔۔"وہ میک اپ روم کے باہر بنی لابی میں موجود تھا جہاں پر سفائر اور حماد بھی آ پہنچے۔

"تم پریشان نہ ہو، اور زیادہ سوچو بھی مت سب ٹھیک ہو جائے گا، اور ویسے بھی ریمپ پر چلنا ہی تو ہے اگر تمہیں چلنا مشکل لگے تو دوڑنا شروع کر دینا۔۔۔"حماد ہنسی دباتے ہوئے بولا۔

"بجائے حوصلہ دینے کے غلط ترکیب دے رہے ہو۔۔۔"وہ گھورتے ہوئے بولا۔

"میں کچھ کہوں۔۔۔"سفائر نے اجازت مانگی۔

"تمہیں پوچھنے کی ضرورت نہیں حکم کرو۔۔۔"حماد ایک بار پھر ہنسی دبا کر بولا۔

"ابھی سے زن مریدی شروع۔۔۔"سفائر جو حماد کی بات پر بلش کر گئی، اب حازق کی آواز سن کر واپس اپنے حواس میں لوٹی۔

"ہاں تو میں کہہ رہی تھی، جب ہم زندگی میں کچھ بڑا کرنے کے لیئے پہلا قدم اٹھاتے ہیں تو بے اختیار اللہ کے بعد اپنے والدین کا نام لیتے ہیں لیکن مجھے یہ کہنے میں کوئی قباحت نہیں کہ آج یہ نام حماد کا لیا جائے کیونکہ وہ اسکا اصل مستحق ہے۔۔۔"وہ جتنی سنجیدگی سے بولنا شروع ہوئی آخر میں اسکے چہرے پر ایک پر سکون مسکراہٹ تھی۔

"میں اس کا حقدار نہیں، یہ سب تم نے اپنی محنت سے حاصل کیا سو ٹیکنیکلی اس پر صرف تمہارا حق ہے۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"مجھے اس فیلڈ میں بھیج کر میری خواہش پوری کرنے والا کون تھا، مجھے ہر نا امید ہوتے لمحے

میں پر امید کرنے والے کون تھا۔۔۔؟جب وہ سب کرنے والے تم تھے تو پھر میں اپنی کامیابیوں کا کریڈٹ کیسے نہ تمہیں دوں۔۔۔"وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر حماد کے گلے لگتے ہوئے بولا تب ہی حماد اور سفائر کی فیملی کے ساتھ ساتھ دراب خان بھی وہاں پر آ پہنچے۔

"تم رو کیوں رہے ہو۔۔۔"جونہی وہ حماد سے علیحدہ ہوا تو اسکی آنکھوں میں بے اختیار آنسو جمع ہونے لگے۔

"میں رو تو نہیں رہا۔۔۔"حازق کی آنکھوں سے مسلسل آنسو نکل رہے تھے لیکن وہ مسکراتے ہوئے انہیں فراموش کر رہا تھا۔

"تھینک یو مجھے اپنا قیمتی وقت دینے کے لیئے،تھینک یو میرے لیئے اپنے آج کے کام پس پشت ڈالنے کے لیئے اور تھینک یو میری سپورٹ بننے کے لیے۔۔۔"وہ روتے ہوئے بولتا جا رہا تھا جب کہ باقی سب کی آنکھوں میں نمی چھلکنے لگی۔

"یہ رونے کا سیشن بعد میں کر لینا پہلے تم تیار ہو جاو ہم تب تک باہر چلتے ہیں۔۔۔"کمرے میں میک اپ آرٹسٹ کو آتے دیکھ کر حماد اس کے چہرے پر موجود آنسو صاف کرتے ہوئے بولا اور باقی سب کو لیئے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مسسز قمر رضا ہوٹل پی-سی میں پہنچ کر کوہ نور ہال کی طرف بڑھ گئیں جہاں لاہور فیشن ویک

کا اہتمام کیا گیا تھا۔

پورے ہال میں سرخ رنگ کے خوبصورت دبیز کالین بچھائے گئے، وسط میں پوری دیوار جتنی بڑی سی سکرین لگائی جہاں پر فیشن کی دنیا کا سلائیڈ شو چل رہا تھا ایک کے بعد دوسری تصاویر چلتی جارہیں تھیں، اسی کے آگے ایک لمبا سا ریمپ بنایا گیا جس کے چاروں طرف ٹیولپ اور وائٹ پھولوں سے سجاوٹ کی گئ اور انہی پھولوں کے درمیان مختلف رنگوں کی لائٹیں لگائی گئیں تا کہ جب ماڈل ریمپ پر آئے تو ایک سپاٹ لائٹ کے ساتھ ساتھ یہ لائٹیں بھی اسکے قدموں کا احاطہ کرتی ہوئیں جلتی اور بجھتی جائیں، جہاں پر ریمپ ختم ہو رہا تھا وہاں پر مختلف رنگوں کی سپاٹ لائٹس لگائی گئیں تا کہ جب ایک ماڈل پورے ریمپ کو کور کرتے ہوئے وہاں تک پہنچے تو وہ سپاٹ لائٹس ماحول کو مزید خوبصورت بنائیں، سب سے خاص بات ہال کی چھت پر سرخ اور سفید تھیم کی مناسبت سے فیبرکس لگایا گیا جس سے بڑے بڑے فانوس اپنی روشنیاں پورے ہال میں بکھیر رہے تھے۔ وہاں تینوں طرف رکھے گئے صوفوں کا رنگ بھی سفید تھا جبکہ کرسیوں پر سفید غلاف چڑھا کر سرخ رنگ کے ربین لگائے گئے۔

دھڑا دھڑ لوگ آنا شروع ہو گئے، اور اپنے پاس پر موجود کرسیوں کا نمبر دیکھ کر نشستیں اختیار کر رہے تھے ایسے میں مسسز قمر رضا چوتھی لائن میں رکھی گئ کرسیوں میں سے ایک پر آ بیٹھیں تو اسی وقت حماد لوگ ہال میں داخل ہوئے اور فیملی کے لیئے مخصوص کردہ نشستوں کی طرف بڑھ گئے کیونکہ آج کے دن تقریبا تمام برانڈز کے شوسٹاپرز کی فیملیز انوائٹڈ تھی۔

آہستہ آہستہ ہال میں لگی کرسیاں بھرنے لگیں تو ماحول میں ایک سحر طاری ہونے لگا، وہاں

لگے ساؤنڈ سسٹم پر فیشن کی دنیا سے متلق دھن بجنے لگی، اسکی آواز اتنی اونچی ضرور تھی کہ ساتھ ساتھ بیٹھے نفوس کا ایک دوسرے سے بات کرنا قاصر تھا کیونکہ سب ماحول پر چھائے سحر سے لطف اندوز ہونے میں مصروف تھے۔ باقاعدہ ماڈلنگ شروع ہونے سے پہلے مشہور و معروف سنگرز کو سٹیج پر دعوت دی گئ تاکہ وہ آج کے اس فیشن شو کا باقاعدہ آغاز کریں۔

"لیڈیز اینڈ جینٹل مین پٹ یور ہینڈز ٹو گیدر فار ارم خانز کولیکشن۔۔۔" پندرہ منٹ کی پرفارمنس کے بعد باقاعدہ ماڈلنگ کا آغاز ہو چکا تھا۔

"حازق بھائی کب آئیں گے۔۔۔؟" نور پہلی پریزینٹیشن میں ہی بے صبری سے حازق کا انتظار کرنے لگی۔

"کمال کرتی ہو، ابھی تو شروع ہوا جب اسکا ڈیزائنر آئے گا تو وہ بھی صاحب شاہانہ انداز میں دندناتے ہوئے آجائیں گے۔۔۔" حماد نظریں ریمپ پر مرکوز کیئے ہوئے بولا۔

"مجھے بے صبری سے انتظار ہے۔۔۔"

"مینڈکی ہم سب بھی اسی انتظار میں بیٹھے ہیں ورنہ مکھیاں تو ہم میں سے بھی کوئی نہیں مارنے آیا۔۔۔" حماد خوامخواہ اسے چڑا رہا تھا لیکن وہ اکتانے کی بجائے مسلسل مسکرا رہی تھی اسکی بھی ایک وجہ ہے، جب رشتوں کا مکمل مان ملے تو چہرے پر سکون ہوتے چلے جاتے ہیں۔

"حماد تم نہیں سدھر سکتے، کم از کم باقیوں کو بھی خاموشی سے دیکھ لو۔۔۔" سفائر اسے گھورتے ہوئے بولی۔

"مجھے باقیوں سے کیا سروکار، میرا انٹرسٹ صرف ایک بندے میں ہے اس لیئے میں اور نور

تو

بس اسی کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔"وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا تو نور نے اسکی ہاں میں ہاں ملائی۔

"ناولیڈیز اینڈ جینٹل مین پٹ یور ہینڈز ٹو گیدر فار حسن شہریار یسین آئی مین دی ون این او نلی ایچ ایس وائے فیبولس کو لیکشن۔۔۔"مائیک پر ابھرنے والی اناوئنسمنٹ نے یکدم حماد کے ساتھ ساتھ باقی سب میں بھی جوش پیدا کیا تو بے اختیار اے ڈی پی سی ایس والے ہوٹنگ کرنے لگے۔

اناوئنسمنٹ کے بعد ایک بار پھر لائٹس آف کر کے صرف سپاٹ لائٹس آن کر دی گئیں ریمپ پر ایک طرف سے صنف نازک خوبصورت لال جوڑے میں سجی ہوئیں سج سج کر آنے لگیں، جبکہ دوسری طرف سے شاہی سوٹ زیب تن کیئے لڑکے ہاتھ میں تلوار پکڑے ایک روب سے چلتے ہوئے آرہے تھے، ساؤنڈ سسٹم پر راحت فتح علی خان کی سحر طاری کر دینے والی آواز گونجنے لگی۔

اس ہال میں ایسے کئ نفوس براجمان تھے جو صرف اور صرف حازق کی حوصلہ افزائی کے لیئے آئے تھے اور اب دل تھامے اسی کا انتظار کر رہے تھے جو باقی سب سے منفرد شاہی سوٹ پہنے، سر پر پگڑی پہنے، ہاتھ میں تلوار اٹھائے ایک روب سے آرہا تھا، کوئی اسکو دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ ایک عام ہیجڑا یا کھسرا ہے کیونکہ وہ اپنی چال میں موجود زنانہ پن پر خاصا قابو پائے ہوئے گردن اٹھا کر چلتا ہوا سب کے دلوں میں پوری دھونس سے اترتا جا رہا تھا۔

"لیڈیز اینڈ جینٹل مین پٹ یور ہینڈز ٹو گیدر فار کلاسیکل ریڈ، اینڈ رائیل بلیک شاہی

ڈریس۔۔۔"حازق کے واپس مڑنے پر ایک بار پھر اناوئنسمنٹ ہوئی تو یکدم ہال میں تالیاں گونجنے لگیں۔

"ناو پریزینٹنگ ایچ ایس وائے، پٹ یور ہینڈز ٹوگیدر۔۔۔۔"اب کی بار وہ سر پر پہنی پگڑی اتار کر صرف تلوار تھامے پاکستان کے مشہور ڈیزائنر کے ساتھ چلتا ہوا ریمپ کے آخری کونے تک ساری ایڈینس کو ہاتھ ہلانے لگا کہ یکدم نظروں نے جس شناسا چہرے کو دیکھا وہ حازق کے لیے کسی جھٹکے سے کم نہ تھا، وہ فوراسے اپنی نظریں پھیر گیا، اسے لگا یہ صرف اسکا خیال ہو سکتا کیونکہ ایسا حقیقت میں ہونا ناقابل یقین تھا، لیکن جب ایک پھر بے اختیار نظریں اسی طرف اٹھیں تو آنکھوں میں نمی چمکنے لگی وہ فوراوہاں سے مڑ گیا کہ اگر یہ ایک خواب ہے تو قطعی اسے ٹوٹتے نہ دیکھنا چاہے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ہم تمہیں اندر ڈھونڈ رہیں ہیں اور تم یہاں ہو، سب ٹھیک تو ہے، اتنے خاموش اور پریشان کیوں ہو۔۔۔؟"حماد اسے ڈھونڈتے ہوئے ہال سے باہر نکل آیا جو ایک طرف بنے چھوٹے سے لان میں کھڑا گہرے گہرے سانس لے رہا تھا۔

"حماد مجھے یہاں سے جانا، میں یہاں رک کر انکا سامنا نہیں کرنا چاہتا مجھے لگتا میں پھر سے ٹوٹ جاوں گا۔۔۔"حازق حماد کے دونوں ہاتھ تھامے یکدم التجا کرنے لگا۔

"کون ہے ہال میں، کس کا سامنا نہیں کرنا چاہتے۔۔۔؟"وہ ناسمجھی سے گویا ہوا۔

"وہ جب میں ریمپ پر موجود تھا تو میں نے ایڈینس میں۔۔۔"

"حازق۔۔۔" وہ ابھی اپنے الفاظ مکمل نہیں کر سکا تھا کہ اسکا نام پکارا گیا، حماد سائیڈ پر ہٹا تو سامنے مسسز قمر آنکھوں میں بے شمار آنسو لیئے اسی کو دیکھ رہیں تھیں جو یقین اور بے یقینی کی کیفیت میں آنکھیں جھکائے بغیر انہیں دیکھتا جا رہا تھا جیسے ایک بار پھر خواب دیکھ رہا ہو۔

"میں نہیں جانتی کن لفظوں میں اپنے دانستہ کیئے گئے گناہوں کی معافی مانگوں، نہیں جانتی کہ کس طرح تمہیں حوصلہ دوں، اور یہ بھی نہیں جانتی کہ خود کو کسطرح پچھتاوں سے آزاد کروں، مجھے لگتا تمہارے حق میں کی گئ زیادتی مجھے موت کے بعد بھی سکون نہیں لینے دے گی، لیکن اس سب کے باوجود بھی ہو سکے تو اپنی اس ناقدری، مطلبی اور خود پرست ماں کو معاف کر دینا۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ جوڑے حازق کے سامنے نظریں جھکائے کھڑیں تھیں۔

"میں پچھلی گزری باتوں کا ذکر نہیں کرنا چاہتا، کیونکہ اگر ایسا ہوا تو میں خود پر ضبط کے بندھ نہیں باندھ سکوں گا۔۔۔" وہ آگے بڑھ کر انکے بندھے ہاتھ کھول کر چہرہ دوسری طرف موڑ گیا، نصیحت تو ہر کوئی کر سکتا لیکن جب خود پر وقت آئے تو پتہ پھر چلتا کہ ہم کسی کے گناہ کو معاف کرنے کا ظرف رکھتے بھی ہیں یا نہیں۔

"آپکو پتہ سب سے زیادہ اذیت کیا ہوتی ہے، جب انسان کو بے بسی کے اس دوراہے پر لا کھڑا کر دیا جائے جہاں مرنا خود پر فرض لگنے لگے، اور یقین جانیں میں نے یہ بے بسی اس رات گھر سے نکلتے ہوئے بڑی شدت سے محسوس کی، دل چاہا خود کو ضائع کر دوں لیکن اس لمحے بی جان کی یادوں نے انکی باتوں نے ایک بار پھر مجھ میں زندگی جینے کی جستجو جگا دی۔۔۔"

"ورنہ خدا گواہ ہے، روز ازل کی طرح آج بھی میرے کانوں کے پردوں اور دل کی دیواروں پر ڈیڈ کے کہے گئے الفاظ پوری آب و تاب سے رقم ہیں، انہوں نے کہا۔۔۔!"تم نے غلط وقت پر غلط فیصلہ لیا، تم ابھی پڑھ رہے ہو، کیسے شہر کی اتنی مہنگی یونیورسٹی کی فیس بھروگے، پڑھائی چھوڑ دوگے یاپارٹ ٹائم میں ناچ گانا کر کے فیس ادا کروگے۔۔۔"اسکی زبان سے ادا ہونے والے لفظ حماد کو بھی رنجیدہ کر گئے۔

"کیا آپ نے کبھی سوچا، ڈیڈ کے وہ الفاظ جو محض ایک گالی تھے مجھے کس طرح تکلیف دے رہے ہوں گے۔۔۔"

"مجھے احساس ہے، اور شاید اس سب کے لیئے میں خود کو ساری زندگی معاف نہ کر سکوں۔۔۔"مسسز قمر کی بجائے بذات خود قمر صاحب نے جواب دیا، جنکی خاص میٹنگ اصل میں خون کا اس اولاد سے ملنے کے لیئے جوش مارنا تھا جو دن بدن ان کے کہے گئے الفاظ کو روندتی ہوئی ترقی کی منزل طے کرتی جارہی تھی۔

پیچھے سے ابھرنے والی آواز نے جہاں مسسز قمر کو ساکت کیا وہیں حماد بھی حیران ہوا انہیں دیکھ رہا تھا جبکہ حازق مطمئن تھا کیونکہ وہ انہیں اندر ہی دیکھ چکا تھا ہاں اسکے لیئے مسسز قمر کا اچانک آنا شاک تھا۔

"آج ہم تینوں اپنے اپنے حصے کی ندامت سمیٹے چھپ چھپا کر یہاں تک آن پہنچے کہ شاید اپنے گناہوں کا کچھ کفارہ ادا کر سکیں۔۔۔"حاشر نے وہاں سے منہ چھپا کر واپس جانے سے زیادہ حازق کا سامنا کرنا بہتر سمجھا۔

"ہم تمہاری شخصیت کو دبانے، تمہیں توڑنے کے مجرم ہیں خاص کر میں، لیکن حازق تمہارے اس بھائی نے جو کچھ کیا وہ سب دشمنی میں نہیں بلکہ نا سمجھی میں کیا، کیونکہ سمجھ تو ابھی آئی ہے۔۔۔"وہ دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے سر جھکا گیا۔

"اسکی ضرورت نہیں، جو گلہ تھا وہ آج آپ لوگوں کو یہاں اپنے سامنے دیکھ کر تمام ہوا، میں نے معاف کیا اپنے پورے دل کی آمادگی سے معاف کیا۔۔۔"وہ حاشر کے ہاتھ کھولتے ہوئے بولا تو وہ بے اختیار اسکے گلے لگا۔

"حازق۔۔۔"قمر صاحب اسکا نام لیتے ہی دونوں ہاتھ جوڑ گئے جسے سکینڈ سے پہلے کھول دیا گیا، اور ثابت کر دیا کہ والدین چاہے جیسے بھی ہوں وہ اولاد کے سامنے سر جھکائے اچھے نہیں لگتے۔

"میں نے کبھی یہ نہیں چاہا تھا کہ آپ یا مام مجھ سے ایسے معافی مانگیں، کیونکہ میں اتنا خود غرض نہیں۔۔۔"اسکا اتنا کہنا تھا کہ مسٹر اینڈ مسسز قمر رضا نے اسے خود سے لگا لیا، سب کی آنکھوں میں آنسو موجود تھے۔

حازق خود انکے گلے لگنا چاہتا تھا لیکن بچپن سے چلتی آرہی نفرت نے اس سے یہ حق چھین لیا تھا جو آج قمر صاحب نے آگے بڑھ کر بڑے معتبر انداز میں اسے سونپا۔

"ہماری دعا ہے، اللہ تمہیں لمبی زندگی دے، بے شمار کامیابیوں سے نوازے۔۔۔"حاشر مسکراتے ہوئے بولا۔

جو کرتے ہیں دعائیں عمر دراز کی
انہیں بتاؤ جینا کوئی مذاق نہیں

وہ حاشر کی بات سن کر مسکراتے ہوئے ایک ادا سے بولا، لیکن کون جانے اس مسکراہٹ میں بھی ایک درد چھپا تھا جسے بڑی خوبصورتی سے چھپا کر جتائے بغیر کھلے دل سے انہیں معاف کر دیا گیا۔

"آج سے تم اپنے گھر رہو گے، پوری عزت اور مان کے ساتھ۔۔۔" مسسز قمر آنسو صاف کرتے ہوئے بولیں تو حاشر اور قمر صاحب نے بھی انکی بات کو اہمیت دی۔

"آئیم سوری لیکن میں عملی زندگی میں قدم رکھ چکا ہوں، جہاں میرے جذبات اور احساسات میں اتنا ٹھہراو ضرور آگیا کہ میں آسانی سے اس بات کا اندازہ لگا سکتا ہوں کہ جو خدشے کل آپ کو میرے حوالے سے پریشان کرتے تھے وہ اب بھی آپ کی ریپوٹیشن خراب کرنے کا سبب بنیں گے، آپ سب ابھی جذباتی ہو کر ایسا سوچ رہیں ہیں لیکن میں پریکٹیکلی ہو کر فیصلہ کر رہا ہوں کہ ہم علیحدہ رہیں اور یقین جانے میں بالکل ناراض نہیں، کیونکہ میں یہ بھی جانتا ہوں ایک دن آپکو بھی میرا یہ فیصلہ درست لگے گا۔۔۔" اسکے چہرے پر مسلسل مسکراہٹ سجی ہوئی تھی۔

"اسکا مطلب تم نے ہمیں پورے دل سے معاف نہیں کیا۔۔۔" حاشر نے دکھ سے پوچھا۔

"خدا جانتا کہ میں اپنے دل کی آمادگی سے آپ کو معاف کر چکا ہوں لیکن اسکے باوجود بھی میں

تو

ایسا کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا جہاں مجھ سے جڑے لوگ متاثر ہوں، میں اپنے جیسے لوگوں کا سہارا اس لیئے نہیں بنا تھا کہ جب مجھ پر وقت مہربان ہو تو میں انہیں گھنی چھاؤں سے نکال کر تپتے ہوئے ریگستان میں لا کھڑا کروں۔۔۔"وہ اپنے دلائل سے سامنے والے کو کائل کرنے کا ہنر رکھتا تھا کیونکہ اسکے فیصلے پر تینوں نے رضامندی ظاہر کی لیکن دل میں ایک پھانس رہ گئی کہ شاید سکون پھر بھی میسر نہیں ہونے والا جس دولت جس سٹیٹس یا جس شہرت پر وہ حازق کے سامنے اتراتے تھے وہی سب روند کر اس نے آج اپنے چھوٹے سے فلیٹ میں اپنی انہی چھوٹی چھوٹی خوشیوں کے ہمراہ رہنے کو زیادہ اہمیت دی اور ثابت کر دیا کہ جب عزت دار شخص عزت کمانے نکلے تو رستے میں ملنے والی بیساکھیاں کمزور کرنے کے سوا کچھ نہیں کیونکہ جو شخص اللہ کی رسی تھامے اسی کے ہر فیصلے پر پورا اترنے کا عادی ہو جائے وہ کہاں دنیاوی سہاروں کی نظر ہوا کرتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تم نے کیسے اتنی آسانی سے انہیں معاف کر دیا، حماد جو تب سارا وقت خاموش رہا اب گاڑی میں بیٹھ کر اسکا خاموش رہنا مشکل تھا۔

"کیونکہ میرے دل نے کہا۔۔۔"وہ کندھے اچکاتے ہوئے لاپرواانداز میں مسکراتے ہوئے بولا۔

"حازق میں یہ نہیں کہہ رہا کہ تم انہیں کبھی معاف نہ کرتے لیکن کم از کم اپنے دکھ اپنی زندگی

میں آنے والی مشکلات تو ان پر واضع کرتے انکو جتاتے انکو بتاتے کہ وہ کتنے ظالم ہیں۔۔۔"وہ گاڑی چلاتے ہوئے مسلسل بحث کر رہا تھا۔

وہ دونوں سفائر اور نور کو لیئے شو ختم ہونے کے بعد سب سے اجازت لے کر پہلے نکل آئے تاکہ کسی ہوٹل میں اچھا سا کھانا کھا سکیں۔

"ایک بار کسی نے مجھ سے کہا تھا، ہمارے کچھ دکھ، کچھ درد اور کچھ اداسیاں اتنی ذاتی ہوتی ہیں جنہیں ہم چاہ کر بھی کسی پر عیاں نہیں کر پاتے، بس پھر سمجھ لو کہ میری زندگی میں آنے والی محرومیاں اتنی ذاتی تھیں کہ میں ان پر واضع کرنا ضروری نہیں سمجھتا۔۔۔"وہ اب بھی مسکرا رہا تھا۔

"لیکن حازق بھائی مجھے بھی آپ سے شکایت ہے، آپ نے مجھے تو میرے ماما بابا کے پاس رہنے کے لئے کائل کر لیا، پھر خود کیوں ان سے دور ہیں۔۔۔"وہ منہ بسورتے ہوئے بولی جیسے چاہ رہی ہو اسکا محسن بھی اداسی کا چولا اتار کر اپنے ماں باپ سے جا ملے۔

"سمپل میں اس گھر واپس لوٹ کر احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہتا تھا جس سے حماد نے مجھے قدرے مشکل سے نکالا اور ویسے بھی وہاں جا کر شاید میں تم سے اور ستائش آپی سے غافل ہو جاتا جو کہ میں ہر گز نہیں چاہتا کیونکہ ہم ملیں گے تو کل کو اپنے جیسوں کے لیئے آواز بلند کریں گے۔۔۔"وہ ایک جوش سے بولا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ سمٹ آئی۔

"ویسے تم لوگوں نے ایک تبدیلی محسوس کی۔۔۔"حماد کی اس بات پر سب نے حیرت کا اظہار کیا۔

"لوگوں کی جب سے بات پکی ہوئی ہے، انکے مزاج کچھ کچھ بدلے بدلے نظر آرہے ہیں۔۔۔" وہ بیک ویو مرر سے سفائر کو چھیڑے بغیر نہ رہ سکا جو خاموشی سے بیٹھی مسکرا رہی تھی۔

"بیڑا غرق ہو اس بات پکی کا۔۔۔" اپنے مخصوص انداز میں ناک چڑھاتے ہوئے بولی۔

"حماد میں نے یہ تو نہیں لیکن کچھ اور ضرور محسوس کیا جب تک تم ان محترمہ کا خون نہ جلالو تمہیں کھانا ہضم نہیں ہوتا، سفائر میری ساری نیک دعائیں تمہارے ساتھ ہیں کیونکہ میں اندازہ کر سکتا ہوں، یہ شخص تمہیں جلی کٹی سنا سنا کر تمہارا حال برا کرے والا۔۔۔" حازق ہنسی دباتے ہوئے جلی ہوئی کو اور جلا گیا۔

"جب یہ محترمہ بولتی ہیں تو پھول انکے منہ سے بھی نہیں جھڑتے۔۔۔" حماد کی بات سن کر سفائر نے ایک لمحے کی دیری کیے بغیر اسکے خوبصورتی سے سیٹ کئے گئے بالوں کو دبوچا تو اس نے یکدم چیختے ہوئے بریک پر پاوں رکھا۔

"تم کل بھی جنگلی تھی تم آج بھی ویسی ہو، چھوڑو میرے بال۔۔۔" حماد اسکے ہاتھوں سے اپنے بالوں کو چھڑکارا دلا رہ تھا جو مزید پکڑ مضبوط کر لیتی جبکہ حازق ہنستا جا رہا تھا اور نور حیرانگی سے سفائر کا یہ روپ بھی دیکھ رہی تھی۔

"دیکھو کل کو ہماری شادی ہو جائے گی اور پھر مجبورا مجھے تمہیں عزت دینی پڑے گی تو سوچا ابھی تمہارے بال کھینچ کا اپنا شوق پورا کر لوں۔۔۔" وہ مزید بالوں میں انگلیاں گھسا کر قہقہہ لگاتے ہوئے بولی۔

"مت ماری گئ تھی میری جو جانتے بوجھتے ایک چڑیل سے شادی کرنے کا فیصلہ کیا چھوڑو میرے بال۔۔۔"

"اب پچھتاوے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔۔۔"حماد کی چلانے پر وہ پر سکون انداز میں بال چھوڑ کر ہاتھ جھاڑتے ہوئے بولی۔

"میں یہ ہر گز نہیں بھولوں گا کہ تم نے برسوں سے سوئے ہوئے شیر کو ایک بار پھر دھاڑنے پر مجبور کیا، اب میری باری کا صبر سے انتظار کرنا۔۔۔"وہ منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سفائر کو چیلنج کر گیا۔

"تم نے بھی تو خاموش بیٹھی شیرنی کو پتھر مار کر جگایا اب بھگتو۔"وہ ہنسی دباتے ہوئے چیلنج ایکسیپٹ کرنے کا اعلان کر گئ جبکہ حازق اور نور کے لیئے آنے والی سچوئیشن انٹر سٹنگ ہونے والی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"میں ٹھیک تو لگ رہا ہوں۔۔۔؟"وہ بار بار سفید شلوار سوٹ پر پہنی پیچ کلر کی واسکٹ ٹھیک کرتے ہوئے استفسار کر رہا تھا۔

"یہ سوال لگ بھگ دسویں بار پوچھ رہے ہو اور میں اتنی بار کہہ چکا ہوں ہاں میرے بھائی تم کسی ریاست کے شہزادے سے کم نہیں لگ رہے۔۔۔"اب کی بار حازق زچ ہو کر بولا تو حماد بے ساختہ مسکرا دیا۔

"اب چلو گے یا اسی آئینے کے سامنے کھڑے رہ کر نکاح پڑھوانے کا ارادہ رکھتے ہو۔۔۔"

حازق اسکے ماتھے پر پھیلے بال پیچھے کر کے اسکا ہاتھ پکڑے گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

"مام ڈیڈ کدھر ہیں۔۔۔"گھر سے نکلتے ہوئے یکدم حماد کو خیال آیا۔

"یور ہائینس وہ لوگ ہوٹل کے باہر کھڑے آپ کا انتظار کر رہے ہیں، انکا کہنا جب تک انکا نالائق سپوت نہیں آجاتا، وہ ہوٹل کے اندر کیسے جاسکتے ہیں آفٹر آل یو آر دلہا۔۔۔"حازق اپنی امڈتی ہنسی پر قابو پا کر چینیوں کے انداز میں جھکتے ہوئے اسکی شان میں گستاخی کر رہا تھا۔

"یہ نالائق کسے کہا۔۔۔؟"وہ اپنا ہاتھ چھڑا کر حازق کو گھورنے لگا۔

"ظاہر سی بات ہے تمہیں۔۔"وہ ہنستے ہوئے حماد کے لیئے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول چکا تھا جو منہ بناتے ہوئے اندر بیٹھ گیا۔

"تم میری قابلیت پر کیسے شک کر سکتے ہو، میں تو اتنا ذہین ہوں سفائر جیسی لڑکی جو کہ جھانسی کی رانی سے کم نہیں اسے پاگل بنا سکتا ہوں۔۔۔"وہ حازق سے مخاطب ہوا جو ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا۔

"حماد مجھے کوئی شک نہیں، میں اچھے سے جانتا ہوں، تم دو دفعہ اسکے ہاتھوں پٹ چکے ہو اور ایسا آگے بھی ہونے والا اس لیئے پاگل وہ نہیں تو بن گیا۔۔۔"وہ قہقہہ لگاتے ہوئے گاڑی آگے بڑھا گیا جبکہ حماد کو یکدم اپنا سفائر سے کیا چیلنج یاد آیا تو بے اختیار جیب سے موبائل نکال کر میسیج ٹائپ کرنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آپ تیار ہیں؟ڈرائیور لینے کے لیئے آگیا۔۔۔"نور اپنا دوپٹہ سنبھالتے ہوئے بے دھیانی سے پارلر کے برائیڈل سیکشن میں داخل ہوئی۔

"بالکل۔۔"سفائر شیشے کے سامنے کھڑی خود کا آخری بار جائزہ لیتے ہوئے عام سے انداز میں بول کر نور کی طرف مڑ گئی جو اس کو ایک نظر دیکھتے ہی ساکت ہوئی۔

"اومائے گارڈ آپ اتنی خوبصورت ہیں۔۔۔"بے اختیار اسکی زبان نے سفائر کو دیکھتے ہی یہ لفظ ادا کیے۔

"میں نے کبھی تصور نہیں کیا تھا کوئی لڑکی دلہن بن کر اتنی مکمل اور خوبصورت بھی لگ سکتی ہے۔۔۔"وہ مبہوت ہوئی حالت سے نکل کر اپنے دونوں ہاتھ منہ پر رکھے اسکی تعریف کرنے لگی جس نے گولڈن اور ہاف وائٹ برائیڈل ڈریس زیب تن کیا تھا،سب سے خاص بات سر پر خوبصورتی سے سیٹ کیا گیا پنچ رنگ کا دوپٹہ تھا جس کی مناسبت سے چہرے پر اس رنگ کو واضح رکھتے ہوئے نیچرل انداز میں میک اوور کیا گیا جبکہ لپسٹک کا شیڈ گہرا سرخ تھا جو اسے مزید پرکشش بنا رہا تھا۔

"اب مجھے شرم آرہی ہے۔۔۔"بولڈ سی سفائر فطری حیا سے نظریں جھکاتے ہوئے بولی۔

"میں بتا رہی ہوں، آپ کی نظر اتارنی پڑے گی ورنہ نظر لگنے کے سو فیصد چانسز ہیں۔۔۔" نور مسکراتے ہوئے اسکا سامان سمیٹنے لگی تاکہ وہ لوگ جلدی سے ہوٹل پہنچ سکیں جبکہ سفائر ایک بار پھر خود کو آئینے میں دیکھ کر مسکرانے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہر طرف گہما گہمی اور خوبصورتی کا سماباندھے پورا ہوٹل پیلی اور سرخ رنگ کی بتیوں سے سجایا گیا، اسی طرح لان میں لگے درختوں پر بھی لائٹوں سے سجاوٹ کی گئ، جبکہ لان کے دوسری طرف بنی ایک چھوٹی سی جھیل تھی جسکے کناروں پر اعلی طرز کی شیڈز والی لائٹیں لگائی گئیں جبکہ جھیل کے اندر ایک عدد کشتی موجود تھی جسے پھولوں اور لائٹوں سے سجایا گیا جو مسلسل پانی میں چکر کاٹ رہی تھی اور اسی کشتی کے پیچھے سفید بطخوں کا گروہ خاص تسلسل اور تیزی سے پانی میں حرکت کر رہا تھا۔ جھیل کے پانی میں ہوٹل کی روشنیوں کا عکس اتنا بھلا معلوم ہو رہا تھا کہ جو بھی مہمان وہاں تشریف لا رہے تھے سجاوٹ دیکھ کر خود بخود مسکرانے لگتے جیسے یہ خود ساختہ خوبصورتی انکی طبیعت پر اچھا اثر ڈال رہی ہو۔ اب چلتے ہیں ہوٹل کے اندرونی حصے کی طرف جہاں سرخ و سفید فیبر کس کا بے جا استعمال کیا گیا، چھت پر لگے بڑے بڑے فانوس سے شیفون فیبر کس کے چمچماتے پردے زمین تک پھینکے گئے اور ان پردوں کے اندر خاص پھولوں کی لڑیاں لگائی گئیں، سٹیج کے پیچھے سرخ رنگ کی ویلویٹ سے بنے شاہی طرز کے دروازے لگائے اور اسکے آگے ایک کاوچ اور ارد گرد کرسیاں رکھی گئیں سٹیج کے بالکل مخالف سمت پر داخلی دروازہ تھا جسے خاص سرخ و سفید پھولوں سے سجایا گیا، ایک نظر پھولوں اور فیبر کس سے سجے ہال کو دیکھیں تو نکاح کی مناسبت سے یہ کنٹراسٹ ہر طرف خوبصورتی بکھیر رہا تھا۔

آج کی اس مختصر تقریب پر دونوں طرف کے صرف خاص مہمانوں کو بلایا گیا اسی کے پیش

نظر سبکتگین صاحب دروازے پر موجود آنے والے مہمانوں کا استقبال کر رہے تھے جبکہ کرن نے ملازمین کو پھولوں سے بھری ٹوکریاں تھمائے ہوٹل کے داخلی دروازے پر کھڑا کر دیا تاکہ ہر آنے والے مہمان کا پھولوں سے استقبال کیا جائے ایسے میں لڑکے والوں کی آمد کی صدا بلند ہوئی تو انکا بھرپور استقبال کیا گیا قمر صاحب اور انکی فیملی حماد کی طرف سے مدعو تھی جبکہ دراب خان نے سفائر کی طرف سے بطور میزبان مہمانوں کا استقبال کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سب انتظام ہو گیا۔۔۔؟" وہ سٹیج پر بیٹھا تھا جب علی سے رازداری سے مخاطب ہوا کیونکہ وہاں حازق کے علاوہ کلاس کے باقی لڑکے بھی موجود تھے۔

"ہاں آل سیٹ، لیکن ایک بار سوچ لو یہاں یہ تماشا کرنا مناسب رہے گا۔۔۔ "

"بالکل آج ہی تو کرنا مناسب رہے گا کیونکہ موقع بھی ہے اور دستور بھی۔۔۔" وہ آنکھ مارتے ہوئے مسکرا دیا۔

"یہ تم دونوں کیا باتیں کر رہے ہو۔۔۔؟" حازق جو تب سے کچھ گڑھ بڑھ محسوس کر رہا تھا اب رہا نہ گیا تو پوچھ بیٹھا۔

"کچھ بھی تو نہیں۔۔۔ "

"حماد میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں، جب تم اس طرح کی حرکتیں کرتے ہو ضرور کوئی شیطانی ارادہ رکھتے ہو، اس لیئے سچ سچ بتاؤ کیا کرنے والے ہو اگر کچھ غلط نہ ہوا تو آئی

پر امس تمہارا ساتھ دوں گا۔۔۔"حازق نے اسکے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے یقین دلایا تو نا چاہتے ہوئے بھی وہ اپنا ارادہ ظاہر کر گیا کیونکہ حازق سے کچھ چھپانا مشکل فعل تھا۔

"دیکھ لو، کہیں لینے کے دینے نہ پڑ جائیں۔۔۔"انداز پر سوچ تھا۔

"بعد میں اسے منالوں گا۔۔۔"حماد ہنستے ہوئے بولا۔

"تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ "

"چلو تم سب یہاں سے نیچے اترو ابھی حماد کے قربان ہونے کا وقت آگیا۔۔۔"پروفیسر دراب خان مولوی کے ہمراہ سٹیج کی طرف آئے تو مسکراتے ہوئے بولے۔

"معصوم بچے کی جان لیں گے کیا۔۔۔"حماد کے انداز پر سٹیج پر قہقہہ بلند ہوا۔

"سر اسکی معصومیت میں ہر گز مت آیئے گا، پورا دو نمبر آدمی ہے۔۔۔۔"حازق ماتھے پر پھیلے بال پیچھے ہٹاتے ہوئے بولا۔

"یہ ہنسی مذاق بعد میں کر لینا پہلے نکاح کی رسم ادا ہو جائے تاکہ اسکے بعد پر سکون ماحول میں ڈنر کیا جا سکے۔۔۔۔"سبکتگین صاحب اور گیلانی صاحب بھی سٹیج پر آگئے تو مولوی صاحب نے بسم اللہ پڑھ کر نکاح کے کلمات دوہرانے شروع کر دیئے حماد کے انداز میں جو شرارت کا عنصر اب سے کچھ وقت پہلے موجود تھا اب وہ سنجیدگی اور پر سکون انداز میں بدل گیا، نکاح کے کلمات جب کان کے پردوں سے گزر کر دل میں اترتے ہیں تو یہ جادوئی حیثیت رکھتے ہوئے انسان کو اپنے سحر میں قید کرنے لگتے ہیں، اسی لیئے کہتے ہیں نکاح کے وقت نیت صاف ہونی چاہیے تاکہ جو رشتہ اللہ اور اسکے رسول کے حکم سے بندھنے جا رہا وہ کبھی کسی کمزور گھڑی

کی نظر نہ ہو، بلکہ ان کلمات نے آپ پر اتنا اثر ضرور چھوڑا ہو کہ جب کبھی اپنے ساتھی کے لیئے دل میں بد گمانیاں پیدا ہوں تو یہ جادوئی طاقت پھر سے اس پاک اور محرم رشتے کی ٹوٹی اور الجھی ڈور سلجھا دے اور عزت اور محبت ایک بار پھر پورے دھونس سے حکمرانی کرنے لگے۔

حماد نے پورے ہوش و حواس، اپنے دل کی بھرپور آمادگی اور اپنی نیت کو صاف رکھتے ہوئے سفائر بنت سبکتگین کو سینکڑوں لوگوں کے سامنے قبول کیا تو ہال میں تالیوں کی آواز گونجنے لگی۔ حازق نے بے اختیار اسے گلے لگایا اور مبارکباد دی۔ جبکہ سبکتگین صاحب حماد سے مل کر اب مولوی صاحب کو لیئے برائیڈل روم کی طرف چلے گئے جہاں سفائر کے پاس کرن، نور اور ستائش کے علاوہ سمائرہ اور ایمان بھی تھیں۔ جونہی وہ اندر داخل ہوئے تو یکدم اسکے دل کی دھڑکن تیز ہوئی لیکن پھر گہرا سانس لے کر خود کو پرسکون کیا، مولوی صاحب نے جب نکاح پڑھانا شروع کیا تو سفائر سر جھکا گئ اور پھر جھکے سر کو تین بار رضامندی میں ہلا کر حماد کو قبول کر کے پیپرز پر سائن کرنے لگی۔ سبکتگین صاحب اور کرن نے اسے خود سے لگاتے ہوئے سر پر پیار کیا، کچھ وقت بعد سٹیج پر دعا کی گئ اور کھانے کا دور شروع ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"میں بتا رہا ہوں، کچھ دنوں بعد تم مجھے اچھی سی پارٹی دو گے۔۔۔" حازق حماد کے ساتھ سٹیج پر موجود کھانے کی پلیٹ پر جھکے ہوئے بولا۔

"کس خوشی میں۔۔۔؟ "

"اپنے ایک عدد نکاح کی خوشی میں۔۔۔" انداز پر سکون تھا۔

"یہ جو اس وقت تم کھا رہے ہو، یہ غالبا میرے نکاح کا ہی ہے۔۔۔" وہ منہ بناتے ہوئے بولا۔

"یہ سفائر کی طرف سے ہے، مجھے تم سے بڑی والی پارٹی چاہیے۔۔۔" حازق کا کھانے پر کم اور باتوں پر زیادہ دھیان تھا۔

"یار کمال کرتے ہو، کیا میں اور سفائر علیحدہ ہیں۔۔۔ "

"ہاں بالکل علیحدہ ہو، بلکہ زمین آسمان کا فرق ہے وہ خوبصورت، نرم دل، خوش اخلاق اور سب سے بڑھ کر سخی دل، جب کہ تم ایک عام سی لچھو باندری جو سر سے جوئیں تو نکال سکتی ہے لیکن جیب سے پیسے نہیں۔۔۔" حماد تو تڑپ ہی گیا اسکے منہ سے اپنا خود ساختہ نام سن کر۔

"اپنا منہ بند رکھنے کا کیا لو گے۔۔۔؟" وہ کھانے کی پلیٹ پڑے ہٹا کر باقاعدہ حازق کی طرف متوجہ ہوا۔

"پہلے صرف بڑی سی پارٹی کا سوچا تھا لیکن اب سوچ رہا ہوں تمہاری ایک دو چیزیں بھی اپنے نام کروالوں آخر کار منہ بند رکھنے کا سوال ہے ورنہ اگر سفائر کو پتہ لگ جائے تو سوچو پوری کلاس کے ساتھ ساتھ تمہارے آنے والے بچے بھی تمہیں لچھو باندری ہی کہیں گے۔۔۔" حازق ویٹر کو ٹیبل صاف کرنے کا اشارہ کرتے ہوئے حماد سے مخاطب تھا۔

"تم سے بعد میں حساب پورا کروں گا پہلے سفائر بیگم کا ویلکم تو کر لوں۔۔۔" ہال کی ساری لائٹس آف کر کے سپاٹ لائٹ داخلی دروازے پر ٹھہرا دی گئ تو حماد اور حازق بھی اسی

طرف متوجہ ہوئے۔

جونہی دروازہ کھلا حماد کے بالکل سامنے کھڑی سفائر خوبصورتی کی مثال بنی اپنے باپ کا ہاتھ تھامے سٹیج کی طرف بڑھنے لگی تو اسی وقت اللہ تعالی کے نام پورے ہال میں گونجنے لگے،وہ ان ناموں کی رحمت کے سائے تلے،اپنے ایک محرم کا ہاتھ تھامے دوسرے محرم تک کا فاصلہ طے کر گئی،اس دوران ٹریک پر فائر لائٹس جلادی گئیں جو ہال کا ماحول مزید سحر انگیز بنا رہیں تھیں۔

حماد سٹیج پر کھڑا تھا جب ایک باپ نے بڑے مان سے اپنی بیٹی کا ہاتھ اسکے ہاتھوں میں تھمادیا جسے حماد نے نرمی سے تھام لیا اس دوران وہاں موجود فوٹو گرافرز کی ٹیم نے ہر ہر لمحے کو قید کرنا جبکہ اس دوران مسلسل اللہ کے نام ایک ترتیب سے اب بھی گونج رہے تھے،عموما شادیوں پر جب دلہن سٹیج پر آتی ہے تو موسیقی کی دھنیں بجائی جاتی ہیں لیکن سفائر نے خاص تاکید کی تھی کہ وہ نکاح کے پاک کلمات دوہرانے کے بعد کسی گانے نہیں بلکہ اللہ کے ناموں کے سائے تلے حماد تک جانا چاہتی ہے اور اسنے ایسا کیا اب وہ دونوں چہرے پر پر سکون مسکراہٹ سجائے آنے والے مہمانوں سے ملنے والی سلامی وصول کر رہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آج تو لوگ بجلیاں گرا رہے ہیں۔۔۔"حماد لوگوں کی نظروں سے چھپتے چھپاتے سفائر سے پہلی بار مخاطب ہوا۔

"ویسے آپ بھی آج گزارے لائک لگ ہی رہے ہیں۔۔۔" چہرے پر مسلسل مسکراہٹ تھی۔

"سفائر بی بی اتنی عزت، کیوں میرا ہارٹ فیل کروانا۔۔۔" وہ ڈرامائی انداز میں سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

"یو نو واٹ تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ تمہیں عزت دی جائے، اب کوشش بھی مت کرنا مجھ سے بات کرنے کی۔۔۔" یکدم اسنے منہ پھلا لیا۔

"مبارک ہو آپ کی پہلی لڑائی سٹیج پر ہی ہو گئی۔۔۔" حازق یکدم وہاں نازل ہوا تھا۔

"ویسے سفائر میں تمہارا ہمدرد ہوں بس اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ حماد کی طرف سے تمہیں آج مزید شاک ملنے والا۔۔۔" حازق اتنا کہہ کر وہاں سے ہٹ کر علی کے پاس جا کھڑا ہوا جو ساری تیاری مکمل کر چکا تھا۔

"حماد ابھی حازق کیا کہہ کر گیا، تم کیا کرنے والے ہو۔۔۔" آواز میں دبا دبا غصہ تھا۔

"اپنا بدلہ لینے والا ہوں، تم نے پوری کلاس کے سامنے میرے بالوں پر ہاتھ ڈالا، مجھے وقت بے وقت ذلیل کیا اور تو اور محترمہ ابھی کچھ دن پہلے آپ نے پھر سے وہ عمل دوہرایا۔۔۔" اسکے انداز میں سفائر کو شیطانیت کی جھلک دکھنے لگی۔

"حماد ہاو کڈ یو ڈو داٹ، کیا وہ پرپوزل، وہ محبت کا دعویدار ہونا آج کی یہ تقریب سب اسی کھیل کا حصہ ہیں۔۔۔" اسکی آنکھوں میں نمی سمٹ آئی۔

"ہاں بالکل، آج کی اس خاص تقریب پر میں تمہیں تمہارے کیے کا پے بیک دے رہا ہوں،

جسے دیکھ کر تمہارا دل چاہے گا میرا قتل کر ڈالو، لیکن یقین جانو اس کے باوجود بھی میں تمہیں وہ دینا چاہتا ہوں۔۔۔"انداز اسکا اب بھی سنجیدہ تھا۔

"حماد۔۔۔"اسکا چہرہ یکدم پیلا پڑنے لگا۔

"سفائر کیا ہوا، تمہارا رنگ اتنا عجیب کیوں ہو رہا۔۔۔؟"حازق جو حماد سے کنفرمیشن لینے آیا تھا سفائر کا سنجیدہ چہرہ دیکھ کر استفسار کرنے لگا۔

"کین یو شٹ اپ۔۔۔"وہ یکدم دبی دبی آواز میں چلائی۔

"تم بھی شامل ہو اسکے کھیل میں اور ایک میں بے وقوف جو خود کو خوش قسمت سمجھ رہی تھی کہ میں ایک ایسے انسان کی دوست ہوں جو اندر باہر سے ایک جیسا شفاف ہے لیکن میں غلط تھی تم اپنے دوست کی محبت میں مطلبی ہو کر یہ تک نہ سوچ سکے وہ ایک لڑکی کی زندگی برباد کرنے جا رہا اور تم خود میں اسے روکنے کا حوصلہ بھی نہیں پیدا کر سکے۔۔۔"اب کی بار چند قطرے پلکوں کی باڑ توڑ کر چہرے پر پھیل گئے۔

"میں سمجھا نہیں۔۔۔"

"لسن حماد تم میرا کیا تماشا بناؤ گے بلکہ تمہارے طلاق دینے سے پہلے میں خود سب کے سامنے تم سے خلع کا مطالبہ کروں گی، میں وہ سترھویں صدی کی لڑکی نہیں ہوں اپنے حق میں بولنا اور آواز اٹھانا آتا ہے مجھے۔۔۔"وہ مسلسل غصے اور دکھ کی کیفیت سے کانپ رہی تھی جبکہ حماد اس کی زبان سے ادا ہونے والے لفظ سن کر ششدر ہی رہ گیا۔

"سفائر تمہیں کنفیوژن۔۔۔"

"حازق علی کو منع کر دو۔۔۔" وہ حازق کی بات درمیان میں کاٹ کر بول پڑا۔

"حماد پہلے اپنی پوزیشن تو جسٹیفائڈ کرو۔۔۔"

"یو نو واٹ حازق اب اس کی ضرورت نہیں، جب دو لوگوں کے درمیان اعتبار ختم ہو جائے تو اس رشتے کا باقی رہنا واقعی کوئی معنی نہیں رکھتا اور ہاں تو کیا کہہ رہی تھی تم۔۔۔" اب کی بار وہ براہ راست سفائر کی طرف متوجہ ہوا۔

"تم خلع کا مطالبہ کرو گی دیر کس بات کی ہے کرو مطالبہ تاکہ فارغ ہو کر میں یہاں سے جاسکوں کیونکہ میرا دم گھٹ رہا۔۔۔ "

"حماد شرم کرو، یہ سب غلط فہمی ہے تم جانتے ہو پھر بتاتے کیوں نہیں۔۔۔" حازق غصے سے بولا تو ٹھیک اسی وقت ہال کی لائٹس ایک بار پھر آف کر دی گئیں اور مائیکروفون پر علی کی آواز گونجنے لگی۔

"حازق اسے منع کرو، میں اب ایسا کچھ نہیں چاہتا۔۔۔" وہ دبی دبی آواز میں چلایا جبکہ حازق اپنی جگہ سے ہلا بھی نہ تاکہ یہ غلط فہمی دور ہو جائے۔

"اس کا مطلب تم نہیں جاوگے۔۔۔" حماد اتنا کہہ کر سٹیج سے اترنے لگا جب حازق نے زبردستی اسکا بازو پکڑ کر جانے سے روکا۔

"لیڈیز اینڈ جینٹل مین، میں سکرین پر ہمارے آج کے اس خوبصورت کپل کے لیئے کچھ پلے کرنے جارہا ہوں سو نیڈ یور اٹینشن پلیز۔۔۔" جونہی علی کی آواز مائیک میں گونجی تمام مہمان اسی طرف متوجہ ہو گئے، ٹھیک اسی لمحے ہال میں لگی بڑی سی سکرین جگمگانے لگی تو ساتھ ہی

ساتھ کچھ شناسا آوازیں گونجنے لگیں اور پوری آب و تاب سے یونیورسٹی کے کیفے کا سین جگمگانے لگا۔

ایک لمحے کی دیری کیے بغیر سفائر سمجھ گئی کہ یہ کس دن کی ویڈیو ہے لیکن تجسس اسے میں بھی پیدا ہوا کہ ایسا کیا اس ویڈیو میں جو یہ سب کے سامنے پلے کی گئی۔

"تھری، ٹو، ون سٹارٹ۔۔۔" حازق نے ریفری کی ڈیوٹی سر انجام دیتے ہوئے ٹیبل پر ہاتھ مار کر کھانے کا اشارہ دیا تو حماد اور سفائر فوراً سے اپنی پلیٹ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس دوران علی موبائل فون پر ویڈیو موڈ آن کر کے ان دونوں کو فوکس کرتے ہوئے موووی میکر کا کام سر انجام دینے لگا۔۔

"حماد اپنی پلیٹ پر دھیان دو۔۔" داود نے لقمہ لگایا کیونکہ حماد ایک گول گپہ کھانے کے بعد سفائر کا منہ دیکھنے لگا جو مزے سے دوسرے کے بعد تیسرا پیس پانی سے بھر کر منہ میں ڈال چکی تھی۔۔

"ناک کٹوائے گا کیا۔۔۔" داود نے اب کی بار اسے باقاعدہ جھنجھوڑ کر کہا۔

"سوری۔۔۔" خواص بحال کر کے وہ دوبارہ اپنی پلیٹ سے گول گپہ اٹھا کر پانی سے بھر کر منہ تک لے گیا۔

مقابلہ ٹاکرے کا تھا، دونوں ہی پے در پے گول گپے کھانے لگے۔

"اس چڑیل پر مرچ کا اثر بھی نہیں ہوتا کیا۔۔۔" حماد منہ میں بڑبڑاتے ہوئے ایک اور پیس اٹھا کر پانی سے بھرنے لگا۔

"ویل میرے بھائی ہارنے کے بعد جیب ڈھیلی کرنے کے لیئے تیار رہو۔۔۔"سفائر کی پلیٹ میں صرف دو گول گپے باقی تھے،وہ حماد کو چڑاتے ہوئے شوخ انداز میں بولی۔

"لاحولا۔۔۔"وہ اسے گھورتے ہوئے بڑبڑایا۔

"مجھے وہ لڑکیاں سخت زہر لگتی ہیں جو مجھے بھائی کہتی ہیں۔۔۔"حماد دانت پیس کر بولا،لیکن اسکی کہی بات پر باقی سب نے حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے کھینچ کر اوہ۔۔۔کی آواز نکالی۔

"حماد۔۔۔۔"حازق نے ٹوکنے والے انداز میں غصے سے اسکا نام پکارا۔

"میں نے سنا،پہلے جو لڑکیوں کے لیئے بھائی ہوتے ہیں،وہ بعد میں انکے آباجی کے جوائی (داماد)ہوتے ہیں ایسے تو میں ساری زندگی جوائی ہی بنا رہوں گا۔۔۔"وہ اپنی ہنسی دبا کر سمجھدار بنتے ہوئے بولا۔

"Shut up, You stupid Jawai an all..."

سفائر اسے دیکھتے ہوئے ملامتی انداز میں تنک کر بولی۔

اس ویڈیو کے دوران ہال میں مسلسل قہقہوں کی آواز گونج رہی تھی کیونکہ جو سکرین پر ٹوم اینڈ جیری دیکھائی دے رہے تھے وہ آج حقیقیت میں سٹیج پر ایک دوسرے کے ہمراہ مکمل عکس دیکھائی دے رہے تھے۔

"تمہیں کوئی ایک بار اپنی بیٹی نہ دے اور تم زندگی میں بار بار جوائی (داماد) بننے کے خواب

سجائے بیٹھے ہو۔۔۔"وہ حساب پورا کر گئی۔

"لگی شرط۔۔۔"حماد گول گپے بھول کر ٹیبل پر جوش سے ہاتھ پھیلاتے ہوئے کھلے عام جنگ کا اعلان کر رہا تھا۔

"کیا مطلب۔۔۔"سفائر اسکا ٹیبل پر پھیلا ہاتھ دیکھ کر نا سمجھی سے بولی۔

"ارے پگلی میرا مطلب تھا، بے شک شرط لگالو، دنیا میں کوئی تو ایسا مرد ہو گا جو میرے یعنی حماد ملک کے ہاتھ میں اپنی بیٹی کا ہاتھ تھمادے گا، اور پھر تم رونا دیواریں پکڑ پکڑ کے۔۔"حماد خود بات کر کے خود ہی قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے سفائر کو آگ لگا گیا۔

"دیواریں پکڑ کر روتی ہے میری ٹوٹی جوتی جو کہ پچھلے سال ہی ٹوٹ گئی ہے، ویسے بھی روئے وہ، جس بیچاری کا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں تھمایا جانا۔۔۔"وہ غصے سے ناک چڑھاتے ہوئے بولی۔

"تب ہی تو تمہیں کہا۔۔۔"حماد کی بربراہٹ حازق نے واضع سنی تھی۔

جونہی سکرین بند ہوئی تو ہال کی لائٹس آن کر دی گئیں تمام نفوس جو پہلے سکرین کو دیکھ رہے تھے اب سفائر اور حماد کو دیکھنے لگے حماد اب بھی سنجیدہ تھا جبکہ سفائر شرمندہ۔

"حماد آئیم سو۔۔۔"شرمندہ سی سفائر ابھی بول ہی رہی تھی کہ حماد سٹیج سے اتر کر ہال سے باہر نکل گیا تو حازق اسکے پیچھے لپکا کہ کہیں وہ ہوٹل سے ہی نہ چلا جائے۔

"سفائر کسی نے سچ کہا بڑے بڑے بول نہیں بولنے چاہیئں کل کو وہ آپ کے سامنے آ کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔"تقریبا کلاس کے جتنے دوست انوائیٹڈ تھے سب سٹیج پر جمع ہوئے اب اس کا

تو

ریکارڈ لگا رہے تھے۔

"ایکسکیوز می ایک منٹ میں آتی ہوں۔۔۔" وہ اپنا لہنگا سنبھالتی سٹیج سے اتر آئی۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟" کرن نے اسے باہر کی طرف جاتے دیکھا تو ٹوک دیا۔

"وہ میں نے حماد کو ناراض کر دیا بس اسے منانے جا رہی ہوں۔۔۔" آنکھیں جھکاتے ہوئے بولی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حماد یہ کیا پاگل پن ہے، جیسے تم سٹیج سے اتر آئے لوگ کیا کہیں گے۔۔۔" حازق اسے لیئے جھیل کے سامنے جا کھڑا ہوا کیونکہ وہاں اس وقت کوئی بھی نہ تھا۔

"تم اچھے سے جانتے ہو مجھے کبھی لوگوں کی پرواہ نہیں رہی۔۔۔"

"میں جانتا ہوں لیکن لوگوں کی نہیں تو کم از کم سفائر کی پرواہ کر لو وہ اس وقت سٹیج پر اکیلی کھڑی سب کی نظروں میں سوال بنی ہو گی، تم کیسے اسے چھوڑ کر یہاں آ سکتے ہو۔۔۔" اب کی بار انداز میں رسانیت تھی۔

"وہ کیسے میرے بارے میں اتنے گھٹیا انداز میں سوچ سکتی ہے۔۔۔ "

"آئیم سوری۔۔۔" وہاں پر ابھرنے والی سفائر کی آواز نے دونوں کو پیچھے دیکھنے پر مجبور کیا جو کچھ فاصلے پر کھڑی سنجیدہ دیکھائی دے رہی تھی۔

"میرا خیال ہے تم دونوں کو بات کرنی چاہیے، اینڈ فار گارڈ سیک تب تک اندر مت آنا جب

تک اسکا سڑا منہ سیدھا نہ ہو جائے۔۔۔"وہ سفائر کو باور کرواتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گیا جو حازق سے بھی شرمندہ دیکھائی دے رہی تھی۔

"حماد۔۔۔"وہ اس سے مخاطب ہوئی جو رخ پھیرے کھڑا تھا۔

"حازق کی بات سننے کے بعد، اور پھر تمہارا انداز دیکھ کر مجھے لگا شاید تم پچھلے چار سالوں کا بدلہ اس صورت لینا چاہ رہے ہو، میں پریشان ہو گئی تھی اسی لیئے خود سے سب اخذ کر گئی۔۔۔"وہ کچھ قدم مزید آگے بڑھاتے ہوئے حماد کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

"افسوس اتنے سالوں میں تم ہمیں سہی سے سمجھ ہی نہیں سکی، تمہارے ذہن میں یہ خیال بھی کیسے آسکتا کہ میں ایسا کچھ کر سکتا ہوں۔۔۔"وہ سر جھٹکتے ہوئے بولا۔

"میں خوفزدہ ہو گئی تھی۔۔۔"آنسو چہرے کا احاطہ کرنے لگے۔

"سفائر آج میں تمہارے سامنے کچھ کنفیس کرنا چاہتا ہوں اور یہ پہلی اور آخری بار ہو گا کیونکہ میں بار بار وضاحتیں دینے کے حق میں نہیں۔۔۔"حماد اسے کے دونوں ہاتھ تھام کر گویا ہوا۔

"ہمیشہ ایک بات یاد رکھنا میں نے تم سے شادی کسی بری نیت سے نہیں کی بلکہ اس سب کے پیچھے صرف حازق ہے، جب تمہارے لیئے وہ قابل احترام ہو گیا تو میرے لیئے تم اہم ہوتی چلی گئی پھر اتنی اہم ہو گئی کہ مجھے اپنے دل پر تمہاری حکمرانی محسوس ہونے لگی، اور پھر فیصلہ ہوا کہ میں حماد ملک تمہیں اپنے نام لکھوالوں اور دیکھو آج تم میرے سامنے میری بنی کھڑی ہو۔۔۔"وہ اسکے ہاتھوں کو اپنے لبوں تک لے گیا۔

"میں نہیں جانتا تم مجھے کیسا انسان سمجھتی ہو اور یقین جانو میں چاہتا بھی نہیں کہ تم مجھے بہت

اچھا سمجھو، لیکن کم از کم میرے بارے میں ایک بات ذہن نشین کر لو، میں اپنے کچھ رشتوں کے لیئے بہت حساس ہوں اگر کبھی ضرورت آن پڑی تو میں خود کو ان پر نچھاور کرنے میں وقت نہیں لگاؤں گا اور یہ بھی جان لو تم میرے ان چند رشتوں میں سے ایک ہو جنکی محبت میری ہر دھڑکن میں سانس لے رہی ہے۔۔۔"وہ حماد کے لفظوں کے سحر میں کھوئی بالکل ساکت کھڑی تھی۔

"میں اس لمحے خود کو اس دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی تصور کر رہی ہوں، تم مجھے ملے یہ ان دعاوں کا نعم البدل ہے جو ہر والدین اپنی بیٹی کی اچھی قسمت کے لیئے مانگتے ہیں آج وہی دعائیں تمہاری صورت میں میرے سامنے کھڑی سانس لے رہی ہیں۔۔۔"سفائر کے انداز میں فخر تھا جبکہ حماد نے مسکراتے ہوئے اسکے ساتھ اپنا سر ٹکا دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ہاں ٹیپو بتا، اسکی کوئی خبر ملی۔۔۔"گرو پان منہ میں رکھتے ہوئے اپنے سامنے مہذب انداز میں ہاتھ باندھے کھڑے ٹیپو سے مخاطب ہوئی۔

"نہیں گرو ابھی تک اسکا کوئی پتہ نہیں چلا لیکن کوشش کر رہا ہوں مجھے امید ہے جلد ہی اسکی کوئی خبر میرے ہاتھ لگ جائے گی۔۔۔"

"ہاں میں چاہتی ہوں تو اسے پاتال سے بھی ڈھونڈ نکال کیونکہ میں اپنے ہاتھوں سے اس

بدبخت کے ٹکڑے کرنا چاہتی ہوں جس نے مجھے دھوکہ دیا، میرے ساتھ غداری کی نمک حرامی کی پہلے اس کلموہی پار سانور کو بھگا دیا اور پھر خود بھاگ گئ ایک بار مل جائے اسے ایسا عبرت کا نشان بناوں گی کہ ساری زندگی یاد رکھے گی کہ اسکا اصل میں پالا کس سے پڑا تھا۔۔۔"وہ ایک طرف رکھی ٹوکری میں تھوکتے ہوئے غصے سے آگ بگولہ ہو رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"میں ایک بار پھر سے کہہ رہی ہوں مجھے نہیں جانا کسی قسم کی پارٹی میں، اتنی بری لگوں گی تمہارے ساتھ چلتے ہوئے، میں بس حازق کے بنائے گئے ادارے کی افتتاحی تقریب میں جاوں گی۔۔۔"وہ کمرے کی دیوار پر لگے بڑے سائز کے شیشے میں خود کو بھرے بھرے وجود میں دیکھ کر منہ بسورتے ہوئے بولی۔

"اگر خود کو میری نظر سے دیکھ سکو تو دیکھو اور جان لو کے تم سے زیادہ حسین کوئی لڑکی نہیں، تم قطعی میرے ساتھ چلتے ہوئے بری نہیں لگ سکتی، تمہارے وجود میں ہماری اولاد سانس لے رہی ہے اور وہی اولاد کچھ دنوں بعد ہمیں مکمل کرنے جا رہی ہے پھر ہم کیسے ایک ساتھ کھڑے مس میچ لگ سکتے ہیں۔۔۔"حماد اسکی خالی کلائیوں پر چوڑیاں پہناتے ہوئے رسانیت سے بولا۔

"میرا دل رکھنے کے لیے جو مرضی کہہ لو لیکن مجھے پارٹی میں نہیں جانا سب میرے بارے میں کیا سوچیں گے۔۔۔"منہ کے زاویے اب بھی ویسے تھے۔

"سب اچھا اچھا ہی سوچیں گے وجہ ہم نے بھاگ کر شادی نہیں کی بلکہ سینکڑوں لوگوں کے

سامنے اپنا یہ خوبصورت رشتہ قبول کیا تم بس خوامخواہ اس حالت میں کمپلیکس کا شکار ہو رہی ہو۔۔۔"اب کی بار وہ سفائر کے بائیں ہاتھ کی انگلی میں انگوٹھی پہنا کر اسے لبوں تک لے گیا ٹھیک اسی وقت سفائر کے چہرے پر حیا کے کئی رنگ آ ٹھہرے۔

"وللہ ہماری شادی کو دو سال ہونے کو ہیں لیکن تمہارا یہ انداز مجھے کبھی محسوس نہیں ہونے دے گا کہ میری بیوی وقت کے ساتھ ساتھ پرانی ہو رہی ہے۔۔۔"حماد نے قدرے اسکے کان کے پاس سرگوشی کی تو سفائر نے بے اختیار اسے آنکھیں دیکھائیں۔

"ویسے ایک بات کہوں واقعی بہت موٹی لگ رہی ہو۔۔۔"سفائر کا خون جلانا فرض تھا اس پر۔

"دیکھا اب تم بھی کہہ رہے ہو میں نہیں جا رہی کہیں پر۔۔۔"وہ اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں سے چھڑا کر منہ پھلاتے ہوئے بیڈ پر جا بیٹھی۔

"ایک بار پھر سے سوچ لو ایسا نہ ہو پارٹی میں مجھے کوئی اور دوشیزہ پسند آ جائے اور پھر تم روتی رہو دیواریں پکڑ کے۔۔۔ "

"ابھی اتنا برا وقت نہیں آیا مجھ پر۔۔۔"منہ چڑھاتے ہوئے بولی۔

"یقین جانو میں چاہتا بھی نہیں کبھی تم پر یہ برا وقت آئے، میں چاہتا ہوں تم مجھ سے کبھی محبت نہ کرو کبھی میری عادی نہ بنو، اور پھر جب زندگی میں ہمارے علیحدہ ہونے کا وقت آئے، یعنی جب موت ہمارے درمیان آ ٹھہرے تو میں ہرگز نہیں چاہوں گا میرے جانے کے بعد تم ساری زندگی میری یاد کو تھامے میرے نام پر بیٹھی رہو، بلکہ آسانی سے اپنی زندگی میں آگے بڑھ جاو۔۔۔"وہ یکدم مزاحیہ موڈ سے سنجیدہ ہوتے ہوئے سفائر کا ہاتھ تھامے دوزانو بیڈ کے

ساتھ زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔

"حماد۔۔۔"سفائر یکدم تڑپ کر بولی۔

"حازق ٹھیک کہتا تم ایک نمبر کے گھٹیا انسان ہو، اب کوشش بھی مت کرنا مجھ سے بات کرنے کی۔۔۔"وہ بیڈ پر پڑا دوپٹہ خود پر اوڑھ کر غصے سے اپنے ہاتھ چھڑا کر دوبارہ شیشے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

"یار مذاق کر رہا تھا، میں تو بس اتنا جاننا چاہتا تھا میری بیوی مجھ سے کتنی محبت کرتی ہے لیکن مجھے اس بات کا سو فیصد یقین ہے اگر میں کبھی تمہیں چھوڑ کر چلا گیا تو تم دوڑتی ہوئی مجھ تک کی مسافت طے کر لو گی۔۔۔"حماد نے اسے دونوں شانوں سے تھام کر خود سے قریب کیا۔

"حماد تم صبح سے ایسی ہی فضول باتیں کر رہے ہو، میں حازق سے تمہاری شکایت کروں گی، تمہاری اس طرح کی باتیں مجھے ڈپریشن میں مبتلا کر رہی ہیں۔۔۔ "

"یار کہانہ مذاق کر رہا تھا، چلو اب جلدی کرو حازق ہمارا انتظار کر رہا ہو گا۔۔۔"وہ اسکے ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے بولا تو سفائر نے محض اسے گھورتے ہوئے سر پر دوپٹے کا سلیقے سے حجاب اوڑھ کر خود کو بڑی سی چادر سے ڈھانپ لیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنی اداوں پر خود ہی غور کرو

اگر ہم نے عرض کیا تو شکایت ہو گی

حازق کے فون اٹھاتے ہی کانوں میں اجنبی سی آواز گونجی۔

"کون۔۔۔"؟اختیاط تعارف دریافت کیا۔

"دو سال اپنے خاص بندوں سے تجھے آرام سے وارن کرواتی آرہی ہوں لیکن تو شاید اس معاملے کو سنجیدہ نہیں لے رہا اس لیئے آج خود فون پر ائی۔

"دیکھئیے محترمہ اگر آپ اپنا با قاعدہ تعارف کروانے میں انٹرسٹڈ نہیں ہیں تو میں فون رکھ رہا ہوں کیونکہ آپ شاید فارغ ہوں لیکن میرے پاس کرنے کو بہت کام ہیں۔۔۔"وہ ہاتھ پر پہنی گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے عجلت میں بولا کیونکہ کچھ ہی وقت میں ادارے سے متعلق افتتاحی تقریب شروع ہونے والی تھی اور پھر اس تقریب کے فورا بعد انہیں یونیورسٹی میں ری یونین پارٹی کے لیئے جانا تھا جہاں انکے بیچ میٹس اکھٹے ہو کر پرانی یادیں تازہ کرنا کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔

"واقعی میرے پاس کرنے کو کچھ نہیں،خالی ہاتھ کنگال بیٹھی ہوں کیونکہ میری روزی روٹی چھیننے والا تو ہے،میری باتوں کو سن، سمجھ اور پھر ذہن نشین کرلے،میں وہ گرو ہوں جسکے اڈے سے تو آدھے سے زیادہ خواجہ سرا کو گمراہ کر کے اپنی طرف مائل کر چکا ہے لیکن یاد رکھ تجھے اس چیز کا حساب دینا ہو گا میں ہر گز معاف کرنے والوں میں سے نہیں۔۔۔"انداز میں روب اور دبدبا موجود تھا۔

"اوہ۔۔۔"یکدم حازق نے حیرت کا اظہار کیا۔

"لگتا تیری ہڈی میں سکون نہیں، لیکن ایک بات یاد رکھ اگر تو میرے کام کے درمیان میں آنا نہیں چھوڑے گا تو میں تجھے ہر گز نہیں بخشوں گی، تیری پل پل کی خبر ہے مجھے، یہ نہ ہو میرے ہاتھوں تو کسی بھاری نقصان کا شکار ہو جائے۔

"میں ان کھوکھلی دھمکیوں سے نہیں ڈرتا بلکہ آپکو مشورہ دوں گا چھوڑ دیں یہ ناچ گانا اور ڈھٹ جائیں عزت کی روزی روٹی کمانے کے لئے، آپ دیکھیں، سوچیں اور پھر سمجھیں آپکے ہاتھوں پلی نور، ستائش، علیشا، نرگس اور بھی ایسے ڈھیڑوں خواجہ سرا جو مختلف گروکے ہاتھوں پل کر جوان ہوئے آج انکی خودداری نے انکے اندر سر اٹھایا، تو وہ عزت سے جینے کے لیئے میرے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے تگ و دو کر رہے ہیں اور یقین جانیں اب وہ سب مرنا تو پسند کریں گے لیکن کسی کے آگے ناچنا اور ہاتھ پھیلانا ہر گز پسند نہیں کریں گے کیونکہ اللہ نے انہیں ہدایت دے دی، انکی توبہ قبول کر کے انہیں راہ راست پر لا کھڑا کیا۔۔۔" اس لمحے حازق کے انداز میں اپنی کمیونٹی کے لوگوں کے لیئے فخر تھا۔

"تم بہت پچھتاو گے، یہ بات یاد رکھنا۔۔۔" یکدم سپیکر پر آواز گونجی اور لائن ڈسکنیکٹ ہو گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ٹیپو۔۔۔۔ جیدی۔۔۔۔ مزمل کہاں مر گئے ہو سب کے سب۔۔۔" حازق سے بات ختم کرتے ہوئے گرو نے ایک حتمی فیصلہ لیا۔

"جی گرو آپ نے بلایا۔۔۔"وہ تینوں مہذب انداز میں اسکے سامنے آکر ہاتھ باندھے کھڑے ہو گئے۔

"وہ چھٹانک بھر کا نامراد حازق میرے قابو میں نہیں آیا، اب اسے قابو کرنا تم لوگوں کی ذمے داری ہے۔۔۔"

"گرو آپ کہیں تو اسے اٹھوالیں۔۔۔"ٹیپو بولا۔

"نہیں ایسی غلطی ہر گز مت کرنا حازق کے غائب ہونے پر ان کلموہیوں کا پہلا شک مجھ پر جائے گا ایسے ہم بری طرح پھنس سکتے ہیں۔۔۔ "

"لیکن میں نے کچھ اور ضرور سوچ رکھا، ابھی اسکے ادارے کی افتتاحی تقریب اپنے عروج پر ہو گی لیکن اس تقریب کے فورا بعد وہ یونیورسٹی کے لیئے نکلے گا بس پھر اسی وقت ہم اپنی سوچ کو عملی جامہ پہنائیں گے ایسے سانپ بھی مر جائے گا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے گی۔۔۔۔"وہ شیطانی ہنسی ہنستے ہوئے انہیں باقاعدہ بریفنگ دینے لگی تو وہ تینوں وفادار ملازم کی طرح محض سر ہلا گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آج کی تقریب خاصی شاندار رہی، مجھے امید نہیں تھی کہ اتنا زیادہ رسپانس بھی آسکتا۔۔۔" تقریب ختم ہوتے ہی حازق حماد اور سفائر کے ساتھ انہی کی گاڑی میں جا بیٹھا جبکہ اپنی گاڑی اسنے ڈرائیور کو دے دی تاکہ وہ ستائش لوگوں کو گھر پہنچا دے۔

"رسپانس کیسے نہیں آئے گا، تم نے کبھی سوچا تم اپنی جگہ جو کام شروع کر چکے ہو وہ اپنے آپ میں ایک زندہ مثال ہے، شاید پاکستان میں پہلی بار خواجہ سرا کمیونٹی کو نوکریاں مہیا کی جا رہی ہیں، تمہارا یہ قدم انٹرنیشنل لیول پر سراہا جا رہا، یاد رکھو آج ہر خواجہ سرا کی ماں کے دل سے تمہارے لیئے دعائیں نکل رہی ہوں گی حازق تم مسلسل دعاوں کے حصار میں ہو۔۔۔" حماد گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے مسکرا کر بولا۔

"ان دعاوں کا میں اکیلا حق دار نہیں بلکہ ہر وہ انسان ہے جس نے میری یہ ادارہ بنانے میں مدد کی جیسے تم، سفائر، نور، ستائش آپی، سبکتگین انکل، پروفیسر دراب، تمہارے پرینٹس، میرے پیرینٹس، حاشر، عنائیہ، داود، علی اور بھی بہت سے لوگ ہیں، اس لیئے میں ہمیشہ یہ کہنا پسند کرتا ہوں، میں اکیلا کبھی کچھ نہ کر پاتا اگر مجھے میرے پیچھے کھڑے لوگوں کی سپورٹ نہ ہوتی۔۔۔ "

"میں آج تمہارے سامنے ایک بات کنفیس کرنا چاہتا ہوں۔۔۔" دھیان سڑک پر رکھتے ہوئے وہ حازق سے مخاطب ہوا۔

"حماد مہربانی فرما کر کوئی فضول بات مت کرنا۔۔۔" سفائر ابھی بھی اس سے منہ بنائے بیٹھی تھی لیکن پھر بھی بولنا ضروری جانا تو وہ محض مسکرا دیا اور دوبارہ حازق کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"ہماری دوستی کو تقریبا گیارہ سال ہو گئے اور ان گیارہ سالوں میں تمہارے ساتھ ساتھ میرے دل نے بھی یہ خواہش خود میں پالنا شروع کر دی کہ ہاں ایک دن ایسا ضرور آئے گا جب حازق قمر رضا اپنی زندگی میں ملنے والی تکلیفوں سے چھٹکارا پا کر کامیابی کی منزلوں کو

چھونے لگے گا، اور پھر پتہ بے اختیار میرے دل سے ایک دعا بلند ہوتی، کہ اللہ مجھے وہ وقت دیکھائے جب میری زندگی کا بہترین انسان اپنے حق میں لوگوں سے ملنے والی ذلت کی بجائے تعریفیں اور دعائیں سمیٹ رہا ہو، اور دیکھو آج اللہ نے میری یہ خواہش پوری کر دی، اب اگر زندگی تمام ہو جائے تو کوئی ملال نہیں۔۔۔"وہ کبھی کبھی ہی ایمو شنل ہوا کرتا تھا لیکن آج ضرورت سے زیادہ ہو رہا تھا۔

"حماد یہ کس طرح کی فضول باتیں کر رہے ہو۔۔۔"حازق نے غصے سے اسکے کندھے پر مکا رسید کیا۔

"حازق یہ صبح سے ایسی فضول باتیں کر کے مجھے ڈپریسڈ کر رہا، اور تم۔۔۔"سفائر بے بسی کی تصویر حازق سے مخاطب ہونے کے بعد جارہانہ تیور لیئے حماد کی طرف متوجہ ہوئی۔

"میں جانتی ہوں تمہیں میری کوئی پرواہ نہیں لیکن کم از کم میری حالت کا خیال کر لو، تمہاری اس طرح کی باتیں مجھے تکلیف دے رہی ہیں، میرے لیئے یہ سوچنا بھی اذیت ہے کہ کبھی موت ہمیں جدا بھی کر سکتی ہے۔۔۔"بے اختیار اسکی آنکھوں سے آنسو نکل کر چہرے پر پھیلنے لگے۔

"آئیم سوری اب اس طرح کی کوئی بات نہیں کروں گا لیکن اپنے ذہن سے یہ خیال نکال دو کہ مجھے تمہاری پرواہ نہیں، جتنی تمہاری پرواہ ہے اتنی اس بندر کی بھی نہیں ہے۔۔۔"وہ سفائر کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیئے دوبارہ اپنی ٹون میں واپس آیا۔

"اچھا اپنی زوجہ محترمہ کو منانے کے لیئے مجھے بندر بنا دیا، حماد شرم آنی چاہیے تمہیں۔۔۔"

حازق نے جس انداز میں کہا حماد تو مسکرایا ہی لیکن روٹھی ہوئی سفائر بھی مسکرا دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"السلام علیکم ٹو آل بیوٹیفل گرلز اینڈ دی موسٹ ڈیشنگ بوائز، وار ملی ویلکم ٹو یور ری یونین۔۔۔" سٹیج پر مائیک تھامے پروفیسر دراب اپنے من پسند بیچ، جو کہ ڈیڑھ سال پہلے یونیورسٹی کو خدا حافظ کہہ چکا تھا آج اسے دوبارہ ویلکم کر رہے تھے کیونکہ ٹھیک اسی وقت داخلی دروازے سے حازق اور حماد داخل ہوئے تھے، جب پہلے دن یونیورسٹی میں قدم رکھا تو ایک طرح کی اپیئرینس اپنائے ہوئے تھے آج آخری بار یونیورسٹی میں آئے تو سہی معنوں میں خوبخوا ایک دوسرے کی پرچھائی تصور کیئے جا رہے تھے، بالوں کے سٹائل سے لے کر جوتے تک ایک جیسے پہنے ایک بار پھر اپنے بیچ میٹس کو ٹف چیلینج دے رہے تھے، سفائر اس دوران ان سے تھوڑا پیچھے چلتے ہوئے ایک سائیڈ پر جا کھڑی ہوئی کیونکہ ان دونوں کے ہال میں داخل ہوتے ہی میڈیا اور فوٹو گرافک کمیونٹی کے ممبرز نے مختلف زاویوں میں تصویریں اتارنا شروع کر دی۔

"تم یہاں اکیلی کیوں کھڑی ہو۔۔۔؟" تصویریں بنوا کر سب سے سلام دعا کرنے کے بعد حماد فوراً سفائر کے پاس آ گیا۔

"اس لیئے کہ تم پر تمام اختیارات رکھنے کے باوجود سفائر آج بھی حازق حماد کی جوڑی کے درمیان آنا پسند نہیں کرتی۔۔۔" اسے حماد کا یوں سب کو چھوڑ کر واپس اس تک اسکی فکر میں آنا اچھا لگا تھا لیکن اسنے جتایا نہیں بس اسکی ٹائی ٹھیک کرتے ہوئے پورے حق سے بولی۔

"اسی لیئے تو مجھے شہر بے مثال کی سفائر سے محبت بھی بے مثال ہے۔۔۔"ہال میں اٹھتے شور کی آواز سے وہ قدرے سفائر کے کان کے قریب ہو کر بولا تو وہ خود کو دوسروں کی نظروں سے چھپانے کے لیئے چہرہ جھکا گئی کیونکہ اسکے چہرے پر ہمیشہ کی طرح خوبصورت سے رنگ اڈ آئے۔

"تم مجھ پر بھری محفل میں لائن مار رہے ہو۔۔۔"خود کو کمپوز کرتے ہوئے وہ دوبارہ چہرہ اٹھا کر بولی۔

"ہر گز نہیں، میں با قاعدہ روڈ بنا کر تم تک آیا تھا اب تو لائن مارنے کا پرمٹ جیب میں لیئے گھومتا ہوں۔۔۔"وہ اپنے ہنسی مذاق سے سفائر کو ریلیکس کر رہا تھا جو کہ کمپلیکس کا شکار ہو رہی تھی اسی وقت داود اور سمائرہ سب انہی کی طرف آ گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آپ سب کے ذہن میں ایک سوال ہو گا کہ ہم یہاں کیوں بلائے گے کسی ریسٹورنٹ یا آوٹ گوئنگ پلیس پر مل لیتے تو لٹ می ٹیل یو ون تھنگ آپ سب کو یہاں اکھٹا کرنے کا مقصد پرانی یادوں کو تازہ کرنا اور ہماری یونیورسٹی کے کچھ ہونہار طلباء کو مختلف القابات سے نوازنا تھا۔۔۔"پروفیسر دراب کی آواز ایک بار پھر سے گونجنے لگی تو تمام طلباء اور یونیورسٹی کے ڈین، چیئرمین، ڈائریکٹر، پرنسپل، وائس پرنسپل، تمام لیکچرار انہی کی طرف متوجہ ہوئے تو یکدم ہال میں تالیوں کی آواز گونجنے لگی۔

"کچھ طلباء کسی تعارف کا محتاج نہیں ہوتے۔۔۔"ایک بار پھر تالیوں کی آواز گونجنے لگی۔

"سہی پہچانا، حازق قمر رضا جیسے طلباء کسی تعارف کا محتاج نہیں بلکہ میں بذات خود لوگوں کو بتاتا ہوں میں دراب خان اس امیزنگ انسان کا پروفیسر ہوں، خود سوچیں کتنا اچھا لگتا جب ہمارا کوئی سٹوڈنٹ ہمارے ادارے سے پڑھنے کے بعد ترقی کی ان منزلوں کو چھونے لگے جہاں تک ہر کسی کی رسائی ممکن نہیں، اور یقین جانیں ایسے طلباء کو سراہنے میں مجھے کبھی قباحت محسوس نہیں ہوئی۔۔۔"حازق یونیورسٹی میں ملنے والی بے جا حوصلہ افزائی پر قدرے بلش کر رہا تھا۔

"اگر کچھ طلباء کسی تعارف کا محتاج نہیں تو کبھی کبھار کچھ طلباء اپنے آپ میں ایک مثال ہوتے ہیں۔۔۔"ایک بار پھر تالیوں کی آواز گونجی لگی۔

"ہر دل عزیز، پوری یونیورسٹی کے طلباء کے دلوں پر پوری دھونس سے راج کرنے والا دی ون این او نلی حماد ملک۔

"I really respect him from the bottom of my heart."

")میں اپنے دل کی گہرائیوں سے اسکی عزت کرتا ہوں۔("

"کیونکہ کسی میں اتنا ظرف نہیں کہ وہ اتنی محبت اور خوبصورتی سے تھرڈ جینڈر کو پروموٹ کرے جیسے اللہ کے اس شیر نے حازق میں سب کے سامنے ڈھٹ کر مقابلہ کرنے کا حوصلہ

پیدا کیا۔۔۔ "

"مجھے آج بھی وہ دن پوری آب و تاب سے یاد ہے جب ویری فرسٹ ٹائم میں حازق سے ملا اور باقی سب کی طرح اسکا مذاق اڑایا، لیکن اس بندے نے نہیں دیکھا حازق کی تضحیک کرنے والا یونیورسٹی میں خاص عہدے پر فائز ایک پروفیسر ہے، بس وہ میرے سامنے آ کھڑا ہوا جیسے اگر وہ آج اسکے حق میں نہ بولا تو اسکے دوست کے کامیابیوں کی طرف بڑھتے حوصلے پست ہو جائیں گے، اینڈ دیٹ تھنگ ون مائے ہارٹ (اور بس پھر اسی چیز نے میرا دل جیت لیا۔۔۔") حماد مسمرائز ہوئے خود کی تعریف سن رہا تھا جبکہ سفائر اور حازق کے چہرے حقیقی خوشی سے چمک رہے تھے۔

"یونیورسٹی لائف میں کچھ چہرے ایسے بھی ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کا تعارف ٹھہرا دیئے جاتے ہیں، جیسے کہ مسسز سفائر حماد، شی از لکی ون اور مجھے یہ کہنے میں کوئی قباحت نہیں کہ انکا حماد کی زندگی میں شامل ہونا اسکے لیئے بھی ایک خاص پنالٹی ہے وش یو آویری ہیپی لائف۔۔۔" سب کے چہروں پر مسکراہٹ سج گئ۔

"میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا اے ڈی پی سی کا یہ حیرت انگیز بیچ آنے والے کئ سالوں تک ہمارے دلوں پر حکمرانی کرنے والا، کیونکہ انہوں نے ایک مشہور شخصیت کے قول کو سچ کر دکھایا۔۔۔:

"Be a personality then a person."

پروفیسر دراب کے خاموش ہوتے ہی پورا ہال زوردار تالیوں سے گونجنے لگا۔

"مینیجمنٹ نے فیصلہ کیا کہ ہم حازق کو مزید پروموٹ کرتے ہوئے اے ڈی پی سی ایس کے علاوہ پوری یونیورسٹی کا آئی کان قرار دے رہے ہیں تاکہ دنیا جان لے پاکستان کے لوگ ہر گز سطحی سوچ کے مالک نہیں بلکہ ہم ہر جینڈر کو ان کے رائٹس دینا جانتے ہیں۔۔۔"

پروفیسر دراب نے ایوارڈ دینے کے لیئے یونیورسٹی کے ڈین کو سٹیج پر دعوت دی اور ساتھ ہی ساتھ حازق کو سٹیج پر بلا یا لیا، وہ آنکھوں میں خوشی کے آنسو اور چہرے پر مسکراہٹ سجائے سٹیج کی طرف بڑھ گیا۔

دس لو، دس ٹائٹل اینڈ یس دس ایوارڈ میںز آلاٹ فار می، فار دی ریسٹ آف مائے لائف۔(یہ محبت، یہ لقب اور ہاں یہ ایوارڈ میری زندگی کی آخری سانس تک میرے لیئے بہت اہمیت رکھنے والا) میں اپنی کیفیت لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا لیکن اتنا کہوں گا میں آج جو بھی ہوں جیسا بھی بس حماد کی وجہ سے ہوں۔۔۔"اس نے ایوارڈ تھامتے ہی سارا کریڈٹ حماد کو سونپ دیا۔

"سم ٹائمز سوچتا ہوں، میں اس بندے کا احسان کیسے اتاروں گا لیکن آج اپنی خوشی کا اصلی حقدار حماد کو ٹھہرا کر اسکے احسانوں کا کچھ حد تک بدلہ چکانے جا رہا ہوں۔۔۔"وہ مسلسل مسکراتے ہوئے حماد کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"اور ہاں آج کے اپنے اس خاص موقع پر حماد کے لیئے چند لائنیں بھی گنگنانا چاہتا ہوں۔۔۔"

اسنے اجازت طلب نظروں سے مینجمنٹ کی طرف دیکھا تو انہوں نے مسکراتے ہوئے اجازت دی۔

حازق مائیک تھامے روسٹرم سے قدرے ہٹ کر حماد کے روبرو جا کھڑا ہوا۔

ہو گئی رب کی مہر،
مل گئی تجھ سے نظر،
تجھ میں کھو کے میں نے پائی زندگی ہے
جینے کی عادت ہے تو،
روح کی راحت ہے تو،
عشق تیرا، اب سے میری بندگی ہے
تو ہی تو میری دعا ہے،
تو ہی تو دل کی صدا ہے،
ہاں تو ہی تو میری وفا ہے باخدا
تو ہی تو سپنا ہے میرا،
تو ہی تو اپنا ہے میرا،
تو ہی تو مجھ میں بسا ہے باخدا

وہ جس انداز سے لفظوں کو محسوس کر کے، ان میں کھو کر اپنی لے میں مسکراتے ہوئے بول رہا تھا ہال میں بیٹھے تمام نفوس بس مسمرائز ہوئے سنتے چلے جا رہے تھے۔

تو جہاں ہے، ہوں وہی میں،

میرے لیئے تو بنا ہے باخدا،

یار بھی تو، پیار بھی تو،

جیت بھی ہے تو ہی میری، ہار بھی تو

روبرو ہے، چار سو ہے،

اب جہاں بھی دیکھتا ہوں تو ہی تو ہے

تو جدا مجھ سے نہیں ہے،

میرا ہے مجھ کو یقین ہے،

دل بس یہی کہہ رہا ہے باخدا

تو ہی تو میری دعا ہے،

تو ہی تو دل کی صدا ہے،

ہاں تو ہی تو میری وفا ہے باخدا

تو ہی تو سپنا ہے میرا

تو ہی تو اپنا ہے میرا

تو ہی تو مجھ میں بسا ہے باخدا

حازق کے خاموش ہوتے ہی سارا ہال بھرپور تالیوں سے گونجنے لگا جب کہ حماد نے اپنی جگہ سے اٹھ کر سٹیج سے نیچے اترتے حازق کو بے اختیار خود سے لگا لیا، ٹھیک اسی وقت گھما گھمی کے ماحول میں حازق کی طاق میں بیٹھے شکار کرنے والے درندے اپنی پوزیشن لے چکے تھے کیونکہ اب حماد اس سے علیحدہ ہو کر قدرے سائیڈ پر ہٹ کر کچھ بات کر رہا تھا۔

"حازق حماد۔۔۔" وہ فون سننے کی غرض سے داخلی دروازے تک گئی ٹھیک اسی وقت حازق پر نشانہ باندھا گیا یکدم سفائر کے چلانے کی آواز گونجی لیکن اتنے شور میں وہ کہیں دب سی گئی۔ جبکہ حماد کچھ نقاب پوشوں کو گولی چلاتے دیکھ چکا تھا اسی لیئے بروقت حازق کے سامنے آ کھڑا ہوا، ایک گولی کندھے کو چھو کر نکل گئی اور دوسری گولی معدے کو چیرتی ہوئی آگے کی طرف نکل گئی، درد کے شدید احساس سے توازن برقرار نہ رہا تو وہ لڑکھڑا کر سیڑھیوں سے نیچے گرتا چلا گیا۔

یکدم شور میں گونجنے والی خوفناک گولیوں کی آواز سے پورے ہال میں سناٹا چھا گیا، لمحوں میں خوش کن لمحات موت کی خاموشی میں بدل گئے۔

"حماد۔۔۔" اب کی بار خاموشی میں پہلی دردناک چیخ حازق کی گونجی جیسے تکلیف حماد کو نہیں اسے ہو رہی ہو۔

"حماد آنکھیں کھولو، میری طرف دیکھو، مجھ سے بات کرو۔۔۔" وہ اس کا سر اپنی گود میں

رکھے مسلسل اسے ہوش میں رہنے کی تاکید کر رہا تھا، جبکہ یونیورسٹی کی مینجمنٹ اچانک پیش آنے والے اس حادثے سے گھبرا گئی لیکن اس کے باوجود بھی ایمبولینس کو کال کی، فورا سیکیورٹی الرٹ دیا تاکہ حملہ آور باہر نہ جانے پائیں۔

جبکہ دوسری طرف سفائر اب بھی حیرت کا مجسمہ بنی کھڑی زندگی کو اپنے وجود سے سرکتا محسوس کر رہی تھی، قدموں کو گھسیٹ کر وہ حماد تک پہنچی اور اسکا خون سے بھرا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامے بالکل خاموش تھی جیسے الفاظ ساتھ چھوڑ گئے ہوں۔

"پس سفر تمام ہوا، اور میں نے دوستی کا آخری حق بھی ادا کر دیا۔۔۔" وہ درد کی شدت سے کراہتے ہوئے اپنا خون آلود ہاتھ حازق کے چہرے پر محبت سے پھیرتے ہوئے ٹوٹے ہوئے لفظوں میں بولا۔

"آئیم سوری، میں تمہارا حق ادا نہ کر سکا۔۔۔" اب کی بار وہ سفائر کا ہاتھ تھامے شرمندگی سے گویا ہوا اور پھر ہاتھوں سے ہاتھ ریت کے ذروں کی مانند پھسل گئے اور سفائر کی اذیت سے لبریز چیخیں گونجنے لگیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ ہسپتال کے کوریڈور میں خون آلود کپڑوں سمیت، اپنے رب کے حضور دونوں ہاتھ جوڑے زمین پر بیٹھا بے بسی کی زندہ مثال لگ رہا تھا جب ڈاکٹر لیبر روم کا دروازہ دھکیل کر باہر نکلی، اس بے بسی کے وجود میں ذرا سی حرکت ہوئی۔

"مبارک ہو بیٹا ہوا۔۔۔" چہرے پر مسکراہٹ سجائے یہ خبر سنائی گئی جبکہ وہ مسکرا بھی نہ سکا ٹھیک اسی وقت آپریشن تھیٹر کا دروازہ دھکیل کر باہر نکلنے والے سفید کوٹ میں ملبوس شخص کی زبان سے ادا ہونے والے الفاظ حازق کے پاوں سے زمین کھینچنے کے مترادف تھے، وہ خود کو بے جان محسوس کرتے ہوئے آنکھوں میں بے اختیار آنسو لیئے ڈھے سا گیا، اسکی آنکھوں میں موجود تکلیف دہ آنسو تمام نفوس کو اس پر گزرنے والی اذیت کی کہانی سنا رہے تھے ہر شخص اپنی جگہ حماد کے لیئے پریشان تھا پھر چاہے وہ یونیورسٹی کا ڈین ہو یا کوئی سیکیورٹی گارڈ، کچھ لوگ واقعی اپنی مثال آپ ہوتے ہیں اور یہ بات آج حماد ملک نے ثابت کر دی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سات سال بعد"

"وہ مسلسل فٹبال کے پیچھے دوڑ رہا تھا، کیونکہ گیم ونگ پوائنٹ پر تھی، اسنے اپنے سامنے کھڑے مسکراتے ہوئے شخص کو چیلنج کرتے ہوئے بال کو کک کیا، جو کہ اب کی بار بینچ پر خاموش بیٹھی کسی غیر مرائی نقطے کو گھورتی ہوئی سفائر کے قدموں کے پاس جا رکا۔

"سفائر کک اٹ،۔۔۔" وہ ڈریس شرٹ کے بازو قدرے کہنیوں تک فولڈ کر کے ہادی کے ساتھ بچہ بنا کھیل رہا تھا۔

"یس ماما یو ہیو ٹو پلے ود می۔۔۔" سرخ و سفید رنگت اور مسلسل کھیلنے کی وجہ سے پھولی سانس کے ساتھ ہادی سفائر سے مخاطب ہوا تو وہ محض مسکرا دی اور بال کو ہلکا سا ہٹ کیا تا کہ وہ

باآسانی صرف ہادی تک پہنچ سکے۔

"دس از فاول، تم نے اپنے بیٹے کو فیور دی۔۔۔"وہ فرضی ناراضگی دیکھاتے ہوئے بولا جب کہ ہادی فوراسے بال لیئے ونگ پوائنٹ تک چلا گیا۔

"ڈیڈ آئی وان اگین۔۔۔"ہادی گول کرنے کے بعد خوشی سے اچھلنا شروع ہو گیا جیسے حقیقی خوشی بس اسی گول میں تھی، حالانکہ یہ تو پچھلے 3 سال سے ہوتا آرہا تھا، کیونکہ حازق قمر رضا میں کبھی اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ جونئیر حماد سے جیتنے کی کوشش کرے۔

"آئیم لٹل بٹ پوران پلیئنگ فٹبال سو یو وان اگین اینڈ اگین (میں فٹبال کھیلنے میں تھوڑا کمزور ہوں اسی لیئے تم بار بار جیت جاتے ہو۔")وہ ہادی کے چہرے پر موجود پسینہ صاف کرتے ہوئے رسانیت سے بولا۔

"وش یو بیٹر لک نیکسٹ ٹائم (اگلی بار کے لیئے میری نیک تمنائیں آپکے ساتھ ہیں۔")وہ ایک آنکھ دبا کر حازق کے چہرے پر پیار کرتے ہوئے شرارتی انداز میں بولا۔

"اوکے کل میں ہی جیتوں گا ابھی کے لیے تم فریش ہو جاو۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے ہادی سے مخاطب ہوا جو سر ہلا کر گھر کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گیا جبکہ حازق کرسی قدرے سفائر سے پڑے ہٹا کر بیٹھ گیا۔

"آئیم سوری۔۔۔"یکدم مسکراتے چہرے پر ندامت آ ٹھہری۔

"حازق پلیز ایسے مت کہا کرو۔۔۔"یہ سب بھی پچھلے سات سال سے چلتا آرہا تھا وہ روز اس سے معافی مانگتا اور ہر بار کی طرح سفائر کے پاس کہنے کو کچھ نہ ہوتا۔

"مجھے لگتا جب تک میری سانسیں باقی ہیں، یہ دو لفظ میری زندگی کا حصہ رہیں گے، اور میں چاہتا ہوں تم مجھے کبھی معاف نہ کرو، کیونکہ میں تمہارا مجرم ہوں، میرا وجود تمہاری زندگی کی خوشیوں کا کھا گیا۔۔۔" دونوں نفوس کی آنکھیں شدت ضبط سے سرخ ہو رہی تھیں۔

"حازق مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں، اسنے اپنا فرض نبھایا، شکایت ہے تو بس حماد سے اسنے خود کو تم پر نچھاور کرتے وقت میرے یا ہمارے بچے کے بارے نہیں سوچا، کیونکہ وہ پر امید تھا اگر اسے کچھ ہو گیا تو حازق سب سنبھال لے گا۔۔۔ "

"یقین مانو مجھے اس بات کا قطعی اندازہ نہیں تھا وہ تم سے اتنی شدید محبت کرتا لیکن جس لمحے حماد کا خون سے لت پت وجود میری آنکھوں کے سامنے آیا، بے اختیار اسکا کہا میرے کانوں میں گونجنے لگا وہ کہتا تھا اگر میرا بس چلے تو میں حازق پر آنے والی ہر تکلیف خود پر لے لوں اور اسنے ایسا کر دیکھایا۔۔۔" ہمیشہ کی طرح آج پھر بے بس آنسو لڑھک کر چہرے پر پھیلنے لگے وہ کسی کے سامنے نہیں روتی تھی بس اپنی تکلیف حازق کے سامنے عیاں کرتی کیونکہ دکھ دونوں کا سانجھا تھا۔

"سات سال گزر گئے، میں نے اتنا طویل عرصہ اس کے ساتھ گزاری خوبصورت یادوں کے سہارے کاٹ دیا لیکن اب ہمت ٹوٹتی جا رہی ہے، مجھے لگتا میں کمزور پڑ رہی ہوں۔۔۔"

انسان واقعی اللہ کے فیصلوں کے آگے بے بس ہوتا چاہے آپ کے پاس کتنی ہی دولت کیوں نہ ہو لیکن جو نقصاں ہونا ہوتا وہ ہو کر رہتا۔

"مام آپکو کیا ہوا۔۔۔" وہ دونوں آپس میں بات کرتے ہوئے اتنے بے خبر تھے کہ ہادی کی

تو

موجودگی کو بھی محسوس نہ کر سکے۔

"نہیں کچھ نہیں بس ایسے ہی آنکھ میں کچھ چلا گیا۔۔۔"سفائر جلدی سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

"مام اٹس آل رائٹ، آپ پریشان نہیں ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا، یہ وقت بھی گزر جائے گا۔۔"وہ اپنے نرم و ملائم ہاتھوں سے اسکے چہرے پر پھیلے آنسو صاف کر کے اسے خود سے لگا گیا سفائر اس سے لپٹ کر زار و قطار روئی آج کئی سالوں بعد پروٹیکشن کا احساس پھر سے پیدا ہوا، تو حازق ایکسکیوز کرتا وہاں سے ہٹ گیا تا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کی تکلیف کو کم کر سکیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ہمارا زیادہ فوکس حماد فاونڈیشن پر ہونا چاہیے، اسے بنے کچھ ہی عرصہ ہوا تو باس کا آرڈر ہے اس آگنائزیشن کی سالانہ سلیبریشن تک ہم اپنا بیسٹ دیں تا کہ جب حماد سر ٹھیک ہوں تو یہ فاونڈیشن انکے لیئے سرپرائز ہو جو انکی کی طرح اپنے آپ میں ایک مثال ہو۔۔۔"میٹنگ روم میں ہیڈ کرسی پر بیٹھی پر اعتماد نور سر پر نفاست سے حجاب اوڑھے تمام ایمپلائیز کو بریفنگ دے رہی تھی جن میں کئی خواجہ سرا تھے اور کئی مکمل شخصیات، کوئی کسی سے کم تر نہیں تھا بلکہ انسانیت کا جذبہ سب سے اعلی تھا جہاں سب ایک ساتھ مل کر برابری کی سطح پر کام کر رہے تھے۔

"سر کا خواب ہے یہ فاونڈیشن انٹرنیشنل لیول پر جائے اور دیکھا جائے تو ہماری اس آرگنائزیشن کے لیئے بہت سے فنڈز آور سیپز ممالک سے بھی آرہے ہیں، اسکا مطلب تو یہ ہوا ہماری محنت وہاں تک اپنے رنگ بکھیر رہی ہے جو کہ ہمارے لیئے ایک بڑی اچیومنٹ ہے۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے مزید گویا ہوئی تو میٹنگ روم میں بیٹھے تمام نفوس نے ٹیبل بجایا جیسے خود کو سراہ رہے ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اٹھو اور دیکھو تمہاری اولاد کتنی بڑی ہو گئ ہے اور ٹھیک تمہاری طرح مجھ سے مقابلہ کرنے لگی ہے، تم تو اچھے سے جانتے ہو تمہارے بغیر میں اکیلا کسی سے مقابلہ نہیں کر سکتا چاہے سامنے جونئیر حماد ہی کیوں نہ ہو۔۔۔"ہمیشہ کی طرح آج پھر سفائر کے آنے سے پہلے وہ مشینوں میں جکڑے حماد سے مخاطب تھا جو پچھلے سات سال سے بے حس و حرکت تھا۔

"تم کہتے تھے تم مجھے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے آج میں ہر کسی کے سامنے مجرم بنا سر جھکائے کھڑا ہوں، تم کچھ کرتے کیوں نہیں میرے لیے، خدا کا واسطہ واپس لوٹ آو، میری ندامت مٹادو، ورنہ میں تمہارے والدین، تمہارہی بیوی اور بچے کو افسردہ دیکھ دیکھ کر خود ریزہ ریزہ ختم ہو جاوں گا۔۔۔"وہ رنجیدہ تھا خود پر چڑھایا ہول ہمیشہ کی طرح صرف حماد کے سامنے ہٹاتا تھا، اپنی تکلیف صرف اسے دیکھاتا تھا۔

"جانتے ہو میں سبکتگین انکل کے سامنے نہیں جاپاتا کیونکہ انکی بیٹی کی ہنستی کھیلتی زندگی میری

تو

وجہ سے تباہ ہو گئی حالانکہ انہوں نے مجھے کبھی قصوروار نہیں ٹھہرایا، کرن آنٹی ہر وقت تمہارے حق میں دعا گو رہتی ہیں، نور تمہیں یاد کرتی ہے اب تو وہ باقاعدہ کلاسسز دیتی ہے، اور پتہ حاشر کی شادی ہو گئی، ماشااللہ سے آپکی طرح وہ بھی ابا جان کے عہدے پر فائز ہے، عنائیہ بھی تمہارے لیئے پریشان ہے، داود، علی، احتشام سب کے سب باقاعدگی سے تمہیں ملنے آتے ہیں ایمان اور سمائرہ شادی کروا کر دوسرے شہر چلی گئیں لیکن اب بھی فون کر کے تمہاری خیریت دریافت کرتی ہیں، سات سال گزر گئے یونیورسٹی کی مینیجمنٹ ابھی تک اپنے ہر دل عزیز حماد کو نہیں بھولی، یہاں تک کہ سیکیورٹی گارڈز تمہارا پوچھتے ہیں، ہمارے ادارے میں شامل ہونے والے سب لوگ جو کہ تمہیں جانتے نہیں لیکن اب تمہارا ذکر سن کر تم سے ملنے کو بے تاب ہیں، ارسلان تو یاد ہو گا وہ بھی تمہارے لیے دعا گو تھا، اتنے لوگوں کی دعائیں تمہارے ساتھ ہیں اب تو لوٹ آو۔۔۔" انداز التجائیہ تھا۔

"مجھ پر ترس کھاؤ حماد۔۔۔ "

"مجھے ان ذمے داریوں سے آزاد کرو جو تم میرے کندھوں پر ڈھال کر خود اس بستر پر بے فکر لیٹے ہو واپس لوٹ آو اور اپنے خاندان کو سمیٹ لو ورنہ وہ تمہارے بغیر بکھر جائیں گے۔۔۔"

پتہ ہے اذیت کیا ہوتی ہے، جب آپ سب سن سکتے ہوں لیکن چاہنے کے باوجود بھی جواب نہ دے پائیں، حماد اس وقت اسی اذیت سے گزر رہا تھا حازق کرسی سے اٹھ کر باہر چلا گیا اور وہ چاہنے کے باوجود بھی اسے آواز دے کر روک نہ سکا چند آنسوؤں کے قطرے اسکی کنپٹی میں جذب ہو گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ماما کب جانا بابا کے پاس آئیم مسنگ ہم۔۔۔"وہ مسلسل سفائر کا دوپٹہ کھینچ رہا تھا جو ڈاکٹر سے حماد کی کنڈیشن کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔

"ہادی ماما ابھی ڈاکٹر انکل سے بات کر رہی ہیں، یہاں سے فری ہو کر ہم بابا کے روم میں ہی جائیں گے۔۔۔"وہ رسانیت سے سمجھا کر دوبارہ ڈاکٹر کی طرف متوجہ ہو گئی جب کہ ہادی اسکا دوپٹہ چھوڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا، وہ روزانہ سفائر کے ساتھ یہاں آتا تھا سو سمت کا تعین کرتے ہوئے انداز اس کمرے تک جا پہنچا جہاں حماد تھا۔ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے روازہ دھکیل کر خاموشی سے بیڈ کے ساتھ رکھے سٹول پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔

"بابا آئی مس یو (میں آپ کو بہت یاد کرتا ہوں۔")وہ بے اختیار اسکے ہاتھوں پر جھک کر پیار کرنے لگا۔

"اینڈ آئی نیڈ یو (اور مجھے آپکی ضرورت ہے۔")اب کی بار وہ معصوم بچہ آنکھوں میں آنسو لیئے اپنے باپ کے چہرے کے ہر اس نقش کو چومنے لگا جہاں کسی قسم کی مشین نہ تھی۔

کسی کے خوبصورت معصوم لمس نے حماد میں زندگی کی لہر دوڑا دی، وہ ساری بندش توڑ کر ہادی کو گلے لگانا چاہتا تھا لیکن ہائے یہ مجبوری آنسو ایک بار پھر کنپٹی میں جذب ہونے لگے۔

"بابا آپکو پتہ میں جب رات کو کبھی اٹھتا ہوں تو ماما کو ہمیشہ آپکی تصویر سے باتیں کرتا سنتا ہوں، وہ بغیر جتائے چھپ چھپ کر روتی ہیں، وہ بہت تکلیف میں ہیں کیونکہ وہ آپکو چاہتی ہیں، بلکہ

میں، ڈیڈ، بڑے بابا، دادو، نانو می، آبی جان سب آپ سے بہت محبت کرتے ہیں، پلیز آپ واپس آجائیں پھر ہم مل کر ڈیڈ کو فٹبال میں ہرائیں گے بیکاز ہی ڈونٹ نو ہاو ٹو پلے۔۔۔" وہ اکیلا ہی اس سے مسکرا کر باتیں کرتا تو کبھی اپنی باتوں کے جواب میں حماد کی خاموشی پر رو پڑتا۔

وہ حماد کے بازو پر سر ٹکائے مسلسل کچھ بول رہا تھا جب عجلت میں ڈاکٹر کے ہمراہ سفائر دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوئی اور ہادی کو حماد کے بازو پر سر ٹکائے دیکھ کر بے اختیار اسے خود سے لگائے رونے لگی۔

"ہادی مجھے بتا کر آنا چاہیئے تھا، ماما پریشان ہو گئی تھیں۔۔۔" وہ اسکے چہرے پر پیار کرتے ہوئے بولی تب ہی حماد کے وجود میں ایک بار پھر سے حرکت ہوئی لیکن اب کی بار اس حرکت میں اتنی شدت ضرور تھی کہ وہ ڈاکٹر کی آنکھ سے چھپی نہ رہ سکی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"چند ماہ بعد"

"بابا کیچ اٹ۔۔۔" ہادی جو عمل سفائر کے ساتھ دوہراتا آج حماد کے ساتھ دوہرا رہا تھا تاکہ وہ اپنے باپ کو اسکے پیروں پر کھڑا دیکھ سکے جو اتنے طویل عرصے کی نیند اور کمزوری کے باعث اپنے پیروں پر کھڑا ہونے میں جھجھک رہا تھا۔

"یاد رکھیں آپ ٹیم ہادی ہیں اور ٹیم ہادی ڈیڈ کو ہرائے گی۔۔۔"حماد فٹبال تھامے شش و پنج کا شکار تھا کہ کس کی طرف پھینکے جب سفائر نے اس کے ہاتھ سے بال لے کر ہادی کی طرف اچھال دی۔

"سفائر دس از ناٹ فیئر۔۔۔"حازق نے احتجاج کیا۔

"ایوری تھنگ از فیئر کیونکہ یہ صاحب فٹبال آپکی طرف ہی اچھالتے۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے حماد کو سوپ پیلانے لگی تو لان میں بیٹھے تمام نفوس مسکرا دیئے۔

"اس میں کوئی شک نہیں لیکن اب ہادی نمبر لے گیا۔۔۔"وہ ٹوٹے ہوئے لفظوں میں مسکراتے ہوئے بولا۔

"میں چاہتا بھی نہیں تم ہادی سے زیادہ مجھ پر فوقیت دو۔۔۔"حازق سفائر کے ہاتھ سے سوپ کا پیالہ لیتے ہوئے بولا۔

"اور ہاں میں تمہیں بتانا بھول گیا میرے پاس تمہارے لیئے ایک سرپرائز ہے۔۔۔"

"آئی جسٹ لو سرپرائزز۔۔۔"مسکراہٹ مسلسل اسکے چہرے پر تھی۔

"ہاں جانتا ہوں ذلیل انسان سرپرائز لینا اور خطرناک قسم کے سرپرائز دینا تمہیں خوب پسند ہے لیکن ایک بات یاد رکھو اس سرپرائز کے لیئے پہلے تمہیں بالکل ٹھیک ہو کر میرے شانہ بشانہ کھڑے ہونا ہو گا اور اس کے لیئے سب سے ضروری تم روزانہ میری اور ہادی کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے باقاعدہ ایکسرسائز کرو گے۔۔۔"حازق نے ہادی کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا جبکہ یہ سن کر حماد کا منہ بن گیا۔

"یار مجھ سے نہیں چلا جائے گا۔۔۔"

"میں چلنا سیکھالوں گا بس تم اپنی ول پاور مت چھوڑنا۔۔۔" وہ سوپ کا پیالہ ٹیبل پر رکھ کر حماد کو سہارا دیئے کھڑا کرنے لگا اور پھر یہ روز ہونے لگا، وہ اپنی مصروفیت سے وقت نکال کر ہادی کو پہلے کی طرح ٹائم دیتا اور ساتھ ہی ساتھ حماد کی باقاعدہ ورزش کرواتا، زندگی نے اسے موقع دیا تھا حماد ملک کا احسانات سود سمیت اتارنے کا سو وہ ہر گز کمی نہیں رکھنا چاہتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اتنے سال گزر گئے، لیکن آپ محترمہ اب بھی ویسی کی ویسی، بلکہ نہیں پہلے سے بھی زیادہ حسین۔۔۔" وہ اپنی تیاری کو آخری ٹچ دے رہی تھی جب حماد کا مسکراتا چہرہ قد آور آئینے میں ظاہر ہوا۔

"یہ آپکی محبت ہے صاحب جو مجھے ڈھلنے نہیں دے رہی۔۔۔"

"کیا یہ میری ہی سفائر ہے جو مجھ سے محبت کا اظہار کرنا تو دور بلکہ میرے اظہار کرنے پر لال پیلی ہو جایا کرتی تھی۔۔۔" وہ اسے دونوں شانوں سے تھامتے ہوئے بولا۔

"بالکل یہ آپکی وہی سفائر ہے جو آپ سے اتنی ضرور کرتی ہے کہ اس عقیدت کو لفظوں میں بیان کرنا اسکے لیئے ایک مشکل مرحلہ ہو گا۔۔۔" وہ حماد کے ہاتھ اپنے شانوں سے ہٹا کر اپنے ہاتھوں میں لیئے لبوں تک لے گئ۔

"ماما بابا آ بھی جائیں، ڈیڈ گاڑی میں ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔" ہادی کمرے کے باہر سے

آوازیں بلند کر رہا تھا جب سفائر حماد سے علیحدہ ہو کر مسکراتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گئ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جونہی حازق کی گاڑی بڑے سے ہال کے سامنے رکی حماد نے سامنے لگے فلیکس کو دیکھا جس پر بڑا سا کر کے حماد فاونڈیشن لکھا دیکھائ دے رہا تھا، وہ یکدم حازق کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا جس نے صرف مسکرانے پر اکتفا کیا۔

"تم کچھ بول کیوں نہیں رہے یہ سب کیا ہے۔۔۔؟"

"اس لیئے کہ تم اندر جا کر خود اپنے سوالوں کے جواب پاو۔۔۔" حازق گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا تب ہی مختلف صحافی اسکی گاڑی کے سامنے آ کھڑے ہوئے، لیکن وہ ان سے ایکسکیوز کرتا ہوا حماد کو لیئے اندر کی طرف بڑھ گیا، اس دوران ہادی مسلسل حماد اور حازق کے درمیان دونوں کا ہاتھ تھامے چل رہا تھا۔

آج کے اس خاص دن پر حازق نے حماد کی صحت یابی اور فاونڈیشن کی کامیابی کے جشن میں پارٹی رکھی تھی جہاں کھلے عام سب کو دعوت دی گئ تھی، جونہی وہ حازق کے ہمراہ اندر داخل ہوا بے شمار اجنبی اور جانے پہچانے چہروں کو دیکھا جو پر تپاک طریقے سے اسکا کر رہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمام نفوس اپنی نشستوں پر براجمان تھے جب پارٹی کے ہوسٹ نے حازق کو سٹیج پر آنے کی

دعوت دی تا کہ وہ اپنی زندگی کے کچھ پہلو سب سے شئیر کرے، یہ آن ائیر شئیرنگ ہر کوئی سننے والا تھا کیونکہ وہاں طرح طرح کا میڈیا اکھٹا تھا، حازق مسکراتا ہوا روسٹرم کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"Thank you so much for all the love, for all the warmth, thank you so much for accepting me, who is perfectly imperfect."

"آپ سب کا شکریہ کہ آپ نے مجھے محبت دی، عزت دی اور مجھے قبول کیا جو کہ ایک نامکمل شخصیت ہے۔۔۔"وہ گہرا سانس لے کر روانگی سے بولنے لگا۔

"کبھی کبھی میں سوچتا تھا مسائل بہت بڑے اور ہم بہت چھوٹے ہیں لیکن پھر سیکھا اصلی خوشی دولت اور شہرت سے نہیں بلکہ خوشیاں بانٹنے سے ملتی ہے۔۔۔"

"آج اسی تھیم کو مد نظر رکھتے ہوئے میں ایک ایسے شخص کی کہانی سنانے جا رہا ہوں، جو ٹھوکر کھانے کے بعد بھی خوشیاں تلاشتا رہا، ایک ایسے شخص کی کہانی سنانے جا رہا ہوں جو لفظوں کی طاقت پر یقین رکھتا ہے، یہ کہانی ہے میری۔۔۔"یکدم تالیاں گونجنے لگی۔

"عموما بہت سارے لوگ سوچے سمجھے بغیر بولتے ہیں لیکن میں لفظوں کی اہمیت بہت اچھے سے جانتا ہوں۔

"Because the words can make you."

کیونکہ لفظ آپکو بناتے ہیں۔

"Break you."

آپکو ریزہ ریزہ کر دیتے ہیں۔

"They can heal your soul."

آپکی روح کو پر سکون کر دیتے ہیں۔

"And definitely they can damage you forever."

اور ہاں یہ لفظ ہی ہیں جو آپکو ہمیشہ کے لیئے اپاہج کر دیتے ہیں۔

"اس لیئے میں ہمشیہ کوشش کرتا ہوں چاہے میری زندگی میں کتنی ہی تلخی کیوں نہ ہو، میں جتنا ہو سکے مثبت انداز میں بات کروں۔۔۔"وہ مسکرا رہا تھا۔

"ہر انسان کی زندگی میں کچھ چیزوں کا خوف کنڈلی مارے بیٹھا ہوتا، جو اسے آگے بڑھنے سے روکتا، میری زندگی میں بھی کچھ ڈر تھے جیسے اپنی اصلیت کا دنیا کے سامنے کھل جانے کا خوف، والدین کا گھر سے نکال دینے کا ڈر، اور سب سے بڑھ کر ساری زندگی اکیلے رہنے کا خوف۔۔۔"

لیکن پھر میں نے حماد کے کہنے پر ہمت کی اور سوچا مجھے جینا ہے، مجھے کسی کے لیے خود کو مکمل ظاہر نہیں کرنا، بلکہ خوف پر فوقیت پا کر اپنے ڈر سے لڑنا شروع کیا اور پھر ان پر قابو پانے کا

فیصلہ کیا۔"وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں لفظ ادا کر رہا تھا۔

"پھر ہوا کیا خود کو ظالم دنیا کے سامنے اپنی اصلیت سمیت لا کھڑا کیا، اور کہا لو دیکھ لو میں عزت سے جینے کی خاطر میدان میں اتر آیا ہوں۔۔۔"

"میرا دوسرا خوف اپنا گھر اپنے والدین چھوڑنا، مجھے لگتا تھا اگر وہ لوگ مجھے گھر سے نکال دیں تو میں مر جاوں گا لیکن جس دن میں نے اپنا گھر چھوڑا مجھے احساس ہوا یہ میرے ڈر کے علاوہ کچھ نہیں تھا بلکہ وہ گھر چھوڑ کر میں نے خود کو آزاد کرا لیا۔۔۔"حازق کے الفاظ کسی چابک کی طرح مسٹر اینڈ مسسز قمر رضا کو لگے تھے۔

"اپنے دوسرے خوف پر قابو پانے کے بعد میں نے خود کو جذباتی طور پر اتنا مضبوط ضرور بنا لیا کہ آگے جا کر کوئی میرا سہارا نہیں ہو گا، لیکن پھر سوچا دنیا میں ہزاروں ایسے لوگ ہیں جو بے سہارا ہیں، اور فیصلہ ہو گیا مجھے محنت کرنی ہے اور اتنا کمانا ہے کہ میں کسی کا سہارا بن سکوں۔۔۔"ایک بار مسکراہٹ اسکے چہرے کا احاطہ کرنے لگی۔

"کبھی ویٹر بن گیا تو کبھی مینیجر کی نوکری کی، ایڈورٹائزمنٹ کی تو کبھی ماڈل بن کر فوٹو شوٹ کروایا، حتی کہ ریمپ تک چلا گیا، اور پھر جا کر اس قابل ہوا کہ بے سہارا لوگوں کو پناہ دیتے ہوئے اپنی پہلی آرگنائزیشن بنائی اور اپنے جیسوں کے حق کے لیئے آواز اٹھائی۔

"لیکن ہاں میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کامیابیوں کی منزلیں طے کرتے ہوئے میں اکیلا نہیں تھا۔

"On the road of success there is always another person who is standing behind you."

کامیابی کے راستے میں کچھ لوگ آپکے پیچھے آپ کا سہارا بن کر کھڑے ہوتے ہیں، جو ہمیشہ آپکو سپورٹ کرتے ہیں آپ کے حق میں دعا کرتے ہیں، میری زندگی میں یہ یہ کردار بہت سے لوگوں نے ادا کیا ان میں سے دو کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔۔۔" لہجے سے نرماہٹ چھلکنے لگی

"دی فرسٹ ون سفائر وہ ہمیشہ کہتی تھی۔۔۔

"You are absolutely perfect, only perfect eyes can see your efforts so damn care about peoples...

اور ان تمام امپر فیکشن میں بس اپنے دل کی سنو اور خود کو پرفیکٹ بناو۔۔۔" حازق باقاعدہ سفائر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بول رہا تھا۔

"اینڈ دی سیکنڈ ون حماد ملک جس نے مجھے سیکھایا۔۔۔

"Heroes have no gender."

"جب بھی میں اپنوں کے رویوں سے ٹوٹتا، بکھرتا اسی کے پاس جاتا تھا، کبھی کبھار تو اتنا غصہ

آتا کہ خود کو پیٹنے لگتا، نقصان پہنچاتا اور اللہ سے شکوے کرتا، آخر اس نے مجھے ہیجڑا کیوں بنایا پھر اس وقت میری تکلیف دہ روح کو اپنے لفظوں سے پر سکون کرنے والا حماد تھا وہ کہتا اللہ کے ہر کام میں بہتری ہے بس اس نے کچھ لوگوں کو یہ توفیق نہیں دی، کہ وہ اصلی ہیرے کو پہچاننے کی وسعت رکھیں، لیکن یاد رکھنا تم وہ قیمتی ہیرا ہو جسکی چمک سے ایک دن انکی آنکھیں چندھیانے لگیں گی لیکن وہ تمہارے اتنا قریب ہونے کے باوجود بھی تمہیں حاصل نہ کر سکیں گے۔۔۔"

"تب تو نہیں لیکن آج اس بات کا احساس ہوتا خدا کی نوازی گئی اس نامکمل شخصیت نے مجھے ہزاروں خوبصورت لوگوں سے جوڑا جن میں سیکنڑوں میرے جیسے ہیں جو کہ میرے دل کے بہت قریب بھی ہیں اسی لیئے تو آج حماد کے کہے کے مطابق میں فخر سے کہتا ہوں۔۔۔

"That's the reason that GOD has chosen me."

پس اسی وجہ سے اللہ نے مجھے چنا۔" اسنے مسکراتے ہوئے اپنے ہاتھ کی دو انگلیوں سے حماد کو سلام کیا۔

آج کی یہ پارٹی، یہ فاونڈیشن، یہ کامیابی میرے بھائی، میرے دوست حماد کے نام۔۔۔" وہ باقاعدہ حماد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا جو قدرے جھک کر اس اعزاز کو سمیٹ رہا تھا۔

"اپنی اس کامیابی کا سب سے اہم راز بتاوں۔۔۔" بات کرنے کے درمیان وہ یکدم خاموش ہوا جیسے حماد کو سب کے سامنے بتانا چاہتا ہو۔

"سات سال کی مسلسل اذیت، جس نے مجھے کہا اٹھو اور آگے بڑھو، جن کامیابیوں کی منزل پر وہ تمہیں دیکھنا چاہتا تھا انہیں چھونے کی کوشش کرو، تمہاری خاطر تو اسنے خود کو تم پر وارنے میں دیر نہیں لگائی اب تمہارا فرض ہے جاو اور جیت لو سب۔۔۔"وہ جس جوش سے بول رہا تھا ایک بار پھر اسے سراہا گیا۔

"میں نے ایک بار اس نالائق سے سرسری سا ذکر کیا تھا کہ یار میرے پاس زندگی جینے کا کوئی مقصد نہیں، لیکن مجھے ہرگز اندازہ نہیں تھا وہ اپنے سارے مقصد اپنی تمام ذمے داریاں مجھے سونپ دے گا۔

اسنے کہا بس اتنی سی خواہش لو میرا بیٹا تمہارا، میرے ماں باپ تمہارے، میری ہر چیز تمہاری میری تمام ذمے داریاں تمہاری، میری غیر موجودگی میں انہیں خوش اور مطمئن رکھنا تمہارا کام ہے، مقصد تو مل گیا نئی راہیں بھی کھل گئیں لیکن وہ گلٹ ختم نہیں ہو پا رہا تھا لیکن آج میں مطمئن ہوں، اسکی نظر میں سرخرو ہوں کیونکہ جونئیر حماد صاحب ہمیشہ کہتے تھے۔

"Dad This time shell be pass too."

ڈیڈ یہ وقت بھی گزر جائے گا اور واقعی آج وہ وقت گزرنے کے بعد ہمیں قدرے پرسکون کر گیا۔۔"

"میری کامیابی کا دوسرا راز، میں جب بھی لوگوں کے درمیان جاتا ہوں تو مسلسل مسکراتا رہتا ہوں، لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں تم تھک نہیں جاتے ہر وقت مسکرا کر...

"And that time I simply replied."

میں نے خود کو ملنے والی تکلیفوں پر فکر کرنا چھوڑ دی، میں نے اپنی زندگی سے چھوٹ جانے والے بے معنی رشتوں کی پرواہ کرنا چھوڑ دی

Because somebody's absence make you a better person."

کیونکہ کسی کی غیر موجودگی آپکو بہتر سے بہترین انسان بنا دیتی ہے۔

ایک مشہور فلاسفر کا قول ہے:

"Things that doesn't kill, make me strong."

وہ چیزیں یا رویے جنہوں نے مجھے موت نہیں دی انہوں نے مجھے مزید مضبوط بنا دیا۔

"اس لیئے ایک بات ہمیشہ یاد رکھیئے گا جب آپ خود کو اپنی تمام تر کمزوریوں سمیٹ تسلیم کر لیں تو دنیا بھی آپکو تسلیم کر لیتی ہے

"But firstly this acceptance should be start from yourself."

"لیکن یہ شروع آپ کے اندر سے ہونی چاہیے۔۔۔"

"میں بھی خود کو ایسا نہیں دیکھنا چاہتا لیکن جب اللہ نے پیدا ہی ایسا کیا تو ایک امتحان سامنے آ کھڑا ہوا اور یاد رکھیئے گا امتحان کبھی آسان نہیں ہوا کرتے، کیونکہ زندگی پھولوں کی سیج نہیں، میں آپ سب سے کہنا چاہوں گا زندگی میں آنے والے ٹاسک کو آسان مت سمجھیں، ٹھیک

ہے ہم روتے ہیں، اٹس آل رائٹ کہ ہم ڈرتے ہیں لیکن ہمت ہارنا کبھی مت سیکھیں۔۔۔

"Because failure is not an option."

کیونکہ ہارنا کسی مسئلے کا حل نہیں۔۔۔"

"بلکہ میں یہ بھی کہوں گا اپنی ہر سانس کے ساتھ اپنی اس خوبصورت زندگی کا جشن منائیں، زندگی مشکل ہے لیکن کانٹوں سے بھری نہیں اس لیئے خود کو مضبوط بنائیں، اپنی اہمیت جانیں، خود کی عزت کریں، اپنے آپ سے محبت کریں اور لوگوں میں محبت پھیلائیں

"And It starts from within."

"آج سے، بلکہ ابھی سے اپنی عزت کریں اور دوسروں سے کروائیں، خدارا اپنی موت سے پہلے خود کو مت ماریں شکریہ۔۔۔" حازق کے خاموش ہوتے ہی پورا ہال تالیوں اور مختلف آوازوں سے گونجنے لگا، بلکہ تمام نفوس با قاعدہ کھڑے ہو کر اسے سلیوٹ کرنے لگے۔

"Exactly the fact is that real heroes have no gender and yes absolutely he proved it today."

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شد

السلام علیکم

امید ہے سب خیریت سے ہوں گے۔

چلیں بات کرتی ہوں اپنی تحریر کی، جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں فائنلی #تو_ہی_تو اللہ اللہ کر کے اپنے اختتام کو پہنچا۔ 🙈 راز کی بات بتاوں اسے لکھتے ہوئے میں بہت ذلیل ہوئی اور آپ لوگ پڑھتے ہوئے، کیونکہ میں اچھے سے جانتی ہوں جب ہمارے پسندیدہ ناول کی قسط نہ آئے تو لکھاری پر کس قدر غصہ آتا، اور بے اختیار گالیاں بھی نکلتی ہیں لیکن میرے کیس میں ایسا کم ہی ہوا اللہ کا شکر ہے مجھے گالیاں نہیں پڑیں ویسے گالیاں نہ دینے کے لیئے شکریہ۔ 😛😅)

خیر اب مزید آگے بڑھتی ہوں بہت سے ریڈرز نے مجھ سے سوال کیا، آپ نے کیا سوچ کر اس موضوع پر قلم اٹھایا، موقع بھی ہے اور دستور بھی، سو آج میں اس سوال کا جواب دینا چاہوں گی۔

جنوری کی بات ہے، میرے فائنل پیپرز ہو رہے تھے، میں اپنی بڑی بہن کے ساتھ بیٹھی پڑھ رہی تھی، (چونکہ ہم دونوں کلاس فیلوز ہیں تو ہمیشہ ساتھ ہی بیٹھ کر پڑھتی ہیں۔) مسلسل پڑھنے سے قدرے اکتا گئی تو کتابیں سائیڈ پر رکھ کر موبائیل پکڑ کر سکرول کرنے لگی، ایسے میں انسٹاگرام پر ایک اکاؤنٹ میرے فائنڈ فرینڈز میں شو ہوتا نظر آیا، سب کی طرح ٹائم

پاس کے لیئے میں نے بھی اسے کھول لیا اور مزید دیکھنے لگی اور ٹھیک دو منٹ بعد اپنی بہن کے ساتھ بیٹھی اسکا مذاق اڑانے لگی کہ یار اسے دیکھو سہی کھسر الگ رہا، لیکن پھر سکرول کرتے ہوئے کچھ وقت مزید گزرا تو اس شخص کی پوسٹ پر موجود کیپشن نے یہ واضح کر دیا کہ وہ صرف دکھنے میں ایسا نہیں لگ رہا بلکہ وہ حقیقت میں ایک خواجہ سرا ہی تھا،

چونکہ اسکی کئ تصویریں ایسی تھیں جہاں بیگ پہنے وہ کسی تعلیمی ادارے میں کھڑا تھا، اسے تعلیمی ادارے میں کھڑا دیکھ کر مجھے اپنی پڑھائی بھول گئ اور ایک نئ دلچسپی پیدا ہو گئ (ویسے بھی امتحانات میں پڑھنے کے علاوہ باقی تمام فضولیات کرنے کو دل چاہتا) 😀۔

خیر جب دلچسپی پیدا ہوئی تو میں نے فوراً سے اسی نام کو فیس بک پر سرچ کیا اور اسکے بارے میں مزید معلومات اکھٹی کی اور پھر بس ٹھان لیا کہ میں اس موضوع پر لکھوں گی حتی کہ یکدم اتنا جوش پیدا ہو گیا کہ دل کرے پڑھائی چھوڑ کر ابھی سے لکھنے بیٹھ جاوں کہیں بعد میں ذہن میں ترتیب سے بنی کہانی بھول نہ جائے (ہاو کریزی آئی ایم) 😀

لیکن اتنے جوش کے باوجود بھی میں نے ہرگز اس عنوان کو اتنا لمبا لکھنے کا نہیں سوچا تھا، بلکہ جب اس موضوع پر لکھنے کے لیئے قلم اٹھایا تو سوچا سب سے ہٹ کر کچھ کرتی ہوں، تھرڈ جینڈر کے لیئے پانچ سے چھ صفحات کا ایک چھوٹا سا افسانہ لکھ کر واہ واہ سمیٹوں گی ریڈرز بھی متاثر ہو جائیں گے اور پیج پر لائکس بھی آ جائیں گے۔

لیکن یقین جانے اس کہانی کو شروع کرنے سے پہلے میری سوچ بھی آپکی طرح تھی لیکن آج اس کہانی کے اختتام تک میں نے خود ان کرداروں سے بہت کچھ سیکھا، حازق نے ٹھیک کہا

پیسہ اور شہرت ضروری نہیں خوش رہنا اور خوشیاں بانٹنا ضروری ہے، اور جس دن میں نے یہ چیز سیکھ لی میں نے اپنے ناول کو دوسرے گروپس میں پروموٹ کرنا چھوڑ دیا صرف اپنے پیج تک محدود ہو گئی کہ اگر کسی نے پڑھنا ہو گا تو وہ یہاں تک آجائے، مجھے کوئی شہرت یا کسی قسم کے لائکس نہیں چاہئے، بس اپنے احساسات کی پذیرائی چاہیے اور مجھے یہ کہنے میں کوئی قباحت نہیں کہ میرے ریڈرز نے اس پورے عرصے میں میری بہت ہمت بندھائی کیونکہ یہ جتنا حساس موضوع تھا کبھی کبھی خود پر غصہ آتا کچھ نیا کرنے کے چکر میں، میں نے کیوں اپنی ٹانگ پھنسائی، اچھی خاصی مست زندگی چل رہی تھی اب سارا وقت حازق اور حماد کو ہی سوچنے میں گزر جاتا، لیکن پھر دوسرے ہی لمحے حازق اور حماد کو ایک ساتھ سوچنا میری مسکراہٹ کی وجہ بنتی گئی۔

ویسے آپ لوگ بھی سوچتے ہوں گے پانچ سے چھ صفحات لکھنے کی بجائے ان محترمہ نے ہمیں پانچ مہینے اپنے ساتھ گھسیٹا، تو میں بتاتی چلوں اس موضوع پر میری بہت پیاری ریڈر سارہ ابراہیم نے مجھے نئی راہ دیکھائی، اور پھر اسی گائیڈ لائن کو تھامے میں آگے بڑھتی چلی گئی،

(تھینک یو سو مچ سارہ ابراہیم) 💞💞

اب باقاعدہ بات کرتی ہوں اپنی کہانی کے کرداروں کی جو کہ میرے لیئے بہت عزیز ہیں؛

سفائر: خوبصورت، صاف دل رکھنے اور احساس کرنے والی، مشکل میں ساتھ کھڑی ہو جانے والی لڑکی، بغیر یہ سوچے، کہ اسے یونیورسٹی کے ان عجیب لڑکوں کے گروپ کا حصہ بن جانے

پر تنقید کا نشانہ بنایا جائے گا، لیکن فکر تھی تو بس اتنی کہ اسکے الفاظ حازق کے حوصلے پست نہ کر دیں جیسے کہ حازق کہتا الفاظ ہی ہیں جو آپکو بناتے ہیں، توڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ آپکی روح کو پر سکون کرتے ہیں اور سفائر نے یہاں روح کو سکون پہنچانے والا کردار ادا کیا۔ اب بات کرتی ہوں اپنے موسٹ فیورٹ کپل کی جی بالکل آپ سہی سمجھے مسٹر اینڈ مسسز حماد ملک، انکی لڑائیاں، نوک جھونک ناول کے اختتام تک ساتھ رہیں، میں شاید کبھی بولڈ سین نہیں لکھ سکتی اور نہ ہی میں کبھی لکھنا پسند کروں گی کیونکہ جب میں نے پہلی بار قلم اٹھایا تو میری خالہ (جو کہ خود بھی ایک لکھاری ہیں) انہوں نے مجھ سے کہا ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا اپنے قلم کو کبھی بے لگام مت ہونے دینا، بس پھر انکی اسی نصیحت کو مد نظر رکھتے ہوئے، کہانی میں حماد اور سفائر کے رشتے کی نوعیت کو بدلا، جب انکا رشتہ دوستی سے محرم میں بدل گیا، پھر میں نے فیصلہ کیا ناو آئی ہیو ٹو رائٹ کچھ کچھ نوک جھونک ان رومانوی انداز اور یقین جانیں اس میں بھی کوشش کی کہ کہیں کچھ آور نہ ہو جائے لیکن شکر ہے اللہ کا وہ سافٹ رومینس پسند کیا گیا۔ 🙈 جب ان دونوں کے مابین رشتہ دوستی کا تھا تو دونوں کے تیور بھی ایک دوسرے کو کھا جانے والے تھے لیکن جونہی رشتہ بدلا وہاں میں نے عزت، محبت، مشکل میں اپنے ہمسفر کے ساتھ صبر سے کھڑے رہنا، ایک دوسرے پر اعتماد کرنا، یہ سب دیکھانا ضروری جانا۔ (کیونکہ میں زور زبردستی، جبر انکاح کر لینے ٹائپ کرداروں کو پسند نہیں کرتی اس لیے جو میری سوچ تھی اسے اپنی تحریر پر اتار دیا۔) 😇

حماد: اف یہ بندہ کسی تعریف کا محتاج نہیں کیونکہ آپ سب نے آل ریڈی اس کردار کو بہت سراہا یہ وہ ہے جو نا صرف حازق کے لیئے کچھ کر گزرنے کی بڑی بڑی باتیں کرتا تھا بلکہ اسکی کامیابیوں کی راہ میں حائل رکاوٹیں، چاہے وہ اسکے والدین تھے یا دوست احباب ہر کسی کو پیچھے چھوڑ کر بس اسی کی فکر میں آگے بڑھ کر اسے لگنے والی گولیاں اپنے جسم پر اتروا کر ثابت کر گیا کہ لو یہ عقیدت جو مجھے حازق سے تھی، میری ابدی نیند کے بعد میرا بیٹا حازق کو باپ کے نام سے پکار کر اسکی ادھوری ذات کو مکمل کر دے گا اسے کبھی یہ ملال نہیں رہے گا کہ کوئی اسے باپ کے نام سے پکارنے والا نہیں، میرا ہادی اسکا ہادی ہے کیونکہ سات سال اسی نے تو پالا، میری جگہ ہر زمے داری اسی نے نبھائی۔

حازق: میں کہاں سے لاوں الفاظ اس شخصیت کے لیئے، ٹوٹ کر، بکھر کر، پھر سے خود کو جوڑ لینا۔ رو کر، ساری ساری رات اذیت میں گزار کر پھر سے صبح ہوتے مسکرا دینا کیونکہ اسنے سیکھا تھا ہمارے دکھ، درد اور تکلیفیں بہت ذاتی ہیں انہیں ہر کسی پر عیاں مت کریں اور ڈھٹ جائیں اسکے لیئے جو آپ اپنی محنت سے حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن ایک پازیٹو سوچ رکھ کر اور بتا دیں کہ ہم کسی سے کم نہیں ہیں۔

سبکتگین صاحب، پروفیسر دراب، داود، علی، سمائرہ، ایمان، یہ سب ان تین کرداروں کے ساتھ خوبصورتی سے جڑے رہے۔

نور:سب سے معصوم کردار،جو زمانے کی ٹھوکروں کی زد میں آئی،اس کردار کی تخلیق کا مقصد یہ ظاہر کرنا تھا کہ ایک پڑھا لکھا شخص جو کہ ایک تعلیمی ادارے میں لیکچرار تھا اس میں اتنا طرف نہ تھا کہ وہ اتنا پڑھ لکھنے کے بعد اپنی اولاد کو قبول کرتا اسے اسکا حق دیتا پھر آپ خود اندازہ کرسکتے ہیں ایک ان پڑھ باپ کیسے ان خواجہ سراوں کو انکا حق دے گا،دوسرا پوائنٹ نور ایک فی میل ٹرانس جینڈر تھی جو کہ زیادہ مشابہت عورت سے رکھتی ہے اس کردار سے یہ ظاہر کیا کہ خواہ سامنے لڑکا اور لڑکی سے ہٹ کر تیسری مخلوق ہی کیوں نہ ہو ہمارے معاشرے کے بھیڑیا نما شخص ہمیشہ کسی انسان کے شکار میں رہتے ہیں(افسوس اس ہوس پر اور افسوس اس درندگی پر جس نے انسان کو جانور بنادیا۔)

لیکن ضروری نہیں ہر بار نور کی طرح ہم بھی محفوظ رہیں یا آنعم کی طرح ہر ماں کی دعائیں قبول ہو جائیں،یہ ایک کہانی تھی اور میں اسے پازیٹیور کھنا چاہتی تھی،لیکن حقیقت بہت افسردہ ہے کیونکہ کبھی کبھار حادثات رونما ہو جایا کرتے ہیں خدارا اپنے بچوں کی حفاظت خود کریں چاہے لڑکا ہے یا لڑکی،انہیں اس معاشرے کے بھیڑیوں سے بچائیں،چاہے وہ آپ کے گھر کے اندر ہو یا باہر اپنے خوبصورت پھولوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں،اپنے بچوں کے ساتھ اتنی دوستی ضرور رکھیں کہ اگر کوئی انہیں غلط نگاہ سے دیکھے یا گڈ اور بیڈ ٹچ کرے تو وہ آپ کو بتا سکیں تاکہ کسی بڑے نقصان سے بچا جاسکے۔

ستائش: نور کے لیئے ایک سپورٹیو کردار، جس نے بتلایا انسانیت اب بھی زندہ ہاں جو ظلم و جبر سزا کے طور پر ستائش پر ہوئے وہ سب حقیقت پر مبنی تھے، دنیا میں ایڈز کی ریشو تھرڈ جینڈر میں بہت زیادہ ہے، جو کبھی تو کسی انتقامی کاروائی کے ہاتھوں اپنی عزت گنوا دیتے ہیں تو کبھی دو سو روپے میں بیچ دیئے جاتے ہیں اور کبھی کبھار تو خود معاشرے کے ستم سے تنگ آ کر اپنی ادھوری ذات سے بدلہ لینے کے لیئے اس دلدل میں دھنسنے لگتے ہیں کہ آخر وہ ایسے کیوں ہیں اگر ہیں تو لوگ کیوں جینے نہیں دیتے، اور اسی دلدل کی آخری سطح پر ایڈز کا شکار ہو کر وہ شرمناک موت کو گلے لگا لیتے ہیں کیونکہ ہمارے معاشرے نے ان پر بے شرمی کا لیبل جو لگا دیا ہوتا، جن کے مرنے پر رات کے اندھیروں میں ننگے پاوں جنازہ اٹھایا جاتا تا کہ ہمارا یہ نام نہاد مکمل معاشرہ یہ نہ جان لے کہ آج ایک خواجہ سرا بیماری میں مبتلا ہو کر ایڑھیاں رگڑ رگڑ کے مر گیا۔

لاسٹ بٹ ناٹ دی لیسٹ آپ سب کا بہت بہت شکریہ (ویسے یہ شکریہ مجھے سب سے پہلے کرنا چاہیے تھا معذرت پلیز) 🙈 کہ آپ نے نا صرف اپنی مصروف ترین روٹین سے وقت نکال کے اس ناول کو پڑھا بلکہ بے حد سراہا بھی، یہ میرے لئے ایک مشکل ترین ٹاسک تھا لیکن مجھے اندازہ نہیں تھا اس تمام عرصے میں، میں آپ سے اور تو ہی تو کے کرداروں سے اس قدر مانوس ہو جاوں گی کہ آج ساتھ چھوٹ جانے کا سوچ کر بے اختیار افسردہ ہو رہی ہوں، 😑 لیکن خیر کوئی نہیں یہ بھی زندگی کا ایک حصہ ہے، اس سفر میں مجھے کئی اچھے

تو

اچھے دوست ملے جنہوں نے میری پذیرائی کی، انکے الفاظ میری ٹوٹتی ہمت کو بندھا دیتے، مجھے مسکرانے پر مجبور کرتے تھے۔

ساری باتوں کی ایک بات، اگر اس کہانی کو پڑھ کر کوئی ایک بھی اپنی اصلاح کر لے تو میرے لکھنے کا مقصد پورا ہو جائے گا، میں یہ بات آپ سے اس لیئے کہہ رہی ہوں کیوں کہ میں نے بھی اپنی سوچ بدل لی اب آپکی باری ہے کہ آپ اپنا کیا حق ادا کرتے ہیں۔

دعاوں میں یاد رکھئے گا اللہ ہمیشہ آپ سب کا مدد گار رہے آمین

جنت حیات

نوٹ

تو ہی تو پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظر ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیاہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تا کہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ(نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine